قرآن حکیم کے اُردو تراجم

تاریخ۔ تعارف۔ تبصرہ۔ تقابلی جائزہ

تالیف

ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین

ایم۔ اے۔ (عربی)۔ ایم۔ اے۔ (فارسی)۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ۔ کراچی ۱

قرآن حکیم
کے اردو تراجم

تاریخ۔ تعارف۔ تبصرہ۔ تقابلی جائزہ

تالیف

ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدّین

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ۔ کراچی ۱

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

دیباچہ

«ان اللہ یرفع بھذا الکتاب اقواما ویضع بہ آخرین»

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قرآن حکیم پر اور اس سے متعلق علوم پر جتنا لکھا گیا ہے کسی آسمانی کتاب پر آج تک نہیں لکھا گیا؛ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ «اردو زبان» میں قرآن کے جتنے ترجمے عدداً اور نوعاً موجود ہیں وہ کسی اور زبان میں نہیں پائے جاتے —— ! لیکن ان ترجموں اور مترجمین کے بارے میں شاید ہی کوئی جامع اور تفصیلی کتاب موجود ہو، لہذا اصل مصادر کو سامنے رکھ کر تحقیق کرنا ایک ضرورت تھی.

اس دیباچے کی تحریر کے وقت ایک نا معلوم سی تسکین اور اطمینان کا احساس ہورہا ہے. آج سے کئی سال پیشتر والدی مرحوم مولانا ڈاکٹر عبد الحکیم شرف الدین نے وصیت کی تھی .... ناچیز نے بفضل اللہ تعالی آج اس کی تکمیل کی ! اللہ قبول فرمائے !.

اس تحقیق کتاب کے عنوان کو انتخاب کرنے والے استاذی ڈاکٹر شیخ آدم ہیں. یہ ان کا ادراک اور دور اندیشی ہے کہ ان کو یقین تھا کہ میرا دینی اور ادبی پس منظر اس موضوع کے لئے مناسب ہوگا.

Marfat.com

قارئین سے استدعا ہے کہ کتاب پڑھنے سے پیشتر چند نکات مد نظر رکھیں:

۱ ـــ اس کتاب میں چند عربی الفاظ کا استعمال عمداً کیا گیا ہے جو یا تو اردو میں رائج نہیں ہیں یا ان کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔ ان کا انتخاب اس لئے کیا گیا کہ اولاً وہ کانوں کو بھلے لگتے تھے، ثانیاً ان کے معانی اس قدر پر اثر تھے کہ طبیعت ان کے استعمال پر مجبور تھی۔ ثالثاً ناچیز کے اسلوب اور طرز تحریر سے ان کا استعمال مطابقت رکھتا تھا۔ رابعاً انگریزی کے بہت سے غیر مانوس الفاظ اگر اردو میں کھپ سکتے ہیں تو عربی کے بعض لطیف الفاظ اردو میں ضرور سمو سکتے ہیں اور رائج ہوسکتے ہیں۔ اس کے باوجود اگر بعض قارئین کے ذوق پر ان عربی الفاظ کا استعمال گراں گذرے تو اس کو ایک نیا تجربہ سمجھ کر درگذر کریں۔ مذکورہ الفاظ میں سے بعض یہ ہیں:

مستحیل، حماست، مطبعہ (اردو میں عموماً مطبع مستعمل ہے) وغیرہ۔

۲ ـــ بڑھتے بڑھتے کتاب کا یہ کام شبہ موسوعی (Encyclopedic) ہوگیا لہٰذا ناچیز کی فردی کوشش کا خیال کرتے ہوئے تقصیروں، خامیوں، غلطیوں اور کوتاہیوں کو نظر انداز کریں۔

۳ ـــ کتابیات میں ان تمام کتابوں کا حصر نہ ہوسکا جو زیر مطالعہ تھیں۔ اس کا سبب سفرِ کثیر اور فراغِ قلیل تھا۔

۴ ـــ جہاں تک مجھ سے ہوسکا ہر مفسر اور عالم کی خوبیوں، اور محاسن کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے لیکن تحقیق کے ناطے اگر کوئی تنقید ہو تو اس کو کسی جانبداری پر محمول نہ کریں۔ یقین کیجئے ناچیز کو تمام علماء کی علمیت کا اعتراف اور تمام علماء سے عقیدت ہے۔

Marfat.com

۵ – اس کتاب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ مختلف موضوعات کو ایک جگہ جمع کیا جائے۔ اب یہ نئے محققین کا کام ہے کہ ایک ایک موضوع لے کر تفصیلی کام کریں۔

مجھے اپنی کاوشوں اور جدوجہد کے بارے میں کچھ نہیں کہنا ہے۔ اہل رائے، اصحاب نظر اور ارباب ذوق اس کتاب کے مطالعے کے بعد خود ہی اس کی تقییم وتقدیر کریں گے۔ هل يستوى الذين يعلمون والذين لا يعلمون.

انسان ایک دوسرے کا کتنا محتاج ہوتا ہے۔ کسی کام کی تکمیل کے لئے بے شمار افراد کی مدد لینی ہوتی ہے۔ یہ نا ممکن ہے کہ ان سب کا فرداً فرداً شکریہ ادا کروں۔ میں تمام حضرات کے لئے دعا گو ہوں جنہوں نے اس کتاب کی تکمیل واتمام میں تعاون کیا۔ گھروالوں میں ابو احمد نے میری لیل ونہار کی مشغولیت کو برداشت کر کے اور تعاون کر کے بڑا اخلاق سہارا دیا۔ والدہ محترمہ نے بمبئی میں رہائش کا مناسب انتظام کر کے، برادران ابراہیم، عمران اور محمد نے کتب اور مصادر کی فراہمی اور طباعت میں اور خواہران نے دیگر امور میں مدد کر کے بڑی آسانیاں پیدا کیں۔ جزاہم اللہ خیرا۔

ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین
۱۴۰۱ھ مطابق ۱۹۸۱ء
کویت

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

قرآن حکیم کے اردو تراجم

دیباچہ

﴿باب اول﴾

قرآن حکیم	۳
تجمیع قرآن حکیم	۱۰
قرآن کا پیغام	۱۴

﴿باب دوم﴾

قرآن حکیم ، اعجاز ، بلاغت اور علوم	۳۵
اعجاز قرآن	۴۳
اعجاز لغوی	۴۵
اعجاز علمی	۴۶
اعجاز تشریعی	۴۹
بلاغت قرآن	۵۲
علوم قرآن	۵۴

Marfat.com

﴿ باب سوم ﴾

اسباب ترجمہ قرآن حکیم ٦٥
کیا قرآن کا ترجمہ ممکن ہے ؟ ٦٩
قرآن کے تراجم اور تفاسیر کی افادیت اور مضرت ٧٢

﴿ باب چہارم ﴾

قرآن کے اردو ترجموں کا سرسری جائزہ
اٹھارویں صدی اور ما قبل کے ترجمے ٧٩
اٹھارویں صدی کے ترجمے (مکمل) ٨٣
اٹھارویں صدی اور ما قبل کے چند ترجمے (جزوی) ٨٥
اٹھارویں صدی کے چند غیر مطبوعہ ترجمے ٨٥

﴿ باب پنجم ﴾

قرآن کے اردو ترجموں کا سرسری جائزہ
انیسویں صدی کے ترجمے (مکمل) ٩٥
انیسویں صدی کے ترجمے (جزوی) ١١١

﴿ باب ششم ﴾

قرآن کے اردو ترجموں کا سرسری جائزہ
بیسویں صدی کے ترجمے (مکمل) ١١٧
بیسویں صدی کے ترجمے (جزوی) ١٣٧

﴿ باب ھفتم ﴾

قرآن حکیم کے منظوم اردو ترجمے (مکمل) ١٥٧
قرآن حکیم کے منظوم ترجمے (جزوی) ١٦١

Marfat.com

﴿ باب ہشتم ﴾

اٹھارویں صدی کے چند تراجم: تفصیلی تبصرہ

۱۔ ترجمہ شاہ مراد اللہ انصاری ۱۶۹

۲۔ موضح قرآن از شاہ عبدالقادر دہلوی ۱۷۲

۳۔ تفسیر رفیعی از شاہ رفیع الدین دہلوی ۱۹۲

﴿ باب نہم ﴾

انیسویں صدی کے چند تراجم: تفصیلی تبصرہ

۱۔ ترجمہ وتفسیر رؤفی از شاہ رؤف احمد رأفت ۲۰۲

۲۔ جامع التفاسیر از نواب قطب الدین بہادر دہلوی ۲۰۵

۳۔ ترجمہ وتفسیر فیض الکریم از قاضی محمد صبغۃ اللہ وأولادہ ۲۰۷

۴۔ ترجمہ وتفسیر قرآن از سر سید احمد خاں ۲۰۹

۵۔ ترجمہ وتفسیر اکسیر اعظم از مولانا محمد احتشام الدین مرادآبادی ۲۱۳

۶۔ ترجمہ وتفسیر قادری از مولانا فخرالدین احمد قادری فرنگی محلی ۲۱۵

۷۔ ترجمہ وتفسیر فتح المنان از مولانا ابو محمد عبدالحق حقانی ۲۱۶

۸۔ ترجمہ وتفسیر غایۃ البرہان از حکیم سید محمد حسن امروہی ۲۲۳

۹۔ خلاصۃ التفاسیر از مولوی فتح محمد تائب لکھنوی۔ ۲۲۵

۱۰۔ ترجمہ وتفسیر ثنائی از مولانا ثناء اللہ امرتسری ۲۲۷

۱۱۔ ترجمہ وتفسیر مواہب الرحمان از مولانا امیر علی ملیح آبادی ۲۳۷

۱۲۔ ترجمہ وتفسیر غرائب القرآن از (ڈپٹی) حافظ نذیر احمد دہلوی ۲۴۳

۱۳۔ ترجمہ قرآن از مولانا عاشق الٰہی میرٹھی ۲۵۶

۱۴۔ تفسیر القرآن بالقرآن از مولانا ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی ۲۵۹

۱۵۔ ترجمہ فتح الحمید از مولوی فتح محمد جالندھری ۲۶۱

Marfat.com

﴿باب دہم﴾

بیسویں صدی کے چند ترجمے، تفصیلی تبصرہ:

۱۔ ترجمہ موضحۃ الفرقان وتفسیر وحیدی از مولانا وحید الزماں ۲۷۲
۲۔ ترجمہ وتفسیر بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی ۲۷۸
۳۔ ترجمہ فرقان حمید از مولوی محمد انشاء اللہ ۲۹۱
۴۔ موضح فرقان حمید از مولانا محمود الحسن شیخ الہند ۲۹۲
۵۔ قرآن مجید مترجم مع تفسیر از مرزا محمد امراؤ حیرت دہلوی ۳۱۴
۶۔ کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن از مولانا احمد رضا خاں بریلوی ۳۱۵
۷۔ ترجمہ وتفسیر بیان القرآن از مولوی محمد علی ایم۔ اے ۳۲۴
۸۔ ترجمۂ قرآن از خواجہ حسن نظامی دہلوی ۳۲۷
۹۔ کتاب الہدیٰ از یعقوب حسن مدراسی ۳۳۰
۱۰۔ الطاف الرحمان بتفسیر القرآن از مولانا عبد الباری فرنگی محلی ۳۳۱
۱۱۔ ترجمہ وتفسیر محمدی از مولانا محمد بن ابراہیم جونا گڑھی ۳۳۳
۱۲۔ ترجمان القرآن از مولانا ابوالکلام آزاد ۳۴۰
۱۳۔ ترجمہ وتفسیر بیان السبحان از مولانا سید عبد الدائم جلالی ۳۵۰
۱۴۔ ترجمہ وتفسیر تسہیل القرآن از مولوی فیروزالدین ۳۵۴
۱۵۔ تفہیم القرآن از مولانا ابوالاعلیٰ مودودی ۳۵۵
۱۶۔ القرآن الحکیم مع ترجمہ وتفسیر از مولانا عبد الماجد دریابادی ۳۶۴
۱۷۔ ترجمہ کشف الرحمن از مولانا احمد سعید دہلوی ۳۶۹

﴿باب یازدہم﴾

چند ممتاز ومعروف مترجمین:

۱۔ مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی ۳۸۰
۲۔ مولانا شاہ عبد القادر دہلوی ۳۸۳

Marfat.com

۳۔ سر سید احمد خاں	۳۸۷
۴۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری	۴۰۰
۵۔ نواب صدیق حسن خاں	۴۰۵
۶۔ مولانا سید امیر علی ملیح آبادی	۴۰۹
۷۔ مولوی (ڈپٹی) نذیر احمد	۴۱۱
۸۔ مولانا محمود الحسن شیخ الہند	۴۱۶
۹۔ مولانا اشرف علی تھانوی	۴۲۳
۱۰۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی	۴۲۹
۱۱۔ مولانا محمد بن ابراہیم جونا گڑھی	۴۳۶
۱۲۔ مولانا ابوالکلام آزاد	۴۳۹
۱۳۔ مولانا ابوالاعلی مودودی	۴۵۵
۱۴۔ مولانا عبد الماجد دریابادی	۴۶۲
فہرست اعلامی	۴۷۹

﴿کتابیات﴾

۱۔ اردو کتابیں	۵۲۳
۲۔ عربی کتابیں	۵۲۵
۳۔ قرآن کے اردو تراجم وتفاسیر	۵۲۹
۴۔ کتب لغات	۵۳۲
۵۔ مختلف زبانوں میں قرآن کے تراجم	۵۳۵
۶۔ انگریزی لغات اور انسائکلوپیڈیا (موسوعات)	۵۳۶
۷۔ انگریزی کتابیں	۵۳۶

Marfat.com

«خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ»

(صدق رسول اللہ ﷺ)

ترجمہ:

تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے.

(حدیث شریف)

باب اول

۱۔ قرآن حکیم

۲۔ تجمیع قرآن

۳۔ قرآن کا پیغام

Marfat.com

قرآن حکیم

عربی زبان میں ہر لفظ کا ایک مصدر ہوتا ہے اور اس سے مختلف مشتقات اور فروعات نکل کر مختلف الفاظ کی شکل اختیار کرلیتے ہیں، اس لئے جب کبھی کسی لفظ کے معنی معلوم کرنے ہوں تو اس کا مصدر معلوم کیا جاتا ہے. لفظ "قرآن" کا مصدر "قرأ"[1] ہے جس کا مطلب ہوتا ہے "پڑھنا" اللہ کی طرف سے خود یہ نام دیا گیا ہے. اسی بابت قرآن کا حوالہ موجود ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا ﴿٢٣﴾[2]

ترجمہ:

اے نبی ہم نے ہی تم پر یہ قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے.

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ﴿٧٨﴾[3]

ترجمہ:

(بیشک) یہ عزت والا قرآن ہے (جو) ایک محفوظ کتاب میں ثبت ہے.

أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ﴿٤﴾[4]

ترجمہ:

یا اس سے کچھ بڑھا دو اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو.

---

(۱) جو ناچیز نے لکھا ہے وہی عموماً علماء کی رائے ہے، سوائے امام شافعی کے جو کہتے ہیں کہ "قرآن" نام ہے، جیسے توریت، انجیل وغیرہ.

(۲) انسان (دہر) - ۲۳ (۳) واقعہ - ۷۷، ۷۸ (۴) مزمل - ۴

Marfat.com

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ (۲۲)[۱]

ترجمہ:

ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لئے آسان ذریعہ بنا دیا ہے، پھر کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا۔

وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ (۲) إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ (۳)[۲]

ترجمہ:

قسم ہے قرآن باحکمت کی بیشک تم (محمد) پیغمبروں میں سے ہو۔

نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ (۴۵)[۳]

ترجمہ:

بس تم اس قرآن کے ذریعے ہر شخص کو نصیحت کردو جو میری تنبیہ سے ڈرے۔

الرَّحْمَٰنُ (۱) عَلَّمَ الْقُرْآنَ (۲)[۴]

ترجمہ:

رحمن نے اِس قرآن کی تعلیم دی ہے۔

لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ[۵]

ترجمہ:

اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تم دیکھتے کہ اللہ کے خوف سے دبا جا رہا ہے اور پھٹا پڑتا ہے۔

اس نکتہ میں بھی بڑی حکمت ہے کہ پہلی وحی کا پہلا لفظ «اِقرأ» ہے جو قرآن کے مشتقات میں سے ہے، اللہ تعالی نے قرآن کو مختلف اوصاف واسماء سے

(۱) قمر - ۲۲ (۲) یٰس - ۲، ۳ (۳) ق - ۴۵ (۴) الرحمن - ۱، ۲ (۵) الحشر - ۲۱

Marfat.com

نوازا ہے جیسے:
القرآن، الکتاب، الفرقان، التنزیل، الذکر، نور، ھدیٰ، مبارک، بشریٰ، عزیز، مجید، حکیم، بشیر، نذیر، وغیرہ۔

قرآن کی تعریف خود قرآن میں اس طرح کی گئی ہے۔

الٓر تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْكِتَٰبِ وَقُرْءَانٍ مُّبِينٍ ﴿١﴾ [1]

ترجمہ:
الر، یہ آیتیں ہیں قرآن کی (الکتاب کی) جو واضح ہے۔

وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى ٱلْقُرْءَانَ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ﴿٦﴾ [2]

ترجمہ:
اور آپکو یقیناً ایک بڑی حکمت والے علم والے کی جانب سے قرآن دیا جارہا ہے۔

صٓ وَٱلْقُرْءَانِ ذِى ٱلذِّكْرِ ﴿١﴾ [3]

ترجمہ:
قسم ہے قرآن کی جو نصیحت سے پر ہے۔

قرآن وحی کی صورت میں سیدنا محمد ﷺ پر بعثت کے بعد گاہے بگاہے اترتا رہا، قرآن کی تکمیل تقریباً تیئیس سال کے عرصے میں ہوئی۔ قرآن کا کچھ حصہ مکہ مکرمہ اور اس کے اطراف میں رسول اکرم پر بصورت وحی نازل ہوا، اور کچھ مدینہ منورہ اور اس کے آس پاس میں۔

جب وحی اُترتی تھی تو رسول اکرم پر بڑی سخت کرب کی کیفیت طاری ہوتی تھی۔ آپ اُمی تھے یعنی پڑھنا لکھنا نہ جانتے تھے اس لئے آپ قرآن قلمبند نہ کرسکتے تھے، بلکہ وحی کے نازل ہوتے ہی آپ صحابہ کے سامنے حرف

(۱) الحجر - ۱ (۲) النمل - ٦ (۳) ص - ۱

Marfat.com

بحرف کلمات الٰہی دہرا دیتے تھے اور صحابہ اسے حفظ کرلیتے اور چمڑوں کے ٹکڑوں پر یا ہڈیوں پر یا کاغذ پر لکھ کر محفوظ کردیا کرتے۔

آج قرآن جسے ہم مرتب کتاب کی شکل میں دیکھتے ہیں وہ اسی ترتیب میں نازل نہیں ہوا تھا بلکہ اللہ کے حکم سے رسول اللہ کے ارشاد پر اس کی ترتیب ہوتی رہی یعنی آپ فرماتے کہ ان آیات کو ان آیات کے بعد یا پہلے ترتیب دیں، کبھی کبھی ایک ہی سورت میں مختلف دور کی آیات جمع ہیں، جو کبھی مضمون کی موزونیت کی وجہ سے اور کبھی اسلوب کی ہم آہنگی کی بنا پر یکجا شامل ہیں۔
وحی کے دھیرے دھیرے اور تیئیس سال کے طویل عرصے میں نازل ہونے کی درج ذیل وجوہات ہیں۔

۱- بعثت رسول سے وفات رسول تک وحی گاہے بگاہے آتی رہی، جس سے اللہ اور اس کے رسول کے درمیان روحانی تعلق مسلسل قائم رہا، جب کبھی بہت دنوں تک وحی نہ آتی تو رسول اللہ کی طبیعت بھاری بھاری رہتی تھی، لہٰذا ضروری تھا کہ یہ روحانی رابطہ حیات رسول اکرم تک قائم رہتا۔

۲- جب وحی نازل ہوتی تو رسول اللہ پر بڑا کرب کا عالم رہتا تھا، جوں جوں آپ حضرت جبریل سے آیات سنتے ان آیات کو آنحضرت بہت جلد جلد دہراتے جاتے، رسول اللہ ﷺ اتنی تیزی سے اس لئے دہراتے تھے کہ کہیں کوئی حرف چھوٹ نہ جائے یا بھول نہ جائیں اور ساتھ ہی ساتھ آپ جلد جلد آیات حفظ بھی کرلیتے تھے۔ اس کا ثبوت قرآن حکیم میں یوں ہے:

Marfat.com

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿١٦﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿١٧﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ
فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿١٨﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿١٩﴾[۱۳]

ترجمہ: آپ اس کو (یعنی قرآن کو) جلدی جلدی لینے کے لئے زبان جلد نہ ہلایا کیجئے، یہ ہمارے ذمے ہے، اس کا جمع کردینا اور اس کا پڑھوانا، تو جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو آپ اس کے تابع ہوجایا کیجئے، پھر اس کا بیان کرادینا بھی ہمارے ذمے ہے۔

چوں کہ رسول اللہ کو خوف تھا کہ کہیں وہ کوئی لفظ بھول نہ جائیں، اللہ نے ان کی تسلی کے لئے یہ آیات نازل کیں کہ قرآن کا جمع کرنا اور اس کی حفاظت کرنا اللہ ہی کا کام ہے، لہذا رسول اللہ کو حکم ہوا کہ وہ سکون سے سنیں اور اللہ کی طرف سے تمام الفاظ انکے ذہن روشن اور قلب مبارک پر ثبت ہوجائینگے، وحی سن لینے کے بعد رسول اللہ فوراً اس کو اپنے صحابہ سے لکھوا دیتے تھے۔ آنحضرت لکھنا توکیا پڑھنا تک نہ جانتے تھے؛ آنحضرت کو صحابہ سے جب آیات کے بارے میں کچھ دریافت کرنا ہوتا تھا تو صحابہ سے کہتے تھے، کہ انگلی رکھ کر بتاؤ کہ فلاں چیز کہاں لکھی ہے، سبحان اللہ، رسول اللہ کی امیت ہی ان کی رسالت اور معصومیت کی دلیل بن گئی۔

۳۔ جب آیات خوشہ خوشہ نازل ہوتی تھیں تو رسول اللہ کو حفظ کرنے میں آسانی ہوتی تھی۔ اس کے بعد ان کے صحابہ بھی قرآن حفظ کرتے جاتے تھے۔ اگر سارا قرآن ایک ہی وحی میں نازل ہوجاتا تو یہ سہولت نہ ہوتی۔ اس کے علاوہ رسول اللہ کو موقع بھی ملتا تھا کہ ہر آیت پر غور و خوض کریں، اس کے جوہر معانی سمجھیں اور صحابہ کو سمجھائیں۔

(۱۳) القیامۃ - ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹

Marfat.com

۴۔ آیات کے کاھے بگاھے آنے سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ نبوت کے ہم عصر معاشرہ میں جو کچھ حوادث اور واقعات رونما ہوتے تھے ان سے متعلق آیات نازل ہوتی تھیں. کوئی الجھانے والا مسئلہ ہوتا تو آیت نازل ہوتی تب رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی سمجھ میں آتا کہ یہ مسئلہ کیسے سلجھانا چاہیئے ، تقریباً ربع صدی کے طویل عرصے میں مختلف نشیب و فراز معاشرے میں آتے گئے اسی کے لحاظ سے آیات نازل ہوتی رہیں. اس طرح سے شریعت کی تکمیل بھی تدریجاً ہوتی رہی اور معاشرے کے حسب حال آیات بھی نازل ہوتی رہیں اور سوسائٹی میں قرآنی رنگ ایسا جذب ہوگیا کہ سارا عالم نور اسلام سے منور ہوگیا.

۵۔ قرآن حکیم رسول اللہ اور سارے مسلمانوں کیلئے ہر زمان و مکان میں ایک رہنما اور گائڈ کی حیثیت رکھتا ہے. تیئس سال کے طویل زمانہ نزول قرآن میں قرآن مسلسل رہنمائی اور رہبری کرتا رہا. رسول اللہ کو احکام کے نفاذ میں قرآن ہی کی رہبری حاصل تھی. دستور و آئین قرآن ہی تھا، جس کا نزول وحی کے ذریعے ہوتا تھا، لھذا جزءا جزءا وقت ضرورت،وحی نازل ہوتی رہی اور رسول اللہ کی رہبری اللہ کی طرف سے ہوتی رہی.

۶۔ در اصل قرآن کا تیئس سال کے طویل عرصے میں نازل ہونا خود اس کے اعجاز کی دلیل ہے اس لئے کہ اگر قرآن بشری ہوتا تو اس طویل عرصے میں کہیں نہ کہیں اختلاف لفظی و معنوی ضرور پایا جاتا جو تقاضائے بشری ہے. انسان کی عمر اور حالات کے ساتھ ساتھ اس کے جذبات و خیالات وتعبیرات میں تبدیلی وتغیر رونما ہوتا ہے جس کی عکاسی اس کے کلام وبیان و تحریر میں لا محالہ نظر آتی ہے لیکن قرآن ابتدائے وحی سے لیکر انتہا تک ایک

Marfat.com

خاص لہجہ و اسلوب، عمق و فکر، ربط و تسلسل کے ساتھ نازل ہوتا رہا۔ اول سے آخر تک وہی قدسیت، وہی شان، وہی عظمت نظر آتی ہے۔ قرآن کے دشمنوں کے لئے یہ جواب کافی ہے۔

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ﴿٨٢﴾ [1]

ترجمہ:

کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے؟ اگر یہ (کلام) اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس کے اندر بڑا اختلاف پاتے۔

---

(۱) النساء۔ ۸۲

Marfat.com

تجمیع قرآن حکیم

رسول اللہ ﷺ وحی کے نازل ہونے کے فوراً بعد اسے بڑی احتیاط وحفاظت سے لکھوا دیا کرتے تھے۔ ان کاتبوں میں عبداللہ بن مسعود، زید بن ثابت، سالم بن معقل، معاذ بن جبل، أبی بن کعب، ابو زید بن السکن اور ابو الدرداء مشہور ہیں، یہ حفاظ بھی تھے۔ در حقیقت ان کے علاوہ بےشمار صحابہ حفاظ تھے، ان میں زبیر بن العوام، معاویہ بن أبی سفیان، محمد بن مسلمہ، الأرقم بن أبی الأرقم، سعید العاص اور ان کے بھائی أبان، ثابت بن قیس، خالد بن ولید، عبداللہ بن الأرقم، العلاء بن عتبہ، المغیرۃ بن شعبہ، اور چاروں خلفائے راشدین شامل تھے۔

وحی کے نازل ہوتے ہی ہر ایک اسے حفظ کرنے اور دوسروں پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرتا تھا اور صحابہ ایک دوسرے کو بڑے زعم و فخر سے یہ کہتے تھے کہ آج میں نے اس قدر قرآن حفظ کیا ہے۔ اپنی بیوی اور بچوں کو بھی قرآن حفظ کرواتے تھے گویا آیات نازل ہوتے ہی صدور وسطور میں سما جاتی تھیں۔ البتہ جہاں تک سطور یعنی کتابت کا معاملہ ہے وہ آج کل کی طرح ترقی یافتہ نہ تھا، کتابت کے وسائل مانند وقت حاضر مہیا نہ تھے لہذا صحابہ پتوں، لکڑیوں، ہڈی کے ٹکڑوں، اونٹ کی کھال، پتھروں پر غرضیکہ اس وقت جو چیزیں وسائل کتابت کی رائج تھیں ان پر لکھتے جاتے تھے۔ یہ بات حتمی اور ثابت ہے کہ رسول اللہ کی زندگی میں ہی قرآن مکمل لیکن متفرق لکھا ہوا موجود تھا۔ اس کے علاوہ سیکڑوں حفاظ تھے جن کے سینوں میں قرآن مکمل، مسلسل اور مرتب

Marfat.com

طور پر محفوظ تھا۔ جزیرہ عرب میں اس زمانے کے لوگ پڑھنا لکھنا نہ جانتے تھے۔ حافظہ پر اعتماد کلی تھا، لہذا قدرتی طور پر حافظے بھی اتنے تیز تھے کہ اگر ایک حرف یہاں کا وہاں ہو تو ایک دوسرے کو ٹوک دیتے تھے۔ یہ قرآن کی صحت و سلامت کی دلیل ہے۔

وفات رسول اللہ ﷺ کے بعد یمامہ کی لڑائی میں کئی حفاظ قرآن شہید ہوگئے لہذا أبو بکر صدیق اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہما نے مشورہ کر کے زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کے ذمے یہ کام سپرد کیا کہ وہ تمام آیات جو منتشر تھیں ان کو جمع کر کے ایک کتابی شکل دیں۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو جب یہ حکم دیا گیا تو کہنے لگے ،اگر مجھے پہاڑ کو اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھنے کے لئے کہا جاتا تو میرے لئے تجمیع قرآن سے آسان تھا، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کے نزدیک قرآن کی قدر ومنزلت کیا تھی لہذا اس میں دانستہ تحریف وتغیر کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

زید بن ثابت کو کئی اسباب کی بنا پر اس کام کے لئے منتخب کیا گیا تھا۔ ان کا درجہ رسول اللہ ﷺ کے شخصی سیکریٹری اور کاتب کا تھا، وہ ہر وحی لکھتے اور حفظ کرتے تھے۔ اس کے علاوہ وہ رسول اللہ ﷺ کو حفظ کیا ہوا قرآن ہر سال سنایا کرتے تھے تاکہ کوئی غلطی ہو تو اصلاح ہوجائے۔ وفات رسول ﷺ سے چند مہینے پیشتر انھوں نے مکمل قرآن رسول اللہ ﷺ کو سنایا تھا۔ زید بن ثابت ثقہ تھے اور قابل بھی تھے، انھوں نے کئی دوسرے معاونین کو لےکر حضرت أبو بکر رضی اللہ عنہ کے عصر میں قرآن کو کتابی شکل دےکر خلیفۂ اول حضرت أبو بکر رضی اللہ عنہ کے حوالے کردیا، حضرت أبو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد یہ قرآن خلیفۂ ثانی عمر بن خطاب کی تحویل میں آیا، ان کے انتقال

Marfat.com

کے بعد قرآن ان کی صاحبزادی اور رسول اللہ کی زوجہ مطہرہ ام المؤمنین حفصہ بنت عمر کے ذمہ دیا گیا جو ان کی وفات تک ان کے پاس محفوظ تھا۔[1]

خلیفۂ سوم حضرت عثمان ذوالنورین کے زمانے میں اسلام کے دور دور تک منتشر ہونے کے سبب سے مختلف قراتوں اور لہجوں میں قرآن پڑھا جانے لگا۔ اس کو روکنے کے لئے حضرت عثمان نے سوچا کہ مرکز اسلام اور خلیفۂ وقت کی طرف سے قرآن کے صحیح اور مستند نسخے مختلف انحائے حکومت اسلام میں ارسال کرنا امر ضروری ہے تاکہ تمام مملکت اسلام کے خاص و عام میں قرآن اس کی صحیح اور اصلی صورت میں رائج ہوجائے۔ لہذا حضرت عثمان نے زید بن ثابت کے تحت ایک کمیٹی بنوائی جو قرآن حکیم کی ہر آیت کو دو گواہوں کی شہادت کے بعد قلمبند کرتی تھی۔ ہر آیت کی خوب جانچ پڑتال اور تحقیق کی جاتی تھی۔ جتنے لوگوں نے اس آیت کو سنا یا پڑھا یا حفظ کیا ہو انہیں بھی حاضر کیا جاتا تھا اور متفقہ فیصلہ کے بعد اسے صحیح ترتیب کے ساتھ قرآن حکیم میں شامل کیا جاتا تھا غرض نہایت دقت، احتیاط اور محنت سے تیسری بار یہ قرآن جمع کیا گیا۔ زید بن ثابت کے ساتھ اس کار جلیل میں جو دوسرے صحابہ شامل تھے ان کے نام میں، عبداللہ بن الزبیر، سعید بن العاص اور عبدالرحمن بن الحارث۔ اس کمیٹی نے سیکڑوں لوگوں کی مدد اور شہادت سے قرآن حکیم کی تجمیع اور ترتیب بڑی جانفشانی اور احتیاط سے کی۔ مختلف اقوال[2] کے مطابق پانچ یا سات مخطوطہ نسخے بنا کر مکہ مکرمہ،

(۱) بحوالہ تفسیر طبری

(۲) جلال الدین عبدالرحمن السیوطی نے لکھا ہے کہ قرآن کے پانچ نسخے بنائے گئے تھے سیوطی بہت جلیل القدر عالم تھے، مقام اسیوط واقع مصر میں پیدا ہوئے تھے، جو سو سے زیادہ تالیفات ہیں۔ خاص طور پر ان کی کتاب "الاتقان فی علوم القرآن" قرآنی انسائکلوپیڈیا ہے۔ اپنی تالیف میں ہر مستشرق اور عرب مؤلف نے "الاتقان" کی مدد لی ہے اور اس کا حوالہ دیا ہے۔ ان کا سال وفات ۹۱۱ھ مطابق ۱۵۰۵ع ہے۔

Marfat.com

شام، عراق، یمن، بحرین اور ترکستان بھیجے گئے اور ایک دار الخلافہ یعنی مدینہ منورہ میں رکھا گیا. خلیفۂ سوم عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ باضابطہ اور رسمی قرآن ۲۵ھ مطابق ۶۴۵ع میں جمع کیا، یہ قرآن کی تیسری اور آخری تجمیع تھی.

آج ہمارے ہاتھ میں جو قرآن ہے وہ ہو بہو وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ پر آج سے چودہ سو سال پہلے نازل ہوا تھا. آج تک کوئی آسمانی کتاب اپنی اصل صورت میں اس باضابطہ اور منظم طریقے سے محفوظ نہیں ہے. دوسری کتابوں کے برعکس اس میں کمی کی بیشی اور تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں، وقت کی بے رحم تلوار سے یہ مدیہ نادر محفوظ ہے. در حقیقت قرآن حکیم کی حفاظت کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے کیا ہے.

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٩﴾[1]

ترجمہ:

بلا شبہ خود ہم نے «الذکر» (یعنی قرآن) اتارا ہے اور بلا شبہ ہم (اللہ) ہی اس کے نگہبان ہیں.

بقیہ صفحہ ۱۲

عثمان بن سعید ابو عمر الدانی کے نام سے مشہور تھے، اپنی تالیف «المقنع فی رسم القرآن» میں یوں لکھتے ہیں کہ قرآن کے چار نسخے تھے جو کوفہ، بصرہ، شام اور ترکستان بھیجے گئے تھے. ابو عمر الدانی کی دوسری مشہور کتابیں «التیسیر فی القراءات السبع» اور «المحکم فی نقط المصاحف» ہیں، یہ اپنے وقت کے بہت مشہور قاری تھے، ان کی وفات ۴۴۴ھ مطابق ۱۰۵۲ع میں ہوئی.

نوٹ: ناچیز کی رائے میں قرآن کے سات نسخے والی بات صحیح ہے. حضرت عثمان کی تجمیع کا مقصد ہی یہ تھا کہ وہ زیادہ سے زیادہ مقامات تک قرآن کے صحیح نسخے پہنچائیں، دوسرے علمائے اکابر بھی اسی سے متفق ہیں.

[1] حجر - ۹

Marfat.com

قرآن کا پیغام

قرآن کا پیغام کیا ہے؟ خود قرآن نے اس کی ہر جگہ تشریح کی ہے، چند مثالیں درج ذیل میں:

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ﴿٩﴾ (۱)

ترجمہ:
بلاشبہ یہ قرآن اس راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے، جو سب سے زیادہ سیدھی ہے اور ایمان والوں کو جو نیک عمل میں سرگرم رہتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ انہیں بہت بڑا اجر ملنے والا ہے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا وَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُفُورًا ﴿٤١﴾ (۲)

ترجمہ:
ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے بیان کیا ہے تاکہ وہ اس کو اچھی طرح سے سمجھ لیں لیکن ان کافروں کی نفرت اور زیادہ بڑھتی گئی۔

(۱) الاسراء [بنی اسرائیل] - ۹ (۲) الاسراء [بنی اسرائیل] - ۴۱

Marfat.com

وَ إِذَا قَرَأْتَ ٱلْقُرْءَانَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا ﴿۴۵﴾[1]

ترجمہ:

(اے پیغمبر) جب تو قرآن پڑھتا ہے تو ہم تجھ میں اور ان لوگوں میں جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے ایک پوشیدہ پردہ حائل کردیتے ہیں.

وَنُنَزِّلُ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۙ وَلَا يَزِيدُ ٱلظَّٰلِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾[2]

ترجمہ:

اور ہم نے جو کچھ قرآن میں نازل کیا ہے تو وہ یقین کرنے والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے.

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا ٱلْقُرْءَانِ مِن كُلِّ مَثَلٍ ۚ [3]

ترجمہ:

اور ہم نے لوگوں کے واسطے اس قرآن میں ہر طرح کے مضامین بیان کئے ہیں.

قرآن جیسے کہ مذکور ہوا گفتگو یا تقریر کی صورت میں بذریعہ وحی رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوتا رہا. عصر ما قبل اسلام جزیرہ عرب انحطاط اخلاق، زوال اجتماعی، جہل ثقافی اور ضلال دینی کا بدنما مرقع تھا.

قرآن کا مضمون سراسر آفاقی ہے لیکن چونکہ وہ ایک خاص زمان اور مکان میں نازل ہوا لہذا اس کا لہجہ تخاطب کسی حد تک مقامی ہے اور اسی لئے اس کی زبان عربی ہے، قرآن میں بڑی خوبصورتی سے یہ نکتہ بھی سمجھایا گیا ہے.

(۱) الاسراء [بنی اسرائیل] - ۴۵ (۲) الاسراء [بنی اسرائیل] - ۸۲

(۳) الروم - ۵۸

Marfat.com

إِنَّا جَعَلْنَٰهُ قُرْءَٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٣﴾[1]

ترجمہ:

ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ تم آسانی سے سمجھ سکو۔

كِتَٰبٌ فُصِّلَتْ ءَايَٰتُهُۥ قُرْءَانًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٣﴾[2]

ترجمہ:

یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں صاف صاف بیان کی گئی ہیں، یہ قرآن عربی میں ہے ان قوموں کے لیئے جو سوجھ بوجھ رکھتی ہیں۔

قُرْءَانًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِى عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٢٨﴾[3]

ترجمہ:

قرآن جو عربی زبان میں ہے۔ جس میں کوئی کجی نہیں تاکہ یہ برائی سے بچتے رہیں۔

وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَٰهُ قُرْءَانًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾[4]

ترجمہ:

اور اسی طرح ہم نے اس کو قرآن عربی کی شکل میں اتارا اور مختلف طریقوں سے اس میں پاداش کی خبر دے دی۔

---

(۱) الزخرف ـ ۳

(۲) فصلت [حم السجدة] ـ ۳

(۳) الزمر ـ ۲۸

(۴) طٰہٰ ـ ۱۱۳

Marfat.com

إِنَّا أَنزَلْنَٰهُ قُرْءَٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢﴾[1]

ترجمہ:
ہم نے (اللہ نے) اسے عربی قرآن کے روپ میں اتارا تاکہ تم سمجھو بوجھو۔ اس کے بعد مزید تشریح یوں ہے:

وَلَوْ جَعَلْنَٰهُ قُرْءَانًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوا۟ لَوْلَا فُصِّلَتْ ءَايَٰتُهُۥٓ ۖ ءَا۬عْجَمِىٌّ وَعَرَبِىٌّ ۗ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ هُدًى وَشِفَآءٌ ۖ وَٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِىٓ ءَاذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِن مَّكَانٍۭ بَعِيدٍ ﴿٤٤﴾[2]

ترجمہ:
اور اگر ہم اس قرآن کو غیر زبان عرب میں نازل کرتے تو یہ لوگ کہتے کہ اس کی آیتیں کیوں واضح بیان نہیں کی گئیں کیا (خوب) کہ قرآن تو عجمی اور (مخاطب) عربی — کہہ دو کہ جو ایمان لے آئے ان کے لئے یہ ہدایت اور شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں گرانی ہے اور ان کے حق میں (موجب) نابینائی ہے۔ گرانی کے سبب ان کو (گویا) دور جگہ سے آواز دی جاتی ہے۔

قرآن کا پیغام تمام بنی نوع انسان کے لئے ہے۔ اس کا خطاب انسانیت سے ہے۔ انسان جس میں کوئی چھوٹا بڑا نہیں، کوئی کالا گورا نہیں، کوئی امیر فقیر نہیں، کوئی حسین قبیح نہیں — اسلام طبقاتی نظام کے خلاف ہے، جماعات وامم و شعوب کے درمیان کوئی تمیز نہیں کرتا — محض مقیاس مظاہر اسلام کے میزان میں کوئی وزن

(۱) یوسف ـ ۲ (۲) فصلت [حم السجدۃ] ـ ۴۴

Marfat.com

نہیں رکھتا ۔ اب سوال یہ ہے کہ اسلام کی کسوٹی میں کس صفت کو کہا جاتا ہے۔ اس کا جواب قرآن میں یوں ہے۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَـٰكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَـٰكُمْ شُعُوبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓا۟ ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٣﴾

ترجمہ:

اے لوگو ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور قبائل بنا دیا ہے کہ ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بیشک تم میں اللہ سے ڈرنے والا (پرہیزگار) اللہ کے نزدیک معزز تر ہے۔ بیشک اللہ خوب جاننے والا پورا خبردار ہے۔

تقوی لفظ وق (و ق ی) سے مشتق ہے۔ اس کے حسب ذیل معانی ہیں۔

۱ ۔ بچانا، اصلاح کرنا۔
۲ ۔ خیال رکھنا۔
۳ ۔ ڈرنا، خوف کرنا۔
۴ ۔ بڑائی کرنا اللہ کی۔
۵ ۔ بچنا، احتیاط کرنا، پرہیز کرنا۔
۶ ۔ خدا کا خوف اور اس کی فرماں برداری۔
۷ ۔ بچانے والا۔

لفظ تقوی کو سمجھنے سے قرآن کی بنیادی تعلیمات کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے تقوی کا ذکر قرآن حکیم میں تقریبا دو سو بیالیس دفعہ آیا ہے، تقوی کیا ہے؟

---

(۱) حجرات ۔ ۱۳

Marfat.com

تقوی وہ قوت ہے جو انسان کو فرقان کی صلاحیت عطا کرتی ہے۔ جو انسان کو بھلے برے کی تمیز دے کر بھلا اور بہتر انتخاب کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ تقوی وہ قوت ہے جو انسان کو خیر کی رغبت دلاتی ہے اور شر سے بچاتی ہے، نیکی کی طرف بلاتی ہے اور بدی سے دور کرتی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ﴿۴﴾

ترجمہ:

بیشک ہم نے (اللہ نے) انسان کو بہترین انداز و قوام کے ساتھ پیدا کیا ہے۔

لیکن جب انسان کا تقوی کمزور ہوا اور شیطان اس پر غالب ہوا تو اللہ تعالی نے کیا فرمایا:

ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ﴿۵﴾

ترجمہ۔

پھر ہم اسے پستوں سے بھی پست کردیتے ہیں۔

لہٰذا ثابت ہوتا ہے کہ ایمان کے بعد سب سے ضروری صفت تقویٰ ہے۔

تقویٰ انسان کو انسان بنادیتا ہے۔ تقوی روشنی ہے جس سے انسان صحیح اور غلط میں تمیز کرسکتا ہے۔

تقویٰ ایک عظیم الشان قلعہ ہے جس میں معصیت کا دخل ممکن نہیں۔

تقویٰ آتش ہولناک ہے جس میں عفریت آثم کاغذ کی طرح جل جاتا ہے۔

تقویٰ بحر بیکراں ہے جس میں نار شہوت اعمی فوراً سرد ہوجاتی ہے۔

تقویٰ سیلاب زوردار ہے جس میں کشتیء بخل و حسد فی الفور غرق ہوجاتی ہے۔

(۱) التین ۔ ۴ (۲) التین ۔ ۵

Marfat.com

تقویٰ طوفان مہیب ہے جس میں جھوٹ اور چوری گرد و غبار بن کر اڑ جاتے ہیں۔
تقویٰ جنت کی مفتاح مرصع ہے۔
تقویٰ صدق و صفا کا لولوئے آبدار ہے۔
تقویٰ وفا کا خوبصورت پیکر ہے۔
تقویٰ صبر و تحمل کا شجر سدا بہار ہے۔
تقویٰ امانت و شرافت کا لعل درخشاں ہے۔
تقویٰ فلک اطاعت کا بدر منیر ہے۔
تقویٰ اخوت و مروت کا گل خوشبودار ہے۔
تقویٰ جود و کرم کا محیط ذخار ہے۔
تقویٰ احسان و تعاون کا محصول بار آور ہے۔
تقویٰ نیکی اور بھلائی کا ابدی مصدر ہے۔
تقویٰ امن و سلام کی پرکشش فاختہ ہے۔
تقویٰ وہ قوت ہے جس کے سامنے دنیا کے سارے اسلحہ جات بےکار ہیں۔
تقویٰ اگر انسان کا رہنما ہو تو پھر فلاح و بہبودی کی منزل قریب تر ہوجاتی ہے۔

اللہ ذوالجلال و الاکرام نے خود اپنے بندوں کو تقویٰ کی ہدایت کی ہے:

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ [1]

ترجمہ:
اور ہم نے ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے اور خود تمہیں بھی حکم دیا ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔

(۱) النساء - ۱۳۱

Marfat.com

در اصل آفتاب تقویٰ سے ہی ساری اچھی صفات طلوع ہوتی ہیں — تقویٰ ایک عظیم الشان گھنا درخت ہے جس کی بہت ساری شاخیں چاروں طرف پھیلی ہوتی ہیں اور ہر شاخ ایک اچھی اور عمدہ صفت کی حامل ہے لہذا ہر انسان کا فرض ہے کہ اس درخت کی ریاضت نفس سے خوب آبیاشی کرے تاکہ اس میں زیادہ سے زیادہ شاخیں یعنی اچھی صفات اور عمدہ خصلتیں پیدا ہوں اور اس شجر عظیم کی نگرانی اور حفاظت کرتا رہے تاکہ اعدائے تقویٰ یعنی صفات شیطانی اس کی کسی شاخ کو نقصان نہ پہنچادیں۔ یہ جتنا ہرا بھرا اور شاداب ہوگا انسان کا نفس اتناہی مطمئن و پرسکون ہوگا۔ شاید ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے:

يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفْسُ ٱلْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ٱرْجِعِىٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾
فَٱدْخُلِى فِى عِبَٰدِى ﴿٢٩﴾ وَٱدْخُلِى جَنَّتِى ﴿٣٠﴾[1]

ترجمہ:

اے نفس مطمئن، چل اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو (اپنے انجام نیک سے) خوش (اور اپنے رب کے نزدیک) پسندیدہ ہے، شامل ہوجا میرے (نیک) بندوں میں اور داخل ہوجا میری جنت میں۔

يَٰبَنِىٓ ءَادَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِى ۙ فَمَنِ ٱتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٣٥﴾[2]

(۱) الفجر - ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ (۲) الاعراف - ۳۵

Marfat.com

ترجمہ:

اے اولاد آدم جب کبھی ایسا ہوکہ میرے پیغمبر تم میں پیدا ہوں اور میری آیتیں تمہیں پڑھکر سنائیں تو جو کوئی (ان کی تعلیم سے متنبہ ہوکر) برائیوں سے بچےگا اور اپنے آپ کو سنوار لےگا اس کے لئے کسی طرح کا اندیشہ نہ ہوگا نہ کسی طرح کی غمگینی۔

فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ﴿٥﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ﴿٦﴾ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ﴿٧﴾ (۱)

ترجمہ:

تو جس نے راہ خدا میں مال دیا اور (غلط کاری) سے بچتا رہا اور بھلائی کو سچ مانا، اس کو آسان راستے کے لئے سہولت دیں گے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ خَيْرٌ ۖ لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿١٠٣﴾ (۲)

ترجمہ:

اگر وہ ایمان اور تقویٰ اختیار کرتے، تو اللہ کے یہاں اس کا جو بدلہ ملتا وہ ان کے لئے زیادہ بہتر تھا۔ کاش انہیں خبر ہوتی۔

زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا ۘ وَالَّذِينَ اتَّقَوْا

فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢١٢﴾ (۳)

---

(۱) اللیل - ۵، ۶، ۷ (۲) البقرۃ - ۱۰۳ (۳) البقرۃ - ۲۱۲

Marfat.com

ترجمہ:

جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے، ان کے لئے دنیا کی زندگی بڑی محبوب و دلپسند بنادی گئی ہے۔ ایسے لوگ ایمان کی راہ اختیار کرنے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں مگر قیامت کے روز پرہیزگار لوگ ہی ان کے مقابلے میں عالی مقام ہوں گے، رہا دنیا کا رزق، تو اللہ کو اختیار ہے جسے چاہے بے حساب دے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن تَتَّقُواْ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ ﴿۲۹﴾[1]

ترجمہ:

اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو تو وہ تمہیں قوت فرقان (اچھے اور برے میں تمیز کرنے کی قوت) عطا کرے گا اور تم سے تمہاری برائیاں دور کرے گا اور تمہیں بخش دے گا، اور اللہ ہے ہی بڑے فضل والا۔

إِن تُؤْمِنُواْ وَتَتَّقُواْ يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ أَمْوَٰلَكُمْ ﴿۳۶﴾[2]

ترجمہ:

اگر تم ایمان لاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تو اللہ تم کو تمہارے اجر عطا کرے گا۔ اور تم سے تمہارے مال طلب نہیں کرے گا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱعْبُدُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۲۱﴾[3]

---

(۱) الانفال - ۲۹ (۲) محمد - ۳۶ (۳) البقرۃ - ۲۱

Marfat.com

ترجمہ:
اے انسانو! عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تمہیں پیدا کیا اور تم سے قبل والوں کو تاکہ (اس عبادت سے) تم پرہیزگار بن جاؤ۔

وَلَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَلَهُ ٱلدِّينُ وَاصِبًا ۚ أَفَغَيْرَ ٱللَّهِ تَتَّقُونَ ﴿٥٢﴾ (۱)

ترجمہ:
اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں اور اسی کا دین واجب اطاعت ہے، تو کیا پھر بھی غیر اللہ سے ڈرتے ہو۔

قَالُوٓا۟ أَءِنَّكَ لَأَنتَ يُوسُفُ ۖ قَالَ أَنَا۠ يُوسُفُ وَهَٰذَآ أَخِى ۖ قَدْ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَيْنَآ ۖ إِنَّهُۥ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿٩٠﴾ (۲)

ترجمہ:
واقعی جو شخص بھی اللہ سے ڈرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو پھر اللہ نیک کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

إِنَّ فِى ٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ ٱللَّهُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَّقُونَ ﴿٦﴾ (۳)

ترجمہ:
بیشک رات اور دن کے الٹ پلٹ میں اور اللہ نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے، ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں۔

---

(۱) النحل - ۵۲
(۲) یوسف - ۹۰
(۳) یونس - ۶

Marfat.com

وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٩﴾[1]

ترجمہ:

اگر تم ایمان اور خدا ترسی کی راہ اختیار کرو تو تم کو بڑا اجر ملے گا۔

وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿١٨٦﴾[2]

ترجمہ:

اگر تم صبر اور خدا ترسی کی روش پر قائم رہو تو یہ بڑے حوصلے کا کام ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٣٠﴾[3]

ترجمہ:

اے ایمان والو! سود کئی کئی گنا بڑھا کر نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاجاؤ۔

وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ﴿١٩٧﴾[4]

ترجمہ:

اور سفر حج کے لئے زاد راہ لے لیا کرو اور بہترین زاد راہ تو پرہیزکاری ہے۔ پس اے اہل فہم! اللہ سے ڈرتے رہو۔ (تاکہ پرہیزکار بن سکو)۔

(۱) آل عمران - ۱۷۹
(۲) آل عمران - ۱۸۶
(۳) آل عمران - ۱۳۰
(۴) البقرہ - ۱۹۷

Marfat.com

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ
إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢﴾ (۱)

ترجمہ:
نیکی اور پرہیزگاری کی ہر بات میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہو اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ یقیناً اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

غرض جس نے نیکی، پرہیزگاری، خوف خدا اور محتاط زندگی اختیار کی یا دوسرے الفاظ میں تقویٰ کو اساس حیات بنایا اس نے دنیا بھی پائی اور آخرت بھی۔

قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾ (۲)

ترجمہ:
(اے پیغمبر) کہہ دو، میں تمہیں بتاؤں کہ ان سے زیادہ اچھی چیز کیا ہے؟ جو لوگ تقویٰ (پرہیزگاری) کی روش اختیار کریں، ان کے لئے ان کے رب کے پاس باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہاں انہیں ابدی زندگی حاصل ہوگی، پاکیزہ جوڑے ہوں گے اور اللہ کی رضا سے وہ سرفراز ہوں گے، اللہ اپنے بندوں کے رویے پر گہری نظر رکھتا ہے۔

(۱) المائدہ - ۲
(۲) آل عمران - ۱۵

Marfat.com

جو تقویٰ پر چلے اسے متقی کہتے ہیں۔ مولانا ابو الکلام آزاد نے تقویٰ اور متقی کی تعریف یوں کی ہے، "زندگی کی تمام باتوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ دو طرح کے انسان پائے جاتے ہیں۔ بعض طبیعتیں محتاط ہوتی ہیں، بعض بے پروا ہوتی ہیں، جن کی طبیعت محتاط ہوتی ہے وہ ہر بات میں سمجھ بوجھ کر قدم اٹھاتے ہیں، اچھے برے، نفع نقصان، نشیب و فراز کا خیال رکھتے ہیں، جس بات میں برائی پاتے ہیں چھوڑ دیتے ہیں، جس میں اچھائی دیکھتے ہیں اختیار کرلیتے ہیں، جس حالت کو ہم نے یہاں احتیاط سے تعبیر کیا ہے اسی کو قرآن "تقویٰ" سے تعبیر کرتا ہے۔ "متقی" یعنی ایسا آدمی جو اپنے فکر و عمل میں بے پروا نہیں ہوتا، ہر بات کو درستگی کے ساتھ سمجھنے اور کرنے کی کھٹک رکھتا ہے، برائی اور نقصان سے بچنا چاہتا ہے اور اچھائی اور فائدے کی جستجو رکھتا ہے"۔[1]

مولانا ابو الأعلیٰ مودودی نے "متقی" کی تشریح یوں کی ہے:

"آدمی "پرہیزگار" ہو۔ بھلائی اور برائی میں تمیز کرتا ہو۔ برائی سے بچنا چاہتا ہو، بھلائی کا طالب ہو، اور اس پر عمل کرنے کا خواہش مند ہو"[2]

"متقی وہ لوگ ہیں جن کے اندر خوفِ خدا موجود ہو اور جن کا ضمیر زندہ ہو"[3]
ایک بار حضرت عمر نے أبی بن کعب رضی اللہ عنہ (جو قرآن کے عالم تھے) سے پوچھا کہ تقویٰ کی کیا حقیقت ہے۔ أبی بن کعب نے پوچھا کہ کیا تم کبھی کانٹوں بھری پگڈنڈی پر چلے ہو، حضرت عمر نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر أبی بن کعب

(۱) صفحہ ۲ ترجمان القرآن، جلد دوم، از مولانا ابوالکلام آزاد۔
(۲) صفحہ ۵۰ تفہیم القرآن، جلد اول، از مولانا أبوالاعلیٰ مودودی۔
(۳) صفحہ ۶ القرآن الحکیم مع ترجمہ وتفسیر، مولانا عبدالماجد دریابادی۔

Marfat.com

نے دریافت کیا کہ ایسے موقع پر کیا کرتے ہو، حضرت عمر کا جواب تھا کہ ایسی کوشش کرتا ہوں کہ کانٹوں سے بچ کر نکل جاؤں۔ أبی بن کعب نے جواب دیا کہ بس یہی تقویٰ کی حقیقت ہے۔

تمام بحث سے یہ اچھی طرح واضح ہوگیا کہ تقویٰ کے معنی کیا ہیں۔ تقویٰ کی اہمیت وافادیت کیا ہے، مندرجہ ذیل آیت میں متقی کی تعریف یوں ہے:

لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا ۖ وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾

ترجمہ

طاعت یہ نہیں ہے کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لیا کرو بلکہ طاعت یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ اور قیامت کے دن اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لائے، اور اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتے داروں اور یتیموں پر مسکینوں اور مسافروں پر مدد کے لئے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے، نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے۔ جب عہد کریں تو اپنے عہد (وعدہ) کو وفا کریں، تنگی میں اور لڑائی کے وقت صبر کریں، یہ لوگ ہیں جو

(۱) البقرۃ - ۱۷۷

Marfat.com

سچے اترے اور یہی لوگ متقی (پرہیزکار اور نیک) ہیں۔

مندرجہ بالا آیت پر غور فرمائیے، سبحان اللہ! کتنی جامع آیت ہے، سارے فلسفہ اسلام کو سمیٹے ہوئے ہے۔

تقویٰ اور متقی کی تعریف اس سے بہتر الفاظ میں نہیں ہو سکتی، سبحان اللہ، ہے کوئی فرد بشر جو ایک آیت میں اتنا مدلل، جامع، پر معنی جوہر کلام پیش کر سکے یہ کلام الٰہی ہے جو لفظی اور معنوی اعتبار سے بے داغ اور اپنے دامن میں معنی بحر بیکراں سمیٹے ہوئے ہے۔ اس آیت میں ایک مثالی مسلم کی پوری تصویر کھینچ دی گئی ہے، اور مثالی مسلم ہی متقی ہے — ایک متقی ہی اصل مسلم ہے۔ ایک فرد مسلم کے اخلاق کیسے ہونے چاہئیں، اس کے شخصی اور اجتماعی فرائض اور واجبات کیا ہیں؟ محض ظاہرداری، دکھاوٹ، نمائشی عبادت اور مکاری سے اسے بچنا چاہئیے۔ اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ مبادی ایمان کے لئیے عقائد کی اشد ضرورت ہے۔ اللہ کے وجود، الوہیت اور وحدت پر ایمان کی اساس ہے۔ قیامت، اللہ کے فرشتوں، سماوی کتابوں اور اللہ کے نبیوں پر یقین رکھنا ضروری ہے۔ بخل اور نفس پرستی سے بچنا ناگزیر ہے، اسی لئے اللہ تعالی نے فرمایا کہ مال و دولت سے پیار تو سب کو ہوتا ہے لیکن مال و دولت کی محبت کے باوجود اسے ضرورتمندوں میں تقسیم کرو۔ کون سے لوگ خیرات کے مستحق ہیں اس کی بھی وضاحت کردی۔ بعد ازاں نماز بشمول دیگر واجبات یومیہ کے ضروری ہے۔ یہ اسلام کا دوسرا رکن ہے اور بنیادِ اسلام ہے۔ اس کے بعد زکوٰۃ کا ذکر کرکے اس کی تلقین فرمائی کہ ایسا معاشرہ قائم کرو جس میں بھوکا، محتاج، فقیر کوئی نہ ہو، خود غرض اور خود پرست کوئی نہ ہو۔ اپنے مال کا ڈھائی فی صد ہر سال ضرورتمندوں کو بغیر کسی احسان جتانے، خیرات کرنے کے لئے

Marfat.com

دل وجان سے مستعد ہو ۔ اس کا تجربہ تو سبھوں کو ہوگا کہ وعدہ خلافی کرنے سے دوسروں کو کتنی تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں ، کبھی کبھی تو بہت بھاری خمیازہ ادا کرنا پڑتا ہے ۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے متقیوں کے فرائض میں وعدہ وفا کرنے کی تلقین کی ہے ۔ انسانی شخصیت کی مضبوطی کے لئے دنیاوی مصائب کو برداشت کرنے کے لئے ، کسی مہم کو سر کرنے کے لئے ، کوشش پیہم کے لئے ، شہرت دائم کے لئے ، حق کو زندہ رکھنے کے لئے ، باطل سے قوت آزمائی کے لئے ، ظالم و عاصی کو درگذر کرنے کے لئے ۔ ان سب کے لئے کس طاقت کی ضرورت ہے ـــــ وہ صبر ہے ـــــ جب انسان بحر مصائب و مشاکل میں غرق ہو تو ایمان و صبر کی کشتی اسے ساحل امید اور منزل مقصود تک پہنچا دیتی ہے ۔ صفات آیت مذکورہ جس انسان میں ہوں اس کا تصور کیجئے ، کس قدر پر اثر اور محبوب شخصیت ، کتنا مضبوط کیریکٹر ، کیسا اولوالعزم فرد ، کتنا حساس ، نرم مزاج ، خوش طبع ، صدق گو ، قابل اعتماد ، امین اور اصولوں کا پکا شخص ہوگا ، یہی شخص "مسلم" ہے ـــ "متقی" ہے ـــ اس کا نظریہ اسلامی ہے ، دین اسلامی ہے ، مسلک اسلامی ہے ، عمل اسلامی ہے ـــ یہ "مسلم" ہے ـــ یہ قرآنی تعلیمات پر کاربند ہے ۔ مسلم وہ نہیں جس نے قرآنی تعلیمات کو زینت طاق نسیان کردیا ، جس نے قرآن کو صرف پڑھنے اور پھر بھول جانے کے لئے رکھا ، جس نے دین کو صرف نظریہ سمجھا ، جس نے عمل اسلامی کو اپنی زندگی سے علیحدہ کردیا ، جس نے دین کو قول و عمل دو حصوں میں تقسیم کردیا ۔ دین اسلام میں قول و فعل غیر متجزا ہیں ، دین اسلام میں صرف نام کے مسلم کے لئے کوئی جگہ نہیں ۔ صرف مسلم کے گھر پیدا ہونے سے کوئی شخص مسلم نہیں بن جاتا ، مسلم بننے کے لئے اسے وہ انسان بننا ہے جس کی تعلیم و تلقین قرآن نے دی ہے ۔ قرآن نے یہ تعلیم ہر قدم پر دی ہے ، پورا لائحہ حیات عطا کیا ہے ۔ ہمیں معلق کبھی نہیں چھوڑا ، ہم ہی نے اسے چھوڑ دیا ۔ قرآن کی تعلیم اٹل ہے ، قرآن

Marfat.com

میں اللہ کے دین کی تعلیم ہے ــ اللہ کا قانون ہے ــ اور اللہ کا قانون کبھی نہیں بدلتا۔

فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيلًا ﴿۴۳﴾[1]

ترجمہ:

اللہ کے دستور کو کبھی بدلتا ہوا نہ پائیں گے، اور نہ اللہ کے دستور کو منتقل ہوتے ہوئے دیکھیں گے۔

(۱) فاطر ـ ۴۳

Marfat.com

باب دوم

قرآن حکیم

اعجاز ، بلاغت اور علوم

۱ ـ اعجاز قرآن

۲ ـ اعجاز لغوی

۳ ـ اعجاز علمی

۴ ـ اعجاز تشریعی

۵ بلاغت قرآن

۶ ـ علوم قرآن

Marfat.com

قرآن حکیم

اِعجاز، بلاغت اور علوم

قبل اسلام عربوں کو اپنی زبان پر بڑا فخر و ناز تھا اسی لئے وہ غیر عربوں کو "عجم" یعنی "گونگا" کہتے تھے۔ عربی زبان اپنی فصاحت اور بلاغت میں اپنا جواب آپ تھی۔ تشبیہ و استعارہ، ایجاز، دومعنی اور کثیر معنی الفاظ، تلمیح اور مسجع اور مقفیٰ کلام میں انہیں خوب دسترس حاصل تھی۔ قرآن ان کے لئے ایک چیلنج بن کر آیا تھا۔ ایک غیر عربی داں بھی اس چیز کا قائل ہوجاتا ہے کہ ادبیت اور زبان دانی کے لحاظ سے قرآن منتہائے کمال پر ہے۔ مکہ کے قبائلی سرکش لوگ جو ظلم و ستم، جبر و تشدد اور غرور و تکبر میں اپنی مثال آپ تھے قرآن کے چیلنج کے سامنے عاجز ہوگئے، اسی لئے وہ کہتے تھے کہ قرآن میں جادو ہے، قرآن نہ سننا ورنہ اسلام قبول کرلوگے۔ حقیقت میں ہوتا بھی ایسے ہی تھا جو قرآن سنتا تھا وجد میں آجاتا تھا اور فوراً مسلم ہوجاتا تھا۔ حضرت عمر کا ایمان لانا بھی ان ہی واقعات میں سے ایک ہے۔ لہذا قرآن ایک بہت بڑا معجزہ ہے اور اس کی تقلید مستحیل یعنی غیر ممکن ہے، خود قرآن نے یوں چیلنج کیا ہے:

Marfat.com

وَمَا كَانَ هَـٰذَا ٱلْقُرْءَانُ أَن يُفْتَرَىٰ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَـٰكِن تَصْدِيقَ ٱلَّذِى بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ ٱلْكِتَـٰبِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ ﴿٣٧﴾ أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰهُ قُلْ فَأْتُوا۟ بِسُورَةٍ مِّثْلِهِۦ وَٱدْعُوا۟ مَنِ ٱسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ صَـٰدِقِينَ ﴿٣٨﴾

ترجمہ:

اور یہ قرآن ایسا ہے ہی نہیں کہ غیر اللہ سے گڑھ لیا جائے بلکہ یہ تو تصدیق (کرنے والا) ہے اس (کلام) کی جو اس کے قبل سے ہے اور تفصیل (بیان کرنے والا) احکام کی، اور اس کے اندر کوئی شک و شبہ ہی نہیں جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے۔ کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اس کو گڑھ لیا ہے؟ آپ کہئے کہ اچھا تو تم ایک ہی سورہ مثل اس کی لے آؤ اور اللہ کے سوا تم جس کسی کو بلا سکو بلالو، اگر تم سچے ہو۔

اس کے بعد سورۂ "ھود" میں اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا:

أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰهُ قُلْ فَأْتُوا۟ بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِۦ مُفْتَرَيَـٰتٍ وَٱدْعُوا۟ مَنِ ٱسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ صَـٰدِقِينَ ﴿١٣﴾

ترجمہ:

کیا یہ کہتے ہیں کہ (آپ نے) اسے گڑھ لیا ہے، آپ کہہ دیجئے کہ اچھا تو تم بھی دس سورتیں اس کی مثل گڑھی ہوئی لے آؤ اور اللہ کے سوا جن جن کو بھی تم بلا سکتے ہو بلالو، اگر تم سچے ہو۔

یہ چیلنج مکی اور مدنی دونوں آیات میں جاری رہا۔ سورہ "البقرہ" جو مدنی ہے اس میں بڑی وضاحت سے سمجھایا گیا ہے۔

(۱) یونس ۳۷ - ۳۸ (۲) ھود - ۱۳

Marfat.com

وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (۲۳)

ترجمہ:
اور اگر تم اس کے (وحی) کے بارے میں شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندہ (رسول اللہ) پر اتاری ہے تو (فقط) ایک سورت اس جیسی بنا لاؤ، اور اپنے حمایتیوں کو بھی اللہ کے خلاف بلا لاؤ اگر تم سچے ہو۔

سورہ «بنی اسرائیل» یا «الاسراء» میں جو مکی ہے، یہ چیلنج اتنے سخت انداز میں آیا ہے۔

قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا (۸۸)[۲]

ترجمہ:
آپ کہہ دیجئے کہ اگر (کل) انسان اور جنات اس بات کے لئے جمع ہو جائیں کہ اس جیسا قرآن لے آئیں (جب بھی) اس جیسا نہ لا سکیں گے اور خواہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔

قرآن اپنی بلاغت و فصاحت اور ایجاز و حسن تالیف میں بے نظیر ہے۔ ہر لفظ اپنی جگہ پر اس طرح جڑا ہوا اور سجا ہوا ہے کہ اس کا بدل ممکن نہیں۔ خود کفار

(۱) البقرہ - ۲۳ (۲) الاسراء [بنی اسرائیل] - ۸۸

Marfat.com

اس بات کے قائل تھے کہ اگر اس کا ایک لفظ ہٹا کر نعوذ باللہ دوسرا لفظ لگا دیا جائے تو بالکل پیوند سا معلوم ہوگا۔ بعض الفاظ دو معنی ہیں، بعض سہ معنی اور بعض الفاظ کے چوبیس معنی بھی ہیں، پھر جو لفظ قرآن میں آیا لفظی اور معنوی اعتبار سے وہی بالکل مناسب ہے۔ یہ قرآن کے جامع اور دقیق لفظی ہونے کا بہت بڑا ثبوت ہے۔

قرآن نبع الحق اور مجمع الصدق ہے، قرآن کا نزول تیئس سال کے طویل عرصے میں ہوتا رہا پھر بھی اس کے انداز بیان میں، اسلوب میں، مقاصد اور پیغام میں اتنی یکسانیت اور ہم آہنگی ہے کہ بشری کلام میں ہونا ممکن نہیں۔ انسان جذبات اور شعور کا پتلا ہے اور اس کے جذبات کا زیر و بم، خوشی و غم کے تاثرات، اختلاف عمر و مزاج کا رد عمل وغیرہ اس کے کلام میں عیاں ہونا نہایت ضروری ہے، قرآن ابتدا سے انتہا تک اپنے اندر الوہیت، عظمت، قدسیت اور معنویت سمیٹے ہوئے ہے۔

یہاں پر ایک نکتہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے وہ معجزہ عطا کیا جس کا اس نبی کے زمانے میں اور اس کے معاشرے میں چرچا تھا مثلاً حضرت موسیٰ کے زمانے میں جادوگری کا بول بالا تھا لہذا حضرت موسیٰ کو وہ معجزہ دیا جس سے وہ اپنے ہم عصر لوگوں کو چیلنج کرسکیں۔ حضرت عیسیٰ کے زمانے میں طب کا چرچا تھا لہذا ان کو بالمثل معجزہ عطا کیا۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں فصاحت و بلاغت اور زباندانی کی بڑی قدر تھی لہذا قرآن مرقع فصاحت و بلاغت وایجاز مسلسل تیئس سال نازل ہوتا رہا۔ جس نے کافروں کے دلوں پر حکومت کرلی۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کو جو معجزہ عطا کیا گیا وہ سابق نبیوں سے کہیں زیادہ افضل اور بالاتر ہے۔ معجزۂ قرآن اپنے اندر ایک گہری معنویت لئے ہوئے ہے۔ انبیائے سابق کے معجزوں کی طرح صرف حسی اور مادی کشش نہیں رکھتا بلکہ قرآن کا چیلنج اس قدر زبردست اور علمی ہے کہ چودہ سو برس بعد بھی پہلے دن کی طرح اپنی جگہ اٹل ہے اور تا قیامت یہ رہے گا۔ یہ حقیقت ہے کہ دنیا جیسے جیسے مادی اور علمی (سائنٹیفک) ترقی کرتی جاتی ہے قرآن کا صدق اور اعجاز اتنا ہی نکھرتا جاتا ہے۔ اس کی ترویج اور حفاظت کا وعدہ اللہ تعالی نے خود کیا ہے۔

ابتدائے رسالت کے زمانے میں اہل قریش اور ان کے حواریوں نے یہ اِلزام لگایا کہ یہ خود رسول کا کلام ہے لیکن جب قرآن کی فصاحت اور بلاغت دیکھی تو خود ہی خاموش ہوگئے۔ رسول اللہ امی تھے یعنی نہ لکھنا جانتے تھے نہ پڑھنا، ایک حرف بھی شناخت نہ کرسکتے تھے۔ ظاہر ہے قرآن جیسا فصیح و بلیغ اور جامع کلام ان کے بس کی بات کہاں تھی؛ اور کافروں نے پھر یہ چیلنج کیا کہ اگر تم سچے نبی ہو تو انبیائے قدما کا بھی ذکر کرو۔ در اصل وہ رسول اکرم کا امتحان لینا چاہتے تھے۔ اس چیلنج پر اللہ تعالی نے قصص انبیاء کو اس پُر اثر، مختصر، ادبی اور جامع انداز میں نازل کیا کہ کفار دنگ رہ گئے۔ محمد بن عبداللہ ﷺ تو امی تھے اور یہ تاریخی و علمی باتیں اس قدر منظم طریقہ سے — کئی لوگ تو صرف قرآن کی فصاحت و بلاغت اور جامعیت دیکھ کر ہی رسالت نبوی اور اسلام پر ایمان لے آئے!

سرداران قریش نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح یہ ثابت کردیں کہ یہ کلام الٰہی نہیں ہے لیکن ناکام رہے۔ اپنے بڑے بڑے شعراء اور ادباء کو اکٹھا کیا لیکن

Marfat.com

کوئی بھی قرآن کے چیلنج کا جواب نہ دے سکا۔ عتبہ بن أبی ربیعہ اور ولید بن
المغیرہ جیسے چوٹی کے سخن سنج اور ادب شناس بھی متحیر اور مبہوت رہ گئے
قرآنی آیات سننے کے بعد کٹھور اور ظالم ولید بن المغیرہ بھی کہہ اٹھا کہ محمد بن
عبداللہ بن عبدالمطلب نہ کاہن ہے، نہ مجنون، نہ شاعر ہے نہ ساحر — قسم ہے
خدا کی شعر و شاعری اور ادب کے بارے میں مجھ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا
میں کہتا ہوں کہ یہ (قرآن) کلام سب سے افضل و اعلیٰ ہے — اس سے بہتر کلا
ممکن نہیں — میں قسم کھاتا ہوں کہ یہ ہرگز کلامِ بشر نہیں! — ولید بن المغیرہ دا
سے تو معترف تھا لیکن سوسائٹی کے ڈر اور جاہلانہ غرور کی وجہ سے اس
قرآن کی تکذیب کی۔ ایک موقع پر کلام الٰہی وحی کی صورت میں اترتا ہے او
ولید بن المغیرہ (گو قرآن میں اس کا نام مذکور نہیں) کی نفسی کشمکش اور جھوٹ
غرور و تکبر وکفر کی تصویر کھینچ دیتا ہے۔

إِنَّهُۥ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿١٨﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿١٩﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾
ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ وَٱسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ﴿٢٤﴾
إِنْ هَٰذَآ إِلَّا قَوْلُ ٱلْبَشَرِ ﴿٢٥﴾ (۱)

ترجمہ:
اس شخص نے خوب سوچا پھر ایک بات تجویز کی، وہ غارت ہو کیسی بات تجو
کی، پھر غارت ہو کہ کیسی بات تجویز کی، پھر (اِدھر اُدھر) دیکھا، پھر پیشا
سکیڑلی اور منہ بنایا، پھر منہ پھیرا اور تکبر ظاہر کیا اور کہنے لگا یہ تو بس ایک
اثر کرنے والا جادو ہے، یہ تو نرا آدمی ہی کا کلام ہے۔

(۱) المدثر ۱۸ - ۲۵

Marfat.com

اِس سے یہ ثابت ہوا کہ کفار میں سے جو ایمان نہ لائے وہ بھی قرآن کی برتری
اور رسول اللہ کی بعثت کے معترف تھے لیکن عناد، ضد اور گمراہی کا کیا علاج۔
اور اللہ کی طرف سے توفیق بھی تو ضروری ہے ا

"اعجاز" مشتق ہے "عجز" سے یعنی کمزور پڑ جانا — بے بس ہو جانا — جب
کفار نے قرآنی آیات کو سنا تو اُس کا جواب لانے کی بہت کوشش کی لیکن بے
بس اور لاچار ہوگئے۔ لہذا یہ اعجاز قرآن ہے، دوسرے الفاظ میں قرآن ایک
معجزہ ہے جس نے اس کے مخالفوں کو عاجز یعنی بے بس کردیا۔ قلوب و اذہان
انسانی پر قرآن کی تاثیر اور جاذبیت کا یہ اثر تھا کہ کفار اس کو سننے سے ڈرتے
تھے، انہیں اِس بات کا یقین ہوگیا تھا کہ قرآن میں ضرور کوئی سحر ہے جو
مخالفوں کو بھی کھینچ لیتا ہے اور اپنا لیتا ہے۔ قائدان کفار سبھوں کو کہتے
تھے کہ قرآن نہ سننا ورنہ بھٹک جاؤگے اور اسلام اور محمد پر ایمان لے آؤگے
اور یہ بھی قرآن کے معجزہ ہونے کی بہت بڑی دلیل ہے۔

قرآن میں بڑی وضاحت سے یہ دعویٰ ہے:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ
إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿۲﴾

ترجمہ:

بیشک ایمان والے وہ ہوتے ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے
تو ان کے دل سہم جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی (اللہ کی) آیتیں پڑھکر

الانفال - ۲

Marfat.com

سنائی جاتی میں تو وہ ان کا ایمان بڑھا دیتی میں اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے میں.

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨٣﴾[1]

ترجمہ:

اور جب وہ اِس (کلام) کو سنتے میں جو رسول اللہ پر اُتارا گیا تو آپ اُن کی آنکھیں دیکھیں گے کہ اُن سے آنسو بہہ رہے میں، اس لئے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا. وہ کہتے میں کہ اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے تو ہم کو تصدیق کرنے والوں میں لکھ لے.

(۱) المائدۃ - ۸۳

Marfat.com

اعجاز قرآن

اعجاز قرآن کو مختلف علمائے کبار نے مختلف ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ ابوالحسن علی بن عیسیٰ الرمانی[1] کہتے ہیں اعجاز کی سات قسمیں ہیں:

۱ - ترک المعارضة مع توافر الدواعی و شدة الحاجة.
۲ - تحدی للکافة.
۳ - الصرفة.
۴ - البلاغة.
۵ - الأخبار الصادقة عن الأمور المستقبلة.
۶ - نقض العادة.
۷ - قیاسه بکل معجزة.

القاضی عیاض[2] نے اِعجاز کو چار قسموں میں تقسیم کیا ہے۔

اپنی تفسیر میں القرطبی[3] نے اِعجاز القرآن کی دس قسمیں بتائی ہیں۔
جلال الدین السیوطی[4] نے بیس سے زیادہ حصوں میں اِعجاز القرآن کی تقسیم کی ہے۔

---

(۱) «کتاب النکت فی اعجاز القرآن» از ابوالحسن علی بن عیسیٰ الرمانی المتوفی ۳۸۴ھ مطابق ۹۹۴ع

(۲) «الشفاء» از قاضی عیاض، المتوفی ۵۴۴ھ مطابق ۱۱۴۹ع

(۳) القرطبی، المتوفی ۶۸۴ھ مطابق ۱۲۸۵ع

(۴) معترک الاقران فی اعجاز القرآن، از جلال الدین السیوطی، المتوفی ۹۱۱ھ مطابق ۱۵۰۵ع

Marfat.com

در اصل کامل قرآن ایک معجزۂ عظیم و ابدی ہے، اِس پر جتنا غور و خوض کرو اتنی ہی وجوہات اِعجاز نکلتی جائیں گی۔

موجودہ علماء نے اِعجاز قرآن کو تین اَبواب میں تقسیم کیا ہے، پھر اِس کی فرعی تقسیم کی ہے۔ اس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں ہے لیکن قرآن کے ترجموں پر جائزہ سے پہلے قرآن سے متعلق لسانی اور تکوینی معلومات حاصل کرنا ضروری ہے تاکہ تراجم کے تبصرہ میں معاون ثابت ہو۔ اِعجاز کی تین قسمیں یہ ہیں:

۱ ۔ اِعجاز لغوی۔
۲ ۔ اِعجاز علمی۔
۳ ۔ اِعجاز تشریعی۔

Marfat.com

اعجاز لغوی

اس میں قرآن کی لسانی خوبیاں اور کرشمے شامل ہیں۔ الفاظ کا انتخاب اور تنسیق، اسلوب کی رفعت اور تسلسل، مشاعر اور منطق میں توازن، بندش کلمات اور اصطلاحات کی موزونیت، طرز بیان اور مضمون و معانی میں مکمل تناسب — یہ سب اِعجاز لغوی کے ضمن میں آتا ہے۔ فصاحت اپنے اعلی مدارج پر ہونے ہونے بھی زبان اتنی پُر اثر اور قابلِ فہم کہ سات سال کے بچے بھی حافظ قرآن ہوجاتے ہیں — یہ اللہ کا کرشمہ ہے! — اللہ تعالی نے خود قرآن کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے۔ قرآن نہ نظم ہے نہ نثر — نہ آسان ہے نہ مشکل — سلیس بھی ہے اور مسجع بھی — منظوم بھی ہے اور منثور بھی — استفہامات بھی ہیں اور مدلولات بھی ہیں — اس میں سوالات بھی ہیں اور ان کے جوابات بھی موجود ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس نے کیا خوب کہا ہے کہ قرآن کی تفسیر خود قرآن میں موجود ہے۔ قرآن کے اسلوب میں شیرینی بھی ہے اور وقار اور تمکنت بھی — آیات میں اثر بھی ہے اور درس بھی — فردوس بریں کی انہار شیر و انگبیں بھی ہیں اور دوزخ کے کریہہ زقوم بھی!

Marfat.com

اعجاز علمی

قرآن حکیم علم الطبیعہ (فزکس) یا کیمیا یا جغرافیہ یا طب کی کتاب نہیں ھے۔ قرآن تو بنی نوع انسان کے لئے چراغ ہدایت اور نور بشارت ھے۔ کلام الٰہی ایسا جامع ھے کہ اِس میں الوھیت و رسالت اور قصص انبیاء سے لےکر حکمت اور علم کے ایسے رموز ھیں کہ قرآن فہم کے لئے کوئی بھی جدید علمی نظریہ یا ایجاد یا اختراع قابل تعجب نہیں۔ بعض "نادان" عالموں نے ضرورت سے زیادہ حماست اور جوش میں ھر جدید علمی نظریہ کے متعلق ایک آیت حوالے میں دے دی اور خوش ہوگئے خود کی "ذھانت" پر کہ انہوں نے قرآن کو جدید علم کے زمرے میں شامل کرلیا ـــ در اصل یہ قرآن کی توھین ھے، قرآن اس سے کہیں بالاتر اور ارفع ھے ا کھینچ تان کر ھمارے جدید علمی نظریات پر انطباق کے لئے قرآن نہیں ھے۔ یہ نظریات آج صحیح میں کل غلط بھی ثابت ہو سکتے ھیں لیکن قرآن کی آیات تو اٹل، محکم اور ابدی ھیں۔ برسبیل تذکرہ چند آیات مثالاً پیش ھیں، آیات کو کھینچ کر کہاں سے کہاں چسپاں کر دیا ھے۔

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾[1]

لکھا ھے: اس آیت کا اشارہ راکٹ کی طرف ھے۔[2]

---

(۱) الانشقاق ـ ۱۹

(۲) صفحہ ۱۰، علوم الطبیعہ فی القرآن، از یوسف مروہ

Marfat.com

فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ ﴿٨﴾ وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ ﴿٩﴾ وَإِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿١٠﴾[1]

لکھا ہے :اس آیات کا تعلق ایٹمی دھماکوں سے ہے[2]۔

إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ﴿٢٩﴾[3]

مصنف کا خیال ہے کہ یہ آیت آواز کی موجوں (Sonic Vibrations) کی عکاسی کرتی ہے۔[4]

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ﴿٥﴾

اس آیت کو فزکس (Physics) کے باب میں لکھا ہے[6]۔

ان مثالوں سے یہ مقصود ہے کہ آیات کو نظریات پر چسپاں کرنا قرآن کے ساتھ نا انصافی ہے۔ قرآن کا علمی اعجاز یہ ہے کہ بنی نوع انسان کو علم و فکر کی دعوت دی ہے — انسان کو سوچنے اور سمجھنے کی طرف راغب کیا ہے — قرآن جمود اور تقلید اعمیٰ کے خلاف ہے۔ قرآن میں بار بار اہل علم و فہم کی تعریف ہے۔ قرآن میں ایسے علمی اور اساسی دلائل اور نظریات پیش کئے گئے ہیں کہ تا قیامت کوئی نظریہ بھی ظہور وجود میں آجائے قرآن کے منافی نہ ہوگا۔ تفکیر و تعقل وحس علمی کی دعوت یوں ہے :

كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١٩﴾[7]

(۱) المرسلات — ۸، ۹، ۱۰
(۲) صفحہ ۹۹، علوم الطبیعہ فی القرآن، از یوسف مروہ
(۳) یس — ۲۹
(۴) صفحہ ۹۶، علوم الطبیعہ فی القرآن، از یوسف مروہ
(۵) آل عمران — ۵
(۶) صفحہ ۸۸، علوم الطبیعہ فی القرآن، از یوسف مروہ
(۷) البقرۃ — ۲۱۹

Marfat.com

ترجمہ:

اسی طرح سے اللہ اپنی نشانیاں واضح کرتا ہے تاکہ تم غور کرو۔

وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾ ١

ترجمہ:

اور ان مثالوں کو ہم لوگوں کے لئے پیش کرتے ہیں تاکہ وہ غور کریں۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ٢

ترجمہ:

کہو کیا جاننے والے (عالم) اور نہ جاننے والے (جاہل) برابر ہوتے ہیں؟

وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا ﴿١١٤﴾ ٣

ترجمہ:

اور کہو کہ اے رب! بڑھا دے میرے علم کو۔

(۱) الحشر - ۲۱

(۲) الزمر - ۹

(۳) طٰہٰ - ۱۱۴

Marfat.com

اعجاز تشریعی

قرآن حکیم کا اِعجاز تشریعی ایک واضح حقیقت ہے۔ قرآن دین اسلام کا آئین و دستور ہے۔ یہ دستور اس قدر مکمل ہے کہ دنیا کے کسی حصے میں اس کا نفاذ ہو کامیاب ہوگا۔ آج اسلامی دنیا میں جو افراتفری پھیلی ہوئی ہے؛ اسی قرآنی نظام کو ترک کرنے سے پیدا ہوئی ہے۔ مثال کے طور پر درج ذیل آیت دنیا کے تمام قوانین کو چیلنج کرنے کے لئے کافی ہے، اس کا اسلوب اور موضوع دونوں قابل توجہ ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِنَّمَا ٱلْخَمْرُ وَٱلْمَيْسِرُ وَٱلْأَنصَابُ وَٱلْأَزْلَٰمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ ٱلشَّيْطَٰنِ
فَٱجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٩٠﴾ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱلشَّيْطَٰنُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ ٱلْعَدَٰوَةَ وَٱلْبَغْضَآءَ
فِى ٱلْخَمْرِ وَٱلْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ ٱللَّهِ وَعَنِ ٱلصَّلَوٰةِ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ ﴿٩١﴾[1]

ترجمہ:

اے ایمان والو! شراب اور جوا، بت اور پانسے شیطانی کاموں کی گندگی ہے۔ اس سے بچے رہو تاکہ تم کامیاب ہو۔ شیطان تو بس یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تم میں کینہ اور دشمنی ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے۔ پھر کیا تم باز آؤ گے؟

---

(۱) المائدہ - ۹۰، ۹۱

Marfat.com

سوسائٹی کے کتنے عام لیکن کتنے بڑے جرائم اورگناہوں کوکس خوبصورتی سے سمجھایا ہے۔ شراب اور جوئے میں کیا گندگی ہے اِن سے کیا برے اثرات اور نقصانات ہوتے ہیں۔ ان سے کیسے بچنا چاہیئے۔ صرف ایک آیت میں کئی تشریعات کو جمع کردیا ہے۔ شراب جو اُم الخبائث ہے — جو سارے گناہوں کا سر چشمہ ہے — بنی نوع آدم کی بربادی کا سامان ہے — اللہ نے پہلے تو یہ بتایا کہ یہ چیزیں کتنی نجس ہیں پھر اِس سے بچنے کی تاکید کی ہے اور طریقہ بتایا ہے۔ سزا کا مرحلہ اِس کے بعد ہوگا۔

اِنسانی معاشرے کی ایک اور بڑی گندگی "زنا" ہے۔ اس کے متعلق ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾

ترجمہ:

اور زنا کے پاس بھی مت جاؤ۔ یقیناً یہ بڑی بے حیائی ہے اور بری راہ ہے۔

ارتکاب زنا کے نقصانات صحت پر اتنے مضر ہوتے ہیں کہ اس کے تباہ کن اثرات نسل در نسل چلے آتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس گراوٹ کے بعد انسان خود اپنی نظروں میں گر جاتا ہے — اور انسان میں اور کتے بلیوں میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا — اسی لئے تو کہا ہے کہ "زنا کے پاس پھٹکو بھی نہیں"(۱) زنا سوسائٹی کو دیمک کی طرح کھا جاتا ہے۔ صحت کے لئے نقصاندہ ہونے کے علاوہ اس سے کئی خاندان تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ بیوی اور بچوں کی طرف سے لاپرواہی برتی جاتی ہے اور بچے تتر بتر ہو جاتے ہیں۔ ایسے باپ یا ماں کے جائز بچوں کی بھی صحت، نفسیات اور اخلاق پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ زنا ایک اجتماعی گناہ ہے اور اس کا شمار گناہ کبیرہ میں ہوتا ہے۔ اس کی سخت سزا قرآن میں ہے۔

(۱) الاسراء [بنی اسرائیل] - ۳۲

Marfat.com

...ِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۱

...مہ:

...ی اور زانیہ دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو درے مارو۔

...نی سخت سزا اس لئے ہے کہ جو خود طہارت نفس سے اس سے پرہیز نہ ...رے کم از کم سزا کے خوف سے تو پرہیز کرے گا ــ ہے دنیا کا کوئی قانون ...و جرم "زنا" کا سد باب کرسکا ہے ــ؟ لیکن افسوس کہ اِسلامی ممالک ...ی ان قوانین کا نفاذ صحیح اور مکمل طریقہ پر نہیں کرتے!

...ن میں دوسرے جرائم جیسے چوری، خیانت، قتل، ہتک عزت وغیرہ کا بیان ...۔ وراثت۔ نکاح، طلاق، مال یتیم وغیرہ کے احکام میں۔ حلال و حرام اور امر ...ہی کا تفصیلی ذکر ہے۔

...ـاز قرآن کی علماء چاہے جتنی قسمیں بنائیں یہ اہم نہیں ہے۔ اہم تو یہ ہے ... قرآن میں ایسی تاثیر ہے کہ وہ ہر خاص و عام کے قلب وذہن کی گہرائیوں ... اتر جاتا ہے۔ اس میں فصاحت اور جاذبیت ہے۔ کم سے کم الفاظ میں ...ہ سے زیادہ مضمون کہہ جاتا ہے۔ قرآن میں اللہ کی وحدت اور عزت کا ...ان ہے ــ اس کی اِطاعت اور عبادت ــ احکام تحریم وحظر ــ محاسن ...ـلاق ــ برائی پر تنبیہ ــ غرض سب کچھ ایسے جاذب انداز اور دلچسپ ...وب میں ہے کہ بیان انسان کی روح کی گہرائیوں میں حلول کرجاتا ہے۔

---

۱ النور - ۲

Marfat.com

بلاغت قرآن

قرآن کی بلاغت کے معترف تو غیر مسلم بھی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے
میں بھی قریش اور دیگر کفار اور یہود کو قرآن کی بلاغت کا اعتراف تھا
عربوں میں سخن سنجی اور کلام فہمی کا ذوق خوب تھا لہذا وہ بلاغت قرآن کو
پہچان گئے۔ یہ حقیقت ہے کہ قرآن پڑھکر اور سن کر انسان کچھ ایسا محظوظ
ہوتا ہے اور ایسی روحانی خوشی ملتی ہے کہ اسے صرف محسوس کیا جاسکتا
ہے ـ بیان نہیں کیا جاسکتا!

صرف و نحو کے علماء نے بلاغت کو دس انواع میں تقسیم کیا ہے:

۱ ـ ایجاز، اس کی دو قسمیں ہیں (۱) حذف (۲) قصر

۲ ـ تشبیہ

۳ ـ استعارہ

۴ ـ تلاؤم

۵ ـ فواصل، اس کی دو قسمیں ہیں (۱) متجانسہ (۲) متقاربہ

۶ ـ متجانس، اس کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) مزاوجہ (۲) مناسبہ

۷ ـ التصریف

۸ ـ التضمین

۹ ـ مبالغہ

۱۰ ـ بیان، اس کو چار قسموں میں تقسیم کیا ہے (۱) کلام (۲) حا
(۳) علامہ (۴) اشا

Marfat.com

ن کا تفصیلی ذکر ہماری بحث سے خارج ہے۔

لاغت قرآن یعنی قرآن کی لسانی خوبیاں ـــ بلاغت کا تعلق معنی سے کم اور حسنِ الفاظ، جمالِ بندش اور خوبیِ ادا سے زیادہ ہے۔ دراصل بلاغت قرآن سے بھی قرآن کا معجزہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ باوجود چیلنج کے کفار میں سے کوئی قرآن جیسی ایک آیت بھی نہ کہہ سکا۔

Marfat.com

علوم قرآن

،علوم، جمع ہے ،علم، کی اور علوم قرآن یعنی معلومات جو قرآن سے متعلق ہوں۔ قرآن کا ترجمہ یا تفسیر کرنے سے پہلے علوم قرآن کا جاننا ضروری ہے۔ دنیا کی سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآن ہے اور جتنا قرآن پر لکھا گیا ہے آج تک کسی آسمانی کتاب پر نہیں لکھا گیا۔ لہٰذا ظاہر ہے اس سے متعلقہ علوم پر بھی بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ خاص طور پر جن مواضیع پر بحث کی گئی ہے وہ درج ذیل ہیں۔

۱ — اسباب نزول آیات	۲ — تجمیع قرآن
۳ — ترتیب قرآن	۴ — علم ترجمہ
۵ — علم تفسیر	۶ — علم الخط والرسم
۷ — علم النحو و الصرف	۸ — تلاوت وتجوید
۹ — محکم و متشابہ	۱۰ — ناسخ و منسوخ
۱۱ — معرفت سور مکی و مدنی	

علوم قرآن کا تدریجی ارتقاء اور اس ضمن میں علمائے مشاہیر کی مساعی اور عرق ریزی کا سرسری جائزہ مندرج ہے۔

(۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قرآن باضابطہ طور پر جمع ہوا اور جس خط میں وہ لکھا گیا وہ رسم عثمانی کے نام سے مشہور ہوا۔ اسی طرح

Marfat.com

سے خط کوفی، خط نسخ، خط ثلث، خط نستعلیق وغیرہ کی ترویج ہوئی اور کتابت نے ایک مستقل فن کی شکل لے لی۔

(۲) خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ان کے حکم سے أبوالأسود الدؤلی نے قواعد و نحو کی ایک کتاب لکھی، اس کو "اِبتدائے علم اِعراب قرآنی" کہہ سکتے ہیں۔

(۳) رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہی صحابہ ایک دوسرے سے معانیء قرآن اور تفسیر دریافت کرتے تھے۔ صحابہ قرب رسول اور تفاوت ذکاوت طبیعی کی بناء پر فہم قرآن میں برابر نہ تھے لہذا جنہیں دسترس حاصل تھی وہ دوسروں کو قرآن سمجھاتے تھے۔ مشہور مفسرین میں چاروں خلفائے راشدین، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن زبیر، زید بن ثابت اور ابی بن کعب شامل ہیں۔

(۴) دوسری ہجری میں جب لوگوں نے قرآن کو سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی تو رسول اللہ کی احادیث سے مدد لینے لگے۔ اِس طرح تدوین حدیث کا علم شروع ہوا۔ بعض علماء نے قرآن سمجھنے کے لئے رسول اللہ کی احادیث بواسطہ صحابہ اور تابعین قلبند کیں۔ ان میں مشہور یہ ہیں:

۱ — یزید بن ہارون السلمی، متوفی ۱۱۷ھ مطابق ۷۳۵ع
۲ — شعبہ بن الحجاج، متوفی ۱۶۰ھ مطابق ۷۷۶ع
۳ — وکیع بن الجراح، متوفی ۱۹۷ھ مطابق ۸۱۲ع
۴ — سفیان بن عیینۃ، متوفی ۱۹۸ھ مطابق ۸۱۳ع
۵ — عبدالرزاق بن ہمام، متوفی ۲۱۱ھ مطابق ۸۲۶ع

ان سب نے احادیث جمع کیں اور تفاسیر لکھیں لیکن افسوس کہ کتابی شکل میں کوئی تفسیر حاصل نہ ہوسکی۔

Marfat.com

(٥) اِس کے بعد علماء نے باقاعدہ تفاسیر کی ترتیب دی۔ مترجمین مشاہیر کی
تفاسیر میں تفسیر ابن جریر الطبری، تفسیر زمخشری، تفسیر فخرالدین رازی،
تفسیر النسفی، تفسیر الخازن، تفسیر ابن حیان، تفسیر بیضاوی، تفسیر
الجلالین، تفسیر القرطبی، تفسیر الآلوسی، تفسیر شہید قطب قابل ذکر ہیں۔
(٦) علی بن المدینی، متوفی ۲۳۴ھ مطابق ۸۴۸ع نے «اسباب النزول» پر
کتاب لکھی۔
(٧) أبو عبید القاسم بن سلام، متوفی ۲۲۴ھ مطابق ۸۳۸ع نے «ناسخ و منسوخ»
اور «قراءات» پر لکھا۔
(٨) ابن قتیبہ، متوفی، ۲۷۶ھ مطابق ۸۸۹ع نے «مشکل القرآن» پر تالیف کی۔
(٩) محمد بن خلف بن المرزبان، متوفی ۳۰۹ھ مطابق ۹۲۱ع نے «الحاوی فی
علوم القرآن» تالیف کی۔
(١٠) أبو بکر محمد بن القاسم الأنباری، متوفی ۳۲۸ھ مطابق ۹۳۹ع نے بھی
«علوم القرآن» پر لکھا۔
(١١) أبو بکر السجستانی، متوفی ۳۳۰ھ مطابق ۹۴۱ع نے «غریب القرآن» لکھا۔
(١٢) محمد بن علی الأدفوی، متوفی ۳۸۸ھ مطابق ۹۹۸ع نے «الاستغناء فی
علوم القرآن» تالیف کی۔
(١٣) أبو بکر الباقلانی، متوفی ۴۰۳ھ مطابق ۱۰۱۲ع نے «إعجاز القرآن» لکھا۔
(١٤) علی بن ابراهیم ابن سعید الحوفی، متوفی ۴۳۰ھ مطابق ۱۰۳۸ع نے
«اعراب القرآن» تالیف کی۔
(١٥) الماوردی، متوفی ۴۵۰ھ مطابق ۱۰۵۸ع نے «امثال القرآن» لکھی۔
(١٦) عبدالعزیز بن عبد السلام، متوفی ۶۶۰ھ مطابق ۱۲۶۱ع نے «مجاز القرآن» تحریر کی۔
(١٧) علم الدین السخاوی، متوفی ۶۴۳ھ مطابق ۱۲۴۵ع نے «علم قراءات» لکھی۔
(١٨) ابن القیم، متوفی ۷۵۱ھ مطابق ۱۳۵۰ع کی تالیفات میں سے «أقسام القرآن» ہے،

Marfat.com

(۱۹) «البرہان فی علوم القرآن» علی بن ابراہیم الحوفی کی جامع تصنیف علوم القرآن پر ہے۔ یہ تیس جلدوں میں لکھی گئی تھی۔ اب صرف پندرہ مخطوطہ جلدیں موجود ہیں۔ اِس میں کاتب نے ابتدائے قرآن سے آخر تک ایک ایک آیت پر علوم قرآن کی روشنی میں بحث کی ہے۔ نحوی، لغوی، اعراب، نزول، ترتیب، قراءات، معانی، تفسیر ماثور اور تفسیر معقول غرض کہ کوئی زاویہ تشنہ نہ چھوڑا۔

(۲۰) ابن الجوزی، متوفی ۵۹۷ھ مطابق ۱۲۰۰ع نے الحوفی کے انداز میں «فنون الأفنان فی عجائب علوم القرآن» لکھی۔

(۲۱) بدر الدین الزرکشی، متوفی ۷۹۴ھ مطابق ۱۳۹۱ع کی کتاب «البرہان فی علوم القرآن» ہے۔

(۲۲) جلال الدین البلقینی، متوفی ۸۲۴ھ مطابق ۱۴۲۱ع نے زرکشی کے انداز میں «مواقع العلوم من مواقع النجوم» لکھی۔

(۲۳) جلال الدین السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ مطابق ۱۵۰۵ع کی تصنیف «الاتقان فی علوم القرآن» اس قدر عظیم کتاب ہے کہ اس کو «قرآن کا اِنسائیکلوپیڈیا» کہنا چاہیئے۔ اِس کے علاوہ انہوں نے کئی سو کتابیں قرآن اور اس سے متعلق علوم پر لکھی ہیں۔

موجودہ دور کی مشہور کتب جو علوم قرآن سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں۔ تراجم اور تفاسیر کا ذکر نہیں ہے۔

(۲۴) «اِعجاز القرآن» از مصطفیٰ الرافعی۔

(۲۵) «المعجزة الکبریٰ — القرآن» از محمد أبو زہرہ۔

(۲۶) «التبیان فی علوم القرآن» از طاہر الجزائری۔

(۲۷) «منہج الفرقان فی علوم القرآن» از محمد علی سلامہ۔

Marfat.com

(۲۸) «مناہل العرفان فی علوم القرآن» از محمد عبدالعظیم الزرقانی۔
(۲۹) «مذکرہ علوم القرآن» از احمد علی۔
(۳۰) «مباحث فی علوم القرآن» از ڈاکٹر صبحی الصالح۔
(۳۱) «مباحث فی علوم القرآن» از مناع القطان۔

اس کے علاوہ قرآن سے مستنبط علوم بےشمار ہیں۔۔کسی ایک کتاب میں آج تک اتنے علوم کا ذکر نہ ہوسکا جتنا کہ قرآن حکیم میں ہے۔

مَّا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَٰبِ مِن شَيْءٍ [۱]

ترجمہ:
ہم نے اپنی کتاب (رجسٹر) [۲] میں کوئی چیز نہیں چھوڑ رکھی ہے۔

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَٰبَ تِبْيَٰنًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿٨٩﴾

ترجمہ: [۳]
اور ہم نے آپ پر کتاب اتاری ہے ہر بات کو واضح کردینے والی اور جو ہدایت و رحمت اور بشارت ہے مسلموں کے لئے۔

قرآن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف ہے:
«فیہ نبأ ما قبلکم و خبر ما بعدکم و حکم ما بینکم»
ترجمہ:
اِس میں تم سے پہلے والوں کی خبر ہے، تمہارے بعد آنے والوں کی اطلاع

(۱) الانعام - ۳۸
(۲) مولانا عبدالماجد دریابادی، صفحہ ۲۸۸، القرآن الحکیم، ترجمہ وتفسیر تاج کپنی ایڈیشن
(۳) النحل - ۸۹

Marfat.com

ہے اور تمہارے درمیان فیصلوں کا حکم ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
«جمیع ما تقوله الأمة شرح للسنة وجمیع السنة شرح للقرآن»۔
«علماء جو کچھ فرماتے میں وہ حدیث کی تشریح ہے اور حدیث شریف میں جو کچھ بھی ہے وہ قرآن حکیم کی تشریح (وتوضیح) ہے»۔

امام شافعی مزید فرماتے ہیں:
«جمیع ما حکم به النبی ﷺ فهو مما فهمه من القرآن»۔
«رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ امر فرمایا وہ وہی ہے جو آنحضرت نے قرآن سے سمجھا (اخذ کیا)»۔

قرآن حکیم میں فصاحت و بلاغت اور زباندانی کی باریک بینی اور لطافت ہے۔ بدیع اور اعجاز ہے عدد کلمات، آیات، سور اور ہجدات کا علم ہے۔ کلمات متشابہ، آیات متماثلہ اور قواعد صرف و نحو کا علم ہے۔ ایک لفظ کے دو سے چوبیس تک معنی ہیں۔ اصول فقہ ہے جس میں حقیقت اور مجاز، محکم ومتشابہ، امر ونہی، حلال و حرام کا ذکر ہے۔ نکاح، طلاق اور ورثہ کے احکام ہیں۔ تمام شریعت قرآن ہی سے مستنبط ہے۔ قرآن حکیم میں تاریخی واقعات میں جس میں قدیم قوموں کے قصے، ان کی کامیابی اور بربادی کے واقعے، ان کے وطن اور آثار وغیرہ کا ذکر ہے۔ اور یہ سب ہمارے لئے باعث عبرت و درس میں اس کے علاوہ نصیحت اور عاقبت، حساب اور جزاء، جنت اور دوزخ کا بیان ہے۔ قرآن حکیم میں «علم المواقیت» کی طرف کئی بار اشارہ ہے کیوں کہ لیل و نہار، سورج اور چاند اور اس کی منزلوں کا ذکر ہے۔ اس کے علاوہ ستارے اور ان

Marfat.com

کے بروج کا بھی بیان ہے۔ علم طب، علم ہندسہ اور علم جبر و مقابلہ کی طرف اشارہ ہے۔ جغرافیائی، اقتصادی، معاشی، تاریخی اور معاشرتی علوم کے اصولوں کا ذکر ہے۔ قاضی ابو بکر بن العربی «قانون التاویل» میں فرماتے ہیں کہ قرآن حکیم میں ستر ہزار علوم کا ذکر ہے۔ ویسے علم خطاطی اور علم تجوید و ترتیل کی شروعات قرآن ہی سے ہوئی۔ آیات کی مناسبت اور ان کا ایک دوسرے سے ارتباط اس قدر مناسب اور منطقی ہے کہ عقل انسانی حیرت میں رہ جاتی ہے۔ اس ضمن میں علامہ ابو جعفر احمد بن زبیر الاندلسی۔ متوفی ۸۰۷ھ مطابق ۱۴۰۴ع نے اپنی کتاب «البرہان فی مناسبة ترتیب سور القرآن»، مولانا ابراہیم بن عمر برہان الدین البقاعی متوفی ۸۸۵ھ مطابق ۱۴۸۰ع نے اپنی کتاب «نظم الدرر فی تناسب الآی والسور» اور علامہ جلال الدین السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ مطابق ۱۵۰۵ع کی تصنیف «تناسق الدرر فی تناسب السور» میں بڑی دلچسپ بحث ہے۔ اسی طرح قرآن حکیم کے آغاز اور اتمام کی سورتوں کی خاص اہمیت ہے۔ قرآن حکیم کا افتتاح سورہ فاتحہ «أم الکتاب» سے ہوتا ہے۔ جس میں قرآن کے جملہ محتویات کی طرف اشارہ ہے، حمد ہے، دعا ہے، اللہ تعالی کی صفات کا ذکر ہے۔ اور قرآن کے آخر میں معوذتین ہے۔ جس میں سارے مشاکل و مصائب، فتن و اشرار سے پناہ مانگی گئی ہے۔

قرآن حکیم کتاب ہدایت تو ہے ہی لیکن مصدر معلومات، منبع علم، اور جوہر حکم بھی ہے اسی لئے کہا گیا ہے کہ:

«من اراد العلم فعلیہ بالقرآن ، فان فیہ علم الأولین والآخرین»

جو حصول علم کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہئیے کہ وہ قرآن کی طرف رجوع کرے جس میں سلف اور خلف دونوں کے علم ہیں۔

Marfat.com

قرآن کے اعجاز و بلاغت و علوم کا جائزہ اس لئے لیا گیا کہ ان کے بغیر قرآن حکیم کا ترجمہ کرنا ممکن نہیں۔ عربی زبان پر دسترس، عربی صرف و نحو، اعجاز و بلاغت قرآن وعلوم قرآن میں مہارت اور ذوق قرآن — یہ سب مترجم قرآن کے لئے ضروری ھیں۔ اس کے بعد توفیق من اللہ اور مترجم کا اخلاص وایمان باللہ اس کے ترجمہ میں نکھار پیدا کرتا ھے۔

Marfat.com

باب سوم

اسباب ترجمۂ قرآن حکیم

۱ ۔ کیا قرآن کا ترجمہ ممکن ہے ؟

۲ ۔ قرآن کے تراجم اور تفاسیر کی افادیت اور مضرت

Marfat.com

باب سوم

اسباب ترجمہ قرآن حکیم

آفتاب اسلام کی شعاعیں مکہ اور مدینے سے طلوع ہوئی دھیرے دھیرے بڑھی جارہی تھیں۔ روشنی کا دائرہ پھیلتا جارہا تھا۔ اسلام کی اساس قرآن سے قائم ہے اور یہ پیغام اللہ نے بنی نوع انسان کو رسول اللہ ﷺ کے توسط سے پہنچایا۔

قرآن میں مکتوب ہے:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (1)

ترجمہ:

کہئے! اے بنی نوع انسان! میں اللہ کا رسول ہوں تم سب لوگوں کے لئے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾ (2)

ترجمہ:

اور ہم نے تو آپ کو بنی نوع انسان کے لئے خوشخبری سنانے والا اور (خدا کا) خوف دلانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں سمجھتے۔

لہذا قرآن کا تخاطب تمام بنی نوع انسان سے ہے اور اس کا پیغام آفاق ہے لیکن

---

(۱) الاعراف - ۱۵۸ (۲) سبا - ۲۸

Marfat.com

چونکہ وہ محمد بن عبداللہ رسول اللہ ﷺ پر ایک خاص مکان و زمان میں نازل ہوا لہذا ضروری تھا کہ اس کی زبان مقامی ہو جو اس ملک اور اس عصر کے لوگوں کے لئے عام فہم، زود اثر اور پرکشش ہو۔ قرآن کوئی مجرد فلسفہ کی کتاب تو نہیں کہ محض زبانی جمع خرچ ہوتا رہے۔ یہ تو بنی نوع انسان کے لئے حقیقی لائحہ حیات، دعوت عمل اور نور ہدایت ہے۔ اس لئے اس کا اپنی قوم کی زبان میں اترنا ضروری تھا۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِۦ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ [1]

ترجمہ:

اور ہم نے (اللہ نے) بھیجا ہر رسول کو اسی کی قوم کی زبان میں تاکہ وہ لوگوں کو واضح طور پر (تعلیمات) سمجھا سکے۔

اس کے علاوہ یہ بھی ضروری تھا کہ قرآن اپنے مقامی مواضیع میں بھی عالمی اور آفاقی پیغام کا حامل ہو۔ ایک درخت بار آور ہو جس کے اثمار سے دنیا بھر کے انسان تا قیامت مستفید ہوتے رہیں۔ ابدی نور ہو جس کی روشنی میں انسان صراط مستقیم پر گامزن رہیں۔ آخرکار دین اسلام جزیرۂ عرب کی حدود سے باہر پھیلنے لگا اور غیر عرب مسلمانوں کو قرآن کا پیغام سمجھنے کی ضرورت پیش آئی تاکہ وہ اسلام اور اس کے اصولوں سے معرفت حاصل کرسکیں۔ قرآن اسلام کا دستور اور آئین ہے اور اسی سے شریعت مستنبط ہے۔ قرآن کو سمجھے بغیر شرعی قوانین کا نفاذ ممکن نہیں۔ ایک اسلامی معاشرہ تو کیا ایک فرد کی اسلامی طرز معاشرت کے لئے بھی قرآن کا سمجھنا ضروری ہے۔ قرآن مسلمان کے لئے ہدیہ بھی ہے اور ہدایت بھی ہے اور اسی لئے قرآن کی تعلیمات

---

(۱) ابراہیم - ۴

Marfat.com

کو سمجھے بغیر مسلمان اپنے آپ کو مسلمان کہنے کا صحیح حقدار نہیں ہوتا۔ لہٰذا جب دائرۂ اسلام غیر عربی داں علاقوں میں داخل ہوا تو قرآن کے ترجمے کی ضرورت پیش آئی۔ قرآن تو عربی میں تھا اور غیر عرب مسلمان عربی سے نابلد — زبانِ یار من ترکی ومن ترکی نمی دانم۔

اس لئے کئی علماء نے کئی زبانوں میں اب تک ترجمے کی کوشش کی ہے اور مستقبل میں بھی اِس کی کاوشیں جاری رہیں گی۔ تراجم قرآن کے مختلف اسباب کا مختصر جائزہ درج ذیل ہے۔

١ — قرآنی تراجم کے وجود میں آنے کا اساسی اور اولین سبب اسلام کا غیر عربی ممالک میں انتشار ہے۔ جس نے وہاں کے عربی داں علماء کو قرآن کے ترجمے پر مجبور کیا تاکہ ہر خاص و عام قرآن کا پیغام ذہن نشین کرلیں۔

٢ — اگر صرف سبب (١) پر اکتفا کیا جائے تو اس کے لئے ہر زبان میں ایک ہی ترجمہ ہونا کافی تھا لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ہی زبان کے متعدد تراجم موجود ہیں۔ خود اردو میں سو سے زیادہ مکمل اور نا مکمل قرآنی تراجم موجود ہیں۔ اس کے کئی اسباب ہیں۔ ایک معینہ وقت میں کئے ہوئے ترجمے لسانی اعتبار سے چالیس پچاس سال بعد ترجمہ کے زبان کی چاشنی سے کسی حد تک محروم ہوجاتے ہیں۔ چند الفاظ اور اصطلاحیں متروک ہوجاتی ہیں اور چند نئی اصطلاحوں کی تخلیق ہوتی ہے۔ لہٰذا کئی ترجمے اس لئے بھی لکھے گئے کہ وہ اس لسانی ارتقاء کا ساتھ دے سکیں۔

٣ — تاریخ گواہ ہے کہ ہر عصر میں انسانی معاشرہ چند خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ ان کی کچھ اپنی قدریں، خیالات، فلسفہ، فکر اور رجحان

Marfat.com

ہوتا ہے لہذا ہر عصر میں علما نے اس چیز کو ضروری سمجھا کہ اپنے ہم عصر زمانے کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ترجمہ کریں.

٤۔ پتہ نہیں یہ انسان کا غرور و تکبر اور خود پرستی ہے یا معصومیت اور سماج دوستی کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار اپنے مخصوص انداز میں کرنا چاہتا ہے. یہ ثابت ہے کہ دنیا کے کوئی دو فرد اپنے افکار و خیالات میں بالکل متماثل اور منطبق نہیں ہوسکتے. ہر ایک اپنے خیالات کی ترویج اور بعض مرتبہ بڑی شدت اور زبردستی سے دوسروں کے خیالات کی تردید کے لئے بھی ترجمے کرتے ہیں. اس طرح سے نئے نئے ترجموں کا ظہور ہوتا ہے.

٥۔ قرآن ایک مسلمان کی زندگی کا مرکز اور مقصد ہے. اس کا سننا، پڑھنا، پڑھانا اور ترویج کرنا مسلمان کے لئے سب سے زیادہ شرف اور ثواب کی بات ہے. مثال کے طور پر شاہ عبدالقادر جب ترجمۂ قرآن مکمل کرچکے تو فرماتے تھے:

روز قیامت ہر کسے با خویش دارد نامۂ
من نیز حاضر میشوم تفسیر قرآن در بغل

کسی بھی صورت میں قرآن کی خدمات مسلمان کے لئے باعث ثواب و رحمت ہے لہذا علمائے کبار نے خود کے ثواب کے لئے اور دوسروں کی رہنمائی کے لئے ترجمے کئے.

٦۔ ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

یہ شعر و شاعری کی حد تک تو صحیح ہے لیکن جب قرآن کا ذکر آئے تو حقیقت اور صرف حقیقت ہی واجب ہے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا

Marfat.com

ہے کہ بعض ترجموں کا مطمح نظر تجارتی بھی ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ غیر مسلم افراد اور ادارے لاکھوں کی تعداد میں ترجمے چھاپ کر ترویج کرتے ہیں اور بے شمار مالی منافع کمارہے ہیں بلکہ مرحوم مولانا اشرف علی تھانوی نے بھی بعض مسلمانوں پر یہ الزام لگایا ہے۔
"بعض لوگوں نے محض تجارت کی غرض سے نہایت بے احتیاطی سے قرآن کے ترجمے شائع کرنا شروع کئے جن میں بکثرت مضامین خلاف قواعد شرعیہ بھر دیئے، جن سے عام مسلمانوں کو بہت مضرت پہنچی۔"[1]

٧ — بعض دشمنان اسلام نے قرآن کو دانستہ مسخ کرنے کی خاطر اس کے غلط ترجمے کرکے چھاپا ہے۔ ان کے انتقامی جذبات اور فاسدانہ خیالات نے قرآن پر اتہامات عائد کرنے کے لئے عجیب و غریب انداز میں ترجمے کئے ہیں۔ ان کا مقصد ہی تخریبی کاروائی ہے۔ ان حاسدانِ اسلام میں بہت سے غیر مسلم ہیں، عموماً عیسائی پادری اور یہودی احبار شامل ہیں۔ غالباً یہ لوگ ہٹلر کی اس بات کے ہمنوا ہیں کہ "جھوٹ کو اتنے بار بولو کہ سچ لگنے لگے"، لیکن الحمد للہ قرآن کی حفاظت اور ترویج کا وعدہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے خود کیا ہے۔

کیا قرآن کا ترجمہ ممکن ہے ۔ ۔ ۔ ؟

ہر زبان کا اپنا ایک مزاج ہوتا ہے ایک خاص رنگ ہوتا ہے۔ اس کے اپنے محاورے اور کہاوتیں ہوتی ہیں، مخصوص اصطلاحیں ہوتی ہیں لہذا ایک زبان کو دوسری زبان کا روپ دیتے ہوئے کئی مشکلات پیش آتی ہیں۔ جو لفظ ایک زبان میں ہوتا ہے اس کا ٹھیٹ ترجمہ دوسری زبان میں بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس

(١) "خطبہ تفسیر بیان القرآن" از مولانا اشرف علی تھانوی

Marfat.com

کے مترادف اگر کوئی لفظ مل بھی جائے تو عموماً اس کے رنگ کے درجوں میں فرق ہو جاتا ہے جیسے کہ سرخ رنگ تو سرخ ہی ہے لیکن اس کے کتنے درجے ہوتے ہیں۔ ذرا سی آمیزش اس میں کتنے مدھم اور گہرے اثرات پیدا کردیتی ہے ا اسی طرح ہر لفظ اپنے اندر جذبات اور خیالات کے مخصوص درجوں کا حامل ہوتا ہے اور اس کی بالکل صحیح عکاسی دوسری زبان میں اگر نا ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ بسا اوقات تو ایک زبان کا لفظ ٹھیٹ اسی معنی میں دوسری زبان میں ہوتا ہی نہیں۔ اس صورت میں اس کا قریب تر معنی والا لفظ لینا ہوتا ہے یا پھر لفظ کے معنی شرح کرنے پڑتے ہیں۔ محاوروں اور کہاوتوں کے ساتھ بھی یہی مشکلات ہوتی ہیں۔ یہ تو سب انسانی تحریر کے بارے میں ہے چہ جائیکہ کلام اللہ ا لہذا قرآن کا ٹھیٹ ترجمہ تو کوئی انسان کر ہی نہیں سکتا۔ امام ابن قتیبہ متوفی ۲۷۶ھ مطابق ۸۹۰ع عربوں کی مختلف اسالیب بیان کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

«قرآن کریم کا نزول ان تمام اسالیب کلام کے مطابق ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی ترجمہ کرنے والا قرآن کا ترجمہ کسی زبان میں کماحقہ نہیں کرسکتا۔»[۱]

عربی زبان اور اصول تفسیر و علوم قرآن و حدیث و فقہ جاننے والے غیر عربی علما نے جو اپنی زبان میں بھی پوری دسترس رکھتے تھے قرآن کے تراجم کی کوششیں کی ہیں اور اب تک کئی زبانوں میں متعدد تراجم چھپ بھی چکے ہیں۔ ہم انہیں کوشش اس لئے کہتے ہیں کہ قرآن کا بالکل مترادف ترجمہ کرنا غیر ممکن ہے۔ ایک بات خالی از دلچسپی نہ ہوگی کہ اب تک قرآن کے تقریباً جتنے بھی ترجمے ہوئے وہ تمام غیر عربی علما کی محنت اور عقیدت کا نتیجہ ہیں۔ اب تک کسی عربی عالم نے سنجیدگی سے قرآن کا ترجمہ کسی بھی زبان میں کرنے کی

(۱) کتاب القرطین، از امام ابن قتیبہ

Marfat.com

کوشش نہیں کی۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو یہ احساس ہی نہ ہوتا ہو کہ غیر عربی داں کے لئے قرآن سمجھنا کتنا مشکل ہے یا پھر اس احساس کے ہونے کے باوجود اس لئے نہ کیا ہو کہ خود ان کو اس کی ضرورت نہیں — اس کے برعکس غیر مسلم عربوں نے بائیبل سمجھنے کی ضرورت محسوس کی لہذا ان غیر مسلم عالموں نے بائیبل کے تراجم عربی میں خوب کئے ہیں۔ ناچیز نے خود بیروت کے کلیساؤں میں غیر مسلم عربوں کو بائیبل کا عربی ترجمہ بڑی روانی سے پڑھتے سنا ہے۔

بقول مولانا محمد الخضر حسین:

"قرآن کے ترجمے کو "ترجمے" کے بجائے "تفسیر" کہنا زیادہ مناسب ہے۔"[۱]
در اصل قرآن کے ترجمے میں مترجم ٹھیٹ ترجمے سے قاصر ہے۔ وہ خود اپنا مدعا ہی ظاہر کرتا ہے۔ وہ یوں کہ قرآن میں بےشمار الفاظ ایسے ہیں جن کا ترجمہ ایک سے زیادہ ممکن ہے اور ہر مطلب صحیح چسپاں ہوتا ہے اسی لئے عربی تفاسیر میں بڑے بڑے مفسرین نے اختلاف رائے کیا ہے۔ قرآن اس قدر پر اعجاز ہے، اس کا اسلوب اس قدر بلیغ ہے اور معانی اس قدر جامع ہیں کہ اس کی تشریح کئی زاویوں سے کی جاسکتی ہے۔ لہذا مترجم کی شخصیت کو ترجمے میں بڑا دخل ہوتا ہے۔

قرآن کے تراجم اور غیر عربی تفاسیر کی صحت اور عمدگی کا معیار مترجم کی علمیت کے سوا اس کی اپنی نیت اور قابلیت پر بھی منحصر ہے۔ جس طرح بشری تقریر اور تحریر میں مقرر اور محرر کی شخصیت اور عقیدے کی عکاسی ہوتی ہے بالکل اسی طرح قرآن کے ترجمے میں مترجم کے عقیدے اور خیالات کو دخل ہوتا ہے۔ قرآن کے ترجمے کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے مولانا عبدالماجد دریابادی

(۱) بلاغت القرآن، از محمد الخضر حسین، ترتیب و تحقیق علی الرضا التونسی

Marfat.com

اپنے انگریزی ترجمہ قرآن کے مقدمہ کی ابتدا ان جملوں سے کرتے ہیں:

"Of all great works the Holy Quran is perhaps the least translatable".[1]

مشہور مستشرق Alfred Guillaume لکھتے ہیں:

"Arabic is fitted to express relations with more conciseness than the Aryan language because of the extraordinary flexibility of the verb and noun".[2]

اس کے بعد مذکورہ مصنف نے عربی فعل کی پوری گردان دی ہے اور بتایا کہ کیسے ایک لفظ سے مختلف مشتقات نکل کر مختلف مطلب میں استعمال ہوتے ہیں۔
قرآن کا ترجمہ اور تفسیر ایک بہت بڑی ذمہ داری کا کام ہے جس کی جرأت صرف چوٹی کے علماء، نیک نیت اور صحیح عقیدے کے تمہ لوگوں کو کرنی چاہئے۔
قرآن کے ہر لفظ کی اپنی جگہ اتنی اہمیت ہے کہ ترجمے کی ذرا سی لغزش بھی پورے معنی کو متزلزل کردیتی ہے۔ قرآن کے بعض الفاظ ذو معنی ہیں تو بعض سہ معنی۔ کسی کے چار پانچ بلکہ چوبیس معنی تک ہیں۔ اب ترجمہ کرتے وقت یہ مترجم کی قابلیت، ذکا، علمیت اور عربی محاوروں اور قرآنی علوم سے واقفیت پر منحصر ہے کہ وہ کس معنی کو اختیار کرتا ہے۔ اس میں مترجم کی نیت اخلاص اور عقیدہ کا بڑا دخل ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک ذو معنی لفظ پیش ہے۔

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ [3]

ترجمہ:

پھر یہ نہیں دیکھتے اونٹ کو کس طرح پیدا کیا گیا؟

مندرجہ بالا آیت میں لفظ "ابل" کا دوسرا مطلب ہے "بادل"۔ اب یہ مترجم

(۱) Translation of Holy Quran – Reference Page 9 by Abdul Majid Daryabadi.

(۲) Legacy of Islam by Arnold and Guillaume – Reference Page 9.

(۳) الغاشیۃ – ۱۷

Marfat.com

کے فیصلہ اور اختیار پر منحصر ہے کہ وہ کس معنی کو ترجیح دیتا ہے۔ اسی طرح ضمیر اشارہ کے ترجمہ کی بھی بڑی اہمیت ہوتی ہے اور ترجمہ اور تفسیر پر اس کا کافی اثر پڑتا ہے مثلاً: وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ [1]

مندرجہ بالا آیت میں لفظ "حبہ" اصل میں "حب ـ ہ" ہے۔ یہ "ہ" ضمیر اشارہ ہے۔ اردو میں ہم "علی حبہ" کا ترجمہ کریں گے "اس کی محبت کے" اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ "اس کی" کا اشارہ "اللہ کی محبت" ہوسکتا ہے اور "مال کی محبت" بھی ہوسکتا ہے۔ اگر اول الذکر معنی لیا تو ترجمہ ہوگا "اس کی (اللہ کی) محبت میں ـ" لیکن ضمیر اشارہ کو "مال" کی طرف منسوب کیا تو مطلب ہوگا "دولت کی محبت کے باوجود" اب یہ مترجم پر منحصر ہے کہ وہ جو مناسب سمجھے اسے اختیار کرے۔

ان مثالوں سے مقصد یہ بتانا ہے کہ مترجم پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے ــ بہت بڑی دینی، اخلاقی، عقائدی اور فکری ذمہ داری! لہذا قرآن کا اردو ترجمہ یعنی عربی متن کو صرف اردو میں منتقل کردینا نہیں بلکہ مترجم کی مکمل شخصیت وکردار اور فکری اور دینی رجحان کی عکاسی ہوتی ہے۔ بہر حال ان جزوی اختلافات سے قرآن کی اساسی اور بنیادی تعلیم اور آفاقی پیغام میں کوئی فرق نہیں پڑتا!

قرآن کے تراجم اور تفاسیر کی افادیت اور مضرت

جس طرح ہر تصویر کے دو پہلو ہوتے ہیں اسی طرح قرآن کے تراجم و غیر عربی تفاسیر کے فائدے بھی ہیں اور نقصانات بھی۔

(۱) البقرہ - ۱۷۷

Marfat.com

ہر انسان سوچتا اپنی زبان میں ہے اور جب کوئی چیز اس کی اپنی زبان میں پیش کی جاتی ہے تو وہ زیادہ دلپذیر اور اثر انداز ہوجاتی ہے لہذا قرآن کی تبلیغ کے لئے اور اس کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ترجمہ اور تفسیر مختلف زبانوں میں موجود ہو یہ حقیقت ہے کہ قرآن کے ترجموں سے غیر عربی مسلمانوں نے اسلامی تعلیمات کو اپنے اندر رچایا اور بسایا اور غیر مسلموں نے بھی قرآن کی تعلیمات کو سراہا اور قرآن کی خوبیوں کا اعتراف کیا. کئی غیر مسلموں نے قرآن کے مطالعے کے بعد اسلام قبول کرلیا.

سرسری طور پر یہاں پر اس نکتے کا ذکر مناسب ہوگا کہ نماز میں قرآن کے ترجمے کو پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے. سوائے امام أبو حنیفہ کے، تینوں اماموں نے یعنی امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل نے نماز میں قرآن کے ترجمے کو پڑھنا ممنوع قرار دیا تھا کیونکہ قرآن کا ترجمہ قرآن نہیں ہوتا، نماز میں قرآن عربی میں پڑھنا ضروری ہے یعنی جو قرآن کی اصلی عربی متن ہے وہی نماز میں پڑھنی چاہئے. اس رائے سے قاضی أبو بکر بن العربی، حافظ ابن حجر اور شیخ الاسلام ابن تیمیۃ متفق ہیں البتہ قرآن سمجھنے کے لئے اس کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنا ایک الگ ہی چیز ہے. بعد میں خود امام أبو حنیفہ نے بھی نماز میں صرف قرآنی عربی متن پڑھنے کی تاکید کی.

قرآن کے غیر عربی ترجموں اور تفسیروں کی وجہ سے غیر عربی داں مسلمانوں کو فقہ، شریعت اور احکام سمجھنے میں بڑی آسانی ہوئی. اس کے علاوہ اسلامی قانون اور اسلامی فلسفہ کی ترویج ہوئی. گویا قرآن کے ترجموں اور تفسیروں نے غیر عربی دانوں کے لئے قرآن کے مفہوم کو سمجھنے کے دروازے کھول دیئے.

قرآن کے ترجموں سے شدید ترین مضرت ان لوگوں سے پہنچی جو اسلام کی مقبولیت کی وجہ سے اس کے حاسد و دشمن ہوچکے تھے. قرآن کی ہدایت اتنی سچی اور

Marfat.com

اسلوب اتنا دلنشیں ہے کہ اس کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لئے جھوٹ، غلط بیانی اور اتہام تراشی ضروری ہے۔ لہذا قرآن کو بدنام کرنے کے لئے دشمنان اسلام نے بہت بھاری سرمایہ مقرر کر رکھا ہے اور ان لوگوں نے اس زر بے بہا کو اس مقصد کے لئے استعمال کیا کہ قرآن کا غلط اور فاسدانہ ترجمہ کریں جس سے یہ ثابت کرسکیں کہ نعوذ باللہ قرآن اللہ کا کلام نہیں ہے بلکہ رسول امی کی تخلیق ہے۔ حالانکہ ان کے دل گواہ ہیں کہ رسول اللہ ایسے شخص تھے کہ جو ایک لفظ لکھنا تو کیا پڑھنا بھی نہ جانتے تھے۔ جب انہیں کوئی آیت لکھی ہوئی دریافت کرنی ہوتی تھی تو پڑھے لکھے صحابہ سے کہتے تھے کہ جس جگہ ایسا لکھا ہے وہاں انگلی رکھو۔ اللہ کی شان اور حکمت کہ رسول اکرم کو امی رکھا تاکہ قرآن کے اعجاز اور بلاغت کو لوگ رسول اکرم سے منسلک نہ کرسکیں۔ در اصل اس قسم کی کوئی بات ہوتی تو ظالم قریش کبھی خاموش نہ رہتے وہ تو ہر لحظہ اسی تاک میں رہتے تھے کہ کہاں کوئی جھول ملے اور وہ سر عام فضیحت کریں۔ آخر حق کی فتح ہوئی۔ یہ تمام باتیں تو ہم کہتے ہیں لیکن آج بھی دشمنان اسلام خاموش نہیں بیٹھتے اور غلط اور گمراہ کن ترجموں سے لوگوں میں قرآن اور اسلام کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا کرنے کی مسلسل کوششیں کرتے رہتے ہیں۔

انہوں نے اپنے مسموم منصوبوں کے ہتھیاروں سے قرآن اور اسلام کو مجروح کرنے کی ہر ممکن کوشش کی اور اس کا سب سے اچھا طریقہ غلط ترجموں کا حربہ تھا۔ لہذا قرآن کا اچھا اور صحیح ترجمہ غیر عربی دان طبقے کے لئے ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ اسی طرح سے دشمنانِ اسلام کے غلط ترجمے اسلام اور مسلمانوں کے لئے سخت نقصاندہ ہیں۔

Marfat.com

باب چہارم

قرآن کے اردو ترجموں کا سرسری جائزہ

اٹھارویں صدی اور ما قبل کے تراجم

Marfat.com

باب چہارم

قرآن کے اردو تراجم کا سرسری جائزہ

اٹھارویں صدی اور ما قبل کے تراجم

جزیرہ نمائے عرب سے بالکل قریب مشرق کی جانب جزیرہ نمائے ھند واقع ھے۔ زمانۂ قدیم سے ھند کی شمالی سرحد سے وسط ایشیا کے لوگ اور ھند کی مغربی سرحد سے اور مغربی ساحل سے مغربی ایشیا کے لوگ تجارتی اور سیاسی اسباب کی وجہ سے ھند آتے رہتے تھے۔ اسلام کی بعثت کے بعد ھی اسلام جزیرہ نمائے عرب کے مغربی اور شمال مغربی سمت یعنی افریقہ اور یورپ کی طرف، اور جزیرہ نمائے عرب کے مشرق اور جنوب مشرق سمت یعنی فارس، اور ھند کی طرف تیزی سے منتشر ہونے لگا۔ اسلام کا انتشار یعنی قرآن کی ترویج — قرآن جب بھی کسی غیر عربی ملک میں گیا وہاں کے علما نے قرآن کو اپنی زبان میں ترجمہ کرنا ضروری سمجھا تاکہ خاص و عام مستفید ہوسکیں۔ اسی طرح جب اسلام ھندوستان میں داخل ہوا تو قرآن کے ترجمے کا کام بھی شروع ہوگیا۔ پہلے پہل ترجمے اردو کی بالکل ابتدائی شکل میں ہوتے رہے۔ یہ بات یہاں پر قابل ذکر ھے کہ پہلے اردو کو «ھندی» کہتے تھے — اور سچ کہا جائے تو یہ کچھ غلط بھی نہ تھا۔ فارس کی زبان کو فارسی اور عرب کی زبان کو عربی تو «ھند» کی زبان کو ھندی کہنا بجا تھا۔ اردو ھند میں پیدا ہوئی اور پروان چڑھی لہٰذا اس کا نام «ھندی» ھی ہوسکتا تھا۔ یہ اور بات ھے کہ چند تنگ نظروں نے اسے جلا وطن کرنے کی کوشش کی۔ «اردو» کو پہلے «ھندی» ھی

Marfat.com

کہتے تھے۔اس کا ثبوت آپ کو ۱۲۰۵ھ مطابق ۱۷۹۰ع کے شاہ عبدالقادر کے قرآن کے دیباچے سے مل جائے گا۔ بطور ثبوت پیش ہے:

«اس بندۂ عاجز عبدالقادر کے خیال میں آیا کہ جس طرح ہمارے بابا صاحب بہت بڑے حضرت شاہ ولی اللہ عبدالرحیم کے بیٹے سب حدیثیں جاننے والے، ہندوستان کے رہنے والے فارسی زبان میں قرآن کے معنی آسان کرکے لکھے میں اسی طرح عاجز نے «ہندی زبان» میں قرآن کے معنی آسان کرکے لکھے۔ الحمد للہ یہ آرزو ۱۲۰۵ھ مطابق ۱۷۹۰ع میں حاصل ہوئی۔»[1]

بہرحال کہنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کے اردو ترجموں کی تحریک ہندوستان میں بہت پہلے سے شروع ہوچکی تھی۔

«تیسری صدی ہجری کے مشہور سیاح بزرگ ابن شہریار نے اپنے سفرنامہ «عجائب الهند» میں قرآن مجید کے ایک ترجمہ کا ذکر کیا ہے جوکشمیر کے راجہ مہروک کی ایما پر تیسری صدی ہجری کے اواخر میں ہندوستانی زبان میں کیا گیا تھا۔»[2]

سیاح ابن شہریار نے یوں درج کیا ہے:

«کشمیر کے راجہ مہروک نے ۲۷۰ھ مطابق ۸۸۳ع میں منصورہ (سندھ) کے حاکم امیر عبداللہ بن عمرکو لکھا کہ میرے پاس ایک ایسا آدمی بھیج دیا جائے

(۱) موضح قرآن، جلد اول، مقدمہ
(۲) جائزہ تراجم قرآنی، صفحہ ۱۱، مطبوعات مجلس معارف القرآن، دار العلوم، دیو بند

Marfat.com

جو اسلامی شریعت کے احکام ھندی زبان میں بیان کرسکے۔ امیر عبداللہ نے ایک مسلمان عالم کو بھیجا جو ھندوستان کی مختلف زبانیں جانتا تھا۔ اس نے راجہ کے پاس چند سال ٹھہر کر راجہ کو پورے طور پر اسلام سے واقف بنا دیا۔ راجہ نے اس سے خواهش کی کہ «هندی» زبان میں میرے لئے قرآن کی تفسیر کردے۔ «سورہ یسین» تک یہ تفسیر مکمل ہوگئی تھی۔»[۱]

تاریخی طور پر صاحبزادانِ ولی اللہ کے ترجموں کو سب سے قدیم اور با ضابطہ ترجمے کہنا صحیح ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان سے پہلے یعنی بارھویں صدی ہجری سے پہلے قرآن کا کوئی اردو ترجمہ نہیں ہوا۔ یہ اور بات ہے کہ مطبوعہ نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کی رسائی ان تک نہ ہوسکی اور جو مطبوعہ تھے ان کے مترجمین ممکن ہے مشہور ہستیاں نہ تھیں۔ زمانۂ قدیم سے برصغیر ھند کی سر زمین ذہن و فکر کے کاموں میں خصوصاً جن کا لگاؤ روحانی اور دینی ارتقا سے ہو پیش پیش رہی ہے۔ اس کے لئے ناچیز نے ایک طویل فہرست تیار کی ہے جس میں اٹھارویں صدی سے پیشتر کے مترجمین، اٹھارویں صدی کے مترجمین، انیسویں صدی کے مترجمین اور بیسویں صدی کے مترجمین شامل ہیں۔ ان میں مکمل ترجمے بھی ہیں اور نامکمل ترجمے بھی ہیں — منثور بھی ہیں اور منظوم بھی — مطبوعہ بھی ہیں اور مخطوطہ بھی — مشہور بھی ہیں اور گمنام بھی، لیکن دقیق اور تفصیلی تبصرہ کے لئے اگلے ابواب میں اٹھارویں، انیسویں اور بیسویں صدی کے صرف مشہور، مکمل اور مطبوعہ ترجمے جو دستیاب ہوسکے پیش کئے گئے ہیں۔

(۱) جائزہ تراجم قرآنی، صفحہ ۱۲، بحوالہ عجائب الہند، مطبوعہ لائیڈن، صفحہ ۲

Marfat.com

ما قبل اٹھارویں صدی قرآن کے اردو تراجم

۱ — تفسیر وہابی —— حقیقت یا وہم ؟

عبدالصمد بن نواب عبدالوہاب خان نے ترجمہ وتفسیر لکھی ہے۔ اس
نام «تفسیر وہابی» ہے مکمل قرآن کا ترجمہ و تفسیر چار جلدوں پر مشتم
ہے۔ یہ قدیم دکھنی اردو میں لکھی ہوئی ہے۔ مترجم نے تصنیف
مقدمے میں سببِ تصنیف اور وجہ تسمیہ لکھی ہے۔ اس کے بعد تار
کے متعلق یوں لکھتے ہیں:

«فی شہر جمادی الثانی یوم السبت من عشرین ھذا شہر ثمانین و سبع
الالف من ھجرۃ النبی ﷺ»۔ یعنی «بروز سنیچر تاریخ ۲۰، ماہ جمادی الث
۱۰۸۷ھ»۔ ڈاکٹر عبدالحق اس بیان کو صحیح ماننے تیار نہیں ہیں۔ کہتے
کہ تاریخ تالیف ۱۲۸۷ھ ہوگا۔ اس کا تاریخی سبب دیا ہے وہ بے بنیاد
سقیم ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالحق کی نظروں میں متر
جھوٹا ہے۔ اگر مصنف نے تاریخ صرف عدد میں لکھی ہوتی تو غل
کا بھی احتمال ہوتا لیکن یہاں تو مترجم نے حروف میں ایک ایک لف
صاف صاف لکھا ہے۔ دن، مہینہ، تاریخ اور سن سب کچھ ہے۔
ڈاکٹر موصوف کو شک کیوں ہے۔ کہتے ہیں کہ زبان صاف ہے
۱۰۸۷ھ مطابق ۱۶۷۶ع میں اتنی صاف «اردو» نہیں لکھی جاتی تھی
جب کہ ڈاکٹر موصوف ترجمہ حکیم شریف خان دہلوی کو بہت صا

Marfat.com

اور با محاورہ ترجمہ کہتے ہیں اور اسے شاہ عبدالقادر کے ترجمے پر ترجیح دیتے ہیں اور شاہ عبدالقادر کے ترجمہ کو اردو ترجمہ کہنے سے بھی انکار کرتے ہیں۔ تو اب یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ ترجمہ قرآن عبدالصمد بن نواب عبدالوہاب خان نے ۱۰۸۷ھ مطابق ۱۶۷۶ع میں نہیں لکھا۔ یہ مخطوطہ کتب خانہ آصفیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن میں ہے۔ چار جلدیں سولہ سو بتیس ۱۶۳۲ صفحات پر مشتمل ہیں۔

۲ ۔ ڈاکٹر عبدالحق نے ایک ترجمہ و تفسیر کا ذکر کیا ہے جو پرانی "گجراتی اردو" میں ہے۔ پہلے اور آخری صفحات ضائع ہوگئے ہیں لیکن اسلوب سے دسویں ہجری کے اواخر کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے۔ "امین" کی "یوسف زلیخا" سورہ یوسف کی منظوم تفسیر ۱۱۰۹ھ مطابق ۱۶۹۶ع میں لکھی گئی تھی۔ مدنظر قرآن کا ترجمہ "امین" کی "یوسف زلیخا" سے قدیم معلوم ہوتا ہے۔ لہذا دسویں صدی کے آخر میں یعنی سترہویں صدی کا ترجمہ ہونا چاہئے۔

۳ ۔ اس کے علاوہ ایک قدیم "دکنی اردو" ترجمہ بھی ملا ہے۔ اس مخطوطہ کے بھی شروع اور آخر کے اوراق نہیں ہیں۔ زبان کے لحاظ سے یہ دسویں صدی ہجری کے اوائل کا معلوم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ دکنی اردو میں سورۂ یوسف، پارۂ عم اور سورۂ رحمن کے کئی ترجمے ملے ہیں۔ سورہ رحمن کا ایک مقفیٰ ترجمہ بھی ملا ہے۔

اٹھارویں صدی کے تراجم

۴ ۔ ۱۷۳۷ع مطابق ۱۱۵۰ھ مخطوطہ نا معلوم الاسم کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں ہے۔

Marfat.com

۵ — ۱۷۷۰ع مطابق ۱۱۸۴ھ
ترجمہ شاہ مراد اللہ انصاری کا بیان مفص
آئندہ باب میں آئے گا۔

۶ — ۱۷۸۵ع مطابق ۱۲۰۰ھ
ترجمہ و تفسیر قرآن مطابق امامیہ مذہ
ہے۔ مخطوطہ ادارہ ادبیات اردو حیدرآ
دکن میں ہے۔

۷ — ۱۷۸۵ع مطابق ۱۲۰۰ھ
مجہول الاسم مترجم کا ترجمہ و تفسیر قر
حکیم۔ یہ مخطوطہ بھی ادارہ ادبیات ارد
حیدرآباد دکن میں ہے۔

۸ — قبل ۱۷۹۰ع مطابق ۱۲۰۵ھ
قاضی سید نور الحق منعم متوفی ۱۲۲۳
مطابق ۱۸۰۸ع رامپور سے آٹھ کوس
فاصلے پر ایک گاؤں «کھاتا» میں رہتے تھ
انھوں نے نواب سید محمد فیض اللہ خ
۱۱۸۸ھ مطابق ۱۷۷۴ع سے ۱۲۰۸ھ مطا
۱۷۹۳ع کی فرمائش پر ترجمہ وتفسیر لکھ

۹ — ۱۷۹۰ع مطابق ۱۲۰۵ھ
شاہ عبدالقادر کے مشہور ترجمہ کا
آئندہ باب میں آئے گا۔

۱۰ — تقریباً ۱۸۰۰ع مطابق ۱۲۱۵ھ
شاہ رفیع الدین کا ترجمہ اٹھارویں ص
کے اواخر میں ہوا۔ اس کا تفصیلی ب
آئندہ باب میں آئے گا۔

Marfat.com

اٹھارویں صدی
اور ما قبل اٹھارویں صدی کے چند جزوی تراجم

۱-۱۵۹۱ع مطابق ۱۰۰۰ھ ترجمہ و تفسیر سورہ یوسف، مخطوطہ

۲-۱۵۹۱ع مطابق ۱۰۰۰ھ ترجمہ و تفسیر سورہ ھود، مخطوطہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں ہے.

۳-۱۶۸۸ع مطابق ۱۱۰۰ھ ترجمہ و تفسیر سورہ مریم، طہ، یس، صفت، ص، پارہ عم مع چہل حدیث مترجم مخطوطہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں موجود ہے.

۴-۱۷۳۷ع مطابق ۱۱۵۰ھ ترجمہ و تفسیر سورۃ النصر، مخطوطہ ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد دکن میں موجود ہے.

۵-۱۷۹۵ع مطابق ۱۲۱۰ھ ترجمہ و تفسیر پارۂ عم، مخطوطہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں ہے.

اٹھارویں صدی کے چند غیر مطبوعہ تراجم

۱- قاضی محمد بن مفتی محمد اعظم سنبھلی نے قرآن کا ترجمہ کیا ہے. اس کی تاریخ ترجمہ ۱۱۳۱ھ مطابق ۱۷۱۸ع ہے. مخطوطہ بھوپال میں کتب خانہ نور الحسن صاحب میں موجود ہے.

۲- قدیم تراجم میں ایک ترجمہ قرآن سید بابا قادری بن سید شاہ محمد یوسف قادری کا ذکر کئی جگہ ملتا ہے. اس کی تصنیف کی تاریخوں میں یوں

Marfat.com

اختلاف ہے کہ ڈاکٹر عبدالحق نے ۱۱۴۷ھ مطابق ۱۷۳۴ع لکھا ہے۔ قرآن نمبر سب رنگ ڈائجسٹ حصہ چہارم میں ۱۲۴۷ھ مطابق ۱۸۳۱ع درج ہے۔ یہی تاریخ جائزہ تراجم قرآنی میں بھی ہے۔ ترجمہ کے اسلوب کو دیکھتے ہوئے اور ڈاکٹر عبدالحق کی بحث پر نظر کرتے ہوئے ۱۱۴۷ھ مطابق ۱۷۳۴ع تاریخ ہی صحیح معلوم ہوتی ہے۔ ڈاکٹر عبدالحق لکھتے ہیں کہ کتاب کے اختتام میں مؤلف نے خود تاریخ کی تصریح کردی ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر عبدالحق کا یہ جملہ سارے شبہات دور کردیتا ہے:

"اور بارھویں صدی کی وسط کی زبان کا بہت اچھا نمونہ ہے"۔ اس جملے سے اگر چھپائی کی غلطی کا اندیشہ ہو تو وہ بھی دور ہو جاتا ہے اس لئے کہ ڈاکٹر عبدالحق نے چونکہ "بارھویں صدی" لکھا ہے تو ۱۱۴۷ھ مطابق ۱۷۳۴ع ہی صحیح تاریخ ہوتی ہے۔ اس کا نام "تفسیر تنزیل" ہے یا "فوائد بدیہیہ" ہے۔ یہ طبع نہیں ہوا اور مخطوطہ کی شکل میں ہے۔ کتب خانہ آصفیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن، ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد دکن اور کتب خانہ نواب سالار جنگ میں اس کے قلمی نسخے موجود ہیں۔ اس کی زبان بہت پرانی ہوتے ہوئے بھی سلیس اور زود فہم ہے۔ اس کے علاوہ یہ ترجمہ بارھویں صدی کی "دکھنی اردو" کا اچھا نمونہ ہے۔ سورۂ فاتحہ کا ترجمہ بطور نمونہ درج ہے:

تمام تعریفات ثابت ہے واسطے اللہ کے کہ پرورش کرنے ھارا تمام عالم کا ہے، بخشنے ھارا آخرت میں اور مہربان اوپر مسلمانوں کے، مالک ہے روز قیامت کا، تیری ہے تیں عبادت کرتے ھیں ھم اور تیرے سے مدد چاھتے ھیں ھم،

Marfat.com

راہ دیکھا ہمارے تیں راہ سیدھی، یعنی ثابت رکھ ہمارے تیں اوپر راہ مضبوط کے، راہ ان لوگوں کی کہ نعمت دیا تو نے اوپر انوں کی کہ اہل قرب میں یعنی مقبول میں، سوائے ان لوگوں کے کہ غضب کیا اوپر اون لوگوں کے، مراد اون لوگوں سے مشرک اور یہود ہیں اور مت دیکھا راہ گمراہوں کی۔، اس ترجمہ و تفسیر کے کل (۴۱۰۷) چار ہزار ایک سو سات صفحات ہیں۔

کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں ایک اور مخطوطہ قرآن مجید کے ترجمہ کا ہے۔ اس پر تاریخ ۱۱۵۰ھ مطابق ۱۷۳۷ء درج ہے۔ اب تک قرآن کے جتنے اردو ترجموں کا سراغ ملا ہے ان میں قدیم ترین ترجموں میں اس ترجمہ کا شمار ہوتا ہے۔

مغل بادشاہوں میں شاہ عالم بادشاہ ۱۱۷۳ھ مطابق ۱۷۵۹ء تا ۱۲۲۱ھ مطابق ۱۸۰۶ء کا زمانہ قرآن کے اردو ترجموں کے لئے قابل ذکر ہے۔ شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین نے اردو ترجموں کا کام اسی عہد میں کیا۔

شاہ عالم بادشاہ کے ایماء سے حکیم محمد شریف خان ابن حاذق الملک حکیم محمد اکمل خان دہلوی متوفی ۱۲۲۲ھ مطابق ۱۸۰۷ء نے قرآن کے اردو ترجمے کی تکمیل کی۔ یہ ترجمہ چھپا نہیں۔ ترجمۂ قرآن کا مخطوطہ شریفی خاندان میں آج بھی موجود ہے۔[1] مخطوطہ میں اختتام ترجمہ کا دن اور تاریخ تو ہے سال نہیں لکھا ہے۔ یہ یقینی ہے کہ یہ اٹھارویں صدی کے اواخر کی تصنیف ہے۔ اس لئے کہ حکیم محمد شریف خان کا انتقال انیسویں صدی کے شروع میں ہوا۔ یہ مخطوطہ کتب خانہ حکیم محمد احمد

[1] حوالہ مقدمہ شرح حیات قانون حکیم شریف خان

Marfat.com

خان بمقام دهلی موجود ہے ۔ سورہ فاتحہ کا ترجمہ درج ذیل ہے :

« جو تعریف کہ اول سے آخر تک موجود ہے ، لائق ہے واسطے اللہ کے کہ پالنے والا ہے تمام عالموں کو بخشنے والا وجود کا آخرت میں ، مہربان داخل کرنے والا بہشت کے سے ، مالک دن قیامت کے کا ، تصرف کرنے والا اوس دن جو چاہے کا کرے گا ۔ خاص تجھی کو بندگی کرتے ہیں ہم اور خاص تجھی سے مدد مانگتے ہیں اوپر بندگی تیری کے ، دکھا تو ہم کو راہ سیدھی بیچ قول کے فعل کے اور اخلاق کے ، راہ اون آدمیوں کی ——[1] اور نہ گمراہوں کی » ۔

ڈاکٹر عبدالحق کی رائے حکیم محمد شریف خان دهلوی کے قرآنی ترجمے کے متعلق یوں ہے :

« اس کی زبان شاہ عبدالقادر مرحوم کے ترجمے کے مقابلے میں زیادہ صاف ہے اور لفظی پابندی میں اتنی سختی نہیں کی گئی ہے ۔ اردو زبان کی ترکیب کا نسبتاً زیادہ خیال رکھا گیا ہے ۔ نیز شاہ صاحب کی طرح ہندی میں نہیں ہے » ۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ ڈاکٹر عبدالحق نے شاہ عبدالقادر کے ترجمے پر تنقید کرنے میں بڑی دھاندلی سے کام لیا ہے ۔ شاہ عبدالقادر کا ترجمہ حکیم محمد شریف خان دهلوی کے ترجمے سے کوئی دس سال پہلے لکھا گیا لیکن نہایت شستہ اور فصیح ہے ۔ دراصل دونوں ترجموں

(۱) مخطوطہ میں یہاں حروف واضح نہیں ہیں

Marfat.com

کا کوئی مقابلہ نہیں۔ شاہ عبدالقادر کے ترجمے کا ایک ایک لفظ بڑی احتیاط سے انتخاب کیا گیا ہے اور موتی کی طرح جڑا ہوا ہے۔ ان کے ترجمے میں اور آج کی اردو میں بہت کم فرق ہے۔ ذیل میں شاہ عبدالقادر کا سورہ فاتحہ کا ترجمہ لکھا ہے تاکہ تقابلی جائزہ لیا جاسکے اور ڈاکٹر عبدالحق کی بے بنیاد تنقید پر تبصرہ کیا جاسکے۔

«سب تعریف اللہ کو ہے، جو صاحب سارے جہاں کا، بہت مہربان نہایت رحم والا، مالک انصاف کے دن کا، تجھی کو ہم بندگی کریں، اور تجھی سے ہم مدد چاہیں، چلا ہم کو راہ سیدھی، راہ ان لوگوں کی، جن پر تونے فضل کیا، نہ وہ جن پر غصہ ہوا، اور نہ بہکنے والے۔»

مقابلہ کرنے سے صاف پتہ چل جائے گا کہ حکیم شریف خان دہلوی کے ترجمہ میں بے شمار متروک الفاظ و اصطلاحیں ہیں۔ «مالک دن قیامت کے کا»، «اوپر بندگی تیری کے»، «بیچ قول کے فعل کے»، یہ سب قدیم اصطلاحیں ہیں۔ شاہ عبدالقادر کے سورہ فاتحہ کے ترجمے میں ایک اصطلاح بھی متروک نہیں ہے۔ اب بتائیے کہ ڈاکٹر عبدالحق کا قول «(حکیم صاحب نے) اردو زبان کی ترکیب کا نسبتاً زیادہ خیال رکھا ہے»۔ کہاں باقی رہا۔

اب ڈاکٹر عبدالحق کے دوسرے الزام پر غور کیجئے۔ کہتے ہیں «نیز شاہ صاحب کی طرح ہندی میں نہیں ہے»۔ گویا شاہ عبدالقادر کا ترجمہ «اردو» میں نہیں ہے۔ دراصل شاہ عبدالقادر نے مقدمہ ترجمہ میں یوں لکھا ہے:

Marfat.com

«اسی طرح عاجز نے ھندی زبان میں قرآن کے معنی آسان کر کے لکھے» پہلے «ھندی» کی اصطلاح «زبان اردو» کے لئے ھی بولی جاتی تھی۔ دراصل ھندوستان میں «عربی» اور «فارسی» زبان کا دور دورہ تھا۔ بعد میں عربی، فارسی، ترکی اور مقامی زبان کے خلط سے ایک نئی زبان کا وجود ظہور پذیر ہوا جو سب کی سمجھ میں آتی تھی اور عام فہم تھی لہذا اسے مقبولیت بھی ھوئی۔ اس کا نام بعد میں «اردو» پڑا لیکن پہلے اس کو «ھندی» ھی کہا جاتا تھا۔ چونکہ اس کا مولد ھندوستان ھے، اس کی پیدائش یہاں ہوئی، بڑھی اور جوان ھوئی اسی لئے اپنے وطن «ھند» کی مناسبت سے «ھندی» کہلائی جاتی تھی جیسے عرب کی زبان عربی اور فارس کی زبان فارسی، ترک کی ترکی، اور جاپان کی زبان جاپانی۔ اسی طرح جو زبان ھندوستان میں بولی، پڑھی اور لکھی جاتی تھی اس کو «ھندی» کہا۔ دراصل یہی «اردو» زبان ھے جو آج کل ہم استعمال کرتے ھیں اور جس کا رسم الخط عربی اور فارسی کے رسم الخط کی طرح ھے۔ پتہ نہیں ڈاکٹر عبدالحق کے ذھن میں کیا پیچیدگیاں پیدا ہوگئیں کہ اپنی علمیت کے باوجود ایسا غیر منطقی الزام لگا دیا اور ایسی بے علمیت کی بات کہہ گئے۔ موصوف کی اس تنقید کو «تذکرہ تراجم قرآنی»[1] میں محمد سالم قاسمی نے بغیر کسی تبصرہ اور تحقیق کے حرف بحرف تحریر کردیا ھے۔

۵ — اٹھارویں صدی کے غیر مطبوعہ ترجموں میں محمد باقر فضل اللہ خیرآبادی کا ترجمہ بھی شامل ھے۔ یہ مخطوطہ حیدرآباد دکن میں نظام کالج میں

(۱) تذکرہ تراجم قرآنی، سلسلہ مطبوعات مجلس معارف القرآن، دارالعلوم دیوبند مطبوعہ جولائی ۱۹۶۸ع

Marfat.com

پروفیسر حیدر حسین کی ملکیت میں ہے۔ قرآنی متن کے نیچے سرخ روشنائی سے اردو میں لکھا گیا ہے۔ خط بہت عمدہ ہے۔ سورہ فاتحہ کا ترجمہ بطور نمونہ ذیل میں درج ہے:

«تمام تعریف واسطے خدا کے ہے کہ پروردگار عالم کا ہے، رحم کرنے والا عام کا اور رحم کرنے والا خاص کا. مالک دن قیامت کا. تجھی کو عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ بتا ہم کو راہ مضبوط، راہ ان لوگوں کی نعمت دیا تو اوپر ان کے۔ سوائے راہ غضب کے گئے اوپر ان کے اور سوائے گمراہوں کی»۔

محمد باقر فضل اللہ خیرآبادی کا ترجمہ غالباً اٹھارویں صدی کے بالکل آخر میں کیا گیا ہے زبان میں کوئی خاص خوبی نہیں ہے۔ لسانی لحاظ سے متوسط درجہ کا ہے۔

Marfat.com

باب پنجم

قرآن کے اردو تراجم کا سرسری جائزہ

انیسویں صدی کے تراجم

Marfat.com

باب پنجم

قرآن کے اردو تراجم کا سرسری جائزہ

انیسویں صدی کے تراجم

ھندوستان میں «زبان اردو» کی تاریخ میں انیسویں صدی قرآن کے ترجموں کے لئے بہت اہم ھے۔ اس وقت علماء کو اردو ترجموں کی ضرورت اور ان کے اہم کردار کا پورا احساس ہوچکا تھا لہذا ان تراجم کی فہرست بہت طویل ھے۔ اس میں مترجمین مشاھیر کے مقبول ترجموں پر تبصرہ بعد میں ھے لیکن اِس باب میں نادر، کیاب یا پھر قلیل المعروف ترجموں کا ذکر کیا گیا ھے۔ ان میں مطبوعات بھی ھیں اور مخطوطات بھی —— مکمل بھی ھیں اور جزوی بھی —— ۔

۱ — ۱۸۰۳ع مطابق ۱۲۱۸ھ

یہ ترجمہ بھی شاہ عالم بادشاہ کے زمانے میں ھی تکمیل کو پہنچا۔ کلکتہ کے فورٹ ولیم کالج میں ڈاکٹر گل کرسٹ متوفی ۱۸۴۱ع مطابق ۱۲۵۷ھ پرنسپل تھے۔ ان کے حکم پر علماء کی ایک کمیٹی نے مل کر اِس ترجمے کا کام کیا۔ مترجمین میں کاظم علی، امانت اللہ شیدا، میر بہادر علی، مولوی فضل اللہ اور غوث علی حافظ شامل تھے۔ اس کے سرورق پر لکھا ھے «ترجمہ قرآن شریف بزبان «ھندی» اور ایک مصرعہ لکھا ھے جس سے

Marfat.com

تاریخ نکلتی ہے۔ مصرعہ یہ ہے:

«صراط المستقیم الحق ہے بالکل»

تاریخ نکلتی ہے ۱۲۱۸ھ لہذا قرآن کے اِس ترجمے کا آغاز ۱۲۱۸ھ مطابق ۱۸۰۳ع میں ہوا اور ایک سال کی مدت میں یعنی ۱۲۱۹ھ مطابق ۱۸۰۴ع میں میں ترجمہ مکمل ہوا۔ اس کی زبان کافی آسان اور پیچیدگیوں سے مبرا ہے۔ یہ ترجمہ عربی متن کے بغیر ہے اور پانچ سو (۵۰۰) صفحات پر مشتمل ہے۔ سورہ فاتحہ کا ترجمہ بطور نمونہ درج ہے:

«ہر ایک حمد خدا کے لئے ہے کہ وہ مالک سب کا بخشنے ہارا، روزی دینے والا، خاوند روز قیامت کا ہے، ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں، دکھا ہم کو راہ سیدھی، ان کی راہ کہ جن کو تو نے نعمت دی، نہ ان کی جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔»

یہ ترجمہ غیر مطبوعہ ہے۔ صرف سورہ الفیل سے سورہ الناس کا ترجمہ چھپا ہے جو چھپن (۵٦) صفحات پر مشتمل ہے۔ مخطوطہ رائل ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ (Royal Asiatic Society Calcutta) میں محفوظ ہے۔ اسی کے اور دو قلمی نسخے ہیں ایک مخطوطہ تو سالارجنگ میوزیم حیدرآباد دکن میں ہے اور دوسرا مخطوطہ بمبئی کے ایک کتب خانہ میں محفوظ ہے۔

۲ — ۱۸۲۹ع مطابق ۱۲۴۵ھ

عبداللہ ہوگلی نے قرآن کا اردو ترجمہ ۱۲۴۵ھ مطابق ۱۸۲۹ع میں کیا ہے[1]۔

---

(۱) بنگال میں اردو صفحہ ۲۸۷

Marfat.com

۳ — ۱۸۲۹ء مطابق ۱۲۴۵ھ

یہ ترجمہ عبداللہ سید نے کیا ہے۔ ٹائپ شدہ ہے اور ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔ اِس میں کل آٹھ سو پچاس (۸۵۰) صفحات ہیں۔

۴ — ۱۸۳۶ء مطابق ۱۲۵۲ھ

سید علی مجتہد بن سید دلدار علی نے ایک ترجمہ کیا ہے۔ سید دلدار علی کا انتقال ۱۲۵۹ھ مطابق ۱۸۴۳ء کو ہوا۔ ترجمہ و تفسیر کا نام "توضیح مجید فی تنقیح کلام اللہ الحمید" ہے۔ یہ بمبئی کے حیدری پریس سے چار جلدوں میں شائع ہوا تھا۔ اِس کے بعد بادشاہی مطبعہ لکھنؤ میں نواب امجد علی شاہ والئی اودھ کے عہد میں طبع ہوا۔ مترجم شیعی عقائد سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ ترجمہ اب دستیاب نہیں ہے۔

۵ — ۱۸۳۷ء مطابق ۱۲۵۳ھ

مولانا کرامت علی جونپوری متوفی ۱۲۹۰ھ مطابق ۱۸۷۳ء نے ترجمہ قرآن کیا جس کا نام "کوکب دری" ہے۔ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔

۶ — ۱۸۳۹ء مطابق ۱۲۵۵ھ

مولوی انور علی لکھنوی نے ۱۲۵۵ھ مطابق ۱۸۳۹ء میں قرآن کا ترجمہ کیا۔ یہ مخطوطہ کتب خانہ آصفیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن میں ہے۔

۷ — ۱۸۴۰ء مطابق ۱۲۵۶ھ

شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کے اِس ترجمہ کا تفصیلی ذکر آئندہ آئے گا۔

Marfat.com

۸ — ۱۸۴۰ء مطابق ۱۲۵۶ھ

قرآن کا یہ اردو ترجمہ نا معلوم الاسم لکھنؤ میں ۱۲۵۶ھ مطابق ۱۸۴۰ء میں لکھا گیا۔ اِس میں کل سات سو اٹھاون (۷۵۸) صفحات ہیں۔

۹ — ۱۸۴۴ء مطابق ۱۲۶۰ھ

یہ ترجمہ امریکی مشن کی جانب سے کیا گیا ہے۔ مترجم کا نام پرسباتاریان (Presbetarian) ہے۔ اِس ترجمہ میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مسلمان ناقص ہیں اور ان کی غلطیوں پر بحث کی گئی ہے۔ نیز عیسائی مذہب پر مسلمان جواعتراض کرتے ہیں اس کا جواب بھی عیسائی نظریہ کے تحت دیا گیا ہے۔ یہ ترجمہ دہلی کے مطبعہ پیغام سے ۱۲۶۰ھ مطابق ۱۸۴۴ء میں طبع کیا گیا تھا۔

۱۰ — ۱۸۴۴ء مطابق ۱۲۶۰ھ

سید صفدر حسین مودودی کا ترجمہ و تفسیر قرآن مجید مع ختم الصحائف مترجم میاں محمود الحسن کالیہ ضلع لائل پور کی ملکیت میں موجود ہے۔ مخطوطہ کے آخر میں مرزا غالب کا بیس (۲۰) اشعار کا قطعہ تاریخ ہے جس سے تاریخ ہجری ۱۲۶۰ھ نکلتی ہے۔

۱۱ — ۱۸۵۴ء مطابق ۱۲۷۱ھ

یہ نا معلوم الاسم ترجمہ مطبعہ محبوب علی میں چھپا تھا اور برٹش میوزیم لندن میں موجود ہے۔

۱۲ — ۱۸۵۸ء مطابق ۱۲۷۵ھ

دکھنی اردو میں لکھا قرآن کا ترجمہ جس کے مترجم کامل شاہ دکھنی ہیں

Marfat.com

مخطوطہ عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن میں ہے۔

۱۳ — ۱۸۶۰ع مطابق ۱۲۷۷ھ
صبغــة اللہ قاضی محمــد بدرالدولہ کی تفسیر فیض الکریم کے ترجمے کا ذکر اگلے باب میں ہے۔

۱۴ — ۱۸۶۱ع مطابق ۱۲۷۸ھ
غلام مہدی خان واصف متوفی ۱۲۹۲ھ مطابق ۱۸۷۵ع نے تفسیر مطالب بیضاوی دو جــلدوں میں ۱۲۷۸ھ مطابق ۱۸۶۱ع سے ۱۲۸۸ھ مطابق ۱۸۷۱ع تک لکھی۔ یہ مظہر العجائب پریس مدراس میں طبع ہوئی۔ یہ ایک ہزار چھیانوے (۱۰۹۶) صفحات پر مشتمل ہے۔ اِس کے دو قلمی نسخے موجود ہیں۔ ایک مخطوطہ کتب خانہ سعیدیہ حیدرآباد دکن میں ہے اور دوسرا کتب خانہ سالار جنگ میں ہے۔

۱۵ — ۱۸۶۴ع مطابق ۱۳۸۱ھ
"تفسیر القرآن لتخریج لغات الفرقان" مع ترجمہ محمد سلیم نے لکھی۔

۱۶ — ۱۸۶۶ع مطابق ۱۲۸۳ھ
نواب قطب الدین خان بہادر دہلوی نے جامع التفاسیر لکھی جس کی تفصیل آئندہ باب میں ہے۔

۱۷ — ۱۸۶۶ع مطابق ۱۲۸۳ھ
مولانا یعقوب حسن کا "حمائل شریف مترجمہ اردو" کے نام سے اردو ترجمہ قرآن آگرہ کے حسینی پریس سے شائع ہوا۔ دراصل یہ تفسیر جــلالین

Marfat.com

مؤلفہ جلال الدین محلی متوفی ۸٦۴ھ مطابق ۱۴۵۹ء اور جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ مطابق ۱۵۰۵ء کا اردو ترجمہ ہے۔

۱۸ — ۱۸٦۷ء مطابق ۱۲۸۴ھ

محمد حسن خان شیدا نے تفسیر عزیزی کے انتیسویں (۲۹) اور تیسویں (۳۰) پارے کا اردو ترجمہ کیا جو شاہدرہ کے افضل المطابع میں طبع ہوا۔ دراصل شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۳۹ھ مطابق ۱۸۲۳ء جوکہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے صاحبزادے اور شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر کے برادر حقیقی تھے، ایک تفسیر فارسی میں لکھنا شروع کی۔ یہ ترجمہ اور تفسیر جامع تھی۔ شروع میں سورہ بقرہ تک کر پائے اور آخر کے دو پارے یعنی پارہ نمبر ۲۹ اور ۳۰ کرنے کی مہلت ملی۔ اس کے علاوہ شاہ عبدالعزیز کے ایک تلمیذ خاص اپنے استاذ کے دروس قرآن کو تحریر کرتے رہتے تھے۔ اسی طالب علم نے سورہ مومنون سے سورہ یسین تک سوا پانچ پارے مکمل کئے جو پنج پارے کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ یہ فارسی تفسیر ناقص ہونے کے باوجود بہت مشہور اور رائج ہے۔ اسی لئے اس کو اردو میں منتقل کرنے کی کئی کوششیں کی گئیں۔

۱۹ — ۱۸٦۷ء مطابق ۱۲۸۴ھ

مولوی عبدالغفور خان نے قرآن کا ترجمہ کیا جس کا نام «حدائق البیان فی معارف القرآن» دیا۔

۲۰ — ۱۸٦۸ء مطابق ۱۲۸۵ھ

محمد ہاشم علی کا ترجمہ و تفسیر چھ سو چھتیس (٦۳٦) صفحات پر مشتمل ہے۔ اسی میں شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین دونوں کے ترجمے ہیں

Marfat.com

اِس کے علاوہ تفسیر جلالین (از جلال الدین محلی اور جلال الدین سیوطی) کا اردو ترجمہ ہے۔

۲۱ — ۱۸۷۳ء مطابق ۱۲۹۰ھ
سید ظہیر الدین بلگرامی کا قرآن مجید مع حاشیہ چھ سو چوالیس (۶۴۴) صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ برٹش میوزیم لائبریری لندن میں موجود ہے۔[۱]

۲۲ — ۱۸۷۶ء مطابق ۱۲۹۳ھ
رؤف احمد رأفت نقشبندی مجددی کی تفسیر مجددی مع ترجمہ کا بیان آئندہ آئے گا۔

۲۳ — ۱۸۷۶ء مطابق ۱۲۹۳ھ
محمد حسین نقوی متوفی ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء رئیس امروھہ تھے۔ ان کی تفسیر حضرت شاہی جو قرآن کا ترجمہ اور تفسیر ہے مرتضوی پریس دھلی میں طبع ہوئی۔ اس تفسیر کا مکمل نام "معاملات الاسرار فی مکاشفات الاخبار معروف بتفسیر حضرت شاہی" ہے۔

۲۴ — ۱۸۷۹ء مطابق ۱۲۹۷ھ
سر سید احمد خان کے اس نا مکمل ترجمہ اور تفسیر کے بارے میں آئندہ تفصیلی بیان آئے گا۔

۲۵ — ۱۸۸۲ء مطابق ۱۳۰۰ھ
الحاج سید محمد شاہ، ایم اے، ترجمہ قرآن بنام "مطالب الفرقان فی ترجمۃ القرآن" (رجسٹرڈ) مکمل کیا۔ یہ ترجمہ لاہور میں پیکو آرٹ پریس میں

(۱) فہرست کتب برٹش میوزیم لائبریری لندن، صفحہ ۲۵۷

Marfat.com

چھپا اور کل ایک ہزار چھ سو چھپن (۱٦٥٦) صفحات پر مشتمل ہے۔ ترجمہ اس طرح مرتب کیا ہے کہ دائیں صفحہ پر قرآنی متن ہے اور بائیں صفحہ پر اردو ترجمہ اور تفسیر ہے۔ دونوں صفحوں کا نمبر شمار ایک ہی رکھا ہے۔ اس ترجمہ کا مراجعہ (نظر ثانی) مولانا محمد حنیف ندوی، مولانا شہاب الدین اور پروفیسر یوسف سلیم چشتی نے کیا تھا۔

۲٦ — ۱۸۸۲ع مطابق ۱۳۰۰ھ

نا معلوم الاسم مترجم کا قرآن مجید مترجم اردو قلمی بلا متن عربی کے ہے۔ مخطوطہ اِسٹیٹ سنٹرل لائبریری حیدرآباد دکن میں ہے۔

۲۷ — ۱۸۸۳ع مطابق ۱۳۰۱ھ

محمد عثمان سلیم الدین تسلیم جےپوری متوفی ۱۳۰۱ھ مطابق ۱۸۸۳ع نے قرآن کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ اس کا نام "تشریع القرآن" ہے اور یہ چار (۴) جلدوں پر مشتمل ہے۔ مخطوطہ کتب خانہ مولوی احتشام الدین شاغل تسلیم منزل جےپور راجستھان میں ہے۔ اس کی ایک نقل پاک پٹن میں حضرت میاں علی محمد صاحب کے پاس بھی ہے۔

۲۸ — ۱۸۸۴ع مطابق ۱۳۰۲ھ

حسین علی خان نے یہ ترجمہ کیا اور اس کا مخطوطہ کتب خانہ حکیم فیلسوف جنگ بہادر حیدرآباد دکن میں ہے۔

۲۹ — ۱۸۸۴ع مطابق ۱۳۰۲ھ

نواب صدیق حسن خان، متوفی ۱۳۰۷ھ مطابق ۱۸۸۹ع کی تالیفات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ انہوں نے "ترجمان القرآن بلطائف البیان" لکھی۔

Marfat.com

یہ آگرہ میں مفید عام پریس میں طبع ہوئی۔ کل آٹھ ہزار پانچ سو چوّن (۸۵۵۴) صفحات ہیں۔ اس تفسیر میں ابتدائے قرآن سے سورۂ کہف اور پارہ اُنتیس (۲۹) اور تیس (۳۰) نواب صاحب نے خود بڑی محنت سے ترجمہ کیا ہے۔ تکملہ سورہ مریم سے پارہ نمبر (۲۸) تک مولانا بن ہاشم ساکن کھڈیاں ضلع لاہور اور مولانا ذو الفقار علی بھوپالی نے لکھا، «تذکیر الکل به تفسیر الفاتحہ» و «اربع قل» بھی مطبعہ مفید عام آگرہ سے طبع کی۔ ان کی عربی میں ایک تفسیر «فتح البیان فی مقاصد القرآن» جو دس جلدوں میں ہے۔ اور ان کی ایک اور تفسیر «نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام» جو فارسی زبان میں ہے بتصحیح محمد معشوق علی مطبعہ علوی لکھنؤ سے طبع ہوئی۔

۳۰ — ۱۸۸۵ع مطابق ۱۳۰۳ھ

محمد احتشام الدین مرادآبادی کے ترجمہ کا بیان آئندہ آئے گا۔

۳۱ — ۱۸۸۶ع مطابق ۱۳۰۴ھ

سید زین العابدین نے قرآن کا ترجمہ باسم «کاشف النعم» کیا ہے۔ یہ الہ آباد میں ہندوستانی اکیڈمی کے تحت چھپا تھا۔ اس میں کل چار سو چونتیس (۴۳۴) صفحات ہیں۔

۳۲ — ۱۸۸۶ع مطابق ۱۳۰۴ھ

سید علی محمد متوفی ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۸۹۲ع نے قرآن کا ایک ترجمہ مع حواشی کے کیا ہے۔ اس میں قرآن کا عربی متن نہیں ہے۔ صرف اردو ترجمہ ہے۔ یہ دو جلدوں میں لکھنؤ کے حاجی محمد قلی خان کانپوری پریس میں طبع ہوا۔

Marfat.com

۳۳ — ۱۸۸۶ع مطابق ۱۳۰۳ھ
مولوی فخرالدین احمد کی « تفسیر قادری » کا بیان آئندہ باب میں آئیگا۔

۳۴ — ۱۸۸۶ع مطابق ۱۳۰۳ھ
نواب محمد حسین قلی خان کے ترجمہ کی زبان پرانی اردو ہے۔ ترجمے کے توضیحی الفاظ میں مترجم نے شیعی عقائد کو قلبند کیا ہے۔ یہ ترجمہ ۱۳۰۳ھ مطابق ۱۸۸۶ع میں مطبعہ حسینی اثنا عشری لکھنؤ میں چھپا تھا۔

۳۵ — ۱۸۸۷ع مطابق ۱۳۰۵ھ
حکیم سید محمد حسن امروہی کی تفسیر « غایۃ البرہان » کی تفصیل آئندہ باب میں آئےگی۔

۳۶ — ۱۸۸۸ع مطابق ۱۳۰۶ھ
مجہول الاسم مترجم کا ترجمہ آگرہ کے مطبعہ مفید عام سے ۱۳۰۶ھ مطابق ۱۸۸۸ع سے ۱۳۰۹ھ مطابق ۱۸۹۱ع تک چھپتا رہا۔

۳۷ — ۱۸۸۹ع مطابق ۱۳۰۷ھ
ابو محمد ابراہیم بن الحکیم عبدالعلی آروی نے قرآن کا ترجمہ « تفسیر خلیلی » کے ساتھ کیا ہے۔ یہ آرہ کے مطبعہ خلیلی میں طبع ہوا۔

۳۸ — ۱۸۹۰ع مطابق ۱۳۰۸ھ
قرآن کا یہ اردو ترجمہ دہلی کے میور پریس میں طبع ہوا تھا۔ قرآنی متن کے تحت دو ترجمے (۱) شاہ ولی اللہ کا اور (۲) شاہ رفیع الدین کا ہے۔ حاشیہ پر تفسیر عزیزی اور تفسیر حسینی کا اردو ترجمہ ہے۔ کارپردازان

Marfat.com

مطبعہ نے یہ ترجمہ کروایا ہے۔ آیات کا شان نزول، حل لغات اور اختلاف قراءات پر بحث بھی ہے۔

۳۹ — ۱۸۹۰ع مطابق ۱۳۰۸ھ
سید عمار علی رئیس سونی پت متوفی ۱۳۰۴ھ مطابق ۱۸۸۶ع نے قرآن کا اردو ترجمہ کیا۔ تفسیر بھی ہے۔ اس کا نام «عمدۃ البیان» ہے اور دہلی کے یوسفی پریس میں طبع ہوئی۔ ایک ہزار چھ سو چوہتر (۱۶۷۴) صفحات پر مشتمل ہے۔

۴۰ — ۱۸۹۰ع مطابق ۱۳۰۸ھ
القرآن المترجم مع تفسیر حسینی اور اِنڈکس نجوم القرآن مصطفیٰ بن محمد سعید نے بمقام آگرہ لکھا تھا۔ ترجمہ وتفسیر ایک ہزار دو سو چھیاسٹھ (۱۲۶۶) صفحات پر مشتمل ہے۔ برٹش میوزیم لندن میں موجود ہے۔

۴۱ — ۱۸۹۱ع مطابق ۱۳۰۹ھ
خلاصۃ التفاسیر مع ترجمہ زیر متن فتح محمد تائب لکھنوی کی تصنیف ہے جس کا ذکر آئندہ باب میں آئے گا۔

۴۲ — ۱۸۹۲ع مطابق ۱۳۱۰ھ
قرآن مجید اردو بلا متن عربی احسان اللہ محمد عباسی گورکھپوری متوفی ۱۳۴۷ھ مطابق ۱۹۲۸ع نے لکھا۔ یہ گورکھپور کے اسدی پریس میں طبع ہوا اور چار سو اڑسٹھ (۴۶۸) صفحات پر مشتمل ہے۔ آخری پارہ قرآن یعنی پارہ عم کا اردو ترجمہ مع تشریح و توضیح کے الگ سے مرزا پور کے آنند پریس سے شائع ہوا تھا۔ احسان اللہ محمد عباسی اردو کے معروف مصنف ہیں۔

Marfat.com

۴۳ — ۱۸۹۲ء مطابق ۱۳۱۰ھ
آگرہ کے مفید عام پریس سے اردو ترجمہ بلا متن عربی کے شائع ہوا تھا، اس میں اسلام کو مسخ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کسی مخالفِ اسلام نے چھپوایا ہے۔ مترجم مجہول الاسم ہے۔

۴۴ — ۱۸۹۳ء مطابق ۱۳۱۱ھ
یہ ترجمہ مولوی محمد باقر کا ہے جو سیالکوٹ کے مفید عام پریس میں طبع ہوا تھا۔

۴۵ — ۱۸۹۳ء مطابق ۱۳۱۱ھ
مجہول الاسم مترجم کا نا مکمل ترجمہ ہے جو حیدرآباد دکن کی مجلس اِشاعت اسلام میں ہے۔

۴۶ — ۱۸۹۳ء مطابق ۱۳۱۱ھ
اعظم التفاسیر مع ترجمہ اردو سات (۷) جلدوں میں میور پریس واقع محلہ پیپل مہادیو میں طبع ہوئی تھی۔ مالک مطبعہ مذکورہ منشی بلاق داس نے چند علماء سے یہ ترجمہ و تفسیر تالیف کروائی۔ مولانا محمد رحیم بخش دہلوی نے اس کی تصحیح و مراجعہ کیا۔ اقتدار احمد سہسوانی کی «جن ہمزاد اور شیطان» کے حاشیہ نگار محمد سلطان احمد نے اس تفسیر کو مولانا عبدالرحیم مسجد چینیاں والی لاہور سے منسوب کیا ہے۔ فہرست کتب خانہ آصفیہ جلد چہارم میں اسے شاہ اسمٰعیل شہید سے منسلک کیا ہے۔ اسی طرح کی غلطی قاموس الکتب اردو انجمن ترقی اردو میں بھی ہوئی ہے۔ اسی تفسیر کے ہر پارہ کا جدا تسمیہ ہے مثلاً توجیہ الایمان، تحقیق الایمان، تکریم الایمان، تنویرالایمان وغیرہ۔

Marfat.com

۴۷ — ۱۸۹۴ع مطابق ۱۳۱۲ھ

ریورنڈ ڈاکٹر امام الدین امرتسری نے قرآن کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ یہ الہ آباد کے کرسچین مشن پریس میں چھپا تھا۔ ترجمہ کے بارے میں جاننے کے لئے پریس کا نام اور مترجم کا حال کافی ہے۔ اِس ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن رومن رسم الخط میں شائع ہوا تاکہ جسے اردو رسم الخط پڑھنا نہ آتا ہو وہ بھی زہریلی باتوں سے مستفید ہوجائے!

۴۸ — ۱۸۹۴ع مطابق ۱۳۱۲ھ

قرآن کریم مترجم اردو مع حواشی فیروز الدین ڈسکوی سیالکوٹ مؤلف لغات فیروزی کی محنت کا نتیجہ ہے۔ یہ سیالکوٹ کے مفید عام پریس میں چھپا تھا اور ایک ہزار دو سو بائیس (۱۲۲۲) صفحات پر مشتمل ہے۔ ایک صفحہ پر قرآنی عربی متن ہے اور مقابل کے صفحے پر اردو ترجمہ ہے۔ حواشی بھی لکھے ہیں۔ ایک مختصر اردو تفسیر منظوم پنجابی ترجمے کے ساتھ بھی شائع کی تھی۔

۴۹ — ۱۸۹۴ع مطابق ۱۳۱۲ھ

محمد علی چاند پوری نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ابن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور برادر شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین کے ترجمہ اور تفسیر باسم «تفسیر عزیزی» کی جلد اول سورہ فاتحہ تا سورہ بقرہ آیت ایک سو چوراسی تک کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ اس کا نام «بستان التفاسیر» ہے اور دہلی کے فاروق پریس میں چھاپا گیا۔ یہ آٹھ سو (۸۰۰) صفحات پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

۵۰ — ۱۸۹۵ع مطابق ۱۳۱۳ھ
تفسیر اکسیر اعظم کے مترجم محمد احتشام الدین مرادآبادی میں جس کی تفصیل بعد میں آئے گی۔

۵۱ — ۱۸۹۵ع مطابق ۱۳۱۳ھ
مولانا ثناء اللہ امرتسری کا ترجمہ و تفسیر ثنائی کا ذکر تفصیلی آئندہ آئے گا۔

۵۲ — ۱۸۹۵ع مطابق ۱۳۱۳ھ
تفسیر تنویر البیان ترجمہ و تفسیر «خلاصة المنہج» فتح اللہ کاشانی کی تفسیر ہے۔ اس کا اردو ترجمہ محمد حسین معروف بہ سید علی متوفی ۱۲۹۴ھ مطابق ۱۸۷۷ع نے کیا۔ اور یہ تصنیف آگرہ کے اعجاز محمدی پریس میں طبع ہوئی۔

۵۳ — ۱۸۹۶ع مطابق ۱۳۱۴ھ
مجہول الاسم مترجم کا قرآن مجید کا اردو ترجمہ بمقام آگرہ لکھا گیا جو برٹش میوزیم لندن میں موجود ہے۔

۵۴ — ۱۸۹۷ع مطابق ۱۳۱۵ھ
مولوی حمید اللہ میرٹھی، متوفی ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۹۱۲ع نے قرآن مجید کا تفسیر و ترجمہ کیا ہے۔ یہ مطبعہ فاروق میں طبع ہوا اور چھ سو بہتر (۶۷۲) صفحات پر مشتمل ہے۔ تفسیر کو احادیث سے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تمہید بائیس صفحات کی ہے۔ دیباچہ میں تفسیر کا نام «حدیث التفاسیر» دیا گیا ہے۔ عربی متن کے تحت شاہ عبدالقادر کا ترجمہ دیا گیا ہے

Marfat.com

۵۵ — ۱۸۹۷ع مطابق ۱۳۱۵ھ
مولانا عبدالمقتدر بدایونی نے ترجمہ و تفسیر قرآن لکھی ہے جو آگرہ کے انوری پریس میں طبع ہوئی۔ انہوں نے تفسیر عباسی میں جدید مضامین اور شرح بڑھائی ہے۔ اس میں ترجمہ شاہ عبدالقادر اور حاشیہ میں تفسیر حسینی ہے۔ عبدالماجد بدایونی برادر عبدالمقتدر بدایونی نے اس کی دوبارہ طباعت پاروں کی شکل میں شروع کی تھی۔

۵٦ — ۱۸۹۸ع مطابق ۱۳۱٦ھ
قرآن شریف مترجم اردو مع تفسیر منحة الجلیل بمقام آگرہ لکھا گیا۔ مترجم مجہول ہے اور یہ ترجمہ برٹش میوزیم لندن میں موجود ہے۔

۵۷ — ۱۸۹۸ع مطابق ۱۳۱٦ھ
اردو زبان کے مشہور مصنف ڈپٹی نذیر احمد کا ترجمہ و تفسیر جس کا تفصیلی ذکر آئے گا.

۵۸ — ۱۸۹۹ع مطابق ۱۳۱۷ھ
اردو کا ترجمہ مجہول الاسم مترجم کا بمقام سیالکوٹ لکھا گیا۔ اس میں ایک انگریزی کا ترجمہ کسی مسلم گریجویٹ کا اور فارسی ترجمہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا شامل ہے۔ ترجمہ برٹش میوزیم لندن میں ہے۔

۵۹ — ۱۸۹۹ع مطابق ۱۳۱۷ھ
ترجمہ مولانا عبدالحق حقانی دہلوی کی «تفسیر فتح المنان» کا ذکر تفصیلی آئندہ آئے گا.

Marfat.com

٦٠ — ۱۹۰۰ع مطابق ۱۳۱۸ھ
عبدالحکیم خاں پٹیالوی کی تفسیر القرآن بالقرآن مع ترجمہ کا ذکر آئندہ آئے گا۔

٦١ — ۱۹۰۰ع مطابق ۱۳۱۸ھ
سراج الدین محمد عبدالرؤف کا ترجمہ «قرآن مجید مع تفسیر جلالین» مقام آگرہ میں لکھی گئی۔ یہ قرآن مجید تفسیر جلالین کے ساتھ ہے۔ یہ برٹش میوزیم میں موجود ہے۔

٦٢ — ۱۹۰۰ع مطابق ۱۳۱۸ھ
قرآن شریف مترجم ایک ہزار دو سو (۱۲۰۰) صفحات پر مشتمل ہے۔ مترجم مجہول الاسم ہے اور یہ ترجمہ برٹش میوزیم لندن میں موجود ہے۔

٦٣ — ۱۹۰۰ع مطابق ۱۳۱۸ھ
فتح محمد جالندھری کے ترجمہ و تفسیر «نور ہدایت» کا بیان تفصیلی آئندہ آئے گا۔

٦۴ — ۱۹۰۰ع مطابق ۱۳۱۸ھ
عاشق الہی میرٹھی کے ترجمے کا بیان بھی آئندہ آئے گا۔

Marfat.com

انیسویں صدی کے جزوی تراجم

۱ — ۱۸۰۶ع مطابق ۱۲۲۱ھ

بنام «چراغ ابدی» ترجمہ و تفسیر سورۂ فاتحہ و پارۂ عم۔ مخطوطہ کتب خانہ خاص ڈاکٹر عبدالحق کراچی میں ہے۔

۲ — ۱۸۱۰ع مطابق ۱۲۲۵ھ

ترجمہ و تفسیر پارہ «عم» و پارہ «تبارك الذی» کے مخطوطے کتب خانہ آصفیہ اور نواب سالار جنگ لائبریری حیدرآباد دکن میں ہیں۔

۳ — ۱۸۱۰ع مطابق ۱۲۲۵ھ

ترجمہ و تفسیر سورہ «بنی اسرائیل» و سورہ «کہف» کا مخطوطہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں ہے۔

۴ — ۱۸۲۰ع مطابق ۱۲۳۶ھ

مرزا ابوالفضل کی تفسیر سورہ «فاتحہ» الہ آباد کے کتابستان پریس میں طبع ہوئی۔ مرزا ابوالفضل کا قرآن کا مکمل ترجمہ اور انگریزی مکمل ترجمہ بھی شائع ہوچکا ہے۔

— ۱۸۳۲ع مطابق ۱۲۴۸ھ

پارۂ «عم» کا ترجمہ اور تفسیر از شجاع الدین حیدرآبادی۔ مخطوطہ کتب خانہ آصفیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن میں ہے۔

Marfat.com

۶ — ۱۸۳۶ء مطابق ۱۲۵۲ھ
معین الدین صاحب کا سورہ "یوسف" کا ترجمہ اور تفسیر، اس مخطوطہ کا ذکر "تذکرۂ اردو مخطوطات، مرتبہ ڈاکٹر زور میں درج ہے۔

۷ — ۱۸۳۸ء مطابق ۱۲۵۴ھ
ترجمہ و تفسیر پارہ "عم" مع پنجسورہ، مخطوطہ مولوی محمد سعید احمد صاحب مارہروی کی ملکیت میں ہے۔

۸ — ۱۸۴۵ء مطابق ۱۲۶۱ھ
سورۂ "یوسف" کا ترجمہ اور "تفسیر" از منصور علی کاتب۔ مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری میں ہے۔

۹ — ۱۸۴۵ء مطابق ۱۲۶۱ھ
"فوائد تفسیر عزیزیہ" از شاہ عبدالعزیز دہلوی۔ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں ہے۔

۱۰ — ۱۸۴۶ء مطابق ۱۲۶۳ھ
مفتی محمد اکرام الدین تفسیر سورہ "یس" و سورہ "مزمل" مخطوطہ کی شکل میں ہے۔

۱۱ — ۱۸۵۵ء مطابق ۱۲۷۲ھ
رفیع الدین محدث دہلوی کے شاگرد سید نجف علی نے اپنے استاد کے دروس کو قلمبند کیا تھا۔ یہ سورہ بقرہ کا ترجمہ اور تفصیلی تفسیر ہے۔ ؟
"تفسیر رفیعی" کے نام سے موسوم ہے، مکمل ہوجانے پر شاہ رفیع الدین نے خود نظر ثانی کی تھی، یہ مطبعہ نقشبندی میں طبع ہوئی تھی۔

Marfat.com

۱۲ — ۱۸۷۸ء مطابق ۱۲۹۶ھ

بنام «تفسیر اسماعیلی» پارہ عم کا ترجمہ اور تفسیر ہے، اسے محمد اسماعیل شافعی کوکنی رتنا گیروی نے لکھا۔ یہ محمدی پریس رتنا گیری میں طبع ہوا تھا۔

۱۳ — ۱۸۸۳ء مطابق ۱۳۰۱ھ

اکرام الدین حافظ محمد دھلوی کا «تحفۃ الاسلام»، تفسیر سورۃ «فاتحہ» مع ترجمہ تحت اللفظ، لکھنؤ کے نول کشور پریس میں طبع ہوا تھا۔

۱۴ — ۱۸۸۵ء مطابق ۱۳۰۳ھ

مولوی امیرالدین محمد پلیالوی حنفی نے تفسیر «ابر رحمت» لکھی۔ یہ سورۃ «یوسف» کا ترجمہ اور تفسیر ہے۔ دہلی کے چشمۂ فیض پریس میں مطبوع ہے۔

۱۵ — ۱۸۸۵ء مطابق ۱۳۰۳ھ

«جواہر القرآن» از محمد رکانہ لکھنؤ کے نولکشور پریس میں طبع ہوا۔

۱۶ — ۱۸۸۷ء مطابق ۱۳۰۵ھ

«مشکوٰۃ الموحدین» سورہ فاتحہ کا ترجمہ اور تفسیر جسے عبدالغفور بخاری نے لکھا ہے۔ ھنوز مسودہ کی شکل میں ہے اور کتب خانہ نواب فیلسوف جنگ حیدرآباد دکن میں ہے۔

۱۷ — ۱۸۹۲ء مطابق ۱۳۱۰ھ

سورۃ «ھود» کا ترجمہ اور تفسیر معروف بہ «مظہر علوم» از محمد سپہ دار خاں دھلوی۔ یہ دہلی کے مجتبائی پریس میں طبع ہوئی۔

Marfat.com

۱۸ — ۱۸۹۳ء مطابق ۱۳۱۱ھ
"تفسیر فاتحہ الحکیم" ترجمہ و تفسیر سورہ فاتحہ بمبئی کے مکتبۂ علوی سے
نشر ہوئی تھی۔

۱۹ — ۱۸۹۶ء مطابق ۱۳۱۴ھ
حسین محمد ابن شیخ تاج محمود صابری نے "تفسیر فریدی" لکھی ہے۔ بابا
فرید گنج شکر مترجم کے اسلاف میں سے تھے۔ تفسیر میں تصوف کا پہلو
پیش پیش ہے۔ یہ امرتسر کے ریاض ہند پریس میں طبع ہوئی۔

۲۰ — ۱۸۹۹ء مطابق ۱۳۱۷ھ
ترجمہ و تفسیر پارۂ "الم" اور پارۂ "عم" از عبدالقادر صاحب۔

۲۱ — ۱۸۹۹ء مطابق ۱۳۱۷ھ
"تفسیر القرآن بآیات القرآن" ابتدائی پاروں کا ترجمہ اور تفسیر ہے،
سیالکوٹ کے مطبعہ پنجاب میں طبع ہوئی تھی۔

۲۲ — ۱۸۹۹ء مطابق ۱۳۱۷ھ
ترجمہ و تفسیر سورہ "ق" و "ذاریات" دہلی میں لکھی گئی، مخطوطہ
انڈیا آفس لائبریری لندن میں ہے۔

Marfat.com

باب ششم

قرآن کے اردو تراجم کا سرسری جائزہ

بیسویں صدی کے تراجم

Marfat.com

باب ششم

قرآن کے اردو تراجم کا سرسری جائزہ

بیسویں صدی کے اردو تراجم

قرآن کے اردو ترجموں کی تاریخ اس سے کہیں قدیم ہے جتنی عموماً تصور کی جاتی ہے۔ پچھلے ابواب میں اس کا جائزہ لیا جاچکا ہے۔ بیسویں صدی قرآن کے اردو ترجموں کے لئے ایک انقلابی دور ہے۔

ایک تو یہ کہ ترجموں کی تعداد زیادہ ہے، دوسرا اس دور میں کئی ایسے مشاہیر کے ترجمے ہیں جو تقلیدی نہج سے بالکل ہٹ کر ہیں۔ مولانا عبدالماجد دریا بادی، مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے تراجم سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اردو نثر کی تاریخ کے ساتھ مولانا ابوالکلام آزاد کا ترجمہ بڑی اہمیت رکھتا ہے، قرآن کا ترجمہ ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ معیاری اردو نثر کا مرقع ہے، تمام مشاہیر مترجم کے ترجموں کا ذکر اپنی اپنی جگہ الگ آئے گا۔ اس باب میں ہم بیسویں صدی کے ایسے ترجموں کا مختصر ذکر کریں گے جو کیاب یا نایاب ہیں یا پھر زیادہ مشہور نہیں ہیں۔ ان میں مطبوعہ تراجم بھی شامل ہیں اور مخطوطہ بھی —— مکمل بھی ہیں اور جزوی بھی۔

۱ — ۱۹۰۱ء مطابق ۱۳۱۹ھ

قرآن مجید مع تفسیر بالحدیث بر حاشیہ از حیرت دہلوی کا بیان آئندہ آئے گا۔

Marfat.com

۲ — ۱۹۰۲ع مطابق ۱۳۲۰ھ

سید امیر علی مصنف «تفسیر مواہب الرحمن» کا بیان تفصیلی آئندہ آئے گا. یہ تفسیر ۱۹۰۲ع میں چھپ کر تیار ہوئی لیکن شروع ۱۸۹۶ھ میں ہوئی تھی.

۳ — ۱۹۰۲ع مطابق ۱۳۲۰ھ

سید شریف حسین نے «بنام حیدری» ترجمہ اور تفسیر لکھی ہے، تفسیر منسوب بہ امام حسن عسکری ہے. ترجمہ پر نظر ثانی سید محمد هارون زنگی پوری نے فرمائی تھی. یہ چھ سو اڑتالیس (٦٤٨) صفحات پر مشتمل ہے. بمبئی کے امامیہ کتب خانہ نے شائع کیا تھا.

۴ — ۱۹۰۲ع مطابق ۱۳۲۰ھ

«تفسیر قادری» المعروف باسم تاریخی «کشف القلوب» فیاض دکن پریس اور شمس الاسلام پریس حیدرآباد میں چھپی. صفحات کی کل تعداد چھ سو باون (٦٥٢) ہے.

۵ — ۱۹۰۳ع مطابق ۱۳۲۱ھ

«تیسیر البیان فی ترجمة القرآن» کے مصنف محمد عبدالمجید ہیں. اس کی تکمیل بمقام دہلی ہوئی.

٦ — ۱۹۰۳ع مطابق ۱۳۲۱ھ

قرآن شریف مترجم و محشی، مترجم مجہول الاسم بمقام امرتسر مطبعہ القرآن والسنہ میں طبع ہوا.

Marfat.com

۷ — ۱۹۰۴ع مطابق ۱۳۲۲ھ

، تفسیر حسینی و حیات سرمدی المعروف بہ غایۃ البرھان فی تاویل القرآن، از حکیم سید محمد حسن کا بیان تفصیلی آئندہ آئے گا. دراصل یہ ۱۳۰۵ھ مطابق ۱۸۸۷ع میں لکھی گئی تھی.

۸ — ۱۹۰۵ع مطابق ۱۳۲۳ھ

ترجمہ و تفسیر جلالین از جلال الدین محلی و جلال الدین سیوطی جس کے مترجم محمد ابوذر سنبھلی ہیں. اسے آگرہ کے اعجاز محمدی پریس میں محمد علی مالک مطبعہ نے شائع کیا.

۹ — ۱۹۰۵ع مطابق ۱۳۲۳ھ

، تفسیر وحیدی مع ترجمہ موضحۃ الفرقان، مولانا وحیدالزماں کی تالیف ہے جس کا تفصیلی ذکر آئندہ آئے گا.

۱۰ — ۱۹۰۶ع مطابق ۱۳۲۴ھ

، تفسیر سروری مع ترجمہ، از مولوی سرور شاہ. رسالہ تعلیم الاسلام، ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز اور رسالہ تفسیر القرآن میں بالاقساط ۱۹۰۶ع سے ۱۹۱۲ع تک طبع ہوئی.

۱۱ — ۱۹۰۶ع مطابق ۱۳۲۴ھ

قرآن شریف مترجم بترجمہ شاہ رفیع الدین و محشی بفوائد سلفیہ و موضح القرآن از شاہ عبدالقادر. ترتیب و اضافات از مولانا عبدالاول غزنوی بن محمد بن عبداللہ غزنوی. عربی متن انوار الاسلام پریس امرتسر میں چھپا اور

Marfat.com

فیرس روز بازار پریس امرتسر میں چھپی۔ کل صفحات ایک ہزار اٹھارہ (۱۰۱۸) میں۔ ابتدا میں بیس (۲۰) صفحات میں فہرست مضامین ہے۔ آخر میں ،صحیح البیان فی فضائل القرآن و خاتم الطبع، بیس (۲۰) صفحات پر مشتمل ہے۔

۱۲ — ۱۹۰۷ع مطابق ۱۳۲۵ھ
،تفسیر القرآن مع ترجمہ فرقان حمید، مولوی محمد انشاء اللہ کی محنت کا نتیجہ ہے جس کا ذکر تفصیلی آئندہ آئے گا۔

۱۳ — ۱۹۰۷ع مطابق ۱۳۲۵ھ
،قرآن مجید مترجم، از مولانا نظام الدین حسن نوتنوی جس کی طباعت لکھنؤ کے مطبعہ نولکشور میں ہوئی۔

۱۴ — ۱۹۰۸ع مطابق ۱۳۲۶ھ
عبداللہ چکڑالوی کا ،ترجمہ قرآن، لاہور کے ہندوستان سٹیم پریس میں طبع ہوا۔

۱۵ — ۱۹۰۸ع مطابق ۱۳۲۶ھ
،ترجمہ مع ضمیمہ تفسیر، لکھنؤ کے نظامی پریس میں طبع ہوا۔ کل چار سو ساٹھ (۴۶۰) صفحات میں۔ اس کے بعد ۱۳۷۸ھ مطابق ۱۹۶۸ع دارالکتب اسلامیہ تہران بازار سلطانی سے عکسی طباعت میں شائع ہوا۔ عربی ،خلاصۃ التفاسیر، ایک جلد یادگار ہے۔

Marfat.com

۱۶ — ۱۹۱۰ء مطابق ۱۳۲۸ھ

• ترجمہ قرآن، از مولانا حکیم نور الدین کی طباعت آگرہ کے خیر خواہ اسلام پریس میں ہوئی۔ یہ مولانا کے درس قرآن سے اخذ کر کے قلمبند کیا گیا ہے.

۱۷ — ۱۹۱۲ء مطابق ۱۳۳۰ھ

• کنز الایمان فی ترجمۃ البیان، از احمد رضا خاں بریلوی کا تفصیلی بیان آئندہ آئے گا.

— ۱۹۱۲ء مطابق ۱۳۳۰ھ

• قرآن شریف مترجم مع حاشیہ، دہلی کے مطبعہ اثنا عشری پریس میں طبع ہوا۔ کل صفحات کی تعداد نو سو اڑسٹھ (۹۶۸) ہے۔

— ۱۹۱۲ء مطابق ۱۳۳۰ھ

• خزائن العرفان، از نسیم الدین مرادآبادی متوفی ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۹۴۷ء مرادآباد کے اہل سنت برقی پریس میں طبع ہوئی۔

— ۱۹۱۲ء مطابق ۱۳۳۰ھ

• جواہر الایقان فی توضیح کنز الایمان، از مولانا محمد حشمت علی خاں بریلوی رضوی، کتب خانہ بریلی سے شائع ہوئی۔ یہ تفسیر مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے ترجمے پر ہے۔

— ۱۹۱۲ء مطابق ۱۳۳۰ھ

• مطالب القرآن، از سید حسن بہاری تین جلدوں میں ہے۔

Marfat.com

۲۲ — ۱۹۱۳ع مطابق ۱۳۳۲ھ
ڈاکٹر ابوالفضل میرزا کا اردو ترجمہ بلا متن الہ آباد سے طبع ہوا تھا
ڈاکٹر صاحب کا انگریزی ترجمہ ۱۹۱۲ع میں جی. اے. اصغر اینڈ کمپ
الہ آباد کی طرف سے دو جلدوں میں شائع ہوا تھا. اس میں مترجم نے
قرآن کی ترتیب حسب النزول رکھی ہے. ڈاکٹر ابوالفضل کا انگریزی
مزید ترجمہ ۱۹۵۸ع میں شائع ہوا، ناچیز کے والد محترم مرحوم مولانا ڈاکٹر
عبدالحکیم شرف الدین صاحب نے اس پر بڑی جانفشانی سے محنت کرکے
نظر ثانی کی اور زرکثیر لگاکر اس کو اپنے ہی پریس المطبعہ العربیہ
الہندیہ میں طبع کروا کے خود اپنی کمپنی شرف الدین اینڈ سنز سے شائع
کیا. والد صاحب نے اس کی ترتیب حسب النزول نہیں بلکہ جس طرح
قرآن کی ترتیب ہوتی ہے اسی طرح ترتیب دی، البتہ ترجمہ بلا متن عربی ہے
والد صاحب نے اس مہم کے لئے ڈاکٹر ابوالفضل مرحوم کو اپنے مکان پر
تقریباً تین سال مہمان رکھا تھا.

۲۳ — ۱۹۱۵ع مطابق ۱۳۳۴ھ
« تفسیر بیان للناس مع ترجمہ » از خواجہ احمد الدین امرتسری سات جلدوں
میں ہے. یہ امرتسر کے دفتر امت مسلمہ سے شائع ہوئی تھی.

۲۴ — ۱۹۱۵ع مطابق ۱۳۳۴ھ
« احسن التفاسیر » مع ترجمہ شاہ عبدالقادر دہلی کے کرزن گزٹ سے شائع ہو

۲۵ — ۱۹۱۵ع مطابق ۱۳۳۴ھ
« ترجمہ القرآن بلا متن » از ریورنڈ ڈاکٹر احمد شاہ پادری مقیم ہمیر پو

Marfat.com

مجرد مترجم کے نام اور حال سے کام کا اندازہ ہوسکتا ہے، زمانہ پریس کانپور میں طبع ہوا اور پانچ سو آٹھ (۵۰۸) صفحات پر مشتمل ہے.

۲۶ — ۱۹۱۵ع مطابق ۱۳۳۴ھ

«قرآن مجید مترجم مع تفسیر اوضح القرآن مسمی بہ تفسیر احمد» از میر محمد سعید قادری میر مجلس احمدیہ حیدرآباد دکن. یہ دو جلدوں میں ہے اور آگرہ کے مرتضائی پریس میں طبع ہوا.

۲۷ — ۱۹۱۶ع مطابق ۱۳۳۵ھ

«قرآن مجید مترجم» حاشیہ پر تفصیلی نوٹ. کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں ہے.

۲۸ — ۱۹۱۷ع مطابق ۱۳۳۵ھ

«تفسیر روح الایمان فی تشریح آیات القرآن» از محمد فتح الدین ازہر انصاری. اختر دکن حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی. مقدمہ تفسیر روح الایمان مطبعہ روز بازار امرتسر سے ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۹۲۳ع شائع ہوا. انہوں نے اردو میں کئی کتابیں لکھی ہیں.

۲۹ — ۱۹۱۷ع مطابق ۱۳۳۵ھ

ترجمہ قرآن از سید محمد اشرف جیلانی کچھوچھوی متوفی ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹۶۱ع تفسیر صرف ابتدائی تین پاروں کی لکھی ہے. سورہ فاتحہ کی تفسیر رسالہ «پاسبان» الہ آباد کے مئی اورجون ۱۹۶۲ھ کے مشترک شمارہ «محدث اعظم نمبر» میں شائع ہوئی تھی.

Marfat.com

۳۰ ۔ ۱۹۱۹ع مطابق ۱۳۳۸ھ

بیس (۲۰) خوبیوں والا قرآن شریف مترجم اردو ترجمہ شاہ رفیع الدین و محشی بحواشی جدیدہ، لاہور کے مطبع احدی میں طبع ہوا۔ اس میں کل نوسو چونسٹھ (۹۶۴) صفحات میں ابتدا کے چوہتر (۷۴) صفحات میں فہرست مضامین ہے، آخر میں صفحہ نوسو سولہ (۹۱۶) سے نوسو چونسٹھ (۹۶۴) تک لغات القرآن، بشارت القرآن، فضائل القرآن، رموز و اوقاف، و مختصر سوانح رسول اللہ ﷺ دیئے گئے ہیں، اس کے علاوہ ایک خوبی یہ بھی ہے کہ ہر بسم اللہ مختلف انداز میں کتابت کی گئی ہے۔

۳۱ — ۱۹۱۹ع مطابق ۱۳۳۸ھ

• مترجم حمائل، از فخرالدین ملتانی لاہور کے اسلامیہ سٹیم پریس میں طبع ہوا۔ اسے احمدیہ بک ایجنسی قادیان نے شائع کیا۔ اس میں کل سات سو چار (۷۰۴) صفحات ہیں۔

۳۲ — ۱۹۲۱ع مطابق ۱۳۴۰ھ

تفسیر مطابق روایات ائمہ اہل بیت کرام مع ترجمہ دھلی کے مقبول پریس میں چھپا۔ یہ ترجمہ مقبول احمد دھلوی متوفی ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ع نے نواب حامد علی خاں رام پوری کے ایماء پر ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۱۶ع میں کیا تھا، ترجمہ و تفسیر کی غلط بیانیوں کو مولوی سراج الحق مچھلی شہری نے لکھ کر اصح المطابع لکھنؤ سے ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۰۲ع میں طبع کروایا تھا۔

۳۳ — ۱۹۲۵ع مطابق ۱۳۴۴ھ

• تفسیر بیان القرآن، از اشرف علی تھانوی کا تفصیلی بیان آئندہ آئے گا۔

Marfat.com

۳۴ — ۱۹۲۵ء مطابق ۱۳۴۴ھ

• قرآن شریف مترجم، از محمود حسن شیخ الہند کا تفصیلی بیان آئندہ آئے گا۔

۳۵ — ۱۹۲۵ء مطابق ۱۳۴۴ھ

• الطاف الرحمن بہ تفسیر القرآن، از محمد عبدالباری فرنگی محلی کا بیان آئندہ آئے گا۔

۳۶ — ۱۹۲۶ء مطابق ۱۳۴۵ھ

• لوامع البیان، از محمد سعادت اللہ خاں حیدرآباد دکن کے کرنٹی پریس میں طبع ہوئی۔ اس میں کل تین سو اسی (۳۸۰) صفحات ہیں۔

۳۷ — ۱۹۲۶ء مطابق ۱۳۴۵ھ

• ترجمہ تفسیر ابن عباس یا ترجمہ تفسیر تنویر المقباس، زیر متن ترجمہ شاہ رفیع الدین از مفتی محمد رمضان اکبرآبادی شاگرد مولانا عبدالحی فرنگی محلی۔ یہ آگرہ کے گلشن ہند پریس میں طبع ہوئی اور اس میں کل تین سو دو (۳۰۲) صفحات ہیں۔

۳۸ — ۱۹۲۶ء مطابق ۱۳۴۵ھ

• کتاب الہدیٰ، ترجمہ قرآن از یعقوب حسن سیٹھ مدراسی کا تفصیلی بیان آئندہ آئے گا۔

۳۹ — ۱۹۲۷ء مطابق ۱۳۴۶ھ

• معجز نما متوسط قرآن شریف مترجم، مع تفسیر حواشی دہلی کے نور محمد اصح المطابع میں طبع ہوا۔ کل نو سو اٹھائیس

Marfat.com

(۹۲۸) صفحات میں۔ تحت اللفظ دو ترجمے میں ایک شاہ رفیع الدین کا اور دوسرا اشرف علی تھانوی کا۔

۳۰ — ۱۹۲۸ع مطابق ۱۳۴۷ھ

، احسن الفوائد، از سید احمد حسن دہلوی، دہلی کے جید برقی پریس میں طبع ہوا۔

۳۱ — ۱۹۳۰ع مطابق ۱۳۴۹ھ

، تفسیر واضح البیان، از علامہ عبد الماجد، ناظم جمعیت علمائے دہلی، رسالہ پیشوا دہلی نے شائع کیا، ترجمتین شاہ رفیع الدین و مولانا اشرف علی تھانوی مع مقدمہ خواجہ حسن نظامی دہلوی۔

۳۲ — ۱۹۳۱ع مطابق ۱۳۵۰ھ

، ترجمان القرآن، از مولانا ابوالکلام آزاد کا تفصیلی ذکر آئندہ آئے گا۔

۳۳ — ۱۹۳۳ع مطابق ۱۳۵۲ھ

، ذیل البیان فی تفسیر القرآن، از سید آقا حسن، عماد الاسلام پریس میں طبع ہوئی۔

۳۴ — ۱۹۳۴ع مطابق ۱۳۵۳ھ

معجز نما کلاں قرآن شریف مترجم
ترجمہ از شاہ رفیع الدین اور مولانا اشرف تھانوی
ناشر نور محمد مالک کارخانہ تجارت کتب، جامع مسجد دہلی

۳۴/۱ — ۱۹۳۴ع مطابق ۱۳۵۳ھ

، تفسیر زبدۃ البیان، از عطاء الرحمن صدیق، لاہور کے صدیق پریس میں طبع ہوئی۔

۳۵ — ۱۹۳۵ع مطابق ۱۳۵۴ھ

، تفسیر القرآن، از پروفیسر عبد المجید باجوڑی مشن کالج پشاور آلم سو (۸۰۰)

Marfat.com

صفحات پر مشتمل ہے۔ ہنوز قلمی ہے البتہ کچھ حصہ بالاقساط دربار اخبار آگرہ ۱۹۳۶ع میں شائع ہوا۔

— ۱۹۳۵ع مطابق ۱۳۵۴ھ

• تفسیر قرآن • از پادری علی بخش۔ لاہور کے گوالمنڈی پریس میں طبع ہوئی۔

— ۱۹۳۶ع مطابق ۱۳۵۵ھ

• متوسط دو ترجمہ والا قرآن مجید محشیٰ • دہلی کے حمیدیہ پریس میں طبع ہوا۔ کل نو سو اٹھائیس (۹۲۸) صفحات میں۔ ایک ترجمہ شاہ رفیع الدین کا ہے۔ اور دوسرا مولانا اشرف علی تھانوی کا۔ حاشیہ جمیت علمائے ہند کے دو مقتدر اراکین نے لکھا۔

— ۱۹۳۷ع مطابق ۱۳۵۶ھ

• مترجم و محشیٰ قرآن حکیم • مولانا احمد علی متوفی ۱۹۶۲ع، لاہور سے انجمن خدام الدین نے شائع کیا۔ تفسیر حواشی میں ربط آیات کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ اس کا ایک اور ایڈیشن ۱۹۶۲ع میں شائع ہوا تھا۔ ترجمہ و تفسیر کے بعض نکات سے اختلاف کرتے ہوئے مولانا اشرف علی تھانوی نے ایک رسالہ • التقصیر فی التفسیر • تحریر کیا۔

— ۱۹۳۸ع مطابق ۱۳۵۷ھ

• عام فہم تفسیر القرآن مع ترجمہ شاہ رفیع الدین • از خواجہ حسن نظامی متوفی ۱۹۵۳ع کا تفصیلی ذکر آئندہ آئےگا۔

— ۱۹۳۸ع مطابق ۱۳۵۷ھ

• اعجاز نما قرآن مجید • از شاہ محمد۔ دہلی کے قدسی پرنٹنگ پریس میں

Marfat.com

طباعت ہوئی. کل صفحات کی تعداد چار سو چورانوے (۴۹۴) ہے.

۵۱ — ۱۹۳۸ء مطابق ۱۳۵۷ھ

«فوائد موضح الفرقان» معروف بحواشی شبیری از سید شبیر احمد عثمانی بجنور کے مدینہ پریس میں طباعت ہوئی. کل صفحات سات سو چورانوے (۷۹۴) ہیں. مولانا محمود حسن کے ترجمہ پر حواشی لکھے ہیں. سورہ «بقرہ» سے سورہ «نساء» کے حواشی خود مولانا محمود حسن نے لکھے ہیں.

۵۲ — ۱۹۳۹ء مطابق ۱۳۵۸ھ

«آسان دید قرآن مجید مترجم و تفسیر بیان السبحان» از سید عبدالدائم جلالی کا ذکر آئندہ آئے گا.

۵۳ — ۱۹۳۹ء مطابق ۱۳۵۸ھ

اردو زبان میں ترجمہ و مختصر مطالب موسوم بہ «حسن بیان» از غلام حسن نیازی پشاوری، لاہور کے کیپٹل کوآپریٹو پریس سے طبع ہوا. صفحات کی تعداد چھ سو چھپن (٦٥٦) ہے.

۵۴ — ۱۹۴۰ء مطابق ۱۳۵۹ھ

«تفسیر بیان القرآن» از مولوی محمد علی کا بیان آئندہ آئے گا.

۵۵ — ۱۹۴۱ء مطابق ۱۳٦۰ھ

«شاندار متوسط قرآن مجید اکاون (۵۱) خوبیوں والا مع تفسیر کامل» دہلی کے نور محمد اصح المطابع میں طبع ہوا. کل صفحات چھ سو اڑتیس (٦۳۸)

Marfat.com

میں۔ ترجمہ زیر متن مولانا اشرف علی تھانوی کا ہے۔ ابتداء میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت مبارکہ ہے۔ اس کے علاوہ خواص سور، فضائل قرآن حکیم اور فال دیکھنے کے طریقے بیان کئے گئے میں۔

۵۶ — ۱۹۴۳ء مطابق ۱۳۶۲ھ
• تسہیل القرآن مع ترجمہ، از مولوی فیروز الدین بانی فیروز سنز لاہور کا بیان آئندہ آئے گا۔

۵۷ — ۱۹۴۷ء مطابق ۱۳۶۶ھ
• ترجمہ قرآن بین السطور، از حافظ روشن علی۔ لاہور کے آفتاب عالم پریس میں طبع ہوا۔ کل صفحات سات سو چوراسی (۷۸۴) میں۔ بعد کے ایڈیشن تقسیم هند کے بعد ظفر بک ڈپو سرگودھا اور کتاب گھر راولپنڈی سے شائع ہوئے۔

۵۸ — ۱۹۴۷ء مطابق ۱۳۶۶ھ
• ترجمہ قرآن مع مختصر حواشی، از میر محمد اسحاق، مطبعۂ احمدیہ قادیان میں طبع ہوا۔ ترجمہ قادیانی عقائد پر مبنی ہے۔

۵۹ — ۱۹۴۷ء مطابق ۱۳۶۶ھ
• توضیح القرآن مع ترجمہ، از محمد سلیمان فاروق امرتسر کے الفیض دارالاشاعت نے شائع کیا۔ ؟

۶۰ — ۱۹۴۸ء مطابق ۱۳۶۸ھ
• تنویر القرآن علی کنز الایمان، از مفتی اعجاز ولی خاں بر ترجمہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی۔ ؟

Marfat.com

۶۱ — ۱۹۴۸ع مطابق ۱۳۶۸ھ
«تفسیر القرآن» از مفتی انتظام اللہ شہابی۔ دہلی کے فاروقی پریس میں طباعت ہوئی۔ نصف اول مفتی انتظام اللہ کا ہے اور نصف آخر دیگر علما نے ترجمہ و تفسیر لکھی ہے۔

۶۲ — ۱۹۴۹ع مطابق ۱۳۶۹ھ
«تعلیمات قرآن» از مرزا عبدالحمید ایم۔ اے۔ لاہور کے تعلیمی پریس میں طباعت ہوئی۔ کل چھ سو چھیالیس (۶۴۶) صفحات ہیں۔ قرآن حکیم کے مفہوم کو ستائیس (۲۷) مقالات میں شستہ اردو میں پیش کیا گیا ہے۔

۶۳ — ۱۹۵۰ع مطابق ۱۳۷۰ھ
«اعجاز نما قرآن شریف» از آغا رفیق بلند شہری متوفی ۱۹۵۰ع حیدرآباد کے قدسی پرنٹنگ پریس میں طبع ہوا۔

۶۴ — ۱۹۵۰ع مطابق ۱۳۷۰ھ
«تفسیر القرآن مع ترجمہ» از فیروز الدین روحی اکبرآبادی۔ تیس پارے الگ الگ کراچی کے سول اینڈ ملٹری پریس میں طبع ہوئے۔ کل صفحات کی تعداد ایک ہزار سات سو اٹھائیس (۱۷۲۸) ہے۔

۶۵ — ۱۹۵۱ع مطابق ۱۳۷۱ھ
«تفہیم القرآن مع ترجمہ» از مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کا بیان آئندہ آئے گا۔

۶۶ — ۱۹۵۱ع مطابق ۱۳۷۱ھ
«عزیز البیان فی تفسیر القرآن بر حاشیہ» از مولانا عبدالعزیز خطیب جامع مزنگ لاہور متوفی ۱۹۶۳ع مطبوع در مطبعہ دین محمد لاہور۔ اس میں

Marfat.com

ایک ہزار اسی (۱۰۸۰) صفحات میں اور مولانا فضل الرحمن کے اشتراک سے لکھی گئی۔ ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز لاہور اور شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز لاہور نے مولانا اشرف علی تھانوی کے ترجمے کے ساتھ شائع کی۔ کہا جاتا ہے کہ تفسیر ملک دین محمد صاحب کی ترغیب پر تحریر ہوئی۔ حواشی کے بقایاجات تتمہ میں درج کئے گئے ہیں جس سے قارئین کو تکلیف ہوتی ہے۔

٦ — ۱۹۵۱ع مطابق ۱۳۷۱ھ

• قرآن عظیم، از محمد عتیق ابو القاسم بمقام لکھنؤ ترجمہ ہوا۔

٧ — ۱۹۵۲ع مطابق ۱۳۷۲ھ

• ترجمۃ القرآن مسمی بہ کشف الرحمن مع تیسیر القرآن و تسہیل القرآن، از مولانا احمد سعید دھلوی۔

٨ — ۱۹۵۲ع مطابق ۱۳۷۲ھ

• چراغ ہدایت، ترجمہ قرآن مجید بلا متن قاری محمد افضل اسماعیل لاہور کے شیخ غلام علی اینڈ سنز نے طبع کیا۔ کل سات سو نوے (۷۹۰) صفحات میں۔ قاری صاحب نے ڈپٹی نذیر احمد کے ترجمۂ قرآنی سے ترتیب دیا ہے۔

٩ — ۱۹۵۲ع مطابق ۱۳۷۲ھ

• تفسیر ماجدی مع ترجمہ، از مولانا عبد الماجد دریابادی کا بیان آئندہ آئے گا

١٠ — ۱۹۵۳ع مطابق ۱۳۷۳ھ

• افصح البیان فی مطالب القرآن، از حکیم احمد شجاع الایوبی الانصاری' لاہور کے جدید اردو ٹائپ پریس میں طبع ہوئی۔ کل تین سو باسٹھ (۳۶۲) صفحات میں۔ تحت متن ترجمہ شاہ رفیع الدین کا ہے اور دوسرے کالم میں اردو میں اس کی تشریح سلیس انداز میں کی ہے۔ یہ ایک سے پانچ پارہ تک ہے۔

Marfat.com

بقیہ پارے غیر مطبوعہ حکیم صاحب کے پاس ذیلدار پارک فیروز پور روڈ اچھرہ
لاہور میں ہیں۔ اس نام سے ان کی ایک تفسیر پہلے پارہ کی ۱۳۵۲ھ مطابق
۱۹۳۳ء میں چھپ چکی ہے۔ بعد اس کے بقیہ پاروں کی تفسیر بند کردی گئی

۷۲ — ۱۹۵۳ء مطابق ۱۳۷۳ھ
«نور افزا متوسط قرآن شریف مع حواشی» کراچی کے قرآن محل نے
شائع کیا۔ مولانا اشرف علی تھانوی کے ترجمہ و تفسیر کو باضافہ حواشی
طبع کیا گیا ہے۔ کل آٹھ سو اڑسٹھ (۸۶۸) صفحات میں۔

۷۳ — ۱۹۵۴ء مطابق ۱۳۷۴ھ
محمد ابراہیم جوناگڈھی کے ترجمہ وتفسیر باسم تفسیر محمدی کا بیان آئندہ آئے گا

۷۴ — ۱۹۵۵ء مطابق ۱۳۷۵ھ
«القرآن الحکیم مترجم مع حواشی تفسیر لوامع البیان» از مرزا احمد علی
لاہور کے کتب خانہ حسینیہ سے شائع ہوئی۔

۷۵ — ۱۹۵۶ء مطابق ۱۳۷۶ھ
«تفسیر الحسنات بآیات تبینات خلاصہ تفسیر الآیات باقوال الحسنات» از سید
محمد احمد ابوالحسنات قادری متوفی ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۹۶۰ء لاہور کے مقبول
عام پریس میں طبع ہوئی۔ ہر رکوع میں جو الفاظ آئے میں ان کے الگ الگ
معنی بھی لکھے ہیں۔ مجموعی آیت کے معنی کا التزام بھی کیا گیا ہے
مفسر مرحوم نے ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت کی اسیری کے دوران سکھر
جیل میں آٹھ پارے مکمل کئے۔ انتقال سے ایک روز پیشتر اٹھائیسویں پارے
کی تفسیر مکمل کی۔ تفسیر کے کل صفحات چھ سو بائیس (۶۲۲) میں۔

Marfat.com

۴ـ ۱۹۵۶ع مطابق ۱۳۷۶ھ
• تفسیر کبیر مع ترجمہ قرآن، از مرزا بشیر الدین محمود احمد امیر جماعت قادیان.
• تفسیر کبیر • گیارہ جلدوں میں ہے. ترجمے کی زبان میں روانی اور سلاست ہے.
پہلا ایڈیشن ربوہ سے شائع ہوا تھا. اس کے بعد ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۹۶۶ع
• ترجمہ قرآن، مع • تفسیر صغیر، لاہور کے نقوش پریس میں چھپا. آرٹ
پیپر پر بڑی نفاست اور خوبصورتی سے طبع ہوا ہے. ہر صفحہ میں دو
کالم ہیں ایک میں عربی متن ہے اس کے مقابل کالم میں اردو ترجمہ،
حاشیہ میں تفسیری نوٹ ہیں. صفحات کی کل تعداد نو سو چون (۹۵۴) ہے.

ـ ۱۹۵۶ع مطابق ۳۱۷۶ھ
• تفسیر ستاری مع ترجمہ مع احسن التفاسیر، از مولانا عبد الستار دہلوی،
کراچی کے مکتبہ سعودیہ نے شائع کی.

ـ ۱۹۵۷ع مطابق ۱۳۷۷ھ
• نور العرفان فی حاشیۃ القرآن المعروف بہ مختصر تفسیر نعیمی، از مفتی احمد
یار خاں ناظم اعلیٰ مدرسہ خدام الرسول گجرات، لاہور کے پنجاب پریس
میں طباعت ہوئی. صفحات کی کل تعداد ایک ہزار آٹھ (۱۰۰۸) ہے.
اس کے علاوہ مولانا احمد رضا بریلوی کے •کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن،
کے حاشیہ پر ان کی مفصل تفسیر بنام • اشرف التفاسیر، بھی چھپی ہے. اسے
سنی دار الاشاعت اسلام گنج لاہور نے شائع کیا ہے. ہر آیت کے دو ترجمے
دیئے ہیں. ایک اپنا ترجمہ جو لفظی ہے دوسرا با محاورہ مولانا احمد
رضا خاں کا ہے.

Marfat.com

۷۹ — ۱۹۵۹ع مطابق ۱۳۷۹ھ

، قرآن مجید مع حاشیہ فوائد ستاریہ، کراچی کے لیتھو آفسٹ پریس میں چھ
ہے۔ ترجمہ زیر متن شاہ رفیع الدین کا ہے۔ فوائد ستاریہ و دیگر تفاسیر
انتخاب حاشیہ پر دیا گیا ہے۔ صفحات کی کل تعداد نوسو اڑسٹھ (۹۶۸) ہے

۸۰ — ۱۹۶۰ع مطابق ۱۳۸۰ھ

، القرآن المبین مع ترجمہ تفسیر المتقین مطابق روایات ائمہ، از سید امدا
حسین کاظمی۔ لاہور کے انصاف پریس میں طبع ہوا۔

۸۱ — ۱۹۶۰ع مطابق ۱۳۸۰ھ

، تبیان القرآن یا روح صدق، از غلام وارث۔

۸۲ — ۱۹۶۲ع مطابق ۱۳۸۲ھ

، تفسیر مظہری، از قاضی محمد ثناء اللہ عثمان مجددی پانی پتی کا بیا
آئندہ آئے گا۔

۸۳ — ۱۹۶۴ع مطابق ۱۳۸۴ھ

، قرآن مجید منتخب حواشی اور ثنائی ترجمہ والا، از محمد راز ابن عبدا
ناظم ادارہ اشاعت دین، اجمیری دروازہ دہلی۔ اس کی طباعت کوہ نور پرنٹ
پریس میں ہوئی۔ کل سات سو بیانوے (۷۹۲) صفحات میں۔ ابتداء مں
فضائل قرآن مجید کے متعلق چالیس حدیثیں ہیں۔ حواشی میں تفسیر ثنائی
اختصار ہے۔ ہر پارے کے شروع میں فہرست مضامین لگادی گئی ہے۔

Marfat.com

۸۴ — ۱۹۶۴ع مطابق ۱۳۸۴ھ

«ضیاء القرآن و تفسیر حواشی» از کرم شاہ ایم۔ اے۔، فاضل جامع ازہر۔ لاہور سے چودھری غلام رسول اینڈ تاجران کتب نے شائع کیا۔ کل چارسو چھ (۴۰۶) صفحات میں۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب، کاغذ نفیس، جلد خوبصورت اور مضبوط ہے۔

۸۵ — ۱۹۶۶ع مطابق ۱۳۸۶ھ

«القرآن الحکیم مترجم مع تفسیر سراج البیان» از مولانا محمد حنیف ندوی لاہور سے ملک سراج دین پبلشرز نے شائع کیا۔

۸۶ — ۱۹۶۶ع مطابق ۱۳۸۶ھ

«توضیح القرآن» از ابو محمد مصلح حیدرآبادی۔ بمبئی سے علی بھائی شرف علی نے شائع کیا۔ ترجمہ بہت سادہ اور سلیس ہے۔ مختصر توضیحی الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اِس کے علاوہ مترجم نے پارہ «عم» کی تفسیر بچوں کے لئے لکھی ہے جو مکتبہ ابراہیمیہ حیدرآباد دکن سے ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۹۳۲ع میں شائع ہوئی تھی۔

۸۷ — ۱۹۶۸ع مطابق ۱۳۸۸ھ

«فیوض القرآن» از حامد حسن بلگرامی پرنسپل جامع اِسلامیہ بھاولپور۔ لاہور کے مکتبہ جدید پریس میں طبع ہوئی۔ کل چار سو چالیس (۴۴۰) صفحات میں۔ تفسیر مولانا احمد عبدالصمد فاروقی قادری چشتی کے افادات سے مرتب کی گئی ہے۔

Marfat.com

۸۸— ۱۹۷۰ع مطابق ۱۳۹۰ھ

مفہوم القرآن۔ از غلام احمد پرویز ادارۂ طلوع اسلام لاہور نے نشر کیا۔ اس میں معانیٔ قرآن تقلیدی معنوں سے کافی ہٹے ہوئے ہیں۔ خود مترجم پہلے صفحہ پر لکھتے ہیں۔ قرآن کریم کے سمجھنے اور سمجھانے کا بالکل نیا انداز۔ یہ نہ قرآن کریم کا ترجمہ ہے نہ تفسیر بلکہ اس کا مفہوم ایسے واضح مسلسل، مربوط اور دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے جس سے قرآنی مطالب تابندہ ستاروں کی طرح نگشتہ بصیرت کے سامنے اُبھر کر آجاتے ہیں۔ مفہوم القرآن تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ ہر جلد میں دس پارے ہیں۔ تینوں جلدوں کے صفحات کی کل تعداد ایک ہزار پانچ سو دو (۱۵۰۲) ہے۔

Marfat.com

بیسویں صدی کے جزوی تراجم

۱۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے «القول المتین فی تفسیر سورۃ والتین» تحریر کیا۔ یہ لاہور کے مطبعہ کریمی سے ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ع میں شائع ہوا۔

۔ مرزا ابوالفضل نے سورۃ فاتحہ کا ترجمہ وتفسیرلکھی جو کتابستان الہ آباد سے ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۹۲۰ع میں شائع ہوئی

۔ ابومحمد مصلح نے «ترجمان القرآن» پارہ تیس لکھا جو مکتبہ ابراھیمیہ حیدرآباد سے ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۹۳۲ع میں شائع ہوا۔

۔ مولانا احمد سعید خاں نے «تفسیر فاتحۃ الکتاب» بمقام دہلی ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۹۳۱ع میں لکھی۔ قرآن حکیم کی آیات جن میں سورۃ فاتحہ کے الفاظ آئے میں ان کی تشریح کی گئی ہے۔

۔ مولوی حکیم احمد علی خاں نے «اسرار القرآن» مع ترجمہ پارہ اول ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۹۱۴ع میں لکھا جو لاہور کے پنجاب نیشنل سٹیم پریس نے طبع کیا۔

۔ پروفیسر ارشد خاں محمد بھٹی نے «سورۃ بقرۃ» کا ترجمہ و تفسیر ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۲ع میں لکھی۔ یہ لاہور کے نقوش پریس میں درکتاب «مطالعہ قرآن و حدیث» طبع ہوئی

Marfat.com

۷ — شبیر احمد ازھر میرٹھی نے «مفتاح القرآن» لکھا یہ ترجمہ وتفسیر سورۃ فاتحہ بمقام مکرم پور ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۹۶۸ع میں تحریر کیا۔

۸ — مولانا اشرف شمسی نے «الازھار النافعۃ فی تفسیر سورۃ الفاتحہ» ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۶ع میں لکھی جو حیدرآباد کے مطبعہ کریمی میں طبع ہوئی۔ اس کے علاوہ ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۹۳۰ع «لوامع البیان» لکھی جو سورۃ «عبس» سورۃ «تکویر» اور سورۃ «بروج» کی تفسیر ہے۔ حیدرآباد کے حمایت دکن پریس میں طبع ہوئی۔

۹ — امین احسن اصلاحی نے آل عمران تک قرآن کی تفسیر ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۹۶۷ع میں لکھی جو لاھور کے دار الاشاعت اسلامیہ سے شائع ہوئی۔ اس میں آٹھ سو اسی (۸۸۰) صفحات میں۔

۱۰ — «علم القرآن» یعنی مطالب القرآن از اکبر علی بمقام حیدرآباد ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۹۲۰ع میں لکھا۔

۱۱ — شیخ محمد اکرام نے «سورۃ بقرۃ» کی تفسیر ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۹۴۰ع میں لکھی جو رسالہ انیس القرآن دھلی سے شائع ہوئی۔

۱۲ — امین احسن اصلاحی نے تفسیر عربی از حمید الدین فراھی کا اردو ترجمہ کیا ھے۔ مختلف سور کا زمانہ ترجمہ یوں ھے۔ (۱) تفسیر سورۃ «ذاریات» ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۹۵۷ع۔ (۲) سورۃ «اخلاص» ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹۴۱ع، (۳) سورۃ «کوثر»، (۴) سورۃ «عصر» ۱۳۵۶ع مطابق ۱۹۳۷ھ۔ (۵) سورۃ «لہب» و سورۃ «کافرون» ۱۳۵۷ع مطابق ۱۹۳۸ھ، (۶) سورۃ «عبس» ۱۳۵۹ع

Marfat.com

مطابق ۱۹۳۰ء اس کے علاوہ سورۃ «قیامۃ»، سورۃ «تین» اور تفسیر اقسام قرآن۔ یہ تمام سرائے میر اعظم گڑھ سے مکتبہ حمیدیہ نے شائع کیا۔

اس کے علاوہ امین احسن اصلاحی کا مجموعہ تفسیر فراہی لاہور کی جماعت اسلامی نے شائع کیا ہے۔ اس میں مندرجہ بالا تراجم اور تفاسیر کے علاوہ سورۃ «فاتحہ»، سورۃ «تحریم»، سورۃ «مرسلات»، سورۃ «شمس» اور سورۃ «فیل» کے تراجم اور تفاسیر شامل ہیں۔ کل چودہ تفاسیر ہیں۔ سات سو باون (۷۵۲) صفحات ہیں۔

۱۳ — قاضی انوار الحق، بی۔ اے۔ منشی فاضل نے بنام «انوارالقرآن» تفسیر سورۃ «فاتحہ» ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹۳۹ع لکھی جسے لاہور کے اتحاد پریس نے طبع کیا۔

۱۴ — مولانا انوار الحق علوی نے «الناموس المفصل فی تفسیر سورہ مزمل» ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۹۳۰ع میں لکھی جسے لاہور کے اورینٹل کالج نے شائع کیا۔ ان کی سورۃ «فلق» کی تفسیر بنام «نور الحق فی تفسیر الفلق» اسی سال لاہور کے اتحاد پریس میں طبع ہوئی۔

۱۵ — انیس احمد بی۔ اے۔ (علیگ) نے آسان ترجمہ وتفسیر پارۃ «عم» ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۹۴۸ع میں لکھا۔

۱۶ — مولانا انیس احمد نے «تفسیر سورۃ کوثر» ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۹۶۵ع میں لکھی جو لاہور کے آرٹ پریس میں طبع ہوئی۔

Marfat.com

۱۷ — مولانا ایوب محمد نے تفسیر سورۃ «التین» و سورۃ «العصر» بمقام کراچی ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۹۶۶ء میں لکھی۔

۱۸ — ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری نے «انوار القرآن» دو جلدوں میں لکھی۔ یہ آخری پاروں کے کچھ حصوں کا ترجمہ ہے جسے ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۵ء میں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے شائع کیا۔

۱۹ — مولانا تمنا عمادی کی تفسیر «سورۃ فاتحہ» ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۹۶۴ء میں خاتون پاکستان کراچی نے شائع کی۔

۲۰ — صوفی تہور علی شاہ نے «افصح الکلام» پارۂ «عم» کا ترجمہ وتفسیر ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء میں لکھی جو کتب خانہ امین منزل حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۲۴ء میں پارۂ «الم» کا ترجمہ وتفسیر بھی لکھی جو مطبعہ معین دکن نے طبع کی۔

۲۱ — مولانا ثناء اللہ امرتسری نے تفسیر سورۃ «یوسف» اور تحریف بائبل لکھی جو ۱۳۶۳ھ مطابق ۱۹۴۴ء میں امرتسر کے ثنائی پریس میں طبع ہوئی۔

۲۲ — حبیب اللہ محمد ساکن موضع شیخ بھٹی امرتسر نے «حبیب التفاسیر» معروف بہ تفسیر نعمانی پنجابی کے ساتھ اردو تحت اللفظ ترجمہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۸ء میں لکھا جو لاہور سے شائع ہوا یہ چند پاروں کا ترجمہ و تفسیر ہے۔

۲۳ — محمد فاضل حسام الدین کی «تفسیر فاضل» جس میں سورۃ فاتحہ اور چند سورتوں کا ترجمہ وتفسیر ہے۔ ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۹۴۲ء میں حیدرآباد کے دستگیری پریس میں طبع ہوئی۔

Marfat.com

۲۴ — حسن علی ملک بی. اے. علیگڑھ «احسن القصص» تفسیر سورہ یوسف مع ترجمہ ۱۳۴۴ مطابق ۱۹۲۵ع لاہور کے رفیق عام پریس میں طبع ہوئی اور ان ہی کی تفسیر سورۂ «اخلاص» ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹۳۹ع لاہور کے مسلم پرنٹنگ پریس میں طبع ہوئی. یہ کتاب بنام «عجائبات قرآن» میں شامل ہے.

۲۵ — خواجہ حسن نظامی دہلوی کی کتاب «اردو کلام الہی» ترجمہ تیسواں پارہ ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹۳۹ع میں دہلی کے جید پریس میں طبع ہوا. کذلك تفسیر جہانگیر ترجمہ بلا متن ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۹۴۲ع میں دہلی کے محبوب المطابع میں طبع ہوا.

۲۶ — مولوی خواجہ حمید اللہ کی «قرآنی اشارات وتراویح نامہ» ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۹۶۶ع میں قرآن وسیرت سوسائٹی حیدرآباد نے شائع کیا.

۲۷ — عبد المجید خادم سوہدروی کی تفسیر القرآن مع ترجمہ ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۹۲۹ع سوہدرہ کے رسالہ مسلمان سے شائع ہوئی.

۲۸ — «تفسیر رشدی» از سید ابو رشید خدا بخش رشدی ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۹۶۶ع سوہدرہ کے دائرہ مشیرآباد سے شائع ہوئی.

۲۹ — «سورۂ کہف مترجم مع شرح وفوائد» از مفتی احمد حافظ صدر خطیب ریاست جونا گڑھ ۱۳۶۳ھ مطابق ۱۹۴۴ع میں لکھی گئی.

۳۰ — «فاتحۃ العلوم» ترجمہ سورۂ فاتحہ از محمد داؤد ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹۰۷ع لاہور کے حمیدیہ سٹیم پریس میں طبع ہوئی. یہ تفسیر کبیر مصنفہ امام فخرالدین رازی متوفی ۶۰۶ھ مطابق ۱۲۰۹ع کا اردو ترجمہ ہے.

Marfat.com

۳۱ — «میزان الادیان بتفسیر القرآن» جلد اول و دوم از مفتی دیدار علی الوری ۱۳۴۶ھ مطابق ۱۹۲۷ع لاہور کے منظور عام پریس میں طبع ہوئی۔

۳۲ — «تفسیر سورۂ یوسف» از رانی گل بیگم ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۹۳۳ع میں لاہور کے اورینٹل کالج میگزین میں طبع ہوئی۔

۳۳ — «پارۂ عم کی قرآنی کرنیں» از رحیم الدین ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۹۴۸ع حیدرآباد دکن میں لکھی گئی۔

۳۴ — «معارف القرآن» تفسیر سورۃ العصر از مولوی زاہد القادری ۱۳۰۷ھ مطابق ۱۹۲۵ع دہلی کے بلال پریس میں طبع ہوا اورقرآن «آسان تفسیر» پارۂ اول سے پارۂ پنجم تک مع اردو ترجمہ ۱۳۰۹ھ مطابق ۱۹۲۷ع دہلی کے خواجہ بک ڈپو سے شائع ہوا۔

۳۵ — «تفسیر پارۂ عم» از مولوی عبدالعلیم ساحل کراچی سے سلطان حسین اینڈ سنز نے شائع کیا۔

۳۶ — «لوامع البیان» از محمد سعادت علی خاں۔ یہ سورۃ «النبأ» اور سورۃ «النازعات» کا ترجمہ اور تفسیر ہے۔ ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۶ع میں حیدرآباد دکن کے کریمی پریس میں طبع ہوا۔

۳۷ — «تفسیر سورۂ آل عمران» از سعید احمد خاں ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۹۶۳ع لاہور سے شیخ غلام حسین اینڈ سنز نے شائع کیا۔ یہ برائے طلبۂ بی۔ اے۔ سال اول کے لئے مقرر تھا۔

Marfat.com

۳۸ ــ «سلطان التفاسیر» تفسیر سورۂ فاتحہ از سلطان محمد خاں پادری ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۹۲۹ع لاہور کے مرکنٹائل پریس میں طبع ہوئی۔

۳۹ ــ «الجمال والکمال» مع ترجمہ اردو، تفسیر سورۂ یوسف از قاضی سلمان منصور پوری ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۹۴۱ع لاہور کے اسلامیہ سٹیم پریس میں طباعت ہوئی۔ نیا ایڈیشن مکتبہ رحمانیہ لاہور سے ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۲ع میں غلام رسول صاحب کے مقدمہ کے ساتھ شائع ہوا۔

۴۰ ــ «تفسیر سورۂ فاتحہ» از سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۲ع اسیان الہ آباد میں شائع ہوا۔

۴۱ ــ «تفسیر سورۂ والعصر» از سید محمود ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۹۳۰ع دہلی کے رسالہ پیشوا میں چھپی۔ سید محمود کتاب بنام «اسلامی تعلیم» کے مؤلف ہیں۔

۴۲ ــ «تفسیر قرآن» پارۂ انتیس اور تیس از مولوی شائق احمد عثمانی ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۶ع کلکتہ کے عصر جدید نے شائع کی ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۹۳۰ع میں مولوی شائق احمد عثمانی کی تفسیر سورۃ الملک، الدہر، النبأ، البلد اور العادیات، کلکتہ کے عصر جدید نے ہی شائع کی۔

۴۳ ــ «تفسیر الجوہر الفرید فی سورۃ التوحید» (سورۃ الاخلاص) از حکیم شمس اللہ قادری حیدرآبادی ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۹۱۰ع مرادآباد کے افضل المطابع میں طباعت ہوئی۔

۴۴ ــ «التعوذ فی الاسلام» از محمد طاہر بن حافظ محمد احمد بن مولانا محمد قاسم نانوتوی۔ ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۹۳۵ع میں دیوبند کے مطبعہ قاسمی میں طباعت ہوئی۔

Marfat.com

۴۵ — ابن جریر مع حواشی کا اردو ترجمہ از مولانا ظہور الباری اعظمی۔ یہ صر
پہلے پارے کا ترجمہ ہے۔ ابن جریر متوفی ۳۱۰ھ مطابق ۹۲۲ع نے تفس
جامع البیان لکھی تھی۔ مولانا ظہور الباری کا یہ ترجمہ ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۹۶۵
بیت الحکمت دیوبند سے شائع ہوا۔

۴۶ — « سراج المبین » تفسیر سورۃ یس از ظہور احمد وحشی ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹۳۹
میں لکھی گئی۔

۴۷ — « آسان تفسیر » پارۂ عم کی آخری دس سورتوں کی تفسیر از عابد انصار
۱۳۷۶ھ مطابق ۱۹۵۶ع میں مکتبہ نشاۃ ثانیہ حیدرآباد سے شائع ہوئی۔

۴۸ — « تفسیر سورۃ العصر » المسمی بنظام صلاح واصلاح از مولانا عبدالباری ندوی
۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۲ع کراچی کے مشہور آفسٹ پریس میں طبع ہوئی۔

۴۹ — « الفوز العظیم » تفسیر سورۂ « یس » و « الصافات » و « ص » از مولانا عبدالجلیل
نعمانی مصطفیٰ آبادی ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۸ع میں حیدرآباد کے اقبال دکن پریس
میں طبع ہوئی۔

۵۰ — « جواہر التفسیر » از حکیم عبدالحکیم محمد بن حکیم کاظم علی لکھنوی
لکھنؤ کے مفید عام پریس میں ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۱۶ع میں طبع ہوئی۔ پار
نمبر ایک، انتیس، تیس کے علاوہ متفرق سورتوں کی تفسیر ہے۔

۵۱ — « آسان تفسیر » از محمد عبدالحی ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۹۶۷ع دہلی کے جید پریس
میں طبع ہوئی۔ یہ تیسویں پارے کا ترجمہ ہے۔

Marfat.com

۵۲ــ خواجہ محمد عبدالحی فاروقی سابق استاذ تفسیر جامعہ ملیہ دہلی نے "الخلافۃ الکبریٰ" تفسیر سورۃ بقرۃ لکھی جو علی گڑھ کے فیض عام پریس میں ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ع کو طبع ہوئی۔ بیان تفسیر سورۃ آل عمران مع ترجمہ ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۹۲۰ع میں علی گڑھ کے محمدی پریس میں طبع ہوئی۔

"الصراط المستقیم" تفسیر سورۃ الانفال والتوبہ ۱۹۲۰ع میں ہی علی گڑھ کے مفید عام پریس میں طبع ہوئی۔

"عبرت" تفسیر سورۃ یوسف ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۶ع دہلی کے جامع اسلامیہ میں طباعت ہوئی۔ "بصائر" بنی اسرائیل سے متعلق آیات کی تفسیر ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۹۳۶ع کو طبع ہوئی۔ "برمان" تفسیر سورۃ النور ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۹۲۵ع میں دہلی کے محبوب المطابع میں طبع ہوئی۔ "سبیل الرشاد" تفسیر سورۃ الحجرات ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۹۰۹ع علیگڈھ کے فیض عام پریس میں طبع ہوئی۔

"ذکریٰ" تفسیر سورۃ عم ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۹۲۹ع میں شائع ہوئی۔ اور "سبل السلام" تفسیر سورۃ "المجادلہ" تا سورۃ "التحریم" دہلی کے جامعہ ملیہ نے طبع کی۔

۵۳ــ تفسیر "پارۂ عم" مولانا محمد عبد الرحیم ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۲۴ع حیدرآباد کے مکتبہ علیہ میں شائع ہوئی۔

۵۴ــ تفسیر "معوذتین" کا اردو ترجمہ مولانا عبدالرحیم پشاوری نے کیا۔ اس کے بعد مولانا عبدالرحیم نے سورۃ "النور" کا اردو ترجمہ کیا۔ جو حیدرآباد کے مکتبہ علیہ نے ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۹۳۱ع میں شائع کیا۔ یہ امام ابن تیمیہ کی تفسیر کا ترجمہ ہے۔

Marfat.com

۵۵ ـــ سورۂ «کوثر» کا ترجمہ وتفسیر از عبدالرزاق ملیح آبادی ۱۳۴۶ھ مطابق
۱۹۲۷ء میں لاہور سے الہلال بک ایجنسی نے شائع کیا۔

۵۶ ـــ «اکرام محمدی» تفسیر «سورۃ الضحی» پنجابی کے ساتھ زیر متن اردو ترجمہ
۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۶ء مولوی عبدالستار کی تصنیف ہے۔

۵۷ ـــ «الدرر المکنون فی تفسیر الماعون» از مولوی عبدالصمد صارم ۱۳۵۴
مطابق ۱۹۳۵ء میں لکھی گئی۔

۵۸ ـــ تفسیر سورۂ «فاتحہ» از عبدالصمد احمد فاروق قادری چشتی ۱۳۸۷ھ مطابق
۱۹۶۷ء کراچی کے جاوید پریس میں طبع ہوئی۔

۵۹ ـــ تفسیر «کلام علام الغیوب فی احوال یوسف ابن یعقوب» یا تفسیر
«احسن الکلام فی احوال قصۃ یوسف علیہ السلام» ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۹۰۹ء
لاہور کے مطبعہ اسلامی میں طبع ہوئی۔

۶۰ ـــ «ذخیرۂ عقبیٰ» تفسیر سورۃ «الانشراح» از عبدالقادر محمد سجادہ نشین نواب
محمد قطب الدین خاں دہلی ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹۰۸ء دہلی کے افضل المطابع سے
طبع ہوئی۔

۶۱ ـــ «تفریع الجنان فی تفسیر ام القرآن» از عبدالقادر ہزاروی خطیب جامع مسجد
چک نمبر ۷ مین لائن سرگودھا۔ ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۹۳۶ء میں لاہور کے
ایکسپرٹ لیتھو پرنٹنگ پریس میں طبع ہوئی۔

Marfat.com

— ترجمہ سورۃ رعد ورکوع ثانی سورۃ یوسف از عبدالکریم تونسوی بی۔ اے۔ لاہور کے انصاف پریس میں ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۹۵۰ع میں طبع ہوئی۔ یہ ترجمہ کتاب بنام «میری جسارت» میں شامل ہے۔

— «دستور الارتقاء» تفسیر سورۃ الاسراء از عبداللطیف افغانی اکبرآبادی ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۹۳۰ع آگرہ کے آگرہ اخبار پریس میں طبع ہوئی۔

— «تفسیر مقبول» تفسیر سورۃ یس، الرحمن، الواقعۃ، تبارک الذی، نوح، الجن اور المزمل از مولوی حاجی سید عبداللہ ابن سید بہادر علی ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۹۴۲ع میں بمبئی کے احمدی پریس میں طبع ہوئی۔

— «یوسف نامہ» تفسیر سورۃ یوسف از مولانا سید عبداللہ شاہ ابوالحسنات نقشبندی حیدرآبادی ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۹۲۹ع میں حیدرآباد دکن کے تاج پریس میں طبع ہوئی۔

— «تفسیر ازہری» موسوم باسم تاریخی احسن البیان تفسیر القرآن جلد اول میں پانچ پارے میں از عبدالمصطفیٰ محمد ابن مولانا محمد امجد علی فاضل جامعۃ ازہر۔ یہ تفسیر «کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن» از مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے حاشیہ پر ہے۔ یہ ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۶ع کراچی کے کنگز آرٹ پریس میں طبع ہوئی۔

— «ہادی التراجم» پارۂ عم مع فوائد از مولوی عبدالہادی مولوی فاضل، منشی فاضل لائل پور، لکھنؤ کے نولکشور پریس نے شائع کیا۔ سن طباعت ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۹۲۳ع تھا۔

Marfat.com

۶۸ ــ مولانا عبیداللہ سندھی نے قرآن کی مختلف سورتوں کا ترجمہ کیا۔

«دستور انقلاب» تفسیر سورۃ المزمل اور سورۃ المدثر کی تشریح اورتفسیر ہے
سن طباعت ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۹۴۶ع ہے اور لاہور کے بیت الحکمت ـ
شائع کی۔ «عنوان انقلاب» سورۃ الفتح کی انقلابی تصور دیوبند ـ
بیت الحکمت نے شائع کی۔ اس کے علاوہ «جنگ انقلاب» بھی لکھ
جسے لاہور سے شیخ غلام علی نے ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۹۵۵ع میں شائع کی

۶۹ ــ سورۃ بقرۃ کا اردو ترجمہ و تفسیر بنام «تفسیر جواہر» از عبدالرحمن رحا
استاذ جامعہ دار السلام، عمرآباد۔ یہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۹۳۸ع میں بیت الحک
دیوبند سے شائع ہوئی۔

۷۰ ــ «آسان قرآن مجید» سلیس ترجمہ اور تفسیر از علی احمد خاں دانشمند جالندھ
بی۔ اے۔ ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۶ع لاہور کے نقوش پریس میں طبع ہوا۔

۷۱ ــ «مشعل نور» بارہ پارے مکمل از میر غلام احمد کشفی۔ ترجمہ نہایت آسا
سلیس اور بامحاورہ ہے۔ یہ ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۹۶۶ع راولپنڈی کے ھمد
سلیم پریس میں طبع ہوا۔

۷۲ ــ ترجمہ پارہ عم مع تفسیر از غلام جیلانی رمتگی شاہ۔ لاہور کے اورینٹ
کالج میگزین میں ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۹۲۲ع میں طبع ہوا۔

۷۳ ــ غلام دستگیر رشید ایم۔ اے۔ نے بنام «تعلیم قرآن» سورۃ الفاتحۃ ا
سورۃ الضحی سے سورۃ الناس تک کی تفسیر لکھی۔ ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۹۳۶
میں حیدرآباد سے ادارۂ اشاعت اسلامیات نے طبع کیا۔

Marfat.com

- تفسیر سورۃ اخلاص از غلام ربانی بی۔اے۔ نائب مدیر "زمیندار" لاہور کے اسلامیہ سٹیم پریس سے ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۹۲۵ع میں شائع ہوئی۔

- "تفسیر قادری" ایک پارہ کی تفسیر سیالکوٹ کے مفید عام پریس میں ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹۰۷ع میں طبع ہوئی۔ اس کے مصنف مولوی غلام قادر تھے۔ ان کی تصنیف "الحق المبین در رد امہات المؤمنین" مشہور ہے۔

- "قلب القرآن" تفسیر سورۃ یس از غلام محمد صوفی ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۹۰۱ع میں لاہور سے رفاہ عام پریس میں طبع ہوئی۔

- غلام محمد غوث ترچناپلی مدراس کی تفسیر سورۃ "یس" وپارۃ "تبارك الذی" حیدرآباد دکن سے "مطلع البدر فی تفسیر سورۃ العصر" دہلی کے میور پریس میں "سلسلۃ المرجان" جلد اول تفسیر سورۃ النساء و ام القرآن (سورۃ فاتحہ) لکھنؤ کے مطبعہ نولکشور میں "نثر المرجان" جلد دوم تفسیر سورۃ مائدۃ سے سورۃ توبہ تک اور "منتہی الموعظۃ" تفسیر سورۃ زلزال لکھنؤ کے مطبعہ نولکشور میں ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۹۲۳ع میں طبع ہوئی۔

- تفسیر "کلام الرحمن من سورۃ الملك الی آخر القرآن" از مولانا غلام محمد ۱۳۲۱ھ مطابق ۱۹۰۳ع میں لکھی گئی اور مرکنٹائل پریس لاہور سے شائع ہوئی۔

- "ہفت سورہ" مع ترجمہ و تفسیر از فرمان علی، حیدرآباد کے مطبعہ حیدری میں طبع ہوئی۔

- شوکت علی فہمی کی قرآن مجید کی عام فہم اور آسان اردو تفسیر پارہ نمبر ایک سے چھ اور پارہ نمبر تیس کراچی کے ھاشمی بک ڈپو سے شائع ہوئی۔

Marfat.com

۸۱ — فیروز الدین محمد ڈسکوی کی تفسیر پارہ نمبر ایک سے چار اور انتیسواں اور تیسواں پارہ مفید عام پریس لاہور میں طبع ہوا۔

۸۲ — محمد فیض احمد اویسی کی «فیوض الرحمن» تفسیر سورۃ فاتحہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۹۶۳ع سیالکوٹ کے اعجاز آرٹ پریس میں طبع ہوئی۔ یہ تفسیر روح البیان از شیخ اسماعیل حق کا اردو ترجمہ ہے۔

۸۳ — محمد قاسم نانوتوی کی تفسیر معوذتین ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۹٦۷ع دیوبند سے شائع ہوئی۔

۸۴ — قرآن حکیم کے پانچ پاروں کا ترجمہ از عبدالرحمن مبشر ۱۳۷۸ھ مطابق ۱۹۵۸ع میں ادارہ تیسیر القرآن نے شائع کیا۔

۸۵ — ترجمہ وتفسیر فرقان پارۂ سیقول از مولوی محب حسین حیدرآباد دکن ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۹۳۰ع میں لکھی گئی۔ ان ہی کے ترجمہ وتفسیر پارہ نمبر تیس ۱۳۴۷ھ مطابق ۱۹۲۸ع معلم العلوم حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی۔

۸٦ — «معارف القرآن» تفسیر سورۃ بقرہ از مولانا محمد ادریس کاندھلوی لاہور کے مکتبہ دانش سے شائع ہوئی۔

۸۷ — مولوی محمد اسحاق کی «داستان یوسف علیہ السلام» لاہور کے مظفر پرنٹرز نے چھاپی۔ ان ہی نے ترجمہ تفسیر کبیر از امام فخرالدین عمر رازی کے اردو ترجمے بھی کئے ہیں۔

۸۸ — «تحقیق الانیق فی قصۃ یوسف الصدیق» تفسیر سورۃ یوسف از محمد سلیمان ڈرمیلوی، جہلم، ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹۰۷ع سیالکوٹ کے مفید عام پریس میں

Marfat.com

طبع ہوئی۔ یہ پنجابی اور اردو دونوں زبانوں میں ہے۔

۸۹۔ «رکن ایمان» پارۂ اول مع تشریح بر حاشیہ از محمد عتیق فرنگی محلی ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۵ء لکھنؤ کے مکتبۂ نظامیہ سے شائع ہوئی۔

۹۰۔ محمد یعقوب حافظ کا آسان درس قرآن سورۃ «التین» سے سورۃ «الناس» تک ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۹۵۶ء میں طبع ہوا۔

— «روح التفاسیر» از محمود شاہ محدث ہزاروی حویلیاں بجیب آباد میں طبع ہوئی۔

— تفسیر سورۂ فاتحہ مع ترجمہ از محی الدین احمد قصوری بی۔ اے۔ ناظم جمعیۃ دعوت وتبلیغ اسلام پونہ ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء لاہور کے مطبعہ کریمی میں طبع ہوئی۔

— مولوی مشتاق احمد انبیٹھوی نے «الکلام الاعلیٰ فی تفسیر سورۃ الاعلیٰ» ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۹۱۲ء میں لکھی۔

— «القول المتین فی تفسیر سورۃ التین» از مولانا مظہر الدین شیرکوٹی، ایڈیٹر «الامان» نگینہ ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء میں لاہور کے کریمی پریس میں طبع ہوئی۔ ان کی تفسیر کے ہمراہ شاہ عبدالعزیز اور مولانا ابوالکلام آزاد کی تفسیر «والتین» بھی شامل ہے۔

— میر محمد ابراہیم سیالکوٹی کے مندرجہ ذیل تراجم وتفاسیر ہیں:

۱۔ «نجم الہدیٰ فی تفسیر سورۃ النجم» ۱۳۷۳ھ مطابق ۱۹۵۴ء

۲۔ «انوار الساطعہ تفسیر سورۃ الواقعۃ» ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۳ء

۳۔ «عرائس البیان تفسیر سورۃ الرحمن» ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۹۵۵ء

۴۔ «واضح البیان تفسیر سورۃ الفاتحۃ»

Marfat.com

۵ ۔ «تبصیر الرحمن فی تفسیر القرآن» پارہ نمبر ایک، دو اور تین۔

٦ ۔ اس کے علاوہ سورۃ الکہف کی تفسیر اور پنجسورہ مترجم ومحشی بھی طبع ہوا۔ مندرجہ بالا تراجم وتفاسیر علیحدہ علیحدہ سیالکوٹ کے طور پرنٹنگ پریس میں طبع ہوتے رہے۔

۹٦ ۔۔ «ناصر التفاسیر» چند سورتوں کی تفسیر از ناصر علی، بمبئی کے ابناء غلام رسول سورتی نے شائع کی۔

۹۷ ۔۔ مولانا سید نجم الحسن تھانوی نے سورۃ «فاتحہ» کا ترجمہ وتفسیر اور علی فوائد لکھے ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۸٦۷ء میں لاہور کے چٹان پرنٹنگ پریس میں طبع ہوئی۔

۹۸ ۔۔ نور احمد خاں فریدی نے ترجمہ وتفسیر «سورۃ فاتحہ» لکھا جو ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۹۵۴ء میں فیروز پرنٹنگ پریس میں طبع ہوئی۔ دراصل یہ بہاء الدین زکریا ملتانی کی تفسیر سے ماخوذ ہے۔

۹۹ ۔۔ «تفسیر سورۃ الجمعۃ» از حکیم نورالدین ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۹۲۵ء امرتسر کے وزیر ہند پریس میں طبع ہوئی۔

۱۰۰ ۔۔ سید وارث علی اکبرآبادی متوفی ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۹۰۹ء مصنف شمس التوارخ نے درج ذیل تراجم وتفاسیر لکھیں:

۱ ۔ پنج سورہ ۱۳۲۱ھ مطابق ۱۹۰۳ء میں آگرہ کے مطبعہ عثمانی میں طبع ہوئی۔

۲ ۔ هفت سورہ ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۹۰۰ء آگرہ کے مطبعہ عثمانی میں طبع ہوئی۔

۳ ۔ تفسیر پارہ الم جو کتب خانہ محمدیہ آگرہ میں محفوظ ہے۔

Marfat.com

۱۰۱ــ وحدہ خانم نے باسم «اساس القرآن» معانی و مطالب سورۃ فاتحہ ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۹۳۶ء میں لکھے۔

۱۰۲ــ تفسیر «فیض الرحمن» تفسیر اعوذ وبسملہ، ترجمہ سورۃ فاتحہ ومعوذتین از مولانا یعقوب الرحمن عثمانی ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹۵۱ء میں حیدرآباد دکن کے انقلاب پریس میں طبع ہوئی۔

۱۰۳ــ یعقوب علی عرفانی نے متعدد پاروں کی تفسیر لکھی قادیان کے احمدیہ پریس سے ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۰۴ء میں طبع ہوئی۔

۱۰۴ــ «رحمت الرحمن فی تیسیر القرآن» المعروف «مختصر تفسیر شبلی» ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۹۲۳ء لاہور کے کریمی پریس میں طبع ہوئی۔

بیسویں صدی کی جزوی تفاسیر میں مندرجہ بالا فہرست کے علاوہ مزید ساٹھ (۶۰) سے زیادہ مطبوعات ومخطوطات موجود ہیں جن کے مترجم ومفسر مجہول الاسم ہیں لہذا ان کو شامل نہیں کیا گیا۔

Marfat.com

باب ہفتم

قرآن حکیم کے منظوم اردو تراجم

Marfat.com

باب ہفتم

قرآن حکیم کے منظوم اردو تراجم

کسی بھی زبان میں صنف نظم صنف نثر سے زیادہ مشکل فن ہے ۔

اردو نظم میں یہی نہیں کہ شاعر صرف اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے بلکہ یہ تعبیر نظم کے اصولوں پر مشروط ہوتی ہے ۔ اس وقت زیر بحث موضوع آزاد نظم نہیں ہے ۔ نظم پابند بحر ولحن ہوتی ہے ۔ اس میں ردیف اور قافیے بھی ہوتے ہیں ۔ غزل ، قصیدہ ، مثنوی ، رباعیات ، مسدس وغیرہ ۔ سب اپنا مخصوص شکلی ، تکوینی اور کسی حد تک معنوی مزاج بھی رکھتے ہیں ۔ اگر نظم اپنے عددہ شروط سے ہٹ جائے تو پھر وہ نظم نہیں رہتی ۔ لہذا شاعر معنی اور مطلب کے ساتھ ساتھ نظم کی ظاہری اور تکوینی ہیئت پر بھی نظر رکھتا ہے ۔

گذشتہ ابواب میں جیسے مذکور ہوا کہ قرآن کا ٹھیٹ ترجمہ تو ممکن نہیں لیکن قرآن کے قریب تر معنی کے اظہار کے لئے بھی انواع و اقسام کی فنی اور معنوی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ اس کے باوجود بھی غلطی کا اندیشہ ہمیشہ رہتا ہے ۔ قرآن کے ترجمے کا یہ حال تو نثر میں ہے ، اب نظم کا حال زار تو پوچھئے نہیں —— پہلے ہی تعبیر معانی کی مشکلات اس پر سے شعر کی قید سلاسل !

Marfat.com

شاعر پا بہ زنجیر ہے۔ کلام الٰہی کا ترجمہ اور قیود بحر وقافیہ ـــــ ! لیکن اس دنیا میں ایسے بھی انسان ہیں جو مجبوری میں محظوظ ہوتے ہیں یا پھر اپنے آپ کو چیلنج کر کے خود ہی چیلنج قبول کرتے ہیں اور اس کو پورا کرنے کے لئے ساری قوتیں صرف کردیتے ہیں۔ لہٰذا اردو ادب کی تاریخ میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے بھی شعراء ہوگذرے ہیں جنہوں نے قرآن کے اردو ترجمہ اور اس کے معانی کی تعبیر کی کوشش کی ہے۔ اس فہرست میں قرآن کامل کا ترجمہ بھی ہے اور بعض نامکمل اور جزوی ترجمے بھی ہیں ـــــ بعض مطبوعہ بھی ہیں اور بعض مخطوطہ بھی ـــــ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ علمائے قرآن ترجمۂ قرآن کو نظم کی شکل میں مستحسن نہیں سمجھتے، اس لئے کہ ترجمے کی غلطی کا خطرہ تو نثر میں بھی رہتا ہے لیکن نظم کی شکلی محدودیت اور نظم کی پابندیوں کے بعد تو غلطیوں کا خطرہ کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ بہر حال منظوم ترجموں کا تذکرہ درج ذیل ہے۔ ابتدا میں ان تراجم کا بیان ہے جن کی تفاصیل دستیاب ہیں۔ ان کے علاوہ تو سرسری تذکرے ہیں:

۱ ـــ «زاد الآخرت» قرآن حکیم کا منظوم ترجمہ ہے۔ «زاد الآخرت» تاریخی نام ہے۔ جس سے ۱۲۴۴ھ تاریخ نکلتی ہے۔ مترجم شاعر مولوی عبدالسلام سلام بدایونی ہیں۔ «زاد الآخرت» ۱۲۴۴ھ مطابق ۱۸۲۸ع میں لکھنؤ کے مطبعہ نولکشور میں طبع ہوئی۔ اس میں کل ایک ہزار سات سو باسٹھ (۱۷۶۲) صفحات ہیں۔ اشعار کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔ یہ چار مجلدات پر منحصر ہے۔ مصنف رام پور کے نواب احمد علی خاں کے زمانے میں پرگنہ راجپور کے قاضی تھے۔ ترجمہ بہت عمدہ ہے۔ بے کار اور فضول اشعار سے اجتناب کیا گیا ہے۔ ترجمہ میں بڑی بے ساختگی اور عدم تکلف ہے۔

Marfat.com

سورۂ فاتحہ کی مثال درج ذیل ہے:

جملہ خوبی خـدا کو ہیں شایاں
کـہ ہے پروردگار عالمیـاں
کـہ بہت رحـم ومہر والا ہے
جس کی رحمت بیاں سے بالا ہے
کہ وہی بادشاہ ہے روز جزا
شاہی اس دن کی ہے اسی کو سزا
تجھ کو ہی کرتے ہیں عبـادت ہم
اور تجھ سے ہی کرتے استمانت ہم
کر ہدایت ہمیں وہ سیدھی راہ
کہ مراد اس سے ہے کتاب اللہ
راہ ان کی ہمـیں ہـدایت کر
تو نے انعـام کرلیا جـن پر
اے سوا ان کے جو کہ تھے مغضوب
تھے جو محروم سب دیے اور مسلوب
اور نہ گمراہوں کی وہ ہووے راہ
ایسی راہوں سے ہم کو رکھ لے نگاہ

۲ ــ آغا شاعر قزلباش دہلوی کا منظوم ترجمہ "افصح الکلام" کے نام سے مشہور ہے۔ ترجمـہ مکمل ہے لیکن صرف دو پارے طبع ہوئے ہیں۔ پہلا پارہ لاہـور کے راجپوت پرنٹنگ پریس میں ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۹۲۵ع میں اور دوسرا پارہ حیدرآباد کے رزاق پریس میں طبع ہوا۔ عربی قرآنی متن کے تحت شاہ عبدالقادر محدث دہلوی کا ترجمہ ہے۔ باقی اٹھائیس پارے مخطوطے کی شکل میں محفوظ ہیں۔

۳ ــ "تفسیر چغتائی، منظوم معانی قرآن ہیں۔ یہ مرزا ابراہیـم بیگ چغتـائی متوفی ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۹۴۰ع نے بمقام آگرہ ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۹۳۴ع میں نظم کیا تھا۔ یہ غیر مطبوعہ ہے۔ ابراہیم بیگ چغتائی، مرز اعظم بیگ چغتائی کے برادر زادہ ہیں۔ مترجم متعدد کتابوں کے مصنف ہیں اور اردو ادب میں ان کا خاص مقام ہے۔

Marfat.com

۴ — بنام «وحی» منظوم، از عاشق حسین سیاب اکبرآبادی متوفی ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹۵۱ع یہ فقط تیسویں پارے کا ترجمہ ہے پہلا ایڈیشن کراچی سے ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۹۴۶ع میں شائع ہوا اس کے بعد کراچی کے پرچم پریس میں ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۹۵۲ع میں طبع ہوا تھا۔ یہ باون (۵۲) صفحوں پر مشتمل ہے۔ باقی انیس پارے مخطوطے کی شکل میں موجود ہیں۔ «خاتون پاکستان» کراچی کے قرآن نمبر حصہ دوم میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ قارعہ کا ترجمہ چھپا تھا۔

۵ — شمس الدین شائق ایزدی متوفی ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۹۳۶ نے منظوم ترجمہ بنام «نظم البیان فی مطالب القرآن» لکھا۔ ترجمہ کی تکمیل کے لئے آٹھ سال کی مدت لگی۔ کل اشعار کی تعداد پچیس ہزار چھ سو اسی (۲۵۶۸۰) ہے۔ ترجمہ تین جلدوں میں ہے اور لاہور کے مختلف مطابع میں چھپتا رہا۔ ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۹۲۳ع میں طباعت مکمل ہوئی۔ صفحات کی کل تعداد دو ہزار نو سو چھیاسٹھ (۲۹۶۶) ہے۔

۶ — بنام «نظم المعانی ترجمہ کلام ربانی» منظوم ترجمہ قرآن از مطیع الرحمن خادم یہ علیگڑھ کے ایک شاعر ہیں اور لکھا ہے کہ بروقت نظم مختلف معیاری تراجم کو سامنے رکھ کر اس کی تخلیق کی۔ یہ ترجمہ حاشیہ پر ہے۔ دراصل منظوم ترجمہ حاشیہ پر ہی ہونا چاہئے کیونکہ نظم میں اصل متن قرآنی سے ربط کافی کم ہوتا ہے۔ یہ تخلیق ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۹۴۶ع کی ہے۔ بلحاظ زباندانی ترجمہ «نظم المعانی» بمقابلہ «زاد الآخرت» کافی شستہ اور جدید اردو میں لکھا ہوا ہے۔ اس کی طباعت خود مصنف نے اپنے زیر اہتمام آگرہ کے مطبعہ مفید عام سے کروائی۔

Marfat.com

سورۂ فاتحہ کا نمونہ درج ذیل ہے :

ہیں سبھی حمد وثنا، اللہ کو	عالموں کا پالنے والا ہے جو
مہرباں ہے، بخشنے والا بڑا	مالک وصاحب جزائے روز کا
ہم عبادت کرتے ہیں تیرے لئے	اور تجھی سے ہیں مدد ہم چاہتے
دے ہدایت ہم کو سیدھی راہ کی	راہ ان کی جن کو نعمت تو نے دی
ہاں نہ ان کی جن پر ہے غصہ تیرا	اور نہ گمراہوں کا رستہ دے خدا

۷ ــ بنام «عمرالبیان» از مجید الدین احمد اثر زبیری قرآن حکیم کا منظوم ترجمہ ہے۔ یہ پارۂ اول و دوم اور پارۂ عم یعنی تیسویں پارے پر مشتمل ہے۔ ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹۵۱ء میں کراچی کے ملبرکینٹ پریس میں طباعت ہوئی۔

۸ ــ احمد حسین قریشی قلعہ داری نے قرآن حکیم کے چار ابتدائی پاروں کا منظوم ترجمہ کیا ہے۔ یہ ہنوز غیر مطبوعہ ہے۔

۹ ــ حکیم محمد اشرف متوطن قصبہ کاندھلہ نے «کتاب مستطاب، تفسیر، سورۂ یوسف» کو منظوم کیا ہے۔ دراصل یہ امام غزالی کی تفسیر کا منظوم ترجمہ ہے۔ بمبئی کے محمدی پریس سے ۱۲۶۳ھ مطابق ۱۸۴۶ء میں شائع ہوا تھا۔

۱۰ ــ غلام مرتضی جنون الہ آبادی نے «تفسیر نور» کو منظوم کیا ہے۔ یہ بمبئی کے محمدی پریس میں ۱۲۶۸ھ مطابق ۱۸۵۱ء میں طبع ہوئی۔

۱۱ ــ حافظ ابن عبداللہ نے پارۂ عم کے ترجمہ کو نظم کی شکل دی۔ مخطوطہ کتب خانہ خاص ڈاکٹر مولوی عبدالحق کراچی میں ہے۔

۱۲ ــ «سورۂ فاتحہ» مترجم نظم مع فوائد از حیدری مطبعہ حیدری میں طبع ہوئی تھی۔

Marfat.com

۲۱ — ‹ تفسیر پارۂ الم › منظوم از سید غضنفر علی بی۔ اے۔ ساکن دہلی ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۹۳۲ء میں لکھی گئی۔

۲۲ — ‹ قلب القرآن › سورۂ یٰس کی منظوم تفسیر از غلام محمد مرتضی رمتگی۔ لاہور کے مفید عام پریس میں ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۹۰۱ء میں طبع ہوئی۔

۲ — فتح محمد گودمراوی نے بنام ‹ یوسف ثانی › تفسیر سورۂ یوسف منظوم ۱۱۰۹ھ مطابق ۱۶۹۷ء میں لکھی۔ یہ قدیم گوجری اردو میں لکھی ہوئی ہے۔

۲۴ — محمد فیروز الدین ڈسکوی نے سورۂ والضحیٰ کی منظوم تفسیر لکھی جو لاہور کے مفید عام پریس میں ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۲ء میں طبع ہوئی۔ اس کے بعد ۱۳۲۰ھ سے ۱۳۴۸ھ تک مطابق ۱۹۰۲ء سے ۱۹۲۹ء تک تفسیر پارۂ ایک تا چار اور انتیس اور تیس کی تفسیر مفید عام پریس لاہور میں طبع ہوئی۔ پنجابی میں منظوم ترجمہ کے ہمراہ تحت اللفظ اردو ترجمہ مع مختصر تفسیر فیروزی برحاشیہ۔

۲۵ — ‹ تفسیر سورۂ مزمل › منظوم از فیض ہندوستانی پریس لاہور میں طبع ہوئی۔

۲۶ — حافظ محمد قاسم نے سورۂ فاتحہ کے ترجمہ کو ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹۶۱ء میں لکھا۔

۲۷ — ‹ نظام حیات › منظوم ترجمہ پارۂ عم از کبیر کوثر ایم۔ اے۔ بھوپال کے مکتبہ انیس سے ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۹۶۶ء میں شائع ہوا۔ دراصل شاہ عبدالقادر کے ترجمے کو منظوم کیا ہے۔

۲۸ — ‹ مفہوم القرآن › منظوم تفسیر پارۂ عم از محمد ادریس کیف بھوپالی۔ ۱۳۸۴ھ

Marfat.com

مطابق ۱۹٦۳ء میں بنارس کے معراج پبلیکیشن نے شائع کیا۔ شاہ عبدالقادر کے ترجمہ کو نظم کیا ہے۔

۲۹۔ ‹تفسیر القرآن› پارۂ اول منظوم از محبوب کیکے زئی۔ ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۲ء میں لاہور کے گیلانی پریس سے شائع ہوا۔ وہ آیت کا بامحاورہ ترجمہ بھی دیتے ہیں۔

۳۰۔ محمد حسن صوفی سرہندی نے بھی منظوم ترجمہ لکھا ہے جو جزوی ہے۔

۳۱۔ محمد یعقوب بھٹی نے سورۂ فاتحہ کا منظوم ترجمہ کیا ہے۔

۳۲۔ مولانا معز الدین نے ۱۲۰٦ھ مطابق ۱۷۹۱ء میں تفسیر ‹سورۃ الضحیٰ› کا منظوم ترجمہ لکھا تھا۔ مخطوطہ کتب خانہ شرقیہ پشاور میں ہے۔

۳۳۔ ‹تفسیر سورۂ فاتحہ واخلاص› منظوم حیدرآباد دکن کے مطبعہ حیدری میں طبع ہوئی۔

۳۴۔ تفسیر ‹مظہر العجائب› سورۂ فاتحہ کی منظوم تفسیرمطبعہ صدیقی میں ۱۲۱۳ھ مطابق ۱۷۱۸ء میں طبع ہوئی۔

۳۵۔ تفسیر ‹سورۂ یوسف› منظوم کراچی کے کتب خانہ عباسی میں موجود ہے۔

۳٦۔ تفسیر ‹سورۂ یوسف› منظوم ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۲۴ء میں لکھنؤ کے مطبعہ نولکشور میں طبع ہوئی۔

۳۷۔ تفسیر ‹سورۂ یوسف› بنام ‹نظم کشوری› لکھنؤ کے نولکشور پریس میں ۱۳۲٦ھ مطابق ۱۹۰۸ء میں طبع ہوئی۔

Marfat.com

۳۸ــ تفسیر «سورۂ یوسف» منظوم مــدراس کے مطبـعہ جعفریہ میں ۱۲۶۴
مطابق ۱۸۴۷ء میں طبع ہوئی۔

۳۹ــ «ریاض دلکشا» سورۂ یوسف کی منظوم تفسیر نوشتہ ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۸۶۴ء
کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں ہے۔

۴۰ــ سورۂ یس مترجم منظوم لاہور کے اللہ والے نے شائع کی۔

۴۱ــ شرح «ســورۂ یس» منظوم اردو نوشتہ ۱۲۵۰ھ مطابق ۱۸۳۴ء کتب خانہ
نواب سالارجنگ حیدرآباد دکن میں ہے۔

۴۲ــ تفسیر «سورۃ العصر» منظوم ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹۱۴ء دہلی کے نور محمد پریس
میں طبع ہوئی۔

۴۳ــ دہلی کے مجتبائی پریس میں ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء میں درج ذیل سورہ منظوم
علیحدہ علیحدہ طبع ہوئیں:

۱۔ سورۃ الکوثر ۲۔ سورۃ الفجر ۳۔ سورۃ الفیل ۴۔ سورۃ النازعات
۵۔ سورۃ الجمعــۃ۔

۴۴ــ «نور اسلام» تفسیر منظوم مخطوطہ ہے۔ کتاب «تذکرہ مخطوطات» جلد دوم
کے مرتب ڈاکٹر زور کا خیال ہے کہ شاہ عبدالعزیز کی تفسیر سے قصہ
یونس کو نظم کیا گیا ہے۔ اس میں چھ سو چھیاسٹھ (٦٦٦) ابیات ہیں۔

۴۵ــ «سورۂ مزمل» کا ترجمہ منظوم بطرز مثنوی مولانا روم علیگڑھ کے دفتر
اشاعت علوم سے شائع ہوا۔

Marfat.com

ـــ تفسیر «سورہ فاتحہ» بنام «تفسیر سورۂ شفا» منظوم از حسن محمد ابوالحسن دہلی کے مجتبائی پریس میں ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۲ع میں طبع ہوئی. یہ اٹھائیس صفحات پر مشتمل ہے.

ـــ فقیر محمد حسین خاں نے «رحمت خاص تفسیر سورۂ اخلاص» منظوم بمقام دہلی لکھی تھی. یہ سولہ صفحات پر مشتمل ہے اور ۱۳۰۹ھ مطابق ۱۸۹۱ع میں لکھی گئی تھی.

ـــ «تفسیر مرتضوی» منظوم از غلام مرتضی فیض آبادی ۱۱۹۴ھ مطابق ۱۷۸۰ع میں لکھی گئی. کل ایک سو اٹھائیس (۱۲۸) صفحات میں. یہ آصف الدولہ کے عہد میں لکھی گئی تھی. مخطوطہ ادارۂ ادبیات اردو حیدرآباد دکن میں ہے.

ـــ عجیب اتفاق ہے کہ ایک منظوم ترجمہ «تفسیر مرتضوی» کے نام سے ہی ہے. یہ «پارۂ عم» کا منظوم ترجمہ ہے. اس کے مصنف شاہ غلام مرتضی جنون میں. مخطوطہ ڈاکٹر مولوی عبدالحق کی لائبریری میں ہے. اس میں ایک منظوم دیباچہ بھی ہے. اس کا مطبوعہ نسخہ ۱۲۵۹ھ مطابق ۱۸۴۳ع میں نسخ ٹائپ میں مطبعہ طبی سے شائع ہوا تھا. ڈاکٹر عبدالحق کا خیال ہے کہ یہ مطبعہ شاید کلکتہ میں ہوگا.

مندرجہ بالا تذکرے پر غور کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کے اردو ترجموں میں علمائے کبار نے نظم کی طرف کوئی خاص توجہ نہ دی. اکثر جزوی ترجمے میں. جو مکمل میں وہ بھی علمائے کبار کے نہیں. یہ رجحان بہت صحیح معلوم ہوتا ہے. علمائے کبار اس چیز کا اچھی طرح

Marfat.com

ادراک رکھتے تھے کہ اولاً قرآن کے منظوم ترجموں میں لغزش کا اندیشہ بہ نسبت نثر کے بہت زیادہ ہے۔ ثانیاً صنف نظم کی پابندیوں میں کھوکر اصل مقصد قرآن کا اظہار مشکل ہے۔ ثالثاً پیغام قرآن کو عوام تک پہنچانے کے لئے نظم کی افادیت کئی گنا کم ہے اس کے علاوہ شرعاً بھی صنف نظم قرآن کے ترجمے کے لئے موزوں نہیں ہے۔

مذکورہ وجوہ کی بنا پر علمائے کبار قرآن کے منظوم ترجموں کو مستحسن نظروں سے نہیں دیکھتے تھے۔ ناچیز کی رائے بھی یہی ہے۔ قرآن کے ترجموں میں زیادہ سے زیادہ کوشش یہی ہونی چاہئے کہ قرآن کے قریب ترین معانی کو عوام تک اس طرح پیش کیا جائے کہ قرآن کا پیغام واضح طور پر سمجھ میں آجائے۔

Marfat.com

باب ہشتم

اٹھارویں صدی کے چند تراجم: تفصیلی تبصرہ

۱۔ ترجمہ شاہ مراد اللہ انصاری

۲۔ موضح قرآن از شاہ عبدالقادر محدث دہلوی

۳۔ تفسیر رفیعی از شاہ رفیع الدین محدث دہلوی

Marfat.com

(۱) ترجمہ و تفسیر مرادیہ

از

شاہ مراد اللہ انصاری قادری نقشبندی سنبھلی

اٹھارویں صدی عیسوی کے ترجموں میں ایک قابل ذکر ترجمہ شاہ مراد اللہ انصاری قادری نقشبندی سنبھلی کا ہے۔ انہوں نے اس کا نام « تفسیر مرادیہ » رکھا۔ اس کے علاوہ شاہ مراد اللہ انصاری نے پارۂ عم کا ترجمہ کیا جس میں سورۂ فاتحہ کا ترجمہ بھی شامل ہے۔ مکمل ترجمہ اور تفسیر یعنی « تفسیر مرادیہ » کی تصنیف کا سال ۱۱۸۴ھ مطابق ۱۷۷۰ع ہے۔ یہ ترجمہ اور تفسیر ۱۲۴۷ھ مطابق ۱۸۳۱ع ہوگلی میں طبع ہوا۔ صوبہ بنگال کی حکومت نے اس کو وہابی ادب سمجھ کر ضبط کر لیا تھا۔ حقیقت معلوم ہونے پر پابندی اُٹھ گئی اور پھر دوسرا ایڈیشن ۱۲۶۰ھ مطابق ۱۸۴۴ع میں کلکتہ میں طبع ہوا۔ اس کے بعد تیسرا ایڈیشن ۱۲۹۸ھ مطابق ۱۸۸۰ع میں کلکتہ کے مطبعہ ستاریہ سے طبع ہوا۔ اس کے بعد متعدد ایڈیشن طبع ہوتے رہے۔ ابتدائی ایڈیشن ٹائپ کے حروف میں چھپے ہیں۔ « تفسیر مرادیہ » شاہ عبدالقادر کے ترجمہ سے اکیس سال پیشتر لکھی گئی۔ خود مترجم اپنے ترجمے اور تفسیر کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

خدا نے اپنے فضل اور کرم سے اور حضرت نبی ﷺ کے طفیل سے عم سپارے کی تفسیر ہندی[1] زبان میں تمام کروادی۔ یہ تفسیر محرم کے مہینے کی

(۱) یہ بحث پچھلے باب میں کی جاچکی ہے۔ یہاں پر « زبان اردو » کو ہی « ہندی زبان کہا گیا ہے۔ دراصل یہاں « زبان ہندی » منسوب بہ ملک ہند ہے۔

Marfat.com

چوبیس تاریخ جمعہ کے دن گیارہ سو چوراسی ہجری تمام ہوکر پنچاسی شروع ہوا تھا تمام ہوئی۔

اس ترجمے اور تفسیر کا اسلوب بہت عام فہم اور سلیس ہے۔[۱] ان کا ترجمہ غلط معنوں اور تفسیروں سے پاک ہے۔ آج سے تقریباً ڈھائی سو سال پہلے لکھا ہوا ترجمہ ادبی لحاظ سے کتنا شستہ اور فصیح ہے۔ سورہ فاتحہ کا نمونہ درج ہے:

"سب تعریف اللہ کو ہے جو سارے جہاں کا، بہت مہربان، نہایت رحم والا، مالک انصاف کے دن کا، تجھی کو ہم بندگی کریں اور تجھی سے مدد چاہیں، چلا ہم کو راہ سیدھی، راہ ان کی جن پر تو نے فضل کیا نہ جن پر غصہ ہو اور بھکنے والے"۔

شاہ مراد اللہ انصاری سنبھلی کا ترجمہ با محاورہ بھی ہے اور ساتھ ہی ساتھ قرآنی متن کے الفاظ کی ترتیب کا پورا خیال بھی رکھا گیا ہے۔ "الضالین" کا ترجمہ "بھکنے والے" کیا ہے یہ ان کی علمیت کی دلیل ہے۔ آج کل کی طرح کئے کرائے ترجمے ان کے سامنے نہیں تھے بلکہ یہ ان کی فردی کوشش اور شخصی علمیت کا نتیجہ ہے۔

شاہ مراد اللہ انصاری سنبھلی کے پارۂ عم مع سورۂ فاتحہ کے مذکورہ ترجمے کو علیحدہ بھی طبع کیا گیا ہے۔ اسے بمبئی کے مطبع کریمی نے ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۲ع

(۱) مولانا محمد سالم قاسمی معتمد عومی مجلس معارف القرآن (اکیڈمی قرآن عظیم) دارالعلوم، دیوبند نے اپنی کتاب "قرآن مجید" کے ایک قدیم اردو ترجمہ میں "تفسیر مرادیہ" کی نثری خصوصیات کا ذکر کیا ہے۔ ناچیز کو مذکورہ کتاب حاصل نہ ہوسکی لہذا یہ بحث بھی نظر سے نہ گذری۔

Marfat.com

میں طبع کیا تھا.

پارۂ عم، و ، سورۂ فاتحہ ، کے ترجمے اور تفسیر کا نام ، خدا کی نعمت ، ہے. بقول ڈاکٹر عبدالحق:

، تفسیر کی زبان بہت صاف اور سادہ ہے. متروک الفاظ خال خال ہیں اور وہ بھی بہت معمولی . . . . . . اس کتاب کی زبان بارھویں[1] صدی کے اواخر کی زبان کا اچھا نمونہ ہے[2]،.

اس تفسیر پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا محمد سالم قاسمی لکھتے ہیں:

زبان اٹھارویں صدی کے اواخر کی زبان کا اچھا اور مثالی نمونہ ہے. اس دور کی اردو نثر مقفیٰ اور مسجع ہوتی تھی مگر تفسیر مرادیہ کی زبان میں سادگی، سلاست اور روانی ہے. اردو نثر کا یہ بالکل ابتدائی دور تھا اور اس وقت تک اردو نثر میں صرف چند ہی کتابیں لکھی جا سکی تھیں،.[3]

---

(۱) بارھویں صدی ، ہجری ،

(۲) اقتباس از رہنمائے صحت ، سب رنگ ڈائجسٹ ، قرآن نمبر، جلد سوم، اکتوبر ۱۹۷٦ع، صفحہ ۱۸۰

(۳) تذکرہ تراجم قرآنی ۱۹٦۸ع سلسلہ مطبوعات مجلس معارف القرآن، دار العلوم، دیوبند، صفحہ ۱۹ اور ۲۰

Marfat.com

(۲) موضح قرآن

از

علامہ شاہ عبدالقادر محدث دہلوی

قدیم و جدید ترجموں میں شاہ عبدالقادر کا ایک خاص مقام ہے۔ ان کا ترجمہ قرآن کے اردو ترجموں میں سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ انہوں نے قرآن کا ترجمہ کرنے میں بڑی جرأت سے ایک نئی روش اختیار کی۔ انہوں نے زبان اردو میں با محاورہ قرآنی ترجمہ کی طرح ڈالی۔ ان کا ترجمہ ادب اردو کے شاہکار تصانیف میں سے ایک ہے۔ آج سے تقریباً دو سو سال پیشتر نثر اردو ادب کے معیاری نمونہ کی بہترین مثال ہے۔ ان کے والد محترم شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، ان کے برادران اکبر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور شاہ رفیع الدین محدث دہلوی نے قرآن کی بڑی خدمات انجام دی ہیں۔ اس خاندان کا ذکر کرتے ہوئے مولانا عبدالماجد دریابادی اپنے مقدمہ ترجمہ قرآن میں فرماتے ہیں:

"ترجمہ کی راہ ہندوستان میں اگر شاہ دہلوی اور ان کے خاندان والوں نے نہ کھول دی ہوتی تو آج خدا معلوم کتنی دشواریوں کا سامنا ہوتا۔"[۱] عربی زبان میں جملے کی ترتیب اردو زبان سے بالکل مختلف ہے۔ جب ہم عربی کے کسی جملے کا لفظی ترجمہ کرنا چاہیں تو اردو میں جملہ کچھ بے ہنگم سا ہو جاتا ہے۔

---

(۱) مولانا عبدالماجد دریابادی در مقدمہ ترجمہ قرآن مطبوعہ ۱۹۵۲ع

Marfat.com

مثال کے طور پر مختصر ترین جملہ پیش ہے:

جاء احمد

ترجمۂ لفظی: آیا احمد

ترجمۂ منطق یا با محاورہ ترجمہ: احمد آیا

ملاحظہ ہو پہلا لفظ آخری ہوگیا اور آخری لفظ پہلا ہوگیا۔ اسی طرح سے جملہ جتنا طویل ہو اتنا ہی اس کی اردو ترتیب میں منطق و عقل سے کام لینا پڑتا ہے ورنہ مفہوم سمجھنا نہایت دشوار ہو جاتا ہے۔ شاہ عبدالقادر نے اس امر کا گہرائی سے مطالعہ کیا اور تحت اللفظ ترجمہ کی گرانیٔ فہم کو محسوس کیا۔ لہذا انہوں نے با محاورہ ترجمہ کی بنیاد ڈالی۔ قرآن حکیم کے با محاورہ ترجمے کو علما بڑے شک و شبہ کی نظر سے دیکھتے تھے لیکن شاہ عبدالقادر نے بڑی جرأت اور ہمت سے اس ذمہ داری کو بخوبی مکمل کیا۔ ان کا یہ با محاورہ ترجمہ بہت ہی مستند، ثقہ اور صحیح ترجمہ ہے۔ لسانی اعتبار سے اس قدر عمدہ ہے کہ حیرت ہوتی ہے کہ دو سو سال قبل اتنا سادہ لیکن ادبی ترجمہ ظہور پذیر ہوا۔ ترجمہ کے لیئے الفاظ کا انتخاب ان کے تحریر کردہ لفظ سے بہتر نہیں ہوسکتا۔ اسلوب اتنا طبیعی اور پر اثر کہ زمانۂ جدید کے بعض تراجم سے بہتر۔ اسلوب کے لیئے ملاحظہ ہو یہ آیت:

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّآ أَن تَأْتِيَهُمُ ٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ أَوْ يَأْتِىَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِىَ بَعْضُ ءَايَـٰتِ رَبِّكَ ۗ يَوْمَ يَأْتِى بَعْضُ ءَايَـٰتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَـٰنُهَا لَمْ تَكُنْ ءَامَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِىٓ إِيمَـٰنِهَا خَيْرًا ۗ قُلِ ٱنتَظِرُوٓا۟ إِنَّا مُنتَظِرُونَ ﴿١٥٨﴾

(۱) الانعام، ۱۵۸

Marfat.com

ترجمہ:
کاھے کی راہ دیکھتے میں لوگ، مگر یہی کہ ان پر آویں فرشتے، یا آوے تیرا رب، یا آوے کوئی نشان تیرے رب کا؟ جس دن آوے گا ایک نشان تیرے رب کا، کام نہ آوے گا ایمان لانا کسی کا، جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا یا اپنے ایمان میں کچھ نیکی نہ کی تھی۔ تو کہہ: راہ دیکھو، ہم بھی راہ دیکھتے میں۔

ملاحظہ ہو مندرجہ بالا آیات کا ترجمہ کس سلاست اور آسانی سے کردیا۔ یہ سہل ممتنع نہیں تو کیا ہے۔ قرآن تحریر کی شکل میں نہیں بلکہ تقریر یا خطاب کی شکل میں رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا تھا۔ قرآن کی اس روح کو شاہ عبدالقادر نے کتنی خوبی سے قائم رکھا ہے۔ ایک اور آیت کا ترجمہ بطور مثال درج ہے:

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۤءُ وَيَقْدِرُ ۚ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۗ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾[1]

ترجمہ:
اللہ کشادہ کرتا ہے روزی جس کو چاہے اور تنگ۔ اور وہ ریجھے میں دنیا کی زندگی پر۔ اور دنیا کی زندگی کچھ نہیں آخرت کے حساب میں مگر تھوڑا برتنا۔

مندرجہ بالا ترجمے میں «فرحوا» کا ترجمہ «ریجھے» کیا ہے۔ یہاں لفظ «ریجھے» برمحل اور موزوں ہے۔ یہ ترجمہ شاہ عبدالقادر کی عبقریت اور علیت کا مسلم ثبوت ہے۔

(۱) الرعد، ۲۶

Marfat.com

مولانا شاہ عبدالقادر جب ترجمہ سے فارغ ہوگئے تو لوگوں کے اصرار پر حواشی لکھنے شروع کئے۔ یہ فوائد یا مختصر تفسیر ہے۔ اس کا تاریخی نام "موضح قرآن" ہے جس سے سن ہجری ۱۲۰۵ نکلتا ہے۔ اس وقت سن عیسوی ۱۷۹۰ تھا۔ بعض حضرات "موضح القرآن" لکھتے ہیں لیکن صحیح "موضح قرآن" ہی ہے کیونکہ اسی سے تاریخ یعنی ۱۲۰۵ نکلتی ہے۔ ملاحظہ ہو:

م = ۴۰
و = ٦
ض = ۸۰۰
ح = ۸
ق = ۱۰۰
ر = ۲۰۰
ا = ۱
ن = ۵۰

موضح قرآن = ۱۲۰۵

یہ ترجمہ پہلی مرتبہ سید عبداللہ ابن سید بہادر علی نے دہلی کے مطبعہ احمدی میں طبع کروایا تھا۔ اس ایڈیشن پر تاریخ طبع ۲۷ جمادی الاولی ۱۲۴۵ھ مطابق ۱۸۲۹ع لکھی ہوئی ہے۔ اس کے بعد دوسرا ایڈیشن ۱۲۵۳ھ مطابق ۱۸۳۷ع میں کلکتہ سے شائع ہوا۔ یہ دو جلدوں پر مشتمل تھا۔ پہلی جلد سورۂ فاتحہ سے سورۂ کہف تک اور دوسری جلد سورۂ مریم سے سورۂ ناس تک ہے۔ "موضح قرآن" کے ساتھ پہلی مرتبہ دہلی کے مطبعہ احمدی ۱۳۰۷ھ مطابق ۱۸۸۹ع میں

Marfat.com

طبع ہوا۔ اس کا پشتو ترجمہ از محمد فتح اللہ قندھاری نائب مفتی ریاست بھوپال ۱۲۷۸ھ مطابق ۱۸۶۱ء بھوپال کے مطبعہ سکندری سے طبع ہو چکا ہے۔ اس کے قلمی نسخے رضا لائبریری، رام پور اور ادارۂ ادبیات اردو حیدرآباد دکن میں موجود ہیں۔ شاہ عبدالقادر کے ترجمہ اور تفسیر "موضح قرآن" کے متعدد ایڈیشن بر صغیر ہند و پاک سے شائع ہو چکے ہیں۔ تاج کمپنی کا نام خاص طور سے قابل ذکر ہے۔ انہوں نے مختلف ایڈیشن مختلف احجام اور مختلف تجلید میں بہت خوبصورتی سے طبع کئے ہیں۔ ناچیز کی نجی لائبریری میں مندرجہ ذیل ایڈیشن موجود ہیں جن سے استفادہ کیا گیا:

۱ — ضخامت ایک ہزار بارہ (۱۰۱۲) صفحات، طول ساڑھے سات انچ اور عرض پانچ انچ ہے۔ حروف خوبصورت اور طباعت واضح۔ کاغذ عمدہ سفید۔ جلد پلاسٹک۔ تاج کمپنی لمیٹڈ، قرآن منزل، لاہور نے طبع کر کے شائع کیا ہے۔ مینجنگ ڈائرکٹر شیخ عنایت اللہ۔ ہر صفحے پر گیارہ سطریں ہیں۔ خوبصورت سبز رنگ کی زمین پر قرآنی عربی متن ہے۔ اس کے تحت شاہ عبدالقادر کا ترجمہ ہے۔ حاشیہ پر "موضح قرآن" ہے۔ آخر میں دعا ختم القرآن اور رموز اوقاف قرآن مجید کے علاوہ اللہ تعالی کے اسماء الحسنی ہیں۔

۲ — ضخامت ایک ہزار بارہ (۱۰۱۲) صفحات، طول ساڑھے سات انچ اور عرض ساڑھے پانچ انچ ہے۔ چکنے رنگین کاغذ پر خوشنما سبز رنگ کی زمین پر قرآنی عربی متن ہے۔ تحت السطر اردو ترجمہ ہے۔ حاشیہ پر تفسیر "موضح قرآن"، کتابت بہت خوبصورت موتیوں کی لڑی کی طرح متناسب اور متناسق۔ طباعت عکسی بہت صاف اور واضح۔ جلد مضبوط اور

Marfat.com

خوبصورت۔ آخر میں دعاءِختم القرآن، رموز اوقاف قرآن مجید، قرآن کی سورتوں کی فہرست، اسماءاللہ الحسنیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے القاب با برکت ہیں۔

۲ – ضخامت سات سو بتیس (۷۳۲) صفحات، طول ساڑھے سات انچ اور عرض پانچ انچ ہے۔ عمدہ سفید کاغذ گہری سبز زمین پر قرآنی عربی متن اور تحت السطر اردو ترجمہ ہے۔ حاشیہ پر "موضح قرآن" طبع ہے۔ ہر صفحہ پر بارہ سطریں ہیں۔ کتابت اور طباعت اچھی ہیں۔ جلد پلاسٹک کور ہے۔

شاہ عبدالقادر کے ترجمہ کے تقریباً ایک سو بیس (۱۲۰) سال بعد مولانا محمود حسن شیخ الہند نے شاہ عبدالقادر کے ترجمہ کو سامنے رکھ کر اپنا ترجمہ لکھا ہے۔ وہ شاہ عبدالقادر کے ترجمے سے بے حد متاثر تھے۔ در حقیقت شاہ عبدالقادر کا ترجمہ ہے ہی قابل ہزار ستائش۔ مولانا محمود حسن شیخ الہند جیسے عظیم عالم ان کے مداح تھے۔ انہوں نے شاہ عبدالقادر کی تعریف متعدد صفحات میں فرمائی ہے، بعض اقتباسات پیش ہیں:

"ترجمہ میں اختصار و سہولت اور الفاظ قرآنی کی لفظی اور معنوی موافقت اور صرف لغوی معنی پر بس نہیں بلکہ معنی مرادی اور غرض اصلی کا ہر موقع پر بہت لحاظ رکھتے ہیں اور ترجمہ میں کبھی ایسا لفظ لاتے ہیں جس کی وجہ سے اگر کسی قسم کا اجمال اور اشکال ہو تو زائل ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات ایک لفظ کا ترجمہ ایک جگہ کچھ فرماتے ہیں اور دوسری جگہ کچھ اور حالانکہ معنی لغوی اس کے اس لفظ کے ایک ہی ہیں مگر ہر مقام کے مناسب جدے جدے

Marfat.com

عنوان سے بیان فرماتے ہیں۔

آگے چل کر مولانا محمود حسن شیخ الہند فرماتے ہیں:

"ترجمہ موصوف جملہ تراجم میں ممتاز اور مفید تر نظر آتا ہے اور بنظر فہم و انصاف اس کا مستحق ہے کہ سہل ممتنع کے ساتھ ملقب ہو۔ یہ حضرت ممدوح کا کمال ہے کہ ہر موقع پر جملہ امور پیش نظر رہتے ہیں اور ترجمہ میں حسب حاجت ان کی رعایت کرتے ہیں اور اسی کے مطابق الفاظ بھی ان کو بسہولت مل جاتے ہیں گویا محاورات و لغات اردو بھی سب سامنے رہتے ہیں۔ جس کو مناسب سمجھا بےتکلف لے لیا اور اس پر ترجمہ اپنے محدود احاطہ سے ایک قدم آگے نہیں بڑھ سکتا۔ شاہ عبدالقادر جو با محاورہ ترجمہ کے بانی اور امام ہیں اور یہی وجہ ہے جو اسلاف ممدوحین کے بعد اس زمانے میں جس نے اس میدان میں قدم رکھا اس نے جناب شاہ صاحب ممدوح کا اتباع کیا اور با محاورہ ترجمہ کرنے کو اختیار کیا۔ جس پر کسی کا شعر یاد آتا ہے:

ہر مرغ کہ پرزد بہ تمنائے اسیری
اول بشگون کرد طواف قفس ما۔[۱]

شیخ الہند مولانا محمود حسن مزید فرماتے ہیں:

"اور یہ امر بھی خوب معلوم ہوگیا کہ جیسے حضرت شاہ رفیع الدین رحمت اللہ علیہ کا یہ کمال ہے کہ تحت لفظی ترجمہ کا التزام کر کے ایک ضروری حد تک

(۱) مقدمہ، موضح الفرقان، ترجمہ قرآن از مولانا محمود حسن شیخ الہند صفحہ ۴، شائع کردہ مدینہ بک ڈپو، اردو بازار، جامع مسجد، دھلی۔

Marfat.com

سہولت اور مطلب خیزی کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا ایسے ہی حضرت مولانا عبدالقادر رحمت اللہ علیہ کا یہ کمال ہے کہ با محاورہ ترجمہ کا پورا پابند ہوکر پھر نظم و ترتیب کلمات قرآن اور معانی لغویہ کو اس حد تک نباہا ہے کہ زیادہ کہتے ہوئے تو ڈرتا ہوں مگر اتنا ضرور کہتا ہوں کہ ہم جیسوں کا ہرگز کام نہیں۔ اگر ہم ان کے کلام کی خوبیوں کو اور ان اغراض اور اشارات کو جو ان کے سیدھے سادے مختصر الفاظ میں میں سمجھ جائیں تو ہم جیسوں کے فخر کے لئے یہ امر بھی کافی ہے۔"

بعد از ایں شیخ الہند مولانا محمود حسن فنی اور تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے شاہ عبدالقادر کے ترجمۂ قرآن کے بارے میں یوں قلمبند کرتے ہیں:

"حضرت شاہ صاحب ترتیب قرآنی کا بہت خیال رکھتے ہیں اور اصل اور ترجمہ کی مطابقت میں بہت زیادہ سعی فرماتے ہیں، مگر چونکہ ترجمۂ با محاورہ کا التزام کیا ہے اس لئے بضرورت توضیح و تسہیل بعض مواقع میں تقدیم و تاخیر لازم ہے مگر جیسا کہ آٹے میں نمک، یہ نہیں کہ آخر کا ترجمہ اول اور اول کا آخر ہو جائے الغرض فصل بعید سے احتراز رکھتے ہیں۔ الا ما شاء اللہ، کسی خاص ضرورت کے وقت میں دو تین کلموں کا فصل ہو جائے اور وہ بھی نادر کالمعدوم۔ دیکھیے عربی زبان میں مضاف کو مقدم ذکر کرتے ہیں اور اردو کا محاورہ یہ ہے کہ مضاف الیہ کو مقدم کرتے ہیں۔ شاہ صاحب کے ترجمہ میں اس قسم کی مثالیں کثرت سے ملیں گی مثلاً: علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم، کا ترجمہ با محاورہ کریں گے تو "ان کے دل پر اور ان کے کان پر اور ان کی آنکھوں پر" کیا جائے گا اور ترجمہ تحت لفظی میں "اوپر دلوں ان کے کے اور اوپر کانوں ان کے کے اور اوپر آنکھوں ان کے کے" کہنا پڑے گا مگر سب جانتے ہیں کہ ایسے اختلاف جتنے بھی ہوں ان میں کوئی حرج نہیں، بلکہ ضروری ہیں۔

Marfat.com

با محاورہ ترجمہ کرنے والے کو اس سے مفر نہیں لیکن حضرت شاہ صاحب کی احتیاط قابل تحسین اور لائق قدر ہے کہ اس پر بھی ہر جگہ مضاف الیہ کو مقدم نہیں کرتے بلکہ جہاں ترجمہ میں ذرا گنجائش مل جاتی ہے وہاں اتنے قلیل تغیر کو بھی پسند نہیں کرتے۔ ترتیب قرآنی کو ہی اختیار فرماتے ہیں۔ دیکھو «الحمد للہ رب العالمین» میں چونکہ «رب العالمین» مضاف مضاف الیہ مل کر صفت واقع ہونے میں اس کے ترجمہ میں یہ گنجائش نکل آئی کہ ترجمہ محاورہ کے خلاف بھی نہ ہو اور کلام الٰہی کی ترتیب بھی باقی رہے اس لئے «رب العالمین» کا ترجمہ اصلی ترتیب پر رکھا اور «مالک یوم الدین» بھی صفت واقع ہوا ہے مگر اس میں دو اضافتیں مجتمع ہیں۔ اول اضافت میں اصلی ترتیب باقی رکھنے کی گنجائش ہے دوسری اضافت میں نہیں اس لئے ترجمے میں «مالک» کا ترجمہ اصل کے موافق مقدم رکھا اور «یوم» کے ترجمے کو محاورۂ اردو کے موافق «دین» سے مؤخر کر دیا چنانچہ سب پر ظاہر ہے اس میں کسی کو تردد نہیں صرف توضیح اور تسہیل کی غرض سے ہم نے عرض کر دیا لیکن بعض مقامات ایسے بھی ہیں کہ وہاں محاورۂ اردو کے ساتھ ترتیب قرآن کا لحاظ رکھنا دشوار ہے۔ حضرت شاہ صاحب ان مقامات میں بھی اپنی غائر اور باریک بین نظر سے ایسا اسلوب اختیار فرماتے ہیں کہ محاورہ کی پابندی کے ساتھ ترتیب بھی باقی رہے، یا فرق آئے تو خفیف و لطیف۔

بعینہ یہی حال ہے فعل اور فاعل اور مفعول اور جمیع متعلقاتِ فعل کا۔ اور صفت موصوف، حال تمیز وغیرہ کا کہ اکثر مواقع میں ترتیب کی موافقت فرماتے ہیں اور بہت سے مواقع میں اسی تغیر لطیف مذکورۂ بالا سے کام لیتے ہیں۔

اور سنیئے حروف روابط جن کو حروف جر بھی کہتے ہیں جیسے ل، ب، علی

Marfat.com

الیٰ، مِن، عَن، فی بہت کثرت سے مستعمل ہیں مگر کلام عرب میں یہ حروف ہمیشہ اپنے معمول پر مقدم ہوتے ہیں اور ہمارے محاورہ میں علی العموم مؤخر بولے جاتے ہیں مگر شاذ و نادر۔ لیکن ان میں بعض تو ایسے ہیں کہ ان کا مؤخر ہونا ضروری ہے۔ ہماری زبان میں ان کو مقدم لانے کی کوئی ضرورت ہی نہیں جیسے مِن اور عَن۔ سب کو معلوم ہے کہ «مما رزقنا ہم» کے ترجمے میں اردو زبان کے اندر ممکن نہیں کہ «مِن» کا ترجمہ مقدم ہوسکے اور ترتیب قرآنی کی موافقت کی جاسکے۔ ایسے ہی «لا تجزی نفس عن نفس» کے ترجمہ میں کوئی صورت نہیں کہ «عَن» کا ترجمہ نفس کے ترجمہ سے مقدم ہوسکے اسی وجہ سے تحت لفظی ترجمہ میں بھی یہ تغیر گوارا کرنا ہوتا ہے اور اس میں کسی کو تأمل نہیں ہوسکتا اور بعض ایسے ہیں کہ ان کو مقدم کرنا تو درست ہے مگر محاورہ کے خلاف ہے۔ سو تحت لفظی ترجمہ میں ان کو نظم قرآنی کے موافق مقدم لا سکتے ہیں مگر با محاورہ ترجمہ کے لئے ان کو بھی مؤخر کرنا ضروری ہوگا جیسے علیٰ، الیٰ وغیرہ حروفِ مذکورہ۔ دیکھئے «ختم اللہ علی قلوبہم» کے تحت لفظی ترجمہ میں «مہر کردی اللہ نے اوپر دلوں ان کے کے» کہنا مناسب ہوگا اور با محاورہ ترجمہ میں «مہر کردی اللہ نے ان کے دلوں پر» کہنا ٹھیک سمجھا جائے گا۔ پہلی صورت میں لفظ عَلیٰ اپنی اصلی ترتیب پر رہا۔ دوسری صورت میں تھوڑا سا بقدرِ ضرورت اپنی جگہ سے ہٹ گیا۔ اسی پر دیگر حروف کو قیاس فرما لیجئے سو اول تو یہ حروف فی نفسہ غیر مستقل اور دوسروں کے تابع ہیں ان کا تقدم و تأخر چنداں قابل اعتبار نہیں۔ دوسرے بے وجہ نہیں بلکہ ضرورت اور حاجت بلا نفع کی وجہ سے کرنا ہوا۔ تیسرے اتنا لطیف وخفیف کہ ترجمہ تحت لفظی میں بھی بعض مواقع میں قابل قبول اور ضروری سمجھا جاتا ہے۔ ان سب کے بعد پھر وہی بات ہے جو پہلے عرض کرچکا ہوں یعنی جہاں کچھ گنجائش

Marfat.com

نکل آتی ہے وہاں حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ اس خفیف قابل قبول تغیر کو بھی چھوڑ کر اعلی ترتیب کو قائم رکھتے ہیں اور ایسا ترجمہ کرتے ہیں جو ترتیب قرآنی کی پابندی کے ساتھ محاورہ کے بھی مخالف نہ ہونے پائے۔ اس کی مثالیں حروفِ مذکورہ کے متعلق جگہ جگہ موجود ہیں مثلاً "الاعلی الخاشعین" کا ترجمہ فرمایا ہے "مگر انہی پر جن کے دل پگھلے ہیں" یعنی اللہ سے ڈرتے ہیں اور عاجزی کرتے ہیں۔ دیکھ لیجئے لفظ "علیٰ" کے ترجمہ کو مقدم رکھا "خاشعین" پر اور محاورہ کے مخالف بھی نہیں ہو۔

الحاصل حضرت شاہ صاحب جگہ جگہ ترتیب میں تصرف کرتے ہیں مگر جچا تلا بقدر ضرورت اور عند الحاجت نہایت غور اور احتیاط کے ساتھ جس کی وجہ سے ممدوح علیہ رحمۃ اللہ کا ترجمہ جیسے استعمالِ محاورات میں بے نظیر سمجھا جاتا ہے ویسا ہی با وجہ پابندی محاورہ قلت تغیر اور خفت تبدل میں بھی بے مثل ہے "فللہ درہ ثم للہ درہ" اس کے سوا بعض بعض تصرفات خفیفہ مفیدہ اور بھی کر جاتے ہیں۔ مثلاً ترجمہ میں کوئی لفظ مختصر بڑھا دیتے ہیں جس سے مطلب واضح ہوجائے یا مرادِ خداوندی مبین ہوجائے سو یہ امر ایسا ہے کہ ترجمہ تحت لفظی میں بھی اس کی نظائر موجود ہیں ایسا ہی ترجمہ میں بھی بعض الفاظ کو چھوڑ بھی جاتے ہیں مثلاً بعض مواقع میں "اِنّ" کا ترجمہ نہیں کرتے۔ "یا اَبت" کے ترجمہ میں "اے میرے باپ" نہیں کہتے صرف "اے باپ" پر قناعت کرجاتے ہیں۔ "یا بنیّ" کا ترجمہ "اے میرے چھوٹے بیٹے" کی جگہ فقط "اے بیٹے" فرمایا ہے۔ ایسے ہی "یا رب" کا ترجمہ "اے رب" متعدد مواقع میں اختیار فرمایا ہے سو اس قسم کے تصرفات میں کچھ حرج نہیں۔ ترجمہ لفظی تک میں ان کی گنجائش ہے۔

اب باقی رہی دوسری بات کہ حضرت شاہ صاحب نے اپنے ترجمے میں کن کن

Marfat.com

ور کا خیال رکھا ہے اور اس میں کیا کیا فائدے ہیں۔ سو یہ بات تو ظاہر نظر
ل ہے کہ حضرت ممدوح عامۃً چند باتوں کا بہت لحاظ رکھتے ہیں۔ ترجمہ
ں اختصار وسہولت اور الفاظ قرآنی کی لفظی اور معنوی موافقت اور صرف لغوی
نی پر بس نہیں بلکہ معنی مرادی اور غرضِ اصلی کا ہر موقع میں بہت لحاظ
رکھتے ہیں اور ترجمہ میں کبھی ایسا لفظ لاتے ہیں جس کی وجہ سے اگر
کسی قسم کا اجمال اور اشکال ہو تو زائل ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات ایک لفظ کا
رجمہ ایک جگہ کچھ فرماتے ہیں اور دوسری جگہ کچھ۔ اور حالانکہ معنی لغوی
ں لفظ کے ایک ہی ہیں مگر ہر مقام کے مناسب جدے جدے عنوان سے
یان فرماتے ہیں جس سے قرآن کی غرض اور مراد سمجھنے میں بڑی مدد ملتی
ہے۔ اسی سہولت اور وضاحت کی رعایت سے کبھی مضمونِ ایجابی کو عنوانِ سلبی
ں ادا کرتے ہیں اور اکثر مواقع میں نفی اور استثنا کی جدا جدا ترجمہ نہیں
تے بلکہ حصر جو اس سے مقصود ہے اس کو مختصر ہلکے لفظوں میں محاورہ
ے موافق بیان کر جاتے ہیں۔ حال، تمیز، بدل وغیرہ حتی کہ مفعولِ مطلق کے
رانات کی رعایت رکھتے ہیں اور خوبی یہ ہے کہ اردو کے محاورہ کے موافق
لہ الفاظ اور معانی دونوں کے متعلق بوجوہ متعددہ بہت غور اور رعایت سے کام
یا ہے اور مطالب ومقاصد کی تسہیل اور توضیح میں پورے خوض اور احتیاط
ملحوظ رکھا ہے۔ اہلِ فہم توجہ فرمائیں گے تو اِنشاء اللہ ان کو ہماری
ں کی صداقت جگہ جگہ برابر ملے گی۔ ہم کو کسی ماول کی حاجت نہیں اور
وکلا ہمارا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ فوائد مذکورہ کا اور کسی نے خیال نہیں
۔ فضلائے معتبرین مشہورین وغیرہ علماء کے تراجم میں ہر ایک نے اس قسم
فوائد کی اپنی اپنی فہم اور رائے اور مصلحت اور گنجائش کے موافق ضرور
فرمایا ہے مگر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شاہ صاحب ممدوح

Marfat.com

نے چونکہ ہر موقع پر ان چھوٹے بڑے فوائد متعددہ کی طرف پوری توجہ فرمائی ہے۔ اور ترجمہ میں ہر موقع پر ان کا اہتمام رکھا ہے۔ اس لئے "کما" اور "کیفا" دونوں طرح یہ امور موضح قرآن میں زائد ہیں جن کی وجہ سے ترجمہ موصوف جملہ تراجم میں ممتاز اور مفید تر نظر آتا ہے۔ اور بنظرِ فہم و انصاف اس کا مستحق ہے کہ سہل ممتنع کے ساتھ ملقب ہو۔ یہ حضرت ممدوح کا کمال ہے کہ ہر موقع پر جملہ امور پیش نظر رہتے ہیں اور ترجمہ میں حسب حاجت ان کی رعایت کرتے ہیں اور اسی کے مطابق الفاظ بھی ان کو بسہولت مل جاتے ہیں گویا محاورات و لغاتِ اردو بھی سب سامنے رہتے ہیں جس کو مناسب سمجھا بے تکلف لے لیا اور اس پر ترجمہ اپنے محدود احاطہ سے ایک قدم آگے نہیں بڑھ سکتا۔ فبارك الله فی حسناته وافاض علینا من برکاته۔ یہ بات کس قدر قابل قدر اور مفید ہے کہ حضراتِ مفسرین اور شراحِ حدیث کے مبسوط ارشادات کا خلاصہ بسہولت ہر درجہ کے مسلمانوں کو ایک لفظ سے سمجھ میں آسکے بلکہ بعض مواقع میں تو حضرت شاہ صاحب کا ایک دو لفظ وہ کام دیتا ہے کہ مبسوط ارشادات سے احق بالقبول معلوم ہوتا ہے۔ "ان فی ذلك لآیات للعالمین"۔

"اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جیسے یہ چند فوائد عرض کیئے ہیں ایسے ہی چند مثالیں بھی کسی موقع سے عرض کردی جائیں جن سے ہمارے معروضات کی تصدیق ہوجائے اور ناظرین کے لئے تسکین اور اطمینان کا باعث ہو۔ سو اول ہی سے لیجئے۔ دیکھئے "بسم الله" کا ترجمہ محاورہ کے مطابق کیا جس میں توضیح اور اختصار دونوں کی بقدر مناسب رعایت ہے۔ اس سے بہتر اور خوبصورت ترجمہ اردو میں سمجھ میں نہیں آتا۔ اور رحمان اور رحیم جو مبالغہ کے صیغے ہیں ان کے مبالغہ کو بھی ظاہر فرما دیا اور لطیف اشارہ دونوں کے فرق مراتب کی طرف بھی کرگئے۔ جتنے تراجم سابقہ میں ان میں مبالغہ سے تعرض نہیں فرمایا

اس کے بعد سورۂ فاتحہ میں بھی "رحمٰن" اور "رحیم" کا ترجمہ ایسا ہی کیا گیا۔ "یوم الدین" کا ترجمہ جملہ حضرات نے "روز جزا" یا "دن جزا کا" فرمایا ہے مگر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ نے صاف لکھ دیا ہے کہ میں نے عوام کی زبان میں ترجمہ کیا ہے اور عوام کے کلام میں جزا کا لفظ شائع اور مستعمل نہیں۔ دوسرے اہلِ لغت اور حضرات مفسرین نے "دین" کے معنی جزا اور حساب دونوں فرمائے ہیں۔ ان وجوہ سے غالباً حضرت ممدوح نے جزا کے بدلے "انصاف" کا لفظ اختیار فرمایا کہ عوام میں بھی شائع ہے اور اسی ایک لفظ میں جزا اور حساب دونوں آ گئے۔ "اھدنا الصراط المستقیم" جملہ حضرات "ہدایت" کا ترجمہ کبھی تو لفظ ہدایت سے کر جاتے ہیں اس لئے کہ لفظ "ہدایت" فارسی اردو میں برابر مستعمل ہے اور کبھی اپنی زبان میں ترجمہ کرتے ہیں تو "ہدایت" کا ترجمہ رستہ دکھانے" اور راہ نمائی کے ساتھ کرتے ہیں مگر حضرت ممدوح علی العموم "ہدایت" کا ترجمہ اپنی ہی زبان میں فرماتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ لیکن ہر موقع پر اس کا بھی لحاظ کرتے ہیں کہ "ہدایت" کے کون سے معنی اس موقع کے مناسب ہیں کیونکہ "ہدایت" کے لغتِ عرب میں دو معنی ہیں؛ ایک صرف راستہ دکھلا دینا، دوسرے "مقصود تک پہنچا دینا" اول کو "ارا‌ءت" دوسرے کو "ایصال" کہتے ہیں اس لئے اوروں نے "اھدنا" کا ترجمہ "دکھا ہم کو" فرمایا ہے اور شاہ صاحب "چلا ہم کو" فرماتے ہیں جس سے "ایصال" کی طرف اشارہ کرنا مفہوم ہوتا ہے۔ اسی طرح پر "ھدی للمتقین" میں اور حضرات نے "ھدی" کے ترجمہ میں "رہنما" یا "راہ دکھاتی ہے" فرمایا ہے اور حضرت ممدوح نے "راہ بتلاتی ہے" فرمایا ہے۔ چونکہ "اھدنا" میں "ہدایت" حق تعالیٰ کی صفت ہے تو وہاں "چلانے" کا لفظ لائے ہیں اور اس موقع میں "ہدایت" قرآن کی صفت ہے تو اس لئے "راہ بتانے" کا لفظ بیان فرمایا ورنہ دونوں جگہ

Marfat.com

مقصود ایصال کی طرف اشارہ کرنا معلوم ہوتا ہے۔ فرحمہ اللہ ما ادق نظرہ وا
الفاظہ۔ «متقین» میں تقوی کا ترجمہ سب حضرات مرحومین نے «پرھیزگار
فرمایا ہے جو تفاسیر کثیرہ کے موافق ہے پھر حضرات مفسرین نے اس پر شبہ
کہ «ھدایت» کے محتاج گمراہ ہیں نہ متقی۔ اس لئے «ھدی للضالین» فرمانا چ
تھا۔ بعض حضرات نے «متقین» کے معنی «صائرین إلی التقوی» کے لےکر جو
دیا۔ بعض نے دیگر جوابات دےکر شبہ کا قلع قمع کیا حضرت شاہ صاحب
طبعِ لطیف اور باریک بیں نظر اس طرف گئی کہ تقوی کا ترجمہ «ڈر»
«خوف» کے ساتھ کرنا پسند کیا۔ جو «تقوی» کے اصلی اور لغوی معنی میں
«متقین» سے وہ لوگ مراد لئے جن کے دل میں اللہ تعالی کا ڈر ہے اس
«ھدی للمتقین» کا ظاہر اور معروف ترجمہ یعنی «راہ دکھاتی ہے پرھیزگاروں
اس کو چھوڑ کر «راہ بتلاتی ہے ڈر والوں کو» اختیار فرمایا جس سے شبہ مذ
کے خطور کا موقع ہی نہ رہا جوکہ جواب کی حاجت ہو اور اگر «ھدای
سے ایصال مراد لیں جیسا کہ ترجمہ میں اس کی طرف اشارہ مفہوم ہوتا ہے
پھر شبہ کیا کسی وہمی کے توہم کی بھی گنجائش نہیں۔ آگے دیکھیئے «یؤم
بالغیب» کے ترجمہ میں اگر «ایمان لاتے ہیں ساتھ غیب کے» یا «غیب پر
جانے تو بہت صحیح اور ظاہر کے موافق ترجمہ ہے اور لفظ «ایمان» اور «غی
دونوں ایسے مشہور ہیں کہ دوسرے لفظوں سے ان کے ترجمے کرنے کی ضرو
نہیں لیکن لفظ «ایمان» اصطلاحِ شرع میں دو معنی میں مستعمل ہوتا ہے:
نفسِ تصدیق اور یقینِ قلبی جو ضروریاتِ دین کے ساتھ متعلق ہو جس کو حق
ایمانی سے بھی تعبیر کرتے ہیں اور معنی لغوی کے بالکل مطابق ہے۔ دوس
تصدیق اور اعمالِ ایمانی کا مجموعہ جس کو ایمانِ کامل بھی کہتے ہیں سو
تو حضرت شاہ صاحب کی عام عادت ہے کہ حتی الوسع ترجمہ میں اردو کے

Marfat.com

کو اختیار فرماتے ہیں دوسرے لفظ "ایمان" جب دو معنوں میں مستعمل ہے تو حضرت ممدوح کے اصول کے موافق ضرور ہوا کہ ترجمہ میں ایسا لفظ لائیں کہ "ایمان" کے جو معنی اس جگہ مراد ہیں ان کی تمین ہوجائے اور دوسرا احتمال نہ رہے۔ علیٰ ھذا لفظ "غیب" میں اجمال ہے۔ معلوم نہیں کس چیز سے غائب ہونا مراد ہے ان وجوہ سے وہ صحیح اور ظاہر ترجمہ جس کا ذکر ہوچکا اس کو چھوڑ کر یہ ترجمہ اختیار فرمایا "یقین کرتے ہیں بن دیکھے" جس سے یہ معلوم ہوگیا کہ امت میں "ایمان" کے اول معنی مراد ہیں نہ دوسرے۔ اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ غیب کے یہ معنی ہیں کہ جن چیزوں کو انہوں نے نہیں دیکھا اور ان کے علم و ادراک سے غائب ہیں جیسے دوزخ، بہشت، پل صراط، وزنِ اعمال عذابِ قبر، فرشتے، جنات، سو وہ لوگ ان سب چیزوں کا اللہ اور رسول کے فرمانے سے یقین کرتے ہیں مع ھذا حضراتِ مفسرین رحمہم اللہ نے جو "بالغیب" میں چند احتمال ذکر فرماتے ہیں ان میں سے ایک معنی جو ظاہر اور راجح ہیں اس ترجمہ سے وہ بھی متعین ہوگئے جیسا کہ کتب تفسیر میں مذکور ہے۔

تعیین

"ایمان" کا ذکر قرآن شریف میں ماضی، مضارع، امر، اسم فاعل مختلف صیغوں کے ضمن میں بہت کثرت سے موجود ہے سو حضرات مترجمین تو اکثر مواقع میں اس کا حسب ظاہر ترجمہ "ایمان" یا "اسلام" سے فرما جاتے ہیں اور حضرت ممدوح "ایمان، اسلام، یقین ماننا" جو لفظ جس موقع کے مناسب اور مفید سمجھتے ہیں اس کو اختیار کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے ترجمہ کے متعلق کارآمد باتیں معلوم ہوتی ہیں جیسا کہ "یؤمنون بالغیب" کے ترجمے میں ابھی عرض کرچکا ہوں اور انہی چھوٹے چھوٹے فرقوں اور ہلکی ہلکی رعایتوں کی وجہ سے بعض مواقع میں بڑے بڑے شبہے بسہولت دفع ہوجاتے ہیں اور تحقیق باتیں معلوم ہوجاتی ہیں۔"

Marfat.com

مولانا محمود حسن شیخ الہند کی اس مدلل اور جامع بحث کے نقل کرنے کے درج
ذیل مقاصد ہیں :

۱ ـــ مولانا محمود حسن نے یہ کلام تقریباً ۱۹۲۰ع میں لکھا تھا۔ اس سے یہ
ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت تحت اللفظ ترجمہ کا صرف رواج ہی نہیں بلکہ
علماء کا یہ عقیدہ تھا کہ ترتیب الفاظ قرآن کو ترجمہ میں بھی بدلنا ایک
امر غلط ہے۔ اس لئے مترجمین حضرات کی یہی کوشش ہوتی تھی کہ جہاں تک
ہوسکے ہر عربی لفظ کا ترجمہ اس کے نیچے مترادف اردو لفظ سے کیاجائے
شاہ عبدالقادر نے بڑی جرأت سے ترتیب الفاظ قرآنی کے ترجمے میں
کچھ رد وبدل معنی کے لحاظ سے کیا ہے اسی لئے ان کے ترجمے کو پہلا
با محاورہ ترجمہ کہا جاتا ہے۔

۲ ـــ اس بیان سے مولانا محمود حسن کی زبان عربی اور اردو پر پوری مہارت
اظہار ہوتا ہے۔

۳ ـــ مولانا محمود حسن کی علوم قرآن سے مکمل واقفیت کا پتہ چلتا ہے۔

۴ ـــ شیخ الہند مولانا محمود حسن کی قرآن فہمی اور اس کے سمجھنے میں
باریک بینی کا احساس ہوتا ہے۔

۵ ـــ شیخ الہند مولانا محمود حسن خود ممتاز عالم، مجدد اور مترجم قرآن ہوگزرے
ہیں لہذا ان کی مدلل اور جامع طریقے سے شاہ عبدالقادر کے ترجمے
تعریف شاہ عبدالقادر کی عربی دانی، عرفان علوم قرآن، اردو زبان پر
اور ان کی بے پناہ علمیت اور فکر کی نزاکت کا ثبوت ہے۔

Marfat.com

مولانا سید سلیمان صاحب ندوی کا قول ہے:
"شاہ عبدالقادر کے ترجمے اور حواشی کی خوبی کا اصلی اندازہ وہی لگا سکتا ہے جس نے خود قرآن پاک کے سمجھنے کی تھوڑی کوشش کی ہے۔"

سر سید احمد خاں "آثار الصنادید" میں شاہ صاحب کے ترجمے کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:
"ان کا ترجمہ کلام اللہ کا، اردو لغات کے لئے ایک بڑی سند ہے۔"[۱]

"علامہ انور شاہ کشمیری اپنے شاگردوں کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ شاہ صاحب کا ترجمہ دیکھو اور بعض مسائل جو تفسیر سے حل نہیں ہوتے وہ اس ترجمے سے حل ہو جاتے ہیں۔"[۲]

ڈاکٹر مولوی عبدالحق، شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر کے ترجموں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
"شاہ عبدالقادر کے ترجمے میں اس قدر پابندی نہیں کی گئی ہے، بلکہ وہ مفہوم کی صحت اور لفظ کے حسن کو برقرار رکھنے کے علاوہ اردو زبان کے روز مرہ اور محاورہ کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ دوسری خوبی ان کے ترجمے میں ایجاز کی ہے یعنی وہ ہمیشہ اس بات کو مدّ نظر رکھتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو کم سے کم الفاظ میں مفہوم صحت کے ساتھ ادا ہو جائے۔ شاہ عبدالقادر کا ترجمہ دوسرے ترجموں کے مقابلے میں اس قدر بہتر اور افضل ہے کہ سمجھ میں نہیں

۱۔ سید سلیمان ندوی
۲۔ "آثار الصنادید" از سر سید احمد خاں، صفحہ ۳۶۲
۳۔ "شاہ عبدالقادر کی قرآن فہمی" از محمد فاروق خاں۔ بحوالہ مقدمہ ترجمہ قرآن از مولانا احمد علی صاحب

Marfat.com

آنا کہ اس کے ہوتے ہوئے چند سال بعد دوسرے ترجموں کی ضرورت کیوں سمجھی گئی۔،

مندرجہ بالا اقتباس میں ڈاکٹر مولوی عبدالحق نے جو تعریف شاہ عبدالقادر کے ترجمے کی بیان کی ہے وہ درست ہے لیکن ڈاکٹر صاحب مذکور کا یہ اعتراض سمجھ میں نہیں آیا کہ شاہ عبدالقادر کے ترجمے کے چند سال بعد قرآن کے اردو ترجمے کیوں کئے گئے۔ کیا ڈاکٹر صاحب کو یہ نہیں معلوم کہ علم کی کوئی انتہا نہیں:

ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں
اب ٹھہرتی ہے دیکھئے جا کر نظر کہاں

دین، ادب اور علم میں اس دعوت جمود کی کیا ضرورت! خاص طور پر قرآن حکیم پر نوعاً و عدداً جتنا کام ہوا ہے آج تک کسی کتاب پر نہیں ہوا۔ ناچیز کو تو ڈاکٹر مولوی عبدالحق کا یہ اعتراض بے محل اور معترض معلوم ہوتا ہے۔

شاہ عبدالقادر کی تعریف میں مستند مترجم مولوی فتح محمد خاں جالندھری یوں فرماتے ہیں:

،اس بات پر علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ اردو میں شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ علیہ کا ترجمۂ قرآن اپنے وقت کی زبان کے اعتبار سے نہایت خوش محاورہ تھا اور حقیقت میں اس کے چھوٹے چھوٹے جملے، میٹھے میٹھے الفاظ، اس کی پیاری پیاری زبان ایسی ہے کہ اب بھی جو سنتا ہے، سر دھنتا ہے۔،[1]

---

۱ ـ فتح محمد جالندھری

Marfat.com

مولانا خواجہ عبد الحئی صاحب استاذ تفسیر، ناظم دینیات، جامعہ ملیہ دہلی لکھتے ہیں:

حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کو یہ اولین فخر حاصل ہے کہ انہوں نے اس ظلمت آباد ہند میں ترجمۃ القرآن کی بنیاد رکھی اور مسلمانوں کو پھر اس چشمہ حیات کی طرف لے آئے جو عربی سے ناواقف ہونے کی بناء پر اللہ کی کتاب سے بعد وہجر اختیار کرچکے تھے۔ اس کے بعد ان کے مایۂ روزگار فرزند سعید حضرت شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اردو کا جامہ پہنا کر بقائے دوام کا زریں تاج اپنے سر پر رکھا اور بلا خوفِ تردید کہا جاسکتا ہے کہ آج سرزمین ہند میں قرآن مجید کے جس قدر تراجم ملتے ہیں سب کے سب اسی موضح قرآن کے خوشہ چیں ہیں۔

آخر میں یہ لکھنا خارج از دلچسپی نہ ہوگا کہ کہتے ہیں کہ جب شاہ عبد القادر اپنا "موضح قرآن" لکھ چکے تو فارسی کا یہ شعر پڑھتے تھے:

روز قیامت ہر کسے با خویش دارد نامہ
من نیز حاضر میشوم تفسیر قرآن در بغل

Marfat.com

(۲) تفسیر رفیعی

از

شاہ رفیع الدین دھلوی

انھارویں صدی کے مشہور و مقبول قرآنی تراجم میں شاہ رفیع الدین محدث دھلوی کے ترجمہ کا شمار ہوتا ھے۔ ایک خاص بات کا ذکر یہاں خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ عمر میں شاہ رفیع الدین اپنے بھائی شاہ عبدالقادر سے چار سال بڑے تھے اس لئے عموماً لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ شاہ رفیع الدین کا ترجمہ شاہ عبدالقادر کے ترجمہ سے قبل ہوا ھے۔ حالانکہ حقیقت برعکس ھے۔ شاہ عبدالقادر کا ترجمہ قبل ہوا بعد میں ان کے بڑے بھائی رفیع الدین محدث دھلوی متوفی ۱۲۳۳ھ مطابق ۱۸۱۷ع کا ترجمہ منظر عام پر آیا۔ یہ ترجمہ پہلی مرتبہ شاہ عبدالقادر کے فوائد «موضح قرآن» کے ساتھ کلکتہ کے ایک قدیم مطبعہ بنام اسلامی پریس میں طبع ہوا۔ یہ پہلا ایڈیشن دو جلدوں میں بالترتیب ۱۲۵۴ھ مطابق ۱۸۳۸ع اور ۱۲۵۶ھ مطابق ۱۸۴۰ع میں طبع ہوا۔ ایک ایڈیشن میرٹھ کے مطبعہ ھاشمی و احباب میں ۱۲۹۰ھ مطابق ۱۸۷۳ع میں طبع ہوا۔ اس میں چار سو چھیاسی (۴۸۶) صفحات ہیں۔ اس میں حواشی پر تفسیر کلیمی بزبان عربی از شاہ کلیم اللہ جہان آبادی متوفی ۱۱۴۲ھ مطابق ۱۷۲۹ع طبع ھے۔ مولوی عبدالجلیل نعمانی صاحب نے ترجمہ کے نامانوس الفاظ کی فرہنگ شائع کی ھے۔ شاہ صاحب کا ترجمۂ قرآن بنگالی میں ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۹۳۰ع میں عباس علی ساکن چندی پور ضلع چوبیس پرگنہ کلکتہ نے کیا تھا۔ آج تک اردو ترجمے کے بےشمار ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔

Marfat.com

تاج کمپنی نے شاہ رفیع الدین کے ترجمے کے متعدد ایڈیشن طبع کئے ہیں۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے:

۱ — ضخامت ایک ہزار بارہ (۱۰۱۲) صفحات، صفحہ کا طول گیارہ انچ، عرض ساڑھے سات انچ، جلی قلم طباعت عکسی دو رنگا و سہ رنگا و شش رنگا۔ ان میں بعض اقسام بڑھیا ولایتی آرٹ کاغذ پر طبع ہیں اور بعض سفید کاغذ پر۔ بعض کی جلد ریگزین، بعض پشتہ پارچہ اور بعض پشتہ چرمی ہیں۔

۲ — ضخامت سات سو چھتیس (۷۳۶) صفحات۔ صفحہ کا طول دس انچ اور عرض ساڑھے سات انچ ہے۔ کتابت کشادہ۔ طباعت عکسی یک رنگا۔ کاغذ سفید۔ جلد پشتہ پارچہ بھی ہے اور ریگزین بھی۔

۳ — ضخامت سات سو چھتیس (۷۳۶) صفحات، صفحہ کا طول ساڑھے سات انچ اور عرض پانچ انچ۔ طباعت عکسی دو رنگا۔ کاغذ عمدہ سفید۔ جلد ریگزین بھی ہے اور پلاسٹک کور بھی اس کے علاوہ پشتہ پارچہ بھی ہے۔

۴ — ضخامت سات سو چھتیس (۷۳۶) صفحات۔ یہ جیبی تقطیع کا چھوٹی سائز کا قرآن مجید ہے۔ صفحہ کا طول ساڑھے پانچ انچ اور عرض پونے چار طباعت عکسی دو رنگا۔ کاغذ ولایتی سفید، ریگزین کی جلد میں بھی ہے اور پلاسٹک کور میں بھی۔

۵ — اس وقت سامنے جو قرآن مجید ہے ناچیز کی نجی لائبریری میں ہے۔ یہ بھی تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی کا ہے۔ سرخ رنگ کی دلکش جلد پر سنہری بیل بوٹے بنے ہوئے ہیں۔ درمیان میں لکھا ہے۔

Marfat.com

• بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین •۔ • القرآن العظیم • ناشران تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی۔ ضخامت ایک ہزار بارہ (۱۰۱۲) صفحات۔ طول گیارہ انچ ہے اور عرض ساڑھے سات انچ طباعت عکسی کتابت جلی، خوبصورت اور واضح۔ بہت خوبصورت سبز رنگ کی زمین پر طباعت اور سبز رنگ سے ہر صفحے پر بیل بوٹے کی دیدہ زیب ڈیزائن۔ کاغذ نہایت عمدہ۔ ہر صفحے میں گیارہ سطریں ہیں، عربی قرآنی متن کے تحت شاہ رفیع الدین کا لفظی ترجمہ ہے۔ حاشیہ پر شاہ عبدالقادر کی موضح قرآن ہے۔ قرآن شریف کے شروع میں دو صفحات پر اللہ تعالیٰ کے اسماءالحسنیٰ ہیں۔ آخر میں دعا ختم القرآن ہے۔ بالکل آخری صفحے پر تصدیق صحت متن تحریر شدہ از مفتی محمد کفایت اللہ صاحب، صدر جمعیت علمائے ہند۔ دہلی بتاریخ گیارہ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۹۳۵ع۔ اس کے بعد ایک سرٹیفکٹ دستگیر سوسائٹی کراچی کا ہے۔ تصدیق صحت متن از حافظ عبدالرؤف بن عبدالواحد۔ سند یافتہ مدرسہ عبیدیہ۔ سابق ریاست بھوپال۔ بتاریخ ۱۳۷۳ھ مطابق ۱۹۵۳ع۔

ترجمہ کی تاریخ یوں ہے کہ شاہ رفیع الدین کے شاگردوں میں سے ایک بنام سید نجف علی تھے۔ روزانہ دروس کے دوران وہ ترجمہ تحریر کرتے جاتے تھے۔ اس طرح سے ترجمہ مکمل کیا۔ • تفسیر رفیعی • مطبوعہ ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۸۵۵ع دیباچہ میں یوں تحریر ہے:

• کہتا ہے خاکسار میر عبدالرزاق بن سید نجف علی المعروف بہ فوجدار خاں کے والد بزرگوار نے بخدمت جناب عالم با عمل و فاضل بے بدل واقف علوم معقول ومنقول خلاصۂ علمائے متاخرین مولوی رفیع الدین کے عرض کیا تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ ترجمہ کلام اللہ تحت لفظی آپ سے پڑھ کر زبان اردو میں لکھوں،

Marfat.com

پھر آپ اس کو ملاحظہ فرما کر اصلاح دے کر درست فرما دیا کریں. چنانچہ آپ نے قبول فرمایا اور تمام کلام اللہ اسی طرح سے مرتب ہوا اور رواج پایا۔

گویا اس ترجمے میں شاہ رفیع الدین کے مذکور شاگرد کی کوششیں بھی شامل ہیں. شاہ ولی اللہ اور ان کے صاحبزادوں کی علمیت اور ثقہ ہونے پر ہر مسلمان کو اتفاق ہے۔ اس خاندان نے جس طرح تن من اور دھن سے اسلام اور قرآن کی خدمت کی ہے یہ شرف شاید ہی کسی کو نصیب ہوا ہو۔

یہ ترجمہ آج سے تقریباً دو سو (۲۰۰) سال پیشتر لکھا گیا تھا. بلا شبہ زبان اردو میں آج کافی فرق نمایاں ہوگیا ہے۔ اس کے علاوہ ان کا ترجمہ لفظی تھا. اس کے بعد با محاورہ ترجموں کی طرح پیدا ہوگئی. لوگ ایسے ترجمے پسند کرنے لگ گئے جس سے قرآن حکیم کے معنی و مطالب زیادہ واضح ہوں اور معنی صاف طور پر سمجھنے میں مدد ملے۔ اس کے باوجود آج بھی. اگر کسی کو قرآن کے لفظی معنی معلوم کرنے ہوں تو اس سے بہتر ترجمہ موجود نہیں ہے۔

اگر زباندانی کے لحاظ سے شاہ رفیع الدین کے ترجمے کا تجزیہ کرنے کی کوشش کی جائے تو ذوق پر بڑا گراں گذرتا ہے۔

مثلاً:

تِلْكَ مِنْ أَنبَآءِ ٱلْغَيْبِ نُوحِيهَآ إِلَيْكَ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَآ أَنتَ وَلَا قَوْمُكَ مِن قَبْلِ هَٰذَا فَٱصْبِرْ إِنَّ ٱلْعَٰقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٤٩﴾

(۱) ھود، ۴۹

Marfat.com

ترجمہ:
یہ خبریں غیب کی سی ہیں کہ وحی کرتے ہیں ہم ان کو طرف تیری نہ تھا تو جانتا ان کو تو اور نہ قوم تیری پہلے اس سے پس صبر کر تحقیق آخر کار واسطے پرہیزگاروں کے ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾

ترجمہ:
اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ صاحب فضل ہے اوپر لوگوں کے اور لیکن بہت ان کے نہیں شکر کرتے۔

نقادان جدید شاہ رفیع الدین کے ترجمے پر بڑی کڑی تنقید کرتے ہیں۔ ناچیز نے یہ جملہ تک پڑھا ہے کہ ان کا ترجمہ پڑھ کر ہنسی آتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ دقت نظر اور جہد فکر سے پہلے ناچیز کو بھی ترجمہ عجیب سا لگتا تھا لیکن غور کرنے پر یہ سمجھ میں آیا کہ جو ترجمہ لوگوں کو بچکانہ لگتا ہے دراصل وہ ایک خاص مقصد سے کیا گیا ہے۔ جب کہ شاہ عبدالقادر کا مفہوم اور زباندانی کے لحاظ سے بہتر ترجمہ موجود تھا ان کے برادر اکبر نے لفظی ترجمہ کیوں کیا؟ حقیقت میں شاہ رفیع الدین کا ترجمہ بچکانہ نہیں بلکہ ایک بہت اعلیٰ مقصد کی ابتدا ہے۔ ان کا ترجمہ عوام کے لیئے اس قدر مفید نہیں ہے۔ ہندوستان کے اکثر تعلیم یافتہ لوگ بھی عربی زبان میں کا حقہ علیت نہیں رکھتے۔ ایسے لوگوں کو اگر قرآن کے مضمون اور لسانی محاسن پر غور کرنا ہو تو ان کے لیئے شاہ رفیع الدین کے ترجمے سے بہتر ترجمہ کوئی نہیں ہے۔ اگر کسی کو قرآن حکیم پر کوئی تحقیق کام کرنا ہو تو اس سے بڑا معاون کوئی نہیں۔ اس

(۲) النحل، ۷۳

Marfat.com

ترجمے کے ذریعے بحث اور ریسرچ کرنے والے اپنے خیالات اور افکار کی مدد سے جو رنگ دینا چاہیں وہ دے دیں۔ یہ محض ایک خاکہ ہے، اس میں رنگ نہیں ہے۔ عمارت کا ہیکل ہے، اس پر روغن نہیں ہے۔ خام پٹرول ہے۔ مکرر نہیں ہے۔ باحث ان الفاظ کو جس طرح مربوط کرنا چاہتا ہو کر لے۔ جس طرح سمجھنا چاہتا ہو سمجھ لے۔ ناچیز کی رائے میں لوگ جس ترجمہ کو بالکل ادنیٰ پڑھے لکھے لوگوں کے لئے مناسب سمجھتے ہیں وہ دراصل بہت اعلیٰ پیمانہ کی چیز ہے۔ ناچیز نے اس ترجمہ کو بہت غور سے پڑھا ہے۔ یقین مانیئے ہر لفظ نہیں بلکہ ہر حرف کا ترجمہ موجود ہے۔ ہر ضمیر کا ترجمہ موجود ہے۔ انہوں نے اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں لکھا، چرب زبانی میں وقت نہیں ضائع کیا اور نہ ہی مشکل مقامات کو خود کی فصاحت سے گڈمڈ کرنے کی کوشش کی۔

ناچیز کی حتمی رائے یہی ہے کہ عوام کو اس ترجمہ سے کوئی خاص فائدہ نہیں۔ اس سے اصل استفادہ علماء اور باحثین ہی کرسکتے ہیں۔ خواہ وہ زبان عربی کی تعلیم کے لئے ہو یا کسب معلومات قرآنی کے لئے ہو۔

ڈاکٹر مولوی عبدالحق شاہ رفیع الدین کے ترجمہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

شاہ رفیع الدین کا ترجمہ پہلی بار کلکتہ کے اسلام پریس میں دو جلدوں میں شائع ہوا۔ اس ایڈیشن کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ متن قرآن کے نیچے اردو ترجمہ نستعلیق ٹائپ میں ہے۔ شاہ رفیع الدین نے ترجمہ میں عربی جملہ کی ترکیب اور ساخت کی بہت زیادہ پابندی کی ہے۔ ایک حرف اِدھر سے ادھر نہیں ہونے پایا۔ ہر عربی لفظ بلکہ ہر حرف کا ترجمہ خواہ اردو زبان کے محاورے

Marfat.com

میں کھپے یا نہ کھپے ، انہیں کرنا ضرور ہے۔"[۱]

ملاحظہ فرمائیے ڈاکٹر عبدالحق نے کتنی ظالمانہ تنقید کی ہے۔ ناچیز کا جواب یہی ہے کہ شاہ رفیع الدین کا اس ترجمہ سے ایک خاص مقصد تھا، ایک مخصوص غرض تھی۔ ان کا اپنا مطمح نظر تھا۔ وہ حقیقتاً ہر لفظ اور ہر حرف کا بہت موضوعی (Objective) ترجمہ کرنا چاہتے تھے۔ اس کی ترتیب، موزونیت، دلیل اور اختیار انہوں نے قاری کو سونپ دیا تھا اسی لئے ناچیز کی عرض یہ ہے کہ یہ ترجمہ عوام سے زیادہ عالموں اور باحثوں کے لئے سود مند ہے۔

اس ترجمے کی تعریف فرماتے ہوئے شیخ الہند مولانا محمود الحسن یوں تحریر کرتے ہیں:

"شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ علیہ کا یہ کمال ہے کہ تحت اللفظی ترجمہ کا التزام کر کے ایک ضروری حد تک سہولت اور مطلب خیزی کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔"[۲]

(۱) رہنمائے صحت سب رنگ ڈائجسٹ دہلی۔ قرآن نمبر۔ حصہ سوم۔ صفحہ ۱۸۱ اکتوبر ۱۹۷۶

(۲) مقدمہ ترجمہ القرآن ، موضح فرقان ، از مولانا محمود الحسن ۱۹۱۹ع

Marfat.com

باب نہم

انیسویں صدی کے چند تراجم: تفصیلی تبصرہ

Marfat.com

باب نہم

انیسویں صدی کے چند تراجم

تفصیلی تبصرہ

۱ — ترجمہ و تفسیر رؤفی از شاہ رؤف احمد رأفت۔
۲ — جامع التفاسیر از نواب قطب الدین بہادر دہلوی۔
۳ — ترجمہ و تفسیر فیض الکریم از قاضی محمد صبغۃ اللہ و أولادہ۔
۴ — ترجمہ و تفسیر قرآن از سر سید احمد خاں۔
۵ — ترجمہ و تفسیر اکسیر اعظم از مولانا محمد احتشام الدین مراد آبادی۔
٦ — ترجمہ و تفسیر قادری از مولانا فخرالدین احمد قادری فرنگی محلی۔
۷ — ترجمہ و تفسیر فتح المنان از مولانا ابو محمد عبد الحق حقانی۔
۸ — ترجمہ و تفسیر غایۃ البرہان از حکیم سید محمد حسن امروہی۔
۹ — خلاصۃ التفاسیر از مولوی فتح محمد تائب لکھنوی۔
۱۰ — ترجمہ و تفسیر ثنائی از مولانا ثناء اللہ أمرتسری۔
۱۱ — ترجمہ و تفسیر مواہب الرحمان از مولانا امیر علی ملیح آبادی۔
۱۲ — ترجمہ و تفسیر غرائب القرآن از مولانا (ڈپٹی) حافظ نذیر احمد دہلوی۔
۱۳ — ترجمہ قرآن از مولانا عاشق الہی میرٹھی۔
۱۴ — تفسیر القرآن بالقرآن از مولانا ڈاکٹر عبد الحکیم پٹیالوی۔
۱۵ — ترجمہ فتح الحمید از مولوی فتح محمد جالندھری۔

Marfat.com

(۱) تفسیر رؤفی معروف بہ تفسیر مجددی

از

شاہ رؤف أحمد رأفت نقشبندی مجددی

شاہ رؤف احمد رأفت نقشبندی مجددی کا یہ ترجمہ ۱۲۳۹ھ مطابق ۱۸۲۳ع سے ۱۲۴۸ھ مطابق ۱۸۳۲ع تک تفسیر رؤفی کے ضمن میں ہوتا رہا۔ تفسیر رؤفی کو «تفسیر مجددی» بھی کہتے ہیں۔

شاہ رؤف احمد رأفت کا انتقال ۱۲۴۹ھ مطابق ۱۸۳۳ع میں دوران سفر حج جہاز میں ہوا اور بئر علی میں دفن ہوئے۔ کہتے ہیں جب ان کا انتقال ہوا تو لاش بےگور وکفن پڑی تھی۔ جہاز کے کپتان کو خواب میں تنبیہ ہوئی کہ یہ نیک شخص ہے اور اس کو اہتمام کے ساتھ دفن کیا جائے لہذا کپتان نے فوراً عمل کیا اور بئر علی میں مدفون ہوئے۔

شاہ رؤف احمد رأفت کی «تفسیر رؤفی» متعدد بار طبع ہوچکی ہے۔ ایک بار بمبئی کے حیدری پریس سے ۱۲۹۳ھ مطابق ۱۸۷۶ع میں تین جلدوں میں طبع ہوئی۔ اس تفسیر میں آیت «وما اهل به لغیر الله» کا ترجمہ و تفسیر بطور تکملہ طبع ہے۔ اسی تفسیر کا چوتھا ایڈیشن بھی ناچیز کے علم میں ہے جو ۱۳۰۵ھ مطابق ۱۸۸۷ع میں بمبئی کے فتح الکریم پریس میں طبع ہوا تھا۔

اس ترجمہ میں الفاظ تو مانوس ہیں لیکن ترکیب اور بندش الفاظ میں اس قدر

Marfat.com

سلاست نہیں۔ اس کے علاوہ مترجم بعض جملے بغرض تشریح و توضیح اپنی طرف سے بڑھا بھی دیتے ہیں۔ جس سے معنی و مطالب واضح ہو جاتے ہیں۔ اپنے زمانے کے لحاظ سے ترجمہ با محاورہ اور اردو نثر کی طبیعت کے مطابق ہے۔ اس کی مقبولیت کا ثبوت اس کے متعدد ایڈیشن ہیں۔ سورۃ فاتحہ کا ترجمہ درج ذیل ہے:

«تمام ثنا ثابت ہے خدائے عزوجل کے تئیں، پیدا کرنے والا سب خلق کا اور مالک سب کا اور مصلح سب کا ہے، بخشنے والا ہے وجود کا دوسری بار آخرت میں بعد فنا کرنے کے، بخشنے والا ہے مومنوں کو قیامت میں اور داخل کرنے والا بیچ جنت کے، خداوند ہے روز جزا کا، تجھ ہی کو پوجتے ہیں ہم، اور خاص تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم بیچ عبادات کے، دکھلا ہم کو راہ راست، راہ ان لوگوں کی کہ ساتھ فضل اپنے انعام کی ہے تو نے ان کو نعمت نبوت کے، نہ راہ ان لوگوں کی کہ غصہ کیا گیا اوپر ان کے اور نہ گمراہوں کے»۔

مندرجہ بالا ترجمہ دیکھتے ہوئے ناچیز کے مذکورہ ملحوظات پر غور کریں۔ جملے کی بندشوں کی دقت واضح ہے۔ ترجمے میں جملے بڑھائے گئے ہیں جیسے کہ «مالک یوم الدین»، «خداوند ہے روز جزا کا»، لیکن مترجم نے مزید اضافہ یوں کیا ہے:

«اور مصلح سب کا ہے، بخشنے والا ہے وجود کا دوسری بار آخرت میں بعد فنا کرنے کے، بخشنے والا ہے مومنوں کو قیامت میں اور داخل کرنے والا بیچ جنت کے»۔

اس اضافہ کے بعد مترجم بعد کی آیت «ایاك نعبد و ایاك نستعین» کا ترجمہ:

Marfat.com

• تجھ ہی کو پوجتے ہیں ہم، اور خاص تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں•۔

کے بعد مزید اضافہ کرتے ہیں • بیچ عبادات کے • دراصل مترجم کا مدعا اور مقصد یہ ہے کہ ترجمہ کے ساتھ ہی ساتھ قارئین کو قرآنی مطالب اور نصائح اچھی طرح سمجھ میں آجائیں۔

شاہ رؤف احمد رأفت بہت نیک اور زاہد تھے۔ اپنی عمر کا بیش تر حصہ انہوں نے قرآن سمجھنے اور سمجھانے میں صرف کیا۔

Marfat.com

(۲) جامع التفاسیر
از
نواب قطب الدین خاں بہادر دہلوی

نواب قطب الدین خاں بہادر دہلوی متوفی ۱۲۸۹ھ مطابق ۱۸۷۲ع کا شمار علماء میں ہوتا ہے۔ ان کے اساتذہ میں شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی جیسے بزرگ شامل ہیں۔ نواب قطب الدین ہی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے "مشکوۃ شریف" کا اردو ترجمہ بنام "مظاہر حق" کیا ہے۔ یہ نولکشور پریس سے پانچ جلدوں میں طبع ہو چکا ہے۔ صفحات کی کل تعداد دو ہزار دو سو اڑتالیس (۲۲۴۸) ہے۔ آٹھواں ایڈیشن ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۹۶۷ع میں شائع ہوا ہے۔ موصوف علاوہ تحریر و تالیف کے درس قرآن بھی دیتے تھے۔ جب "مظاہر حق" کی تالیف سے فارغ ہوئے اس وقت درس قرآن سورۃ احزاب تک پہنچ چکا تھا لہذا سورۃ احزاب سے ترجمہ و تفسیر قلمبند کرنا شروع کی جب آخری پارہ میں سورۃ طارق تک پہنچے تو انتقال ہوگیا۔ ۱۲۷۶ھ مطابق ۱۸۵۹ع تک یہ ترجمہ ہوا تھا۔ سورۃ اعلی سے سورۃ ناس کا ترجمہ ان کے شاگرد مولوی عبد القادر نے مکمل کیا۔ نواب قطب الدین خاں بہادر دہلوی کے ترجمہ کا نمونہ درج ذیل ہے:

"اے پیغمبر ڈر خدا سے اور فرماں برداری نہ کر کافروں اور منافقوں کی، تحقیق ہے خدا دانا با حکمت اور پیروی کر اس چیز کی کہ وحی بھیجی جاتی ہے تجھ کو تیرے پروردگار کی طرف سے، تحقیق خدا ہے ساتھ اس چیز کے کہ

Marfat.com

کرتے ہو خبردار اور توکل کر اوپر خدا کے اور کفائت ہے اللہ کار ساز۔

ترجمہ میں کوئی خاص بات یا اچھوتی خوبی نہیں ہے۔ اسلوب قدیم ہے۔ ترجمہ تحت اللفظ ہے۔ اس ترجمہ اور تفسیر کا نام ، جامع التفاسیر ، دیا گیا ہے۔ یہ کانپور کے نظامی پریس میں ۱۲۸۳ھ مطابق ۱۸٦٦ء میں طبع ہوئی۔ دو جلدوں پر مشتمل ہے اور صفحات کی کل تعداد ایک ہزار تین سو نوے (۱۳۹۰) ہے۔

Marfat.com

(۳) ترجمہ و تفسیر فیض الکریم

از

قاضی صبغۃ اللہ مفتی محمد، مفتی محمود اور مولانا ناصر الدین محمد

قاضی محمد صبغۃ اللہ بدر الدولہ متوفی ۱۲۸۰ھ مطابق ۱۸۶۳ع نے ترجمہ و تفسیر فیض الکریم لکھنی شروع کی. قاضی صاحب جنوبی ہند کے رہنے والے تھے. ابھی کام مکمل نہ ہوا تھا کہ انتقال فرما گئے. ان کے بعد ان کے صاحبزادے مفتی محمد سعید متوفی ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۸۹۴ع اور ان کے دوسرے صاحبزادے مفتی محمود متوفی ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۶ع نے اس کی تکمیل کی کوشش کی. یہ دونوں حضرات بھی مہم کی تکمیل سے قبل فوت ہوگئے. ان کے بعد قاضی محمد صبغۃ اللہ مرحوم کے پوتے مولانا ناصر الدین محمد نے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا. گویا ترجمہ و تفسیر فیض الکریم تین پشتوں اور چار علما کی محنت کا نتیجہ ہے. ترجمہ آسان اور سلیس ہے. عوام کے لئے مفید ہے. سورۃ فاتحہ کے ترجمہ کا نمونہ درج ذیل ہے:

• سب تعریف اللہ کو ہے جو صاحب سارے جہاں کا، بہت مہربان، نہایت رحم والا، مالک انصاف کے دن کا. تجھی کو ہم بندگی کریں اور تجھی سے مدد چاہیں، چلا ہم کو راہ سیدھی. راہ ان کی جن پر تو نے فضل کیا. نہ جن پر غصہ ہوا، اور نہ بھٹکنے والے جن پر غصہ ہوا•.

Marfat.com

اب تک آٹھ پارے طبع ہوچکے ہیں جن کا ترجمہ قاضی صبغۃ اللہ اور ان کے صاحبزادے مفتی محمد سعید نے کیا تھا۔ مفتی محمود اور مولانا ناصر الدین کے مترجمہ اجزا ہنوز غیر مطبوعہ ہیں۔ پہلا ایڈیشن مدراس کے مظہر العجائب پریس سے ۱۲۷۷ھ مطابق ۱۸۶۰ء میں طبع ہوا۔

دوسرا ایڈیشن ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۸۹۵ء مطبعہ عزیزی مدراس اور مطبعہ فیض الکریم حیدرآباد میں طبع ہوا۔

ترجمہ کی ابتدا میں مقدمہ ہے جس میں قرآن حکیم کے علوم مثلاً نزول، جمع اور تدوین وغیرہ پر بحث کی گئی ہے۔

Marfat.com

(۴) تفسیر القرآن

از

سـر سیـد احمـد خاں

سر سید احمـد خاں متوفی ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۸۹۸ع کا ترجمہ نا مکمل ہے لیکن اس ترجمہ کو اس باب میں اس لئے جگہ دی گئی ہے کہ سر سید احمـد خاں کا مقام اردو زبان اور اردو ادب میں بہت نمایاں ہے ۔ کئی کتابوں کے مصنف ہونے کے علاوہ فکر و فلسفہ کا ان کا خاص اپنا مدرسہ تھا ۔ ان کے قرآن کے ترجمے پر کسی قسم کی گفتگو سے پہلے یہ بتانا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ سر سید نے بڑی جد و جہد سے ایک سائنٹیفک سوسائٹی قائم کی تھی جس کا خاص مقصد تاریخ ، سائنس ، جغرافیہ وغیرہ کی مفید کتابوں کا اردو میں ترجمہ کرنا تھا ۔ سر سیـد کو ترجمہ کی اہمیت اور افادیت کا پورا احساس تھا ۔ ایسے عالم ، انقلابی اور متدین شخص نے جب قرآن کا ترجمہ شروع کیا تو ظاہر ہے تقلیدی روش سے کچھ ہٹا ہوا تھا ۔ علمائے دین میں خوب چہ میگوئیاں ہوئیں اور سر سیـد کو ایک جم غفیر کی تنقیدوں کو برداشت کرنا پڑا ۔ خود ان کے مداح اور سوانح نگار مولانا حالی حیات جاوید میں لکھتے ہیں :

"سر سید نے اس تفسیر میں جا بجا ٹھوکریں کھائی ہیں اور بعض مقامات پر ان سے بہت رکیک لغزشیں ہوئی ہیں ۔"[۱]

---

۱ حیات جاوید از مولانا حالی حصہ اول ، مطبوعہ مفید عام آگرہ صفحہ ۱۸۴

Marfat.com

در حقیقت یہ تنقیدیں، ہجوم اور حملے سب تفسیر پر ہیں۔ ترجمہ میں قابل اعتر
مسائل آنا مشکل ہی ہوتے ہیں۔ لسانی لحاظ سے ان کا ترجمہ صاف، واضح او
شستہ ہے۔ مشکل الفاظ اور اصطلاحات سے ایک حد تک پرہیز کیا ہے
سورۂ فاتحہ کا ترجمہ درج ہے:

"سب بڑائیاں خدا ہی کے لئے ہیں جو تمام عالموں کا پالنے والا ہے، بڑ
مہربان ہے اور بڑا رحم والا، حاکم ہے انصاف کے دن کا، ہم تیری ہی عباد
کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں، ہم کو سیدھی راہ پر چلا، ا
لوگوں کی راہ پر جن پر تو نے بخشش کی، نہ ان کی راہ پر جن پر تیرا غص
ہوا ہے اور نہ بھٹکنے والوں کی راہ پر"۔

ان کے نقادوں میں سید ناصر الدین محمد ابو المنصور نے "تنقیح البیان" کے نا
سے اس تفسیر پر سخت تنقید کی ہے۔ یہ دہلی کے نصرت المطابع میں ۱۲۹۷
مطابق ۱۸۷۹ع میں شائع ہوئی تھی۔ ایک اور نقاد محمد علی صاحب متو
۱۳۰۵ھ مطابق ۱۸۸۷ع ساکن تحصیل بچھرانوی ضلع مراد آباد تھے۔ انہوں
تفسیر پر تنقید بنام "البرہان علی تجہیل من قال بغیر علم فی القرآن" لکھی۔
مرادآباد کے مطبعہ گلزار احمدی سے ۱۳۰۲ھ مطابق ۱۸۸۵ع میں طبع ہوئی۔

سر سید احمد خان کی تفسیر کی پہلی جلد ۱۲۹۷ھ مطابق ۱۸۷۹ع میں علیگڑ
انسٹی ٹیوٹ پریس میں طبع ہوئی۔ کل چھ جلدیں وقتاً فوقتاً ۱۳۰۹ھ مطابق ۱۸۹۱
تک ان کی زندگی میں ہی طبع ہوچکی تھیں۔ یہ چھ جلدیں "سورۂ فاتحہ سے
سورۂ بنی اسرائیل" کے ترجمے اور تفسیر پر مشتمل ہے۔ ان کی وفات کے بع
ساتویں جلد جو "سورۂ کہف سے سورۂ طٰہٰ" تک ہے علیگڑھ کالج بک ڈپ
نے شائع کی۔

Marfat.com

اس کے علاوہ سر سید احمد خاں نے چند کتابچے اور رسائل بھی شائع کئے ہیں۔ جن میں مختلف آیات کی تفسیر ہے یا پھرکسی قرآنی مسئلہ پر بحث ہے۔ ایک سو سولہ (۱۱٦) صفحات پر مشتمل رسالہ ہے جو لاہور سے ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۹۰۹ع میں شائع ہوا۔ لاھــور ہی سے دوسرا ایک رسالہ شائع ہوا جس میں انسانی تخلیق کے متعلق قرآن مجید کا نقطۂ نظر اور فلاسفہ کے اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ ایک اور رسالہ بنام «ازالۃ الغین عن ذکر ذی القرنین» آگرہ کے مفید عام پریس میں ۱۳۰۷ھ مطابق ۱۸۸۹ع میں طبع ہوا۔ یہ پینسٹھ (٦۵) صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں سر سید نے امام رازی کی اس رائے سے اختلاف کیا ہےکہ سکندر مقدونی تھا اس کے بعد ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۰ع میں «ترقیم فی قصۃ اصحاب الکہف و الرقیم» آگرہ کے مفید عام پریس میں طبع ہوا۔ یہ نوے (۹۰) صفحات پر مشتمل ہے اور اصحاب کہف کے قصہ پر تفصیلی بحث ہے۔ رسالہ «الجن و الجان علی ما فی القرآن» میں الفاظ جن اور انس پر بحث کی گئی ہے۔ یہ اڑتالیس (۴۸) صفحات پر مشتمل ہے اور آگرہ کے مفید عام پریس میں ۱۳۰۹ھ مطابق ۱۸۹۱ع میں طبع ہوا۔

تفسیر فتح المنان کے مقدمہ میں مولانا عبد الحق حقانی نے سر سید کے ترجمے اور تفسیر پر سخت تنقیدیں کی ہیں۔ سر سید کی رد میں انہوں نے صفحات کے صفحات لکھ دئے ہیں۔ درج ذیل اقتباس ترجمہ اور تفسیر دونوں سے متعلق ہے۔ مولانا عبد الحق حقانی «تفسیر القرآن» از سر سید، کے بارے میں لکھتے ہیں:

تفسیر القرآن آنریبل سید احمد خاں بہادر دھلوی کی تصنیف ہنوز نا تمام ہے۔ اس شخص نے ترجمۂ شاہ عبدالقادر کو ذرا بدل کر ترجمہ لکھا ہے اور باقی اپنے خیالات باطلہ کو کہ جو ملحدین یورپ سے حاصل کئے ہیں اور جن کے

Marfat.com

اتباع کا ان کے نزدیک ترقی قومی اور فلاح اسلام ہے درج کیا ہے اور بے مناسب
آیات واحادیث واقوال علماء کو اپنی تائید میں لا کر الہام الٰہی کو تحریف کیا ہے

در اصل یہ کتاب تحریف قرآن ہے نہ تفسیر۔ آگے ہم اسی لقب سے اس کو یاد
کریں گے انشاء اللہ۔ خاں صاحب بہادر کی بے باکی اور الحاد کی وجہ سے تمام
ہندوستان کے علما نے تکفیر کا فتوی دیا ہے مگر چونکہ وہ اور ان کی ذریت
جنت ودوزخ کے منکر اور الہامی باتوں کو لغو سمجھتے ہیں اس لئے تکفیر کی
بھی کچھ پرواہ نہیں کرتے بلکہ مضحکہ اڑاتے ہیں۔ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔

ناچیز نے سر سید احمد خان کے ترجمہ کے بارے میں پہلے ہی لکھ دیا ہے کہ
اس میں کوئی خاص بات اعتراض کی نہیں ہے۔ خود مولانا عبد الحق حقانی بھی
کہتے ہیں ۔اس شخص نے ترجمہ شاہ عبد القادر کو ذرا بدل کر ترجمہ لکھا ہے
لہذا اختلاف جو بھی ہے وہ تفسیر میں ہے۔

(۱) تفسیر فتح المنان مشہور بہ تفسیر حقانی از مولانا عبد الحق حقانی صفحہ ۲
مطبوعہ دیوبند۔

Marfat.com

(۵) تفسیرِ اکسیرِ اعظم

از

مولانا محمد احتشام الدین مرادآبادی

لانا محمد احتشام الدین مرادآبادی نے ترجمہ اور ضخیم تفسیر لکھی ہے جو بنام فسیر اکسیرِ اعظم، موسوم ہے۔ اس کی پہلی جلد ۱۳۰۳ھ مطابق ۱۸۸۵ع میں لبعہ احتشامیہ مرادآباد میں طبع ہوئی۔ بارھویں جلد ۱۳۱۶ھ مطابق ۱۸۹۸ع میں بع ہوئی۔ اس کی بارھویں جلد سورۃ طٰہٰ پر ختم ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کا وسرا ایڈیشن نو جلدوں پر مشتمل لکھنؤ کے نول کشور پریس سے ۱۳۱۲ھ طابق ۱۸۹۵ع میں طبع ہوا۔ ترجمہ سلیس اور پُر اثر ہے۔ سورۂ فاتحہ کا ترجمہ رج ذیل ہے:

مد کا مستحق فقط اللہ ہے جو تمام عالموں کا پروردگار ہے۔ بڑا مہربان رحم رنے والا، مالک ہے قیامت کے دن کا۔ تجھی کو پوجتے ہیں ہم اور تجھی سے دد مانگتے ہیں ہم۔ دکھا ہم کو رستہ سیدھا، رستہ ان کا جن پر تو نے انعام ۔ نہ ان کا راستہ جن پر تیرا غضب پڑا اور نہ گمراہوں کا راستہ۔

انا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی ان کے استاد تھے۔ مولانا احتشام الدین ے عالم وفاضل تھے۔ ان کی مشہور کتاب، نصیحۃ الشیعۃ، محققانہ کتاب ہے۔

اہل حدیث بتاریخ ۷-۲۱ ستمبر ۱۹۸۰ع مطابق ۱۰ ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ میں درج ہے:

Marfat.com

"ان کے استاذ شیخ الکل حضرت مولانا نذیر حسین محدث دہلوی (متوفی ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۲ء) نے وجوبِ تقلیدِ شخصی کے خلاف کتاب "معیار الحق" لکھی تو مولانا ارشاد حسین رامپوری نے اس کا جواب "انتصار الحق" لکھا۔ جس کے جواب میں جو پانچ کتابیں علمائے اہل حدیث نے لکھیں ان میں ایک ضخیم کتاب "اختیار الحق" تھی جو انھی مولانا احتشام الدین مرحوم ومغفور کی تالیف ہے۔ بہت سنجیدہ، ٹھوس اور علمی کتاب ہے۔ یہ تین سو چھیاسٹھ (۳۶۶) صفحات پر مشتمل ہے۔"[1]

۱ ۔ بحوالہ مجلہ "اہل حدیث"، تاریخ ۷۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۸۰ء مطابق ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ

Marfat.com

(٦) تفسیر قادری

از

مولانا فخرالدین احمد قادری فرنگی محلی

تفسیر قادری ، ترجمہ وتفسیر قرآن مولانا فخرالدین احمد قادری کی محنت کا نتیجہ ھے ۔ تفسیر حسینی ، ملا حسین بن علی واعظ کاشفی متوفی ۹۱۰ھ مطابق ۱۵۰۴ع کی مشہور ومعروف تصنیف تھی جس کو قبول خاص وعام حاصل تھا ۔ یہ تفسیر فارسی زبان میں ھے ۔ تفسیر قادری ، اسی تفسیر حسینی ، کا ترجمہ ھے ۔ تفسیر قادری بھی بڑی مقبول رہی اور اب تک متعدد بار طبع ہوچکی ھے ۔ اس کا پہلا اڈیشن ۱۳۰۰ھ مطابق ۱۸۸۲ع میں لکھنؤ سے شائع ہوا تھا ۔ اس کے بعد لکھنؤ کے نول کشور پریس میں ۱۳۰۴ھ مطابق ۱۸۸۶ع میں طبع ہوئی ۔ یہ دو جلدوں پر مشتمل ھے اور صفحات کی کل تعداد ایک ہزار دو سو اٹھانوے (۱۲۹۸) ھے ۔ اس کا تیرھواں ایڈیشن نول کشور میں ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۹۶۶ع میں طبع ہوا ۔ ترجمہ کا اسلوب دلپذیر اور با محاورہ ھے ۔ ربط اور روانی ساتھ ساتھ قائم ھے ۔ سورۂ فاتحہ کا ترجمہ درج ھے :

سب ثنا اور صفت کہ ازل سے ابد تک موجود اور معلوم تھی اور ھے اور ہوگی سب تمام وکمال اوس خدا کے واسطے ھے جو پیدا کرنے والا تربیت کرنے والا ، دوبارہ ہستی بخشنے والا ، دوبارہ بخشش کرنے والا ۔ خداوند روز جزاء کا ۔ تجھی کی عبادت کرتے ھیں ھم اور خاص تجھی سے مدد چاھتے ھیں ھم ، ھمیں راہ دکھا راہ سیدھی ۔ دکھا ھمیں اون کی راہ کہ اپنے فضل سے انعام کیا تونے اون پر ۔ نہ اون لوگوں کی راہ جن پر تونے غصہ کیا اور نہ گمراھوں کی راہ ۔ ۰

Marfat.com

(۷) تفسیر فتح المنان

از

مولانا ابو محمد عبدالحق حقانی دهلوی

مولانا ابو محمد عبدالحق حقانی دهلوی بن محمد امیر بن شمس الدین بن نور الدین بن خواجہ جعفر بن خواجہ سلیم بن مظفرالدین احمد بن شاہ محمد تبریزی۔

مولانا ابو محمد عبدالحق حقانی کا قرآن کا ترجمہ اور تفسیر فقط تفسیر ہی نہیں بلکہ قرآن کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ پڑھکر طبیعت بہت متاثر ہوتی ہے۔ مولانا کا شمار چوٹی کے علماء میں ہوتا ہے۔ وہ صرف علوم دین پر ہی نہیں بلکہ دوسرے علوم پر بھی پوری دسترس رکھتے ہیں۔ منقولات اور معقولات پر ایسی بحث کرتے ہیں کہ آج کے ڈگری یافتہ متعلمین کی مجال نہیں۔ قرآن۔ حدیث، فقہ کے علاوہ اپنی تفسیر میں کیمیا، جغرافیہ، تاریخ وغیرہ پر ایسی مدلل بحث کی ہے کہ اگر تفسیر کی تقسیم کی جائے تو مختلف علوم میں منقسم ہو جائے۔ یہ بحث صرف ترجمہ پر مشتمل ہے اس لئے تفسیر کے ذکر کی گنجائش نہیں۔

انہوں نے ترجمے اور تفسیر میں ہمیشہ اس بنیادی اصول کو سامنے رکھا کہ کلام الٰہی کو لوگوں تک پہنچانا ترجمے اور تفسیر کا مقصد ہے۔ خود مولانا عبدالحق حقانی اپنے ترجمہ وتفسیر کے بارے میں لکھتے ہیں:

• اس میں ان چند امور کی رعایت کی:

۱ — اردو میں اصل مطلب قرآن کو واضح کیا،

Marfat.com

۲ ــ شان نزول بروایت صحیحہ لکھا ،
۳ ــ آیات احکام میں اول مسئلہ منصوصہ کو ذکر کر کے پھر اختلاف مجتہدین اور ان کے دلائل کو بیان کیا .
۴ ــ غیر ضروری سمجھ کر فقط ایک ہی قرآن کے موافق وجہ اعراب کو بیان کیا ،
۵ ــ وجوہ مختلفہ میں سے ایک کو سب سے قوی سمجھ کر ذکر کیا ،
٦ ــ معانی اور بلاغت کے متعلق نکات قرآنیہ کو ظاہر کیا ،
۷ ــ کوئی حدیث بغیر سند کتب صحاح ستہ وغیرہ کے نہ لایا ،
۸ ــ قصص میں جو کچھ بروایت صحیحہ یا کتب سابقہ سے ثابت ہے یا خود قرآن میں کسی جگہ بیان وارد ہے وہاں سے ملخص کر کے بیان کردیا ،
۹ ــ آیات میں ربط دیا ،
۱۰ــ مخالفین کے شکوک وشبہات جس قدر تاریخی واقعات یا مبدء ومعاد کے بابت وارد تھے سب کا جواب الزامی اور تحقیقی دیا.»[1]

در حقیقت مولانا نے بڑے تواضع سے کام لیا ہے ورنہ ان مذکورہ نکات کے علاوہ تفسیر میں بےشمار بیش بہا باتیں شامل ہیں. ترجمہ میں مولانا نے مطلب واضح کرنے کے لئے بین قوسین عبارت بڑھا کر خوب ربط. تسلسل اور وضوح پیدا کیا ہے. طریقۂ استدلال بھی خوب ہے اور بلحاظ زباندانی شستہ اور صاف اردو ہے. اسلوب عالمانہ ہوتے ہوئے بھی واضح اور آسان فہم ہے. دقیق علمی باتیں کرتے ہوئے بھی ان کی تشریح کا ہمیشہ خیال رکھتے ہیں تاکہ عوام بھی سمجھ سکیں لیکن نہایت دقیق اور ثقیل علمی نکات کو لکھنے سے نہیں چوکتے تاکہ علماء اور خواص بھی ان کے علم متبحر سے مستفید ہوسکیں. ترجمہ ۔۔ک با ربط عبارت معلوم ہوتا ہے جس سے اس میں جاذبیت پیدا ہوگئی ہے.

۱ ــ تفسیر حقانی، جلد اول، مقدمہ، صفحہ ۱۵۲

Marfat.com

مثال درج ذیل ہے:

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٣٢﴾ ✱ وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٣٣﴾ الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣٤﴾[1]

ترجمہ:

«اور اللہ اور رسول کا حکم مانا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے اور خدا کی بخشش اور جنت کی طرف دوڑو کہ جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے (اور وہ) ان پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے جو فراخی اور تنگی میں (اللہ کی راہ) میں دیا کرتے ہیں۔ اور جو غصہ کو دباتے اور لوگوں سے درگذر کیا کرتے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔»

ترجمہ وتفسیر فتح المنان معروف بہ تفسیر حقانی پہلی مرتبہ آٹھ جلدوں میں شائع ہوئی تھی۔ طباعت ۱۳۰۵ھ مطابق ۱۸۸۷ء کو شروع ہوئی اور ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۸۹۵ء تک سات جلدیں مکمل ہوگئیں۔ آخری یعنی آٹھویں جلد جو پارۂ عم کے ترجمہ اور تفسیر پر مشتمل ہے ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۹۰۰ء میں مجتبائی پریس دہلی میں طبع ہوئی۔ اس عظیم ترجمہ وتفسیر کے اب تک کئی ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں۔ ایک مختصر تفسیر حقانی مع ترجمہ ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۱۱ء میں دہلی کے مطبعہ حامی الاسلام سے شائع ہوئی تھی جو چھ سو ساٹھ (۶۶۰) صفحات پر مشتمل ہے۔

زیر نظر نسخہ جو ناچیز کی نجی لائبریری میں ہے تیس جلدوں پر مشتمل ہے گویا ہر پارہ علیحدہ طبع ہوا ہے۔ جن کی تفصیل بعد میں آئے گی۔ مولانا عبدالحق حقانی نے ترجمہ کا مقدمہ خود بہت باریکی اور محنت سے لکھا ہے جس میں

---

۱ ۔ آل عمران، ۱۳۲ - ۱۳۴

Marfat.com

تین ابواب اور ایک خاتمہ ہے اور ایک سو باون (۱۵۲) صفحات پر مشتمل ہے۔ مولانا نے اس میں بڑے مدلل طریقوں سے فرشتوں اور معجزوں کی صداقت ثابت کی ہے، علاوہ ازیں سر سید احمد خاں کے ترجمے کی بڑی مذمت کی ہے اور اس کو بجائے ترجمۂ قرآن کے تحریف قرآن کا نام دیا ہے۔ پادری امام الدین کے اکاذیب کا تو خوب جواب دیا ہے۔

ترجمہ وتفسیر کا طول ساڑھے نو انچ ہے اور عرض سات انچ۔ زیر نظر ایڈیشن کی چھپائی اس قدر عمدہ نہیں ہے۔ پہلے پارہ کے شروع میں ٹائیٹل یوں ہے:
«تفسیر حقانی عمدۃ المحدثین فخر المفسرین شیخ العلامہ مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب حقانی دھلوی، کتب خانہ نعیمیہ دیوبند یو۔ پی۔ سے شائع ہوئی باہتمام ادارۂ اشرف العلوم دیوبند۔ یو پی۔ محمدی پرنٹنگ پریس میں طبع ہوئی ہے:

۱ — پہلی جلد پرنٹر پبلشر مسعود احمد قاسمی نے یونین پرنٹنگ پریس دھلی سے طبع کروا کر دفتر مرکز اشرف العلوم ادارۂ ھادی دیوبند سے شائع کیا۔ صفحات کی کل تعداد دو سو چوالیس (۲۴۴) ہے۔
۲ — دوسری جلد اسلامی پرنٹنگ پریس میں طبع ہوئی ہے اور اس میں کل اسی (۸۰) صفحات ہیں۔
۳ — تیسری جلد اسلامی پرنٹنگ پریس میں طبع ہوئی ہے اور اس میں کل چونسٹھ (۶۴) صفحات ہیں۔
۴ — چوتھی جلد محبوب پرنٹنگ پریس دیوبند میں طبع ہوئی اور اس میں کل چونسٹھ (۶۴) صفحات ہیں۔
۵ — پانچویں جلد یونین پرنٹنگ پریس دھلی میں طبع ہوئی اور اس میں کل بہتر (۷۲) صفحات ہیں۔
۶ — چھٹی جلد یونین پرنٹنگ پریس دھلی میں طبع ہوئی اور اس میں کل بہتر (۷۲) صفحات ہیں۔

Marfat.com

۷ ـ ساتویں جلد یونین پرنٹنگ پریس دہلی میں طبع ہوئی اور اس میں اڑتالیس (۴۸) صفحات میں۔

۸ ـ آٹھویں جلد یونین پرنٹنگ پریس دہلی میں طبع ہوئی اور اس میں چوالیس (۴۴) صفحات میں۔

۹ ـ نویں جلد یونین پرنٹنگ پریس دہلی میں طبع ہوئی اور اس میں باون (۵۲) صفحات میں۔

۱۰ ـ دسویں جلد یونین پرنٹنگ پریس دہلی میں طبع ہوئی اور اس میں چھتیس (۳۶) صفحات میں۔

۱۱ ـ گیارھویں جلد یونین پرنٹنگ پریس دہلی میں طبع ہوئی اور اس میں چالیس (۴۰) صفحات میں۔

۱۲ ـ بارھویں جلد یونین پرنٹنگ پریس دہلی میں طبع ہوئی اور اس میں بتیس (۳۲) صفحات میں۔

۱۳ ـ تیرھویں جلد یونین پرنٹنگ پریس دہلی میں طبع ہوئی اور اس میں چھتیس (۳۶) صفحات میں۔

۱۴ ـ چودھویں جلد یونین پرنٹنگ پریس دہلی میں طبع ہوئی اور اس میں باون (۵۲) صفحات میں۔

۱۵ ـ پندرھویں جلد یونین پرنٹنگ پریس دہلی میں طبع ہوئی اور اس میں اسی (۸۰) صفحات میں۔

۱۶ ـ سولھویں جلد یونین پرنٹنگ پریس دہلی میں طبع ہوئی اور اس میں باون (۵۲) صفحات میں۔

۱۷ ـ سترھویں جلد یونین پرنٹنگ پریس دہلی میں طبع ہوئی اس میں چوالیس (۴۴) صفحات میں۔

Marfat.com

۱۸— اٹھارویں جلد محمدی پریس دہلی میں طبع ہوئی اور اس میں اڑتالیس (۴۸) صفحات ہیں۔

۱۹— انیسویں جلد محمدی پریس دہلی میں طبع ہوئی اور اس میں کل اڑتالیس (۴۸) صفحات ہیں۔

۲۰— بیسویں جلد نیشنل پرنٹنگ پریس دہلی میں طبع ہوئی اور اس میں کل اڑتالیس (۴۸) صفحات ہیں۔

۲۱— اکیسویں جلد محمدی پریس دیوبند میں طبع ہوئی اور اس میں کل بہتر (۷۲) صفحات ہیں۔

۲۲— بائیسویں جلد محمدی پریس دیوبند میں طبع ہوئی اور اس میں کل چونسٹھ (۶۴) صفحات ہیں۔ اس کے کاتب کا نام عبد الأحد ہے۔

۲۳— تیئیسویں جلد پر پریس کا نام درج نہیں البتہ کاتب "عبد الأحد" ہیں اور کل (۶۴) صفحات ہیں۔

۲۴— چوبیسویں جلد کی کاتبہ محسنہ خاتون بنت مولانا اشتیاق احمد صاحب ہیں۔ یہ جلد محمدی پرنٹنگ پریس دیوبند میں طبع ہوئی اور اس میں کل باون (۵۲) صفحات ہیں۔

۲۵— پچیسویں جلد محمدی پرنٹنگ پریس دیوبند میں طبع ہوئی اور اس میں کل چون (۵۴) صفحات ہیں۔

۲۶— چھبیسویں جلد محمدی پرنٹنگ پریس دیوبند میں طبع ہوئی اور اس میں کل چونسٹھ (۶۴) صفحات ہیں۔

۲۷— ستائیسویں جلد محمدی پرنٹنگ پریس دیوبند میں طبع ہوئی اور اس میں کل چھہتر (۷۶) صفحات ہیں۔

۲۸— اٹھائیسویں جلد محمدی پرنٹنگ پریس دیوبند میں طبع ہوئی اور اس میں کل ایک سو چھتیس (۱۳۶) صفحات ہیں۔

Marfat.com

۲۹۔ انتیسویں جلد میں کل ایک سو اڑسٹھ (۱۶۸) صفحات ھیں اور آخر میں درج ھے ۔تم بحمد اللہ سبحانہ المجلد السابع فی ۱۷ شعبان المعظم ۱۳۱۳ یوم الاثنین بعد صلوۃ العصر فی ایام الشتا۔ صححہ فقیر محمد عبدالتواب چشتی غفرلہ۔۔ معلوم ہوتا ھے یہ جزء پہلے ایڈیشن کی عکسی تصویر ھے۔
۳۰۔ تیسویں جلد محبوب پرنٹنگ پریس دیوبند میں طبع ہوئی اور اس میں کل تین سو چودہ (۳۱۴) صفحات میں۔

مولانا عبدالحق حقانی کا طریقہ ترجمہ وتفسیر یہ ھے کہ پہلے ہر سورت کے بارے میں عام معلومات دے دیتے ھیں۔ اس کی آیتوں، رکوعوں اور کلمات کا شمار، پچھلی سورت سے اس کا ارتباط، اس کی آیات کے مکی یا مدنی ہونے کی دلیل اور شان نزول کے بیان کے بعد ایک ایک رکوع علیحدہ نمبروار لےکر اس کا ماحصل بیان فرماتے میں۔ پھر سورت کے خاص نکات اور فوائد لکھتے ھیں۔ بعد ازیں ایک آیت یا چند آیتوں کا ترجمہ کر کے تفصیلی، نحوی، لسانی اور معنوی بحث کرتے ہوئے تفسیر بیان فرماتے ھیں۔ مولانا عبدالحق حقانی رحمت اللہ علیہ کا انیسویں صدی کا لکھا ہوا یہ ترجمہ اور تفسیر بعد کے مترجمین ومفسرین کے لئے مشعل راہ ثابت ہوا۔ مفصل اور جامع تفسیروں میں اس کا اعلیٰ مقام ھے اور بعد کے تقریباً تمام علماء نے اس سے اتفاق کیا ھے۔ مولانا عبدالماجد دریا آبادی لکھتے ھیں:

۔ تفسیر فتح المنان یا تفسیر حقانی از مولانا عبدالحق حقانی دھلوی مرحوم مذاھب غیر سے مناظرہ کرنے والوں کے لئے مفید ھے۔[۱]

۱۔ ترجمہ وتفسیر قرآن مولانا عبدالماجد دریابادی مطبوعہ تاج کمپنی اگست ۱۹۵۲ء دیباچہ تفسیر۔

Marfat.com

محدث، مفسر اور فقیہ مولانا اشرف علی تھانوی اپنے مقدمہ تفسیر میں یوں لکھتے ہیں:

•چونکہ احقر کو مباحث متعلقہ کتب سماویہ سابقہ پر بالکل نظر نہیں ہے اس لئے ایسے مضامین کو تفسیر حقانی سے نقل کردیا گیا ہے۔•

یہ ایک جملہ مولانا حقانی کی جامع صفات شخصیت اور اعلیٰ علمیت کے لئے کافی ہے!

- مقدمہ ترجمہ وتفسیر بیان القرآن• از مولانا اشرف علی تھانوی۔ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ع۔

Marfat.com

(۸) غایۃ البرھان

از

حکیم سید محمد حسن امروھی

انیسویں صدی کے مقبول ترجموں اور تفسیروں میں ترجمہ و تفسیر "غایۃ البرھان" کا نام بھی شامل ہے۔ مترجم حکیم سید محمد حسن امروھی مرادآباد کے رہنے والے تھے۔ یہ ترجمہ ۱۳۰۵ھ مطابق ۱۸۸۷ع میں کیا گیا۔ پہلی بار ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۸۹۴ع میں سید المطابع امروھہ مرادآباد میں طبع ہوا۔ یہ ایڈیشن دو جلدوں میں ہے اس کے بعد امروھہ ھی سے ایک اور ایڈیشن ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۰۴ع میں ہوا جو ریاضی پریس میں طبع ہوا۔ یہ تین جلدوں پر مشتمل ہے اور صفحات کی کل تعداد ایک ہزار چار سو سینتالیس ۱۴۴۷ ہے۔ جلد اول میں صرف تمہید اور مقدمہ ہے۔ جلد دوم اور سوم میں ترجمہ اور تفسیر ہے۔ معنوی لحاظ سے ترجمہ درست اور مناسب ہے۔ زبان ہے تو ادبی اور متین لیکن روانی نہیں ہے جو بعض مترجمین کے ترجموں میں پائی جاتی ہے۔ سورۂ فاتحہ کا ترجمہ درج ہے:

"ہر ایک حمد و کمال ذات وجود حق کو خاص ہے۔ پرورش کرنے والا عالم کا وہی قابل آخرت اور وہی اس میں رحیم ہے، مالکِ روزِ دین ہے یعنی جزا کا ہے، تجھ کو ہی ہم عبادت کرتے ہیں۔ خاص تجھی سے ہم استعانت چاہتے ہیں، راہ بتا ہم کو سیدھی راہ ان بزرگوں کی راہ جن پر تونے احسان کیا ہے، نہ راہ ان کی جن پر غضب کیا گیا عدم تسلیم مسیح سے، نہ گمراہوں نصاری کی جو ختم المرسلین پر ایمان نہ لائے۔"

Marfat.com

(۹) خلاصہ التفاسیر
از
مولوی فتح محمد تائب لکھنوی

مولوی فتح محمد تائب متوفی ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۹۲۳ع نے ترجمہ اور تفسیر بنام "خلاصۃ التفاسیر" لکھی. ان کا اسلوب بہت سلیس اور سادہ ہے. ایک عام آدمی بھی پڑھ کر سمجھ سکتا ہے. مولوی صاحب ہیں تو لکھنؤ کے لیکن لکھنؤ کی زبانی نزاکتیں اور روزمرہ کے محاورے استعمال نہیں کئے. ورنہ پھر بعض لوگوں کے لئے ترجمہ سمجھنے میں دقت ہوجاتی. سادگی اور ایجاز کا بہت خیال رکھا ہے. "خلاصۃ التفاسیر" کے بارے میں مولانا عبدالماجد دریابادی فرماتے تھے:

"تفسیر ھذا ھر چہ بہ قامت کہتر بہ قیمت بہتر" کے مصداق ہے. تفسیر چار جلدوں پر مشتمل ہے. صفحات کی کل تعداد دو ھزار چھ سو چالیس (۲۶۴۰) ہے. تفسیر کے آخر میں محمد عبدالعلی آسی مدراسی کا چوبیس اشعار پر مشتمل قطعۂ تاریخ درج ہے. یہ تفسیر لکھنؤ کے مطبعہ انوارِ محمدی میں ۱۳۰۹ھ مطابق ۱۸۹۱ع سے ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۳ع تک طبع ہوتی رہی. سورۃ فاتحہ کا ترجمہ درج ہے:

"سب تعریف واسطے اللہ کے پالنے والا تمام جہاں کا، بڑا مہربان نہایت رحم والا، مالک دن قیامت کا، تیری ہی بندگی کرتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم، چلا ہم کو راہ سیدھی، راہ ان کی نعمت کی تو نے جن پر، نہ غضب کیا گیا جن پر اور نہ (راہ) گمراہوں کی."

Marfat.com

«خلاصۃ التفاسیر» کے بارے میں مولانا عبدالماجد دریابادی فرماتے ہیں:

«خلاصۃ التفاسیر پانچ جلدوں میں مع مقدمہ از مولانا فتح محمد تائب لکھنوی۔ کتاب اور مصنف نے زیادہ شہرت نہیں پائی لیکن تفسیر متعدد حیثیتوں سے قابل قدر ہے۔ گو اب ذرا پرانی ہوگئی ہے۔»[۱]

۱ - دیباچہ ترجمہ وتفسیر مولانا عبدالماجد دریابادی، مطبوعہ ۱ گست ۱۹۵۲ء تاج کمپنی، کراچی۔

Marfat.com

(۱۰) تفسیر ثنائی

از

مولانا ثناء اللہ امرتسری

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری متوفی ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۹۴۷ع کا ثنائی ترجمہ اور حواشی خود مولانا کی زندگی میں ان کے زیر اہتمام سات جلدوں میں طبع ہوچکا تھا۔ طبع اول ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۸۹۵ع میں شروع ہوا۔ امرتسر کے چشمۂ نور پریس سے شائع ہوتا رہا۔ یہ سلسلہ ۱۳۴۷ھ مطابق ۱۹۲۸ع تک جاری رہا۔ بعد ازاں محمد داؤد راز عبداللہ مترجم و ناشر بخاری شریف مترجم اردو ومدیر جریدہ نور الایمان، دہلی، نے ایک نیا ایڈیشن ترجمہ ثنائی مع حواشی مرتب کرکے شائع کیا۔ مندرجہ ذیل سالوں میں اس کی اشاعت کی تکرار ہوتی رہی:

۱ ـــ اشاعت اول ایک ہزار ماہ رجب ۱۳۷۵ھ مطابق فروری ۱۹۵۶ع۔

۲ ـــ اشاعت دوم ایک ہزار ماہ شعبان ۱۳۸۰ھ مطابق جنوری ۱۹۶۱ع۔

۳ ـــ اشاعت سوم ایک ہزار ماہ رمضان ۱۳۸۲ھ مطابق فروری ۱۹۶۳ع۔

۴ ـــ اشاعت چہارم ایک ہزار ماہ رمضان ۱۳۸۳ھ مطابق فروری ۱۹۶۴ع۔

۵ ـــ اشاعت پنجم ایک ہزار ماہ رمضان ۱۳۸۴ھ مطابق جنوری ۱۹۶۵ع۔

۶ ـــ اشاعت ششم ایک ہزار ماہ ذی القعدۃ ۱۳۸۵ھ مطابق مارچ ۱۹۶۶ع۔

۷ ـــ اشاعت ہفتم ایک ہزار ماہ جمادی الاولی ۱۳۸۷ھ مطابق اگست ۱۹۶۷ع۔

۸ ـــ اشاعت ہشتم دو ہزار ماہ جمادی الثانیۃ ۱۳۸۸ھ مطابق ستمبر ۱۹۶۸ع۔

۹ ـــ اشاعت نہم دو ہزار ماہ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ مطابق مئی ۱۹۷۱ع۔

۱۰ ـــ اشاعت دہم ایک ہزار ماہ ذی الحجۃ ۱۳۹۳ھ مطابق جنوری ۱۹۷۴ع۔

Marfat.com

تفسیر و ترجمہ ثنائی کا ایک اور ایڈیشن جس کا طول ساڑھے چودہ انچ اور عرض دس انچ ہے ناچیز کی لائبریری میں موجود ہے۔ اس ایڈیشن کی چھپائی صاف اور موٹی ہے۔ عربی متن سبز زمین پر اور اس کے تحت مولانا ثناءاللہ امرتسری کا اردو ترجمہ ہے۔ ہر صفحے پر بارہ سطریں ہیں۔ حاشیہ پر دو تفسیریں طبع ہیں ایک تو تفسیر ثنائی ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری کی اور دوسری تفسیر مولانا عبدالسلام بستوی کی جس کا نام فوائدِ سلامی دیا گیا ہے۔ مولفہ از شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام بستوی اور ناشر عبدالرشید ازہری ہیں۔ کتب خانہ مسعودیہ اردو بازار دہلی سے شائع ہوئی ہے۔

زیر بحث ثنائی ترجمہ کا دوسرا نسخہ جس کا طول گیارہ انچ اور عرض نو انچ ہے۔ ناچیز کی لائبریری میں موجود ہے اس ایڈیشن کے ہر صفحہ پر تیرہ سطریں ہیں۔ زرد رنگ کی زمین پر عربی قرآنی متن ہے اور تحت مولانا ثناءاللہ امرتسری کا ترجمہ ہے۔ حواشی منتخب ہیں جس کے مرتب محمد داؤد راز عبداللہ صاحب ہیں۔ ترجمہ سے قبل کے صفحے پر یوں درج ہے:

«ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ۔ کتاب انزلناہ الیك مبارك لیدبروا آیاتہ ولیتذکر اولوالالباب۔ بیادگار شیخ الاسلام حضرت العلام محترم مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب امرتسری رحمت اللہ علیہ۔ منتخب حواشی اور ثنائی ترجمہ والا قرآن مجید اس قرآن مجید میں ترجمہ بین السطور تفسیر ثنائی مؤلفہ حضرت مولانا مولوی ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب امرتسری رحمت اللہ علیہ سے بہ تغیر قلیل نقل کیا گیا ہے اور حواشی میں کتبِ احادیث وتفاسیرِ معتبرہ عربی اردو سے بہتر سے بہتر مضامین کو منتخب کرکے درج کیا گیا ہے۔ مرتبہ خادم الاسلام محمد داؤد راز عبداللہ مترجم وناشر بخاری شریف مترجم اردو ومدیر جریدہ «نور الایمان» دہلی سا کن

Marfat.com

مقام رھپواہ پوسٹ پکواں۔ سب آفس پونا ھانہ ضلع گوڑ گاؤں، ھریانہ، نظر فرمودہ الفاضل الجلیل العلامہ النبیل حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شیخ الحدیث جامعۂ محمدیہ گوجرانوالہ مغربی پاکستان رحمت اللہ علیہ۔ طبع شد باھتمام نذیر احمد رازی۔ بی۔ اے۔ جامعی۔ ناظم ادارہ اشاعت دین۔ اجمیری دروازہ، دھلی۔"[1]

یہ عکسی ایڈیشن خلیق ٹونکی ناظم ادارہ، نور الایمان اجمیری گیٹ، دھلی نے نشر کیا۔ یہ ایک ھزار کی تعداد میں عکسی طبع ہوا ھے۔ مکان طباعت کوہ نور پرنٹنگ پریس، لال کنواں، دھلی ھے۔ سن طباعت ذی الحجۃ ۱۳۹۳ھ مطابق جنوری ۱۹۷۴ع ھے۔ ترجمے اور حواشی کے کل صفحات کی تعداد سات سو بیس (۷۲۰) ھے لیکن اس سے پہلے بہتر (۷۲) صفحے ھیں جن میں فہرست، ترجمہ کا مقدمہ وغیرہ ھے جن کا ذکر فرداً فرداً مختصر ہوگا۔

ابتدا میں حواشی کے بعض اہم مضامین کی مختصر فہرست ھے۔ ھر صفحہ میں کم از کم ایک اہم مضمون باندھا ھے۔ اس طرح تقریباً سات سو بیس (۷۲۰) سرخیاں دی ھیں۔ چند سرخیاں اس طرح کی ھیں:

۱ — فضائل ومسائل سورۂ فاتحہ۔
۲ — آمین بالجہر سنت رسول ھے۔
۳ — فضائل سورہ بقرہ وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ موجودہ بحث میں مضامین حواشی شامل نہیں ھیں لہذا اس کی بجائے توجہ مضامین قرآن مجید پر دی جائے گی جو براہ راست ترجمہ سے متعلق ھیں۔ مختصر فہرست آیات متعلقہ مضامین قرآن مجید درج ذیل ھے:

---

۱ - منتخب حواشی اور ثنائی ترجمہ والا قرآن مجید۔ شائع شدہ ۱۳۹۳ھ مطابق ۱۹۷۴ع۔

Marfat.com

۱ — متعلق ذات وصفات باری تعالیٰ
۲ — توحید کا بیان
۳ — تردید شرک
۴ — بیانِ ملائکہ
۵ — رسالت محمدی کا بیان
۶ — تمام نبیوں رسولوں پر ایمان لانے کا بیان
۷ — وحی والہام کا بیان
۸ — دوزخ کا بیان
۹ — جنت کا بیان
۱۰ — تقدیر کا بیان
۱۱ — لوح محفوظ کا بیان
۱۲ — صداقتِ قرآن کا بیان
۱۳ — پیغمبروں کا بیان
۱۴ — عذابِ قبر کا بیان
۱۵ — قیامت کا بیان
۱۶ — نفخ صور و وزنِ اعمال کا بیان
۱۷ — شفاعت کا بیان
۱۸ — حوض کوثر کا بیان
۱۹ — علامات قیامت کا بیان
۲۰ — طاعت رسول کا بیان
۲۱ — مذمت تقلیدِ شخصی
۲۲ — وحدتِ انسانی کا بیان
۲۳ — معراج محمدی کا بیان
۲۴ — فضیلت صحابہ کرام
۲۵ — ناحق قتل وغارت گری حرام ہے
۲۶ — وضو کی ترکیب مع دیگر مسائل
۲۷ — تیمم کا بیان
۲۸ — حائضہ کے احکام
۲۹ — اذان کا بیان
۳۰ — نماز میں قبلہ رخ ہونے کا بیان
۳۱ — نماز میں بدن ڈھانکنے کا بیان
۳۲ — نماز پنج وقتہ کا بیان
۳۳ — فوائدِ نماز
۳۴ — نماز قائم کرو اور مشرک نہ بنو
۳۵ — آدابِ نماز
۳۶ — اقامتِ نماز
۳۷ — نمازِ تہجد کا بیان
۳۸ — بارش کے لئے نماز پڑھنے کا بیان
۳۹ — نمازِ قضا کا بیان
۴۰ — نماز کے لئے اوقات مقرر ہیں
۴۱ — مسافر کی نماز
۴۲ — جمعہ کی نماز
۴۳ — عید کی نماز

Marfat.com

۴۴ — حالت خوف میں نماز پڑھنے کا طریقہ
۴۵ — جنازہ کی نماز کا بیان
۴۶ — شہداء کا بیان
۴۷ — گھر میں جانے کے آداب
۴۸ — خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے کا بیان
۴۹ — سونے چاندی کی زکوۃ کا بیان
۵۰ — مال تجارت کی زکوۃ کا بیان
۵۱ — زمین کی پیداوار کی زکوۃ
۵۲ — زکوۃ کے مصارف کا بیان
۵۳ — زکوۃ لیتے وقت دعا دینے کا بیان
۵۴ — روزے کا بیان
۵۵ — اعتکاف کا بیان
۵۶ — کتاب الحج
۵۷ — ایام حج کا بیان
۵۸ — طواف زیارت کا بیان
۵۹ — مقام ابراہیم میں دوگانہ پڑھنے کا بیان
۶۰ — صفا و مروہ کے درمیان دوڑنے کا بیان
۶۱ — حج وعمرہ پورا کرنے کا بیان
۶۲ — عمرہ میں سر کے بال منڈوانا یا کتروانا شرط ہے
۶۳ — عورتوں کی عفت کا بیان
۶۴ — حالت احرام میں شکار کرنا حرام ہے
۶۵ — احرام تمتع کا بیان
۶۶ — قربانی کے جانور کا بیان
۶۷ — قربانی کا جانور بے عیب ہونا چاہیئے
۶۸ — حالت احرام میں شکار کرنے کی سزا کا بیان
۶۹ — احرام باندھنے کے بعد کسی وجہ سے رک جانے کا بیان
۷۰ — کتاب النکاح
۷۱ — کون سے الفاظ سے نکاح منعقد ہوتا ہے
۷۲ — ان عورتوں کا بیان جن سے نکاح حرام ہے
۷۳ — مہر کا بیان
۷۴ — ولی کا بیان
۷۵ — غلام اور لونڈی کے نکاح کردینے کا بیان

Marfat.com

۷۶ — سب بیویوں میں برابری رکھنے کا بیان
۷۷ — کتاب الرضاع
۷۸ — کتاب الطلاق
۷۹ — طلاق بائن کا بیان
۸۰ — بیوی کو طلاق دے لینے کا اختیار دے دینا
۸۱ — بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانے کا بیان
۸۲ — حالتِ حیض میں طلاق دینے کا بیان
۸۳ — ایام عدت میں رجوع کرلینے کا بیان
۸۴ — عورت سے مال لے کر طلاق دینے کا بیان
۸۵ — بیوی کوماں بہن کہہ دینے کا بیان
۸۶ — تہمت کے وقت میاں بیوی کا باہم قسمیں کھانا
۸۷ — عدت کا بیان
۸۸ — بیوہ کی عدت کا بیان
۸۹ — غیر مدخولہ کے لئے عدت نہ ہونے کا بیان
۹۰ — نا امید از حیض اور حاملہ کی عدت کا بیان
۹۱ — نسب اور لے پالک کا بیان
۹۲ — کھانے اور کپڑے کا بیان
۹۳ — شعر گوئی میں مبالغہ کرنے کی مذمت
۹۴ — والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا بیان
۹۵ — مطلقہ کے نفقہ وغیرہ کا بیان
۹۶ — لونڈی غلام کو آزاد کرنا
۹۷ — قسموں کا بیان
۹۸ — کتاب الحدود والتعزیرات
۹۹ — تہمت لگانے کی حد مارنے کا بیان
۱۰۰ — چوری کے احکام
۱۰۱ — راہزنوں کے احکام
۱۰۲ — کتاب الجہاد
۱۰۳ — جہاد کے فرض عین ہونے کا بیان
۱۰۴ — مریض وغیرہ پر جہاد فرض نہ ہونے کا بیان
۱۰۵ — علم غیب کا بیان
۱۰۶ — مال غنیمت تقسیم کرنے کا بیان
۱۰۷ — کافروں کو پناہ دینے کا بیان

Marfat.com

۱۰۸ — جزیہ کا بیان
۱۰۹ — مرتد کا بیان
۱۱۰ — باغی یعنی امام حق عادل کی اطاعت سے باہر ہونے والے کا بیان
۱۱۱ — گرے پڑے بچے کے اٹھالینے کا بیان
۱۱۲ — کتاب الشرکۃ
۱۱۳ — خرید و فروخت کے احکام
۱۱۴ — بیع فاسد کا بیان
۱۱۵ — سود کا بیان
۱۱۶ — بیع سلم یعنی بدھنی کا بیان
۱۱۷ — ضمانت کا بیان
۱۱۸ — گواہی کا بیان
۱۱۹ — کتاب الدعویٰ
۱۲۰ — کتاب الصلح
۱۲۱ — کتاب الاجازہ
۱۲۲ — کلمات اللہ غیر متناہی ہیں
۱۲۳ — کتاب الوکالۃ یعنی کسی کو مختار کرنے کا بیان
۱۲۴ — کتاب المکاتب بشرط روپیہ ادا کردینے کے غلام وغیرہ آزاد کرنے کا بیان
۱۲۵ — کسی سے زبردستی کرنے کا بیان
۱۲۶ — بلوغ کا بیان
۱۲۷ — امانت و دیانت کا بیان
۱۲۸ — تکالیف کی تخفیف کا بیان
۱۲۹ — ذبح کرنے کا بیان
۱۳۰ — قربانی کرنے کا بیان
۱۳۱ — ممنوعات کا بیان
۱۳۲ — شراب کا بیان
۱۳۳ — ناحق خون کرنے اور خوں بہا دینے کا بیان
۱۳۴ — لواطت کی حرمت کا بیان
۱۳۵ — جان سے مارنے اور آنکھ وغیرہ کے قصاص کا بیان
۱۳۶ — وصیت کرنے کا بیان
۱۳۷ — ترکہ کا بیان
۱۳۸ — المسائل المتفرقۃ
۱۳۹ — مساجد میں آنے سے روکنے والے کی برائی کا بیان
۱۴۰ — حضرت ابراہیم کی دس خصلتوں کا بیان
۱۴۱ — نا جائز طور پر لوگوں کے مال کھانے کی ممانعت کا بیان

Marfat.com

۱۴۲ — چاند کا بیان
۱۴۳ — مسلمانوں کا کافروں سے دوستی نہ کرنے کا بیان
۱۴۴ — مرد کو عورت پر فضیلت کے بیان میں
۱۴۵ — والدین، رشتہ داروں، یتامی اور مساکین وغیرہ کے حقوق کا بیان
۱۴۶ — امانت ادا کرنے کا بیان
۱۴۷ — سلام کے جواب دینے کا بیان
۱۴۸ — ناپ تول کا پورا کرنا
۱۴۹ — مستورات کے لئے پردے کا بیان
۱۵۰ — توبہ و استغفار کا بیان
۱۵۱ — اهل علم کی فضیلت
۱۵۲ — مجالس شوری پر هدایات
۱۵۳ — بدعات کی تردید
۱۵۴ — دنیا کی مذمت و آخرت کی فضیلت
۱۵۵ — اوصاف مقبولان الٰہی
۱۵۶ — مقصد حیات انسانی

مندرجہ بالا فہرست مضامینِ قرآن مجید اس لئے دی گئی ھے کہ اس سے مترجم کے رجحانات سمجھنے میں آسانی ہوتی ھے۔ مولانا ثنائی فکری طور پر اهل حدیث سانی تھے۔ بدعات کے خلاف تھے نیز پیری مریدی کے قائل نہ تھے۔

فہرست کے بعد گزارشات مرتب محمد داؤد راز السلفی ھے۔ جس میں انہوں نے عنصراً یہ بتایا ھے کہ کتنے مراحل سے گذرکر وہ اس ترجمے کی اشاعت میں کامیاب ہوئے۔ اس کے بعد برکات وفضائل قرآن مجید سے متعلق چہل حدیث مع اردو ترجمے کے ہیں۔ بعد ازیں خصائص القرآن جیسے قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری رحمت اللہ علیہ نے بڑے مدلل انداز میں لکھا ھے جو چوبیس (۲۴) صفحات پر مشتمل ھے۔

فن قراءت پر جیسے کہ رموز اوقاف، جداول، قرآن کے تیس پاروں کے نام اور مخارج حروف کے بیان میں مفید معلومات دی گئی ہیں۔

Marfat.com

اس کے بعد تیرہ صفحات پر مشتمل نہایت جامع مقالہ از مولانا محمد اسماعیل صاحب شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ، امیر جمعیت اہل حدیث پاکستان کا نوشتہ ہے۔ بعد ازیں مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری کی خود نوشت سوانح حیات ہے۔ اس کے بعد ان کا مقدمۂ ترجمہ ہے۔ قرآن کے ترجمہ سے پہلے ایک صفحہ پر مشتمل مختصر اسوۂ حسنہ پیغمبر آخر الزمان رسول اللہ ﷺ ہے۔

مولانا ثناء اللہ کا ترجمہ بلحاظ معانی ومطالب بہت ستھرا اور سادگی لئے ہوئے ہے۔ عام فہم ہے۔ وقتاً فوقتاً قوسین میں الفاظ بڑھائے گئے ہیں جس سے مزید توضیح وتشریح ہوجاتی ہے۔ زباندانی کے لحاظ سے اسلوب سلیس ہے اور کوئی خاص ادبی چاشنی نہیں ہے لیکن جہاں تک فہم وتفہیم کا تعلق ہے بہت واضح ہے۔ ملاحظہ ہو:

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَـٰقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ ٱلطُّورَ خُذُوا۟ مَآ ءَاتَيْنَـٰكُم بِقُوَّةٍ وَٱسْمَعُوا۟ ۖ قَالُوا۟ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَأُشْرِبُوا۟ فِى قُلُوبِهِمُ ٱلْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۚ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُم بِهِۦٓ إِيمَـٰنُكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٩٣﴾ [1]

ترجمہ:

اور جب ہم نے تم سے کوہ طور تم پر کھڑا کر کے (عمل کرنے کا) وعدہ لیا اور کہا کہ خوب (مضبوط) قوت سے پکڑو جو ہم نے تم کو دیا ہے اور جو کچھ ہم کہیں دل لگا کر سنو (تو تمہارے باپ دادا) بولے ہم نے سن لیا (لیکن) ہم کرنے کے نہیں اور ان کے دلوں میں ان کے کفر کی شامت سے بچھڑے کی محبت رچ گئی تھی، تو کہہ دے (اگر یہی ایمانداری ہے تو) تمہارا ایمان تم کو بری راہ بتاتا ہے اگر تم ایماندار ہو!

---

[1] سورۃ البقرۃ، ۹۳

Marfat.com

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۴۸﴾

ترجمہ:

ہم تو پیغمبروں کو ہمیشہ سے بشارت دینے والے اور ڈرانے والے ہی بھیجا کرتے میں پھر جو لوگ ایمان لاتے اور (ان کا کہا مان کر) صلاحیت اختیار کرتے ان پر نہ تو کچھ خوف ہوتا اور نہ وہ غمگین ہوتے۔

مولانا عبدالماجد دریابادی فرماتے میں:

"تفسیر ثنائی از مولانا ثناء اللہ امرتسری محدثین کے مذہب پر ہے اور غیر مذاہب سے مناظرہ کرنے والوں کے لئے مفید ہے۔"

---

۱ ۔ سورۃ الانعام ۰ ۴۸

۲ ۔ ترجمہ وتفسیر قرآن مولانا عبدالماجد دریابادی مطبوعہ تاج کمپنی اگست ۱۹۵۲ء دیباچہ تفسیر

Marfat.com

(۱۱) مواهب الرحمن
از
مولانا سید امیر علی ملیح آبادی

مشہور وضخیم ترجمہ وتفسیر القرآن ، مواہب الرحمن ، مولانا امیر علی ابن معظم علی مولود ۱۲۷۴ع مطابق ۱۸۵۸ء بمقام ملیح آباد کی تالیف ہے۔ آپ کا انتقال ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹۱۹ع میں ہوا۔ تفسیر ، مواہب الرحمن ، کی کل ضخامت تقریباً نو ہزار (۹۰۰۰) صفحات میں۔ ، مواہب الرحمن ، پہلی بار تیس جلدوں میں ۱۳۱۴ھ مطابق ۱۸۹۶ع سے ۱۳۲۱ھ مطابق ۱۹۰۲ع تک لکھنؤ کے نولکشور پریس میں طبع ہوئی۔ دراصل یہ تفسیر منشی نولکشور مالک نولکشور پریس کی تحریک اور ایماء پر لکھی گئی تھی۔ منشی نولکشور کو اس بات کا فخر تھا کہ انہوں نے دنیائے اسلام کی ایک بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔

اس وقت ناچیز کے مکتبہ میں جو ایڈیشن ہے وہ دس جلدوں پر مشتمل ہے۔ تقطیع کا طول ساڑھے نو انچ ہے اور عرض ساڑھے سات انچ ہے۔ اس کے ناشر مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ لاہور میں۔ انٹرنیشنل پرنٹنگ پریس باغبانپورہ لاہور اور نعمت علی پرنٹرز نیا بازار لاہور میں طبع ہوئی۔ جلد بندی نہایت عمدہ اور کاغذ اچھا ہے۔ جلد اول پر لکھا ہے بار اول تعداد ایک ہزار ایک سو (۱۱۰۰) تاریخ محرم ۱۳۹۷ھ مطابق جنوری ۱۹۷۷ع۔

Marfat.com

جلد اول کے پہلے صفحے پر ناشر نے درج ذیل عبارت چھاپی ہے :

"اس کی خصوصیات اور محاسن و کمالات بیان کرنے کے لئے بیسوں صفحات بھی ناکافی ہیں۔ المختصر بیک وقت یہ ہزارہا احادیث وآثار کا ترجمہ اور بہترین شرح حدیث ، ائمہ اربعہ کے فقہی مسائل کے استنباط و استخراج اور ان طریق استدلال کا انمول خزانہ ، گنجینۂ علم کلام ۔ معدن سلوک و معرفت ، ہزاروں ہزار موعظ کا مجموعہ ، نیچریت ، رفض ، اعتزال اور خارجیت کا مکمل مدلل اور احسن رد ، عقائد و اعمال صحیحہ کا پیمانہ ، صحابہ کرام ، تابعین ، ائمہ محدثین ومجتہدین کے مسلک ومشرب کا بطریق ترمذی شریف آئینہ اور تشنگانِ علم ومعرفت ومتلاشیانِ راہِ حق کے لئے فیض کا ایسا سرچشمہ ہے جس سے ہرکوئی اپنے اپنے ذوق و نظر اور ظرف کے مطابق سیراب ہوسکتا ہے۔"

زیر بحث موضوع تفسیر نہیں بلکہ ترجمۂ قرآن ہے لہذا توجہ بھی ترجمہ پر ہی مرکوز زیادہ ہوگی۔ ترجمہ لسانی لحاظ سے اوسط درجہ کا ہے۔ کوئی خاص فصاحت یا زبان کی نزاکت نہیں ہے۔ نمونۂ ترجمہ درج ہے :

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾[۱]

ترجمہ :

"تو کہہ ، اے میرے اللہ مالک سلطنت کے تو سلطنت دیوے جس کو چاہے اور سلطنت چھین لیوے جس سے چاہے اور عزت دیوے جس کو چاہے اور ذلت دیوے جس کو چاہے ، تیرے ہاتھ ہے سب بھلائی ، بے شک تو ہر چیز پر

۱ — سورۃ آل عمران ۲۶ - ۲۷

Marfat.com

قادر ہے۔ تو لے آوے رات کو دن میں ، اور تو لے آوے دن کو رات میں ، اور تو نکالے جیتا مردے سے اور تو نکالے مردہ جیتے سے۔ اور تو رزق دیوے جس کو چاہے بے شمار۔

ملاحظہ ہو ترجمہ کی زبان اسلوب کے لحاظ سے قدیم ہے۔ بعض الفاظ ، افعال ، بندشیں اور مرکبات آج کل متروک ہیں۔ مثال کے طور پر چند آیتیں درج ہیں؛

إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿۳۶﴾[۱]

ترجمہ:

جب بولی جورو عمران کی اے رب میں نے تیرے نذر کیا جو کچھ میرے پیٹ میں ہے آزاد سو تو مجھ سے قبول کر تو ہی اصل سننے والا جاننے والا ہے۔ پھر جب اس کو جنی بولی کہ اے رب میں یہ لڑکی جنی ، اور اللہ کو بہتر معلوم ہے جو کچھ جنی اور بیٹا نہ ہو جیسے وہ بیٹی ، اور میں نے اس کا نام رکھا مریم اور میں تیری پناہ میں دیتی ہوں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے۔

زیر بحث ایڈیشن میں مولانا امیر علی ملیح آبادی نے ترجمہ و تفسیر سے قبل ایک طویل مقدمہ لکھا ہے جو ایک سو چار (۱۰۴) صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحے میں ستائیس (۲۷) سطریں ہیں۔ اس میں کبار مفسرین عربی کا ذکر ہے۔ مختلف مسائل پر بحث بھی کی ہے۔ بے شمار احادیث کے حوالے بھی ہیں اس کے علاوہ آخر میں ذوالنون مصری ، معروف کرخی ، ابو یزید بسطامی اور دوسرے صوفیائے کرام کا ذکر کیا ہے۔

۱- سورۃ آل عمران ، ۳۵-۳۶

Marfat.com

زیر بحث ایڈیشن میں دس جلدیں ہیں :

۱ ــ جلد اول میں ابتدائے قرآن سے تیسرے پارے « تلك الرسل » تک کا ترجمہ اور تفسیر ہے۔

۲ ــ جلد دوم چوتھے پارہ سے یعنی « لن تنالوا » سے ساتویں پارے تک۔

۳ ــ جلد سوم آٹھویں پارے « ولو اننا » سے گیارھویں پارے « یعتذرون » تک۔

۴ ــ جلد چہارم بارھویں پارے « وما من دابہ » سے چودھویں پارے « ربما » تک۔

۵ ــ جلد پنجم پندرھویں پارے « سبحان الذی » سے سترھویں پارے « اقترب للناس » تک۔

۶ ــ جلد ششم اٹھارویں پارے « قد افلح المؤمنون » سے اکیسویں پارے « اُتل ما اُوحی » تک۔

۷ ــ جلد ہفتم بائیسویں پارے « ومن یقنت » سے چوبیسویں پارے « فمن اظلم » تک۔

۸ ــ جلد ہشتم پچیسویں پارے « الیہ یرد » سے ستائیسویں پارے « قال فماخطبکم » تک۔

۹ ــ جلد نہم اٹھائیسویں پارے « قد سمع اللہ » سے انیسویں پارے « تبارك الذی » تک اور

۱۰ ــ جلد دہم تیسویں پارے « پارہ عم » کے ترجمے اور تفسیر پر مشتمل ہے۔

دس جلدوں کے کل صفحات کی تعداد تقریباً نو ہزار (۹۰۰۰) ہے۔ صفحات کی تقسیم بلحاظ پارہ حسب ذیل ہے :

۱ ــ پہلے پارے « الم » کا ترجمہ اور تفسیر تین سو چوالیس (۳۴۴) صفحات پر مشتمل ہے۔

۲ ــ دوسرے پارے « سیقول » کا ترجمہ اور تفسیر تین سو چوالیس (۳۴۴) صفحات پر مشتمل ہے۔

۳ ــ تیسرے پارے « تلك الرسل » کا دو سو چھپن (۲۵٦) صفحات پر ،

Marfat.com

۴ — چوتھے پارے «لن تنالوا» کا دو سو دس (۲۱۰) صفحات پر،
۵ — پانچویں پارے «والمحصنت» کا دو سو تیس (۲۳۰) صفحات پر،
۶ — چھٹے پارے «لایحب اللہ» کا ایک سو اڑسٹھ (۱۶۸) صفحات پر،
۷ — ساتویں پارے «واذا سمعوا» کا ایک سو بیانوے (۱۹۲) صفحات پر،
۸ — آٹھویں پارے «ولو اننا» کا ایک سو چھہتر (۱۷۶) صفحات پر،
۹ — نویں پارے «قال الملا الذین» کا دو سو اڑتالیس (۲۴۸) صفحات پر،
۱۰ — دسویں پارے «واعلموا» کا ایک سو چورانوے (۱۹۴) صفحات پر،
۱۱ — گیارھویں پارے «یعتذرون» کا دو سو بتیس (۲۳۲) صفحات پر،
۱۲ — بارھویں پارے «وما من دآبہ» کا دو سو پچپن (۲۵۵) صفحات پر،
۱۳ — تیرھویں پارے «وما ابرئ نفسی» کا تین سواٹھاون (۳۵۸) صفحات پر،
۱۴ — چودھویں پارے «ربما» کا دو سو چھتیس (۲۳۶) صفحات پر،
۱۵ — پندرھویں پارے «سبحان الذی» کا تین سوچھتیس (۳۳۶) صفحات پر،
۱۶ — سولھویں پارے «قال الم» کا تین سو چونتیس (۳۳۴) صفحات پر،
۱۷ — سترھویں پارے «اقترب للناس» کا دو سو چھیاسی (۲۸۶) صفحات پر،
۱۸ — اٹھارویں پارے «قد افلح» کا دو سو اٹھیاسی (۲۸۸) صفحات پر،
۱۹ — انیسویں پارے «وقال الذین» کا ایک سو اٹھانوے (۱۹۸) صفحات پر،
۲۰ — بیسویں پارے «امن خلق» کا ایک سو چونتیس (۱۳۴) صفحات پر،
۲۱ — اکیسویں پارے «اتل ما اوحی» کا دو سو دو (۲۰۲) صفحات پر،
۲۲ — بائیسویں پارے «ومن یقنت» کا دو سو چوہتر (۲۷۴) صفحات پر،
۲۳ — تئیسویں پارے «ومالی» کا ترجمہ دو سو چھہتر (۲۷۶) صفحات پر،
۲۴ — چوبیسویں پارے «فمن اظلم» کا دو سو اڑتیس (۲۳۸) صفحات پر،
۲۵ — پچیسویں پارے «الیہ یرد» کا دو سو چونسٹھ (۲۶۴) صفحات پر،

Marfat.com

۲۶ — چھبیسویں پارے «حم» کا دو سو اٹھاسی (۲۸۸) صفحات پر،
۲۷ — ستائیسویں پارے «قال فما خطبکم» کا تین سو نوے (۳۹۰) صفحات پر،
۲۸ — اٹھائیسویں پارے «قد سمع اللہ» کا چار سو اٹھتر (۴۷۸) صفحات پر،
۲۹ — انتیسویں پارے «تبارک الذی» کا تین سو بیس (۳۲۰) صفحات پر اور
۳۰ — تیسویں پارے «عم» کا ترجمہ اور تفسیر آٹھ سو چوّن (۸۵۴) صفحات پر مشتمل ہے۔

مولانا عبدالماجد تفسیر «مواہب الرحمن» کے متعلق یوں تحریر کرتے ہیں:
«تفسیر مواہب الرحمن تیس لمبی چوڑی ضخیم جلدوں میں از مولانا امیر علی ملیح آبادی مرحوم بہت جامع اور مفصل کتاب ہے۔ عربی کی مشہور ومتداول تفسیروں کا عطر اس میں آ گیا ہے۔ زبان پرانی ہوگئی ہے۔»[1]

---

۱ - ترجمہ وتفسیر قرآن مولانا عبد الماجد دریابادی مطبوعہ تاج کمپنی اگست ۱۹۵۲ء دیباچہ تفسیر

Marfat.com

(۱۲) غرائب القرآن
از
مولوی حافظ نذیر احمد

اردو ادب میں شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمد صاحب کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اردو ادب میں ان کا مقام بہت بلند ہے۔ شاید ہی کوئی اردو داں ایسا ہوگا جس نے ان کی کوئی تصنیف نہ پڑھی ہو۔ ان کی کئی کتابیں نصاب تعلیم کے مختلف مراحل میں بھی شامل تھیں جن کا ذکر آئے گا۔

ڈپٹی نذیر احمد متوفی ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۹۱۲ع اس انقلابی دور کے ادیب تھے جب سر سید احمد خاں نے علیگڑھ کالج کی مہم چلائی تھی۔ یہ دونوں ہم عصر بھی تھے اور رفقاء بھی۔ تاریخ گواہ ہے کہ ہر دور میں ایک معین سیاست کا دور دورہ رہا ہے۔ بعض اچھی اور نادر شخصیتیں بھی اس کی نذر ہو جاتی ہیں۔ ڈپٹی نذیر احمد کا عظیم الشان کارنامہ ان کا ترجمۂ قرآن ہے، جس کے خلاف ان کے ہم عصروں نے اور ان کے بعد کے علماء نے اتنا کچھ لکھا کہ اگر واقعی ناچیز نے خود ان کے ترجمے کا مطالعہ نہ کیا ہوتا تو ان سب باتوں پر یقین کرلیا ہوتا۔ خاص بات تو یہ ہے کہ ان کے سخت ترین ناقدوں میں ایسی شخصیات میں جو اجماعاً بالکل ثقہ ہیں اور خود ناچیز کے دل میں ان کا اس قدر احترام ہے کہ ان نقادوں کی تردید کرتے ہوئے یا اعتراض کرتے ہوئے افسوس ہوتا ہے لیکن حقیقت گوئی تذکرہ نویس پر حق اور واجب ہے۔ اس سلسلہ میں مولانا

Marfat.com

اشرف علی تھانوی نے « اصلاح ترجمہ دھلویہ » کے نام سے ایک رسالہ لکھا جو چوالیس ۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں « غرائب القرآن » کے ترجمہ اور حواشی کے اغلاط بیان کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ ساڈھورہ انبالہ کے مطبع بلالی میں طبع ہوا تھا۔ دوسرا رسالہ ابو محمد عبد اللہ محدث چھپراوی نے « رفع الغواشی عن وجوہ الترجمہ والحواشی » لکھا ہے۔ اس کے علاوہ ناچیز نے محسوس کیا کہ ڈپٹی نذیر احمد کے ہم عصروں اور ما بعد کے کئی علماء نے دبی زبان سے ان کے ترجمہ پر اعتراض کیا ہے۔

ڈپٹی نذیر احمد کے ترجمے کے تذکرے سے پہلے یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ ان کا ترجمہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۸۹۵ء میں مکمل ہوچکا تھا۔ وہ پہلے مترجم ہیں جنھوں نے قرآنی متن کی ترتیب کا لحاظ ترجمہ میں نہیں کیا ہے۔ ناچیز کا خیال ہے کہ یہی سب سے بڑی وجہ ہے کہ علماء نے ان کو اپنی تنقید کا نشانہ بنایا۔ یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ کہاں شاہ رفیع الدین کا لفظی ترجمہ کہ ہر عربی لفظ کا ترجمہ اس کے نیچے لکھا ہوا ہے۔ البتہ ان کے برادر محترم شاہ عبد القادر نے اپنے ترجمے میں یہ خیال رکھا کہ جملہ اردو قواعد میں صحیح ہو اور اس کا مزاج اردو زبان کے موافق ہو۔ اس زمانے میں شاہ عبد القادر کا ترجمہ با محاورہ کہلاتا تھا حالانکہ ہر جگہ انہوں نے ترتیبِ قرآنی کا خاص خیال رکھا ہے۔ اس کے بعد ڈپٹی نذیر احمد نے ترتیبِ قرآنی کو نظر انداز کردیا تو ظاہر ہے کہ سب کو بہت کھٹکا۔ اگر ان کے ہم عصر ۱۹۴۰ء کے بعد کے ترجمے دیکھتے تو پتہ نہیں کیا قیامت کھڑی ہو جاتی۔ ڈپٹی نذیر احمد کے ترجمے میں نہ ہی الحاد ہے نہ عقائد کا کوئی سقم ، فقط یہ کہ ترتیب سے آزاد ہوکر ترجمہ کیا ہے۔ اگر کوئی قرآنی متن کے بغیر ان کا ترجمہ پڑھے تو ایک مسلسل ، با ربط اور معنی خیز عبارت معلوم ہوتی ہے۔ ناچیز کے خیال میں یہ تو کوئی جرم نہیں ہے۔ عصر

Marfat.com

حاضر کے تبصرہ نگار قدیم ناقدوں کے کلام کو سامنے رکھ کر ڈپٹی نذیر احمد پر تنقید کرنے میں اور ان کی تائید بھی کرتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے۔ اس ترجمے میں اگر کوئی قابل اعتراض بات ہے تو یہ کہ ترجمہ میں کہیں کہیں دہلی کی ٹھیٹ ٹکسالی زبان اور محاورے استعمال کئے ہیں جو بسا اوقات مشکل معلوم ہوتے ہیں جیسے کہ درج ذیل ترجمہ ہے:

اللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٥﴾[1]

ترجمہ:

اللہ ان کو بناتا ہے اور ان کو ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں پڑے ٹامک ٹوئیاں مارا کریں۔

متوجہ بالا ترجمہ میں جو محاورہ ہے "ٹامک ٹوئیاں مارا کریں" اور اسکی حاشیہ میں وضاحت کی ہے "یعنی جس طرح اندھا آدمی کسی جگہ سے نکلنے کے لئے اٹکل سے کبھی اِدھر جاتا ہے اور کبھی اُدھر"۔

ڈپٹی نذیر احمد کو ترجمہ کے فن پر کتنا عبور حاصل تھا اور ایک مشکل بات کو بھی کتنے آسان اور باربط طریقے سے ادا کرسکتے تھے اس کا اندازہ ذیل کے اس ترجمہ سے ہوسکتا ہے جس میں وضاحت کے لئے جابجا قوسین کی مدد لی گئی ہے۔

وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾
إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ﴿٨١﴾[2]

۱- سورة البقرة ، ۱۵

۲- سورة الاعراف ، ۸۰ - ۸۱

Marfat.com

ترجمہ:

اور (اے پیغمبر حالاتِ) لوط کو (یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے (جا کر) کہا کیا تم لوگ ایسی بے حیائی کے مرتکب ہوتے ہو کہ دنیا جہاں میں تم سے پہلے کسی نے ایسی بے حیائی نہیں کی کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت رانی کے لئے مردوں پر مائل ہوتے ہو (عورتوں کے ہوتے تم کو اس کی ضرورت تو ھے نہیں) مگر تم لوگ کچھ ہو ہی (حدِ اعتدال سے) بڑھے ہوئے۔

ڈپٹی نذیر احمد کا ترجمہ پہلی بار ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۸۹۵ع میں شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۹۰۱ع میں مطبعہ انصاری دھلی میں طبع ہوا۔ پھر دھلی کے قاسمی پریس میں ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ع میں طبع ہوا۔ اس میں ایک ہزار ایک سو بارہ (۱۱۱۲) صفحات تھے۔ آج تک متعدد ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں۔

مولانا نذیر احمد کے ترجمہ کا ایک قدیم نسخہ ناچیز کے والدِ مرحوم مولانا ڈاکٹر عبد الحکیم شرف الدین کی نجی لائبریری سے دستیاب ہوا۔ اس کا طول ساڑھے دس انچ اور عرض سات انچ ھے۔ صفحات کی کل تعداد ایک ہزار ایک سو بارہ (۱۱۱۲) ھے۔ مطبعہ قاسمی دھلی میں محمد قاسم کے اہتمام سے طبع ہوا۔ پہلے صفحہ پر یوں لکھا ھے:

« قرآن مجید مترجم ، غرائب القرآن مع اضافۂ جدید دس برس کے عرصہ میں ساتویں دفعہ » تاریخ طبع ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ع لکھی ھے۔

مترجم نے خود مقدمہ لکھا ھے۔ ایک جگہ ترجمہ کی مقبولیت کے بارے میں لکھتے ھیں۔ «اس ترجمے کو ابھی صرف دسواں برس ھے اور کتاب کی عمر کے لئے دس برس کیا ہوتے ھیں مگر اسی دس برس میں بڑی اور متوسط اور

Marfat.com

حمائل کلاں وخورد اور بین السطور اور مقابل شکلوں میں آٹھ دفعہ چونتیس ہزار ایک سو (۳۴۱۰۰) چھپا اور پورا بیس ہزار (۲۰۰۰۰) نکاسی ہوچکا۔[1]

مولانا نذیر احمد نے یہ ترجمہ یوں کیا ہے کہ پندرہ سطروں میں ایک صفحہ پر عربی متن ہے مقابل میں اردو ترجمہ ہے۔ حاشیہ پر فوائد ہیں۔ آج سے پچاس سال پہلے اردو ترجمہ عربی متن کے نیچے نہ لکھنے کو لوگ بدعت سمجھتے تھے۔ کسی کو تحت السطور ترجمہ کے ترک کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ ہر مترجم اپنے آپ کو مقید کرتا تھا کہ اردو ترجمہ عربی متن کے نیچے ہو۔ اسی لئے مولانا نذیر احمد اپنی اس جدت کے بارے میں لکھتے ہیں:

"اگرچہ معلوم ہے کہ مسلمان بھائی جو بین السطور تراجم کے خوگر ہیں ترجمۂ مقابل کو بدعت سمجھیں گے مگر بدعت بھی ہے تو بدعۂ حسنہ ہے۔"[2]

ڈپٹی نذیر احمد کے ترجمہ کا ایک اور قدیم نسخہ والد مرحوم کی نجی لائبریری ہی سے حاصل ہوا۔ یہ ایڈیشن ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۹۰۹ع میں شمس پریس دہلی میں باہتمام محمد رحیم بخش طبع ہوا۔ تعداد آٹھ ہزار (۸۰۰۰) تھی۔ پہلے صفحہ پر لکھا ہے:

"قرآن مجید مترجم مع فرہنگ جدید تیرہ برس کے عرصے میں دسویں دفعہ اڑتالیس ہزار (۴۸۰۰۰)"۔

اس میں چھ سو چوالیس (۶۴۴) صفحات ہیں۔ ہر صفحہ پر تیرہ (۱۳) سطریں ہیں۔ دھانی رنگ کی زمین پر عربی متن ہے اس کے نیچے اردو ترجمہ طبع ہے۔ گویا چار سال پیشتر یعنی ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ع کے ایڈیشن میں ڈپٹی نذیر احمد نے جو

1- ڈپٹی نذیر احمد در مقدمۂ ترجمۃ القرآن موسوم بہ غرائب القرآن۔
2- ایضاً

Marfat.com

مقابل اردو ترجمہ شائع کیا تھا اور اس کی پُرزور مدافعت بھی کی تھی اور اس کے لئے کہا تھا اگر بدعت ہے بھی تو بدعۂ حسنہ ہے ۔ آخر رائے عام کے حملوں کی تاب نہ لا سکے اور آخر ان کو تحت السطور ترجمہ چھاپنے پر مجبور ہونا پڑا۔

ڈپٹی نذیر احمد کا ترجمۂ قرآن مع حواشی ، غرائب القرآن ، اس وقت جو ناچیز کی نجی لائبریری میں ہے وہ تاج کمپنی کراچی کا چھپا ہوا ہے۔ تاریخ طبع ندارد لیکن ناچیز کی ملکیت میں قبل از ۱۹۷۵ع ہے۔ طباعت نہایت عمدہ ہے۔ قرآنی متن سبز زمین پر لکھا ہے اور اس کے نیچے اردو ترجمہ ہے۔ حاشیہ پر تفسیر ، غرائب القرآن ، ہے۔ ہر صفحہ میں بارہ (۱۲) سطرین ہیں۔ طول دس انچ اور عرض سات انچ ہے ۔ صفحات کی کل تعداد سات سو بتیس (۷۳۲) ہے۔ ترجمہ وتفسیر کے آخر میں بڑی محنت سے مضامین قرآن مجید کی مکمل فہرست بنائی ہے۔ یہ فہرستِ آیات بہت مفید اور عملی ہے۔ جس مضمون کی ضرورت ہو اسی وقت بغیر کسی زحمت کے فوراً پڑھا جاسکتا ہے۔ عناوین کی تقسیم بھی بہت منطق اور مرتب ہے

مذکورہ فہرست عناوین درج ذیل ہے تاکہ ان کی اہمیت اور افادیت کا علم ہوسکے

حصہ اول ، عقائد :

۱ ـــ اللہ جل شانہ کی ذات وصفات

۲ ـــ علم

۳ ـــ حلم

۴ ـــ عفو ومغفرت

۵ ـــ رأفت ورحمت

۶ ـــ قدرت اور ملک

۷ ـــ خالقیت

۸ ـــ ربوبیت ورزاقیت

۹ ـــ غناء

۱۰ ـــ قدردانی اور عدل

۱۱ ـــ ہرچیز کا عالم میں اللہ ہی کے اختیا[ر] سے ہونا اور ہدایت وضلالت سب کا اسی کے قبضے میں ہونا او[ر] تقدیر کا مسئلہ

Marfat.com

۱۲ — اللہ جل شانہ کے مسلمانوں اور تمام بندوں پر احسانات

۱۳ — اللہ تعالی کا اپنے بندوں کو جانچنا اور امتحان لینا اور ڈھیل دینا اورعذاب بھیج کر ان کو نصیحت کرنا

۱۴ — خدا کی ہستی اور اس کی وحدانیت کے دلائل

۱۵ — اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں

حصہ دوم ، آنحضرت ﷺ اور آپ کے معاصرین :

۱ — آنحضرت کا خلق اور شفقت اور حیاء اور توکل

۲ — آپ کا انکسار اور تواضع اور تدین

۳ — آپ کا لوگوں سے بے غرض اور مستغنی رہنا

۴ — آپ کا اور آپ کے اہل قرابت کا دوسرے لوگوں کی طرح مکلف بشرع ہونا

۵ — آپ پر جو خدا کی طرف سے عتاب ہوا یا آپ کی کسی بات پر گرفت ہوئی

۶ — خدا تعالی نے آنحضرت صلعم کو مخاطب قرار دے کر جو ارشاد فرمایا

۷ — کفار کی ایذا رسانی اور خدا کی طرف سے جو آپ کو تسکین دی جاتی تھی

۸ — آپ اور مسلمانوں کے ساتھ کفار کا برتاؤ اور ان کا عناد اور اہل کتاب اور مشرکین کا عناد اور سرکشی کی وجہ سے ایمان نہ لانا

۹ — اہل کتاب اور مشرکین کا حضور صلعم کو صادق جاننا

۱۰ — اہل کتاب وغیرہ کا طمع دنیا سے دین کو چھوڑنا

۱۱ — حضور صلعم کے زمانے کے لوگوں کے حالات وعادات اور ان کے عقائد یعنی مشرکین ، منافقین ، یہود ، عیسائی اہل کتاب یعنی مشترک حالات یہود ونصاری اور ان کا آپ کے ساتھ نفاق اور بد باطنی

۱۲ — مخالف لوگ اسلامی تعلیم اور قرآن اور رسول کی نسبت کیا کیا اعتراض کرتے تھے اور ان کے سوال اور جوان کو جواب دیئے جاتے تھے

Marfat.com

اور باہمی گفتگو

۱۳ — اصحاب کی دینداری اور پختگی اور ان کی مدح

۱۴ — آنحضرت ﷺ کی نبوت اور اسلام کی حقیقت کے دلائل اور آپ کی نسبت جو پہلی کتب میں پیشین گوئیاں تھیں

۱۵ — قرآن مجید اور اس کا نزول اور اس کے عام اغراض اور اس کا پہلی کتابوں کے لئے مصدق ہونا اور اس کے عربی میں ہونے کی وجہ

۱۶ — قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کے دلائل

۱۷ — قرآن مجید کی پیشین گوئیاں

۱۸ — آپ کے زمانے کے غزوات یعنی لڑائیاں جو دشمنوں کے ساتھ کرنی پڑیں

۱۹ — آپ کی ازواج مطہرات اور ان کے ساتھ خطاب اوران کے خاص آداب

حصہ سوم: بابت احکام قرآن مجید و معتقدات و عبادات و حسن معاملات واخلاق وتہذیبِ نفس وغیرہ:

۱ — اوامر

۲ — نواہی

۳ — اخلاق وحسن معاملات

۴ — حقوق والدین وہمسایہ واحباب وحاکم وذوی القربیٰ وغیرہ

۵ — حقوقِ زوجین وحسن معاشرت

۶ — عورتوں اور غلاموں اور ضعیفوں اور یتیموں اور مسکینوں وغیرہ کی رعایت

۷ — آدابِ مجلس وملاقات

۸ — رسول کا ادب

۹ — انتظام ملکی وسیاست

۱۰ — اہل کتاب کی خاص رعایتیں اور ان کی مدح

۱۱ — کفار کو نرمی اور حکمت کے ساتھ نصیحت کرنے اور ان سے درگذر کرنے کا حکم اور سختی اور جھگڑے کی ممانعت

۱۲ — کلمات رقاق ومواعظ اور دنیا سے بے رغبتی اور گذشتگاں کے حال سے عبرت

۱۳ — ادعیہ

۱۴ — وہ لوگ جو آخرت میں فلاح پانے والے ہیں جن کی اللہ نے مدح کی اور جو خصلتیں مؤمنوں میں ہونی چاہئیں

Marfat.com

باب مسائل :

۱ — مسائل صلوۃ وطہارت ومسجد وغیرہ
۲ — مسائل زکوۃ وصدقات وبیان مصارف
۳ — مسائل صیام و اعتکاف و بیان لیلۃ القدر
۴ — مسائل حج وبیان خانہ کعبہ وشہر مکہ
۵ — نذر
۶ — مسائل جہاد واحکام اموال غنیمت واسیر
۷ — کافروں کے ساتھ ربط و اتحاد
۸ — بیع وتجارت وکتب
۹ — حلال و حرام از قسم ماکول و مشروب
۱۰ — نکاح وطلاق وعدت ومہر
۱۱ — لعان
۱۲ — ایلاء وظہار
۱۳ — قسم اور اس کا کفارہ
۱۴ — پردہ
۱۵ — میراث و وصیت

حصہ چہارم :

۱ — ابلیس کا ذکر ، آدم اور بی بی حوا کا قصہ اور ان کے ساتھ ابلیس کا ماجرا
۲ — ہابیل وقابیل
۳ — حضرت نوح کا قصہ اور ان کی اپنے قوم کے ساتھ گفتگو
۴ — حضرت ابراہیم
۵ — حضرت اسماعیل
۶ — حضرت لوط
۷ — حضرت اسحاق
۸ — حضرت یعقوب اور حضرت یوسف اور ان کے بھائی
۹ — حضرت ہود اور قوم عاد
۱۰ — حضرت صالح اور قوم ثمود
۱۱ — حضرت شعیب اور اہل مدین اور اصحاب ایکہ
۱۲ — حضرت داؤد اورحضرت سلیمان
۱۳ — حضرت موسی اور حضرت ہارون اور فرعون وہامان وبنی اسرائیل
۱۴ — قارون
۱۵ — حضرت یونسؑ
۱۶ — حضرت ادریس
۱۷ — حضرت ایوب
۱۸ — حضرت زکریا اور حضرت یحیی
۱۹ — حضرت الیسع
۲۰ — حضرت ذوالکفل
۲۱ — حضرت عزیر
۲۲ — حضرت عیسی اور حضرت مریم

Marfat.com

۲۳ — حضرت لقمان
۲۴ — حضرت ذوالقرنین
۲۵ — قوم سبا
۲۶ — اصحاب اخدود
۲۷ — اصحاب کہف اور رقیم
۲۸ — حبیب نجار اور اہل انطاکیہ
۲۹ — ہاروت وماروت
۳۰ — باغ والوں کے دو قصے
۳۱ — اصحاب رس
۳۲ — اصحاب فیل

حصہ پنجم : عالم معاد

۱ — قیامت کی ضرورت اور مرکر جینے کا ثبوت
۲ — آدمی کی موت
۳ — موت کے بعد عالم برزخ کا جو معاملہ پیش آتا ہے
۴ — بیان قرب قیامت اور اس کے آثار جیسے خروج یاجوج وماجوج ودابۃ الارض و نزول عیسی علیہ السلام
۵ — نفخ صور و حیات موتی وحشر وغیرہ حالات جو قیامت میں واقع ہوں گے
۶ — بیان کرب اہل حشر وسختی روز قیامت اور نافرمان لوگوں کا واویلا اور حسرت اوران کادنیا کی طرف واپس آنے کی تمنا کرنا اورجن کے سبب سے گمراہ ہوئے تھے ان کے ساتھ عداوت ظاہر کرنا اور ان کا عجز اور پل صراط
۷ — مؤمنین کا قیامت کے دن امن میں ہونا
۸ — قیامت میں کسی کا کسی کے کام نہ آنا اور معبودانِ باطل اور شیطانوں کا اپنے تابعداروں سے علیحدہ ہوجانا اور ان کی باہمی گفتگو اور شفاعت کا ذکر
۹ — قیامت میں مسلمانوں اور کافروں اور جھوٹے معبودوں وغیرہ کے ساتھ اللہ تعالی کی گفتگو
۱۰ — حساب وکتاب و وزن اعمال وبیان نامۂ اعمال وجزائے اعمال
۱۱ — دوزخ اور اہل دوزخ کی حالت
۱۲ — اہل دوزخ کے ساتھ گفتگو اور ان کو ملامت اور ان کی باہمی گفتگو اور پیروں اور پیشواؤں کا جھگڑا اور ردوکد
۱۳ — اہل دوزخ کا واویلا اورحسرت وتمنائے موت اور دنیا کی طرف

Marfat.com

لوٹ آنے وغیرہ کی درخواست اور جو ان کو جواب ملے گا

۱۴ — اعراف اور اہل اعراف

۱۵ — جنت اور اس کے مکانات اور اس کی وسعت اور نعیم و لذات اور اہل جنت کی پوشاک وزیور وغیرہ وغیرہ

۱۶ — انہار جنت

۱۷ — حور و خدام جنت

۱۸ — ہمیشگی دوزخ وجنت

حصہ ششم : متفرقات

۱ — مصیبت گناہ کے سبب آتی ہے اور جو امم سابقہ ہلاک کی گئیں توصرف اپنی گناہوں کی وجہ سے اور اللہ کسی کو ناحق نہیں پکڑتا

۲ — حسنات کا گناہوں کے لئے کفارہ ہونا اور اسباب مغفرت و بیان توبہ وشرائط قبولیت توبہ

۳ — بندوں کے اعمال لکھے جاتے ہیں

۴ — دین کی آسانی

۵ — اصول دین میں کل انبیاء کا متفق ہونا

۶ — بعض رسوم جاہلیت

۷ — ابتدائے عالم

۸ — بیان فطرت انسانی

۹ — ملائکہ اور ان کی خدمات

۱۰ — انبیاء اور ان کے مدارج اور خدمات وغیرہ

۱۱ — قرآن مجید و دیگر کتب سماوی

۱۲ — مسلمانوں کو جو تسکین دی جاتی تھی

۱۳ — جنوں کا ہمارے حضرت پر ایمان لانا اور ان کے مقولے

۱۴ — قرآن مجید میں جو معجزات و خوارق عادات ہمارے نبی یا پہلوں کے مذکور ہیں

۱۵ — کفار وفجار کو ایمان نہ لانے اور نافرمانی پر تہدید اور دنیا اور آخرت کے عذاب کا وعدہ

۱۶ — امثال اور تشبیہات

تاج کمپنی والوں نے ڈپٹی نذیر احمد کے قرآن کے اس اردو ترجمہ کو بغیر متنِ قرآنی کے بھی چھاپا ہے یعنی صرف اردو ترجمہ ایک کتابی صورت میں چھاپا ہے اس کا نام «آفتاب ہدایت» دیا ہے۔ صفحات کی ضخامت سات سو ترپن (۷۵۳) ہے۔ عمدہ سفید کاغذ پر عکسی بلاکوں سے چھپی ہے۔ اس ایڈیشن کا تعارف کرتے

Marfat.com

ہوئے ادارۂ تاج کمپنی یوں تحریر کرتا ہے :

"مولوی نذیر احمد صاحب ، سر سید احمد کے رفقاء میں ایک ممتاز شخصیت کے مالک تھے . آپ عربی کے عالم ، قرآن کریم کے حافظ اور اردو کے ممتاز ومنفرد ادیب تھے . مولوی صاحب کو عربی اور اردو دونوں زبانوں پر نہ صرف مسلم قدرت تھی بلکہ وہ اردو میں ترجمے کے کام کا عملی تجربہ اور فنی مہارت بھی رکھتے تھے . مولوی صاحب نے یہ ترجمہ ۱۸۹۵ع میں مکمل کیا تھا . جس کو پون صدی گذر چکی ہے لیکن ترجمہ کی دلکشی اور جاذبیت کا یہ عالم ہے کہ صفحے کے صفحے پڑھتے چلے جائیے . مولوی صاحب کی با محاورہ زبان اور شگفتہ و دل نشیں بیان کا لطف توجہ کو ہٹنے نہ دے گا اور طبیعت کو اکتانے نہ دے گا."

"آج کل کم فرصتی کا زمانہ ہے لوگ قرآن کریم کی تلاوت ہی کے لئے وقت مشکل سے نکالتے ہیں اور اکثر اوقات قرآن کریم کا صرف عربی متن ہی پڑھتے ہیں . متن کے ساتھ ترجمہ پابندی سے نہیں پڑھتے اس لئے اکثر لوگ چاہتے ہیں کہ انہیں صرف اردو ترجمہ الگ مل جائے تاکہ جب بھی انہیں وقت ملے وہ پڑھ لیا کریں اس طرح وہ قرآنی احکام سے واقفیت حاصل کرکے ان پر عمل کرسکیں گے اور قرآن پاک کے پڑھنے کا صحیح فائدہ انہیں حاصل ہوسکے گا جوکہ احکام قرآنی پر مکمل طور پر عمل پیرا ہونے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا . ایک مدت سے شائقین کا اصرار تھا کہ قرآن کریم کا صرف اردو ترجمہ الگ شائع کیا جائے . تاج کمپنی نے "آفتابِ ہدایت" کی اشاعت سے شائقین کی ایک دیرینہ خواہش پوری کردی ہے."

اس مضمون کے پہلے حصہ میں مذکورہ ایڈیشن جو تاج کمپنی نے قرآنی متن اور ترجمہ کے ساتھ شائع کیا ہے اس کا تعارف منذر احمد نبیرہ شمس العلماء مولوی نذیر احمد دھلوی نے جون ۱۹۶۸ع میں کراچی سے لکھا ہے . ملاحظہ ہو :

Marfat.com

"میرے جد امجد مولوی نذیر احمد صاحب نے بہتر ۷۲ سال پہلے ۱۳۱۴ھ میں قرآن شریف کا ترجمہ شستہ و رُفتہ اردو میں کیا تھا۔ اس ترجمے سے پہلے شاہ رفیع الدین صاحب اور شاہ عبدالقادر صاحب کے ترجمے اردو میں موجود تھے مگر یہ ترجمے لفظی تھے اور گنجلک ہونے کی وجہ سے ان کو پڑھنے میں دقت ہوتی تھی۔ شاہ عبدالقادر کا ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب کے ترجمے سے تقریباً سو سال پہلے شائع ہوا تھا۔ ایک صدی میں زبانِ اردو ترقی کر کے کہیں سے کہیں جا پہنچی۔ مولوی نذیر احمد صاحب نے زمانے کی اسی ضرورت کے پیش نظر رائج الوقت ٹکسالی اردو میں کلام اللہ کا ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ اتنا مقبول ہوا کہ ہر گھر میں یہی ترجمہ پڑھا جانے لگا۔ اس ترجمہ کی کامیابی اور مقبولیت کا بین ثبوت یہ ہے کہ اب تک اس کے کم وبیش ایک لاکھ مختلف نسخے شائع ہوچکے ہیں اور مانگ روز افزوں ہے۔"[1]

مندرجہ بالا ملحوظہ جہاں تک ڈپٹی نذیر احمد سے متعلق ہے وہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن یہ بالکل غلط ہے کہ "شاہ عبدالقادر کا ترجمہ پڑھنے میں دقت ہوتی تھی"۔ برعکس اس کے شاہ عبدالقادر کا ترجمہ پڑھکر انسان متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس کی قدامت کے باوجود اس میں اتنی شگفتگی، جدت کے ساتھ ثقہ، بامحاورہ ہونے کے ساتھ ہر ممکن لفظی التزام ہے کہ ان کی عبقریت اور علمیت کا اعتراف ہر ذی علم کو ہے!

---

۱ - بیان منذر احمد نبیرہ مولوی نذیر احمد دھلوی

Marfat.com

(۱۲) ترجمہ قرآن

از

مولانا عاشق الہی میرٹھی

مولانا عاشق الہی میرٹھی کا نام علمی وادبی حلقوں میں کافی مانوس ہے۔ ان کا ترجمۂ قرآن حکیم مستند اور موثوق تراجم میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس ترجمے کے علاوہ موصوف کی متعدد تصنیفات ہیں۔ ان کی «مسنون دعائیں» بہت مقبول ہوئیں۔ «الجواہر الزواہر» بھی ان ہی کا کیا ہوا ترجمہ ہے۔ ان کے قرآن کا ترجمہ لسانی لحاظ سے کافی شستہ سلیس اور رواں ہے۔ معنوی لحاظ سے اس کے مستند ہونے کا اندازہ شیخ الہند مولانا محمود الحسن کے اس ملاحظہ سے ہوتا ہے:

«بندہ کے احباب میں اول مولوی عاشق الہی سلمہ ساکن میرٹھ نے ترجمہ کیا اس کے بعد مولانا اشرف علی صاحب سلمہ اللہ نے ترجمہ کیا۔ احقر نے دونوں ترجموں کو تفصیل سے دیکھا ہے جو جملہ خرابیوں سے پاک وصاف اور عمدہ ترجمے ہیں۔»[1]

سورہ فاتحہ کا ترجمہ درج ہے:

ہر تعریف اللہ ہی کو (زیبا) ہے جو تمام جہاں کا پروردگار، نہایت مہربان رحم والا، مالک ہے روز جزا (یعنی قیامت) کا، خداوندا تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں، اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ دکھا ہم کو سیدھا راستہ، ان لوگوں کا راستہ جن پر

۱ - مقدمہ «موضح قرآن» ترجمۃ القرآن از شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی شائع کردہ مدینہ بک ڈپو، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی، صفحہ ۱

Marfat.com

ونے فضل فرمایا ہے ، نہ ان کا جن پر غصہ ہوا ہے اور نہ بھکنے والوں کا ۔ ،

انیسویں صدی کے قرآن کے تراجم کے لحاظ سے ان کا اسلوب کافی فصیح ہے ۔

مزید آیات کا ترجمہ درج ہے :

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿١٠﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴿١١﴾ [1]

ترجمہ :

یہی لوگ اپنے پروردگار کے راستے پر ہیں اور یہی مرادیں پانے والے ہیں بیشک جو لوگ منکر ہوتے ان پر یکساں ہے خواہ تو ان کو ڈرائے یا نہ ڈرائے وہ تو ایمان لائیں گے نہیں ۔ اللہ نے مہر لگادی ہے ان کے دلوں اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے ۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور روز آخرت پر حالانکہ وہ ایمان نہیں لائے ، دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور ان لوگوں سے جو ایمان لاچکے اور (واقع میں) کسی کو دھوکا نہیں دیتے مگر اپنے آپ کو اور نہیں سمجھتے ان لوگوں کے دلوں میں بیماری تھی ۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ فساد نہ پھیلاؤ زمین میں (تو) کہتے ہیں کہ ھمارا کام تو سنوار ہے ۔ ۔

[1] - البقرة ، ۵ - ۱۱

Marfat.com

مولانا عاشق الٰہی میرٹھی نے ترجمہ کا کام ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۹۰۰ء میں مکمل کرلیا تھا۔ اس کا پہلا ایڈیشن لکھنؤ کے خیرالمطابع میں ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۲ء میں طبع ہوا۔ اس کے بعد متعدد ایڈیشن طبع ہوتے رہے۔ ابھی حال میں یعنی ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۹۸۰ء میں تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی دس (۱۰) ترجموں والا قرآن حکیم طبع کر رہی ہے۔ جس میں مولانا عاشق الٰہی میرٹھی کا ترجمہ بھی شامل ہے۔

Marfat.com

(۱۴) تفسیر القرآن بالقرآن

از

مولانا ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی

ڈاکٹر عبدالحکیم متوفی ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۹۴۰ع کی شخصیت کئی اسباب کی بنا پر قابل ذکر ہے۔ دراصل ان کو وہ مقام نہیں دیا گیا جس کے وہ مستحق تھے۔ اردو کے مصنفین میں ان کا شمار ہوتا ہے اور ان کی کئی تصنیفات ہیں ان کا سب سے بڑا کارنامہ ان کے دو تراجم القرآن ہیں۔ ایک انگریزی اور دوسرا اردو[1] یہ پہلے مسلم مترجم ہیں جنہوں نے قرآن کا ترجمہ انگریزی میں کرنے کی جرأت، ہمت اور محنت کی۔ ان سے پہلے جو انگریزی کے مترجمین تھے وہ سب غیر مسلم تھے۔ اپنی زندگی کے ایک دور میں وہ قادیانی بھی تھے لیکن بعد میں اللہ کی توفیق سے قادیانیت کو ترک کردیا اور اس کے خلاف کئی کتابیں شائع کیں۔ رامپور سے ایک رسالہ «الذکر الحکیم» بھی نکالتے تھے۔ انگریزی ترجمہ لندن میں بغیر قرآنی متن کے شائع ہوا تھا۔ اردو میں «تفسیر القرآن بالقرآن» مع ترجمہ تراوڑی ضلع کرنال کے عزیزی پریس میں ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۹۰۰ع میں طبع ہوا تھا۔ لسانی لحاظ سے آپ کے ترجمہ کا اسلوب نہایت رواں، شستہ اور ادبی ہے۔ اعلیٰ معیاری اردو نثر کا نمونہ ہے۔ الفاظ کی بندش اور

۱- بہت تلاش کے باوجود ناچیز کو مذکورہ اردو ترجمہ حاصل نہ ہوسکا ورنہ ان کے ترجمے پر تفصیلی تذکرے کی تمنا تھی۔ انشاء اللہ اگر عمر نے وفا کی اور حالات نے ساتھ دیا تو آئندہ ایڈیشن میں مزید بیان کی کوشش ہوگی۔

Marfat.com

جملوں کا ربط بھی قابل تعریف ہے۔ سورۃ فاتحہ درج ہے :

"تمام حمد اللہ کے واسطے ہے جو تمام عالموں کا رب ہے، جو رحمان اور رحیم ہے اور روز انصاف کا مالک ہے، خاص تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت کر یعنی ان (برگزیدوں) کے راستہ کی جن پر تونے انعام کیا ہے جو غیر ہے ان لوگوں کے راستہ سے جن پر تیرا غضب ہوا اور جو گمراہ ہیں۔"

Marfat.com

(١٥) فتح الحمید
از
مولوی فتح محمد جالندھری

مولوی فتح محمد جالندھری اردو کی صرف ونحو کی کتاب "مصباح القواعد" کے مصنف ہیں۔ ترجمہ فتح الحمید میں ان کا اسلوب نہایت سلیس، سادہ اور عام فہم ہے۔ یہی سبب ہے کہ یہ ترجمہ عوام میں بہت مقبول ہوا۔ ان کے ترجمے میں مشکل پسندی قطعاً نہیں ہے۔ آسان ترین الفاظ اور بندشوں کا استعمال کیا ہے۔ یہ ترجمہ لکھ کر مولوی فتح محمد نے واقعی عوام کی بڑی خدمت کی ہے۔ اس میں انہوں نے عالمانہ اسلوب اور دقت پسندی کو بالکل خیرباد کہہ دیا ہے۔ ہر بات کو سیدھے، بلا واسطہ اور بغیر کسی ہیر پھیر کے بیان کردیا ہے۔ مثال ملاحظہ ہو:

وَإِنَّهُۥ لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٧﴾ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِى بَيْنَهُم بِحُكْمِهِۦ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْعَلِيمُ ﴿٧٨﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۖ إِنَّكَ عَلَى ٱلْحَقِّ ٱلْمُبِينِ ﴿٧٩﴾ [1]

ترجمہ:

اور بے شک یہ مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ تمہارا پروردگار قیامت کے روز ان میں اپنے حکم سے فیصلہ کردے گا اور وہ غالب (اور) علم والا ہے۔

مولوی فتح محمد خان جالندھری خود اپنے ترجمے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں

---

١ - سورۃ النمل، ٧٧-٧٩

Marfat.com

اس کا اقتباس درج ذیل ہے :

"اس ترجمہ میں جس امر کی زیادہ تر کوشش کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ سہل، سلیس اور با محاورہ ہو اور اس کے ساتھ مطالب قرآنی صحیح ادا ہوں۔ حق یہ ہے کہ قرآن مجید کا شستہ اور شگفتہ اور لطیف اور شیریں اور دل نشیں اور اعلیٰ اور اولیٰ ترجمہ کرنا جوئے شیر کا لانا ہے اور میں نے جہاں تک میرے امکان میں تھا اسی طرح کا ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ زبان ایسی اختیار کی گئی ہے جو شایان شان کلام ذوالجلال والاکرام ہے۔ صحت کے لحاظ سے اگر یہ ترجمہ معتبر تفاسیر سے جانچا جائے گا تو کسوٹی پر کسا ہوا سونا نظر آئے گا۔ ہم ان تمام صاحبوں کو جو شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کے ترجمہ کے دلدادہ ہیں، یقین دلاتے ہیں کہ جو روش اس ترجمہ میں اختیار کی گئی ہے اس میں زبان حال کی شستگی۔ زبان کے لحاظ سے جوجو خوبیاں ترجمے میں ہونی چاہئیں وہ سب اس میں موجود ہیں۔ یوں سمجھنا چاہیے کہ شاہ صاحب کا ترجمہ اگر مصری کی ڈلیاں ہیں تو یہ ترجمہ شربت کے گھونٹ۔ نہایت آسان سریع الفہم کہ پڑھتے جائیے اور مطلب سمجھتے جائیے۔[1]"

جیسا کہ ابتداء میں ذکر ہوا آسانی، سادگی اور سلاست کے لحاظ سے اور اسی طرح بلحاظ شستگی، زبان اردو واقعی یہ ترجمہ قابل تعریف ہے۔ اقتباسات آرائے بعض علمائے کرام بطور اثبات کلام ناچیز درج ذیل ہیں۔

مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صدر جمیعت العلماء ہند دھلی کی رائے:

"قابل مترجم طاب ثراہ نے قرآن مجید کا مفہوم ادا کرنے میں سلف صالحین رحمہم اللہ کے مسلک کا اتباع کیا ہے اور ترجمہ کو با محاورہ، مطلب خیز، عام فہم بنانے

۱۔ بیان مولوی فتح محمد جالندھری

Marfat.com

کے باوجود الفاظ قرآنیہ کی پوری رعایت رکھی ہے ۔ ۲۴ شوال ۱۳۵۳ھ ۔"[1]

مولانا سید شاہ محمد بدرالدین امیر شریعت صوبہ بہار کی رائے :
"کئی سال گذرے جب سے تقریراً یا تحریراً جس کسی نے مجھ سے پوچھا کہ رائج اردو تراجم کلام اللہ میں کون سا ترجمہ اچھا ہے تو میں نے جواب میں یہ کہا ہے کہ "فتح الحمید" نام کا ترجمہ سبھوں میں بہترین ترجمہ ہے۔ میں آپ کے ترجمے کو اصح التراجم اور بہترین تراجم جانتا ہوں اور لوگوں سے کہتا بھی ہوں ۔"[2]

مولانا سید ممتاز علی ، مالک دارالاشاعت پنجاب لاہور کی رائے :
"زبان کی نفاست ، سلاست اور متانت جو اس ترجمے میں ہے وہ اوروں میں نہیں ۔ مترجم نے جس قدر عرق ریزی اس کے بامحاورہ اور معنی خیز کرنے میں کی ہے اس سے زیادہ اہتمام اس کی صحت میں کیا ہے یعنی ایک ایک لفظ معتبر اور مستند تفاسیر کی کسوٹی پر پرکھ کر لکھا ہے ۔ غرض یہ ترجمہ تمام موجودہ تراجم سے ممتاز ہے ۔"

مدیر رسالہ انجمن حمایت اسلام لاہور کی رائے :
"سب سے آخری ترجمہ جس پر ملک کے تمام اردو ، انگریزی اخباروں کے ذریعہ سے اہل ملک اور اچھے اچھے عربی زبان سے واقف اور نقاد مبصروں کی طرف سے بے حد پسندیدگی کا اظہار ہو رہا ہے وہ مولوی فتح محمد خان صاحب جالندھری کا ترجمہ ہے ۔ اس ترجمہ میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ بامحاورہ ہے ۔ لفظی ترجمہ کی رعایت کا بھی حتی الوسع التزام کیا گیا ہے ۔ زبان ایسی پاک

۱ ۔ بیان مفتی محمد کفایت اللہ صدر جمعیت العلماء ہند ، دہلی
۲ ۔ بیان سید شاہ محمد بدرالدین ، امیر شریعت صوبہ بہار
۳ ۔ بیان سید ممتاز علی ، مالک دار الاشاعت پنجاب ، لاہور

Marfat.com

وشستہ جیسی کہ اس مقدس کلام کی شان کے لئے ضروری تھی۔"[1]

مدیر رسالہ اسلام، مولوی عبد القیوم جالندھری کی رائے:

"مولوی فتح محمد خان صاحب نے قرآن مجید کا اردو میں ایسا سلیس اور با محاورہ ترجمہ کیا ہے جو اپنی سلاست، متانت اور لطافت کے لحاظ سے بالکل اچھوتا اور الفاظ وحشیہ اور لغات متنافرہ سے بالکل پاک ہے۔ اس ترجمے نے مذہبی دنیا میں بہت بڑی کمی پوری کی ہے اور بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔"[2]

پہلی مرتبہ غالباً امرتسر سے ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۹۰۰ع میں شائع ہوا تھا۔ اس کے علاوہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹۰۸ع میں لاہور کے رفاہ عام پریس میں طبع ہوا تھا۔ مولانا فتح محمد جالندھری کے ترجمہ کے اب تک متعدد ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں "نور ہدایت" کے نام سے جالندھر سے بھی طبع ہوا تھا۔

تاج کمپنی کراچی نے اس ترجمہ کے کئی ایڈیشن چھاپے ہیں جو مختلف احجام وصفحات پر مبنی ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

۱ — ضخامت آٹھ سو چھبیس (۸۲٦) صفحے، طول ساڑھے سات انچ اور عرض پانچ انچ ہے۔ صفحے میں دو کالم ہیں۔ دائیں کالم میں قرآنی عربی متن کی ایک ایک آیت علیحدہ لکھی ہے اور بائیں کالم میں اردو ترجمہ اسی ترتیب سے طبع ہے۔ کتابت خوبصورت اور طباعت عکسی یک رنگا ہے۔ کاغذ سفید ہے جلد ریگزین اور پشتہ پارچہ دونوں ہے۔

۲ — ضخامت سات سو اڑتیس (۷۳۸) صفحے، طول دس انچ اور عرض ساڑھے

---

۱ - بیان مدیر رسالہ انجمن حمایت اسلام، لاہور

۲ - بیان مدیر رسالہ اسلام، مولوی عبد القیوم جالندھری

Marfat.com

سات انچ ہے ۔ کتابت دیدہ زیب اور طباعت عکسی یک رنگا ہے ۔ کاغذ سفید اور جلد ریگزین اور پشتہ پارچہ دونوں ہے ۔ یہ ترجمہ بالمقابل ہے یعنی دائیں جانب کے صفحہ پر عربی متن اور بائیں صفحے پر اردو ترجمہ ہے ۔

۳ ــ یہ جیبی تقطیع کا قرآن شریف ہے ۔ صفحے کا طول ساڑھے پانچ انچ اور عرض پونے چار انچ ہے ۔ صفحات کی کل تعداد نو سو ساٹھ (۹۶۰) ہے ۔ کاغذ سفید ولایتی ہے اور طباعت عکسی دو رنگا ہے ۔ حاشیہ پر شاہ عبد القادر رحمت اللہ علیہ کی « موضح قرآن » ہے ۔ جلد ریگزین اور پلاسٹک کور دونوں ہے ۔

۴ ــ اس ایڈیشن کی خصوصیت یہ ہے کہ کاغذ سفید ولایتی خاص ہے ۔ ضخامت چار سو نوے (۴۹۰) صفحات ، طول دس انچ اور عرض ساڑھے سات انچ ہے ۔ کتابت عمدہ طباعت عکسی دو رنگا ہے ۔ جلد ریگزین اور پلاسٹک کور موجود ہے ۔

۵ ــ یہ ایڈیشن بھی سفید ولایتی خاص کاغذ پر طبع ہے لیکن اس کی کتابت بہت کشادہ ، واضح اور جلی قلم ہے ۔ طباعت عکسی دو رنگا ہے ۔ جلد ریگزین ، پشتہ چرمی اور پلاسٹک کور ہے ۔ ضخامت نو سو ساٹھ (۹۶۰) صفحات ، طول ساڑھے سات انچ اور عرض پانچ انچ ہے ۔

۶ ــ یہ جیبی تقطیع کا خوبصورت حمائل شریف ہے ۔ ضخامت نو سو ساٹھ (۹۶۰) صفحات ، طول ساڑھے پانچ انچ اور عرض ساڑھے چار انچ ہے ۔ کاغذ رنگین عمدہ ، کتابت خوبصورت اور طباعت عکسی یک رنگی ہے ۔ جلد پارچہ اور ریگزین دونوں موجود ہیں ۔

Marfat.com

ناچیز کی نجی لائبریری میں مولانا فتح محمد جالندھری کے درج ذیل ایڈیشن موجود ہیں :

۱ ــ تاج کمپنی کراچی کا اردو ترجمہ از فتح محمد جالندھری اور انگریزی ترجمہ پکتھال کا ۔ یہ پہلا ایڈیشن ہے جو بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) کی تعداد میں ستمبر ۱۹۶۹ء کو طبع ہوا ۔ ضخامت نو سو بارہ (۹۱۲) صفحات پر مشتمل ہے ۔ طول دس انچ اور عرض ساڑھے چھ انچ ہے ۔ ترجمہ کا طریقہ یہ ہے کہ ہر صفحے کے دو کالم ہیں ۔ دائیں طرف عربی قرآنی متن طبع ہے اس کے تحت اردو ترجمہ از مولانا فتح محمد جالندھری ہے اور بائیں جانب محمد پکتھال کا انگریزی ترجمہ ہے ۔ نصف دائیں صفحے پر عربی کی انیس سطریں اور تحت السطر اردو ترجمے کی انیس سطریں ہیں ۔ صفحے کے نصف بائیں پر انگریزی ترجمے کی بتیس سطریں ہیں عربی آیات اور انگریزی ترجمے دونوں پر آیات کے نمبر دیئے گئے ہیں ۔

۲ ــ دوسرا ترجمہ جو ناچیز کی لائبریری میں ہے وہ بمبئی میں طبع ہوا ہے ۔ ناشر تاج آفس ، محمد علی روڈ ، بمبئی ہیں ۔ کاتبوں کے نام عبد الحق اور عبد السلام ہیں ۔ سالِ طباعت موجود نہیں ہے ۔ سبز رنگ کی زمین پر عربی قرآنی متن واضح ہے اور اس کے تحت مولانا فتح محمد جالندھری کا اردو ترجمہ ہے ۔ ہر صفحے پر تیرہ سطریں ہیں ضخامت آٹھ سو چوالیس (۸۴۴) صفحات ہیں ۔ طول دس انچ اور عرض ساڑھے سات انچ ہے ۔

۳ ــ تیسرا نجی نسخہ مکتبۂ الحسنات رام پور یو ۔ پی ۔ کا ہے ۔ عربی قرآنی متن کے ساتھ اردو ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری کا اور ہندی زبان میں ترجمہ محمد فاروق خان کا ہے جو ہندی ناگری رسم الخط میں ہی طبع ہے ۔ ترجمہ کا طریقہ یوں ہے کہ ہر صفحہ کے تین حصے یا کالم کردیئے گئے

Marfat.com

میں ۔ بالکل دائیں طرف قرآنی متن عربی ہے ، درمیان میں مولانا فتح محمد جالندھری کا اردو ترجمہ ہے اور صفحے کے بائیں کالم پر محمد فاروق خان کا ہندی ترجمہ ہے ۔ طباعت بہت واضح ، خوبصورت اور ترتیب دلکش ہے ۔ ذیلی حاشیہ ہندی زبان اور ناگری رسم الخط میں ہے ۔ یہ نمبروار ہے ۔ ہر صفحہ کے اوپر دائیں زاویے پر سورت کا نام اور نمبر عربی میں ہے اور بائیں زاویہ پر نام اور نمبر ناگری رسم الخط میں ہے ۔ البتہ سورت کے عربی نام کو قائم رکھا ہے صرف رسم الخط ناگری ہے ۔ صفحے کے بالکل نیچے ناگری میں لفظ پارہ اور پھر نمبر لکھا ہوا ہے ۔ قرآن ہندی کے لحاظ سے بائیں جانب سے شروع کیا ہے اور شروع میں دیوناگری میں ایک طویل مقدمہ اسلام ، قرآن اور خاتم النبیین رسول اللہ ﷺ کی حیات پر ہے ۔ اس کے علاوہ فہرست آیات بھی دیوناگری میں ہے ۔ ایک مختصر دیباچہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے اردو میں لکھا ہے جس کا ہندی ترجمہ دیوناگری رسم الخط میں بھی طبع ہے ۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے اس نئے ایڈیشن کو سراہا ہے ۔

Marfat.com

باب دہم

بیسویں صدی کے چند تراجم : تفصیلی تبصرہ

Marfat.com

باب دہم

بیسویں صدی کے چند تراجم

تفصیلی تبصرہ

۱۔ ترجمہ موضحۃ الفرقان وتفسیر وحیدی از مولانا وحید الزماں
۲۔ ترجمہ و تفسیر بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی
۳۔ ترجمہ فرقان حمید از مولوی محمد انشاء اللہ
۴۔ موضح فرقان از مولانا محمود الحسن شیخ الہند
۵۔ ترجمہ قرآن از مرزا محمد اسراؤ حیرت دہلوی
۶۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن از مولانا احمد رضا خاں بریلوی
۷۔ ترجمہ وتفسیر بیان القرآن از مولوی محمد علی
۸۔ ترجمہ قرآن از خواجہ حسن نظامی دہلوی
۹۔ کتاب الہدیٰ از یعقوب حسن مدراسی
۱۰۔ الطاف الرحمان بتفسیر القرآن از مولانا عبد الباری فرنگی محلی
۱۱۔ ترجمہ و تفسیر محمدی از مولانا محمد بن ابراہیم جوناگڑھی
۱۲۔ ترجمان القرآن از مولانا ابوالکلام آزاد
۱۳۔ بیان السبحان از مولانا سید عبد الدائم جلالی
۱۴۔ تسہیل القرآن از مولوی فیروز الدین
۱۵۔ تفہیم القرآن از مولانا ابوالاعلیٰ مودودی
۱۶۔ القرآن الحکیم تفسیر و ترجمہ از مولانا عبد الماجد دریا بادی
۱۷۔ ترجمہ کشف الرحمن از مولانا احمد سعید دہلوی

Marfat.com

﴿۱﴾ ترجمہ «موضحۃ الفرقان» و «تفسیرِ وحیدی»

از

مولانا وحید الزماں

بیسویں صدی کے اوائل میں طبع ہونے والے تراجم وتفاسیر میں ترجمہ موضحۃ الفرقان اورتفسیر وحیدی کا خاص مقام ہے. اس کے مترجم ومفسر مولانا وحید الزماں متوفی ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۹۲۰ع ہیں.

مولانا وحید الزماں نے ترجمہ وتفسیر بعض مترجین ومفسرین کی طرح قدیم مفسرین طبری، ابن کثیر، رازی، زمخشری وغیرہ کی مدد سے نہیں لکھا بلکہ ان کا طریقہ محدثین وسلفین کا ہے. آپ نے ترجمہ اور تفسیر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کی احادیث سے استفادہ کر کے لکھا ہے اور جابجا احادیث کے حوالے بھی دیئے ہیں. مولانا وحید الزماں وہی شخصیت ہیں جو «صحاح ستہ» کے تراجم کے سلسلے میں علمی حلقوں میں معروف ہیں. «صحاح ستہ» کے تراجم کے بعد مولانا نے قرآن حکیم کے ترجمہ اور تفسیر کا کام شروع کیا.

ان کا ترجمہ «موضحۃ الفرقان» و «تفسیر وحیدی» پہلی بار ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ع میں طبع ہوئی. اس کے بعد مزید ایڈیشن شائع ہوتے رہے. آج کل نایاب ہے. مجھے اچھی طرح یاد ہےکہ والدی مرحوم مولانا ڈاکٹر عبد الحکیم شرف الدین کی نجی لائبریری میں ایک نسخہ موجود تھا. اب مفقود ہے. مولوی مختار احمد ندوی سلفی جن کے مراسم والد مرحوم اور عمی المحترم عبد الصمد شرف الدین سے

Marfat.com

بہت اچھے میں اور ناچیز کے ساتھ بھی موصوف بڑی شفقت سے پیش آتے ہیں، انہوں نے اپنا ذاتی نسخہ مجھے استفادہ کے لئے چند دنوں دیا تھا۔ خوشی ہوئی کہ یہ وہی ایڈیشن تھا جو آج سے پندرہ سال پہلے ناچیز کے مطالعہ میں تھا۔ یہ ۱۳۲۱ھ مطابق ۱۹۲۳ء میں گیلانی پریس لاہور میں طبع ہوا تھا۔ اس کی کتابت خوب موٹی، جلی قلم اور شگفتہ ہے۔ طباعت بھی بہت صاف اور واضح ہے۔ ضخامت آٹھ سو دو (۸۰۲) صفحات، طول پندرہ انچ اور عرض گیارہ انچ ہے۔ ہر صفحہ پر نو سطریں ہیں۔ خوشنما حاشی زمین پر قرآنی عربی متن ہے اور تحت السطور اردو ترجمہ موضحۃ الفرقان ہے۔ حاشیہ میں تفسیر وحیدی ہے۔

یہ ترجمہ آج سے تقریباً اسی (۸۰) سال پیشتر کا نوشتہ ہے لیکن زبان نہایت شستہ اور فصیح، اسلوب یک وقت عالمانہ اور سلیس، ترجمہ درج ہے۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾[1]

ترجمہ:

"اور اگر خدا چاہتا تو تم (سب) کو ایک ہی امت بنا دیتا (سب کا دین اور مذہب ایک ہی ہوتا) مگروہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ پر لاتا ہے۔ اور تم جو دنیا میں کر رہے ہو (قیامت) میں تم سے اس کی ضرور باز پرس ہوگی۔"

ان کا ترجمہ اس قدر با معنی اور جامع ہے کہ اگر وہ تفسیر وحیدی نہ بھی لکھتے تو ترجمہ "موضحۃ الفرقان" سے مفہوم قرآن کا مقصد مکمل ہو جاتا۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ترجمہ میں جا بجا قوسین ہیں جس میں زائد الفاظ لکھے گئے ہیں جس سے معانی ومطالب زیادہ واضح ہو جاتے ہیں۔ ملاحظہ ہو:

۱ - النحل، ۹۳

Marfat.com

وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللهَ
إِنَّ اللهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۷﴾[۱]

ترجمہ:
اور اللہ نے جو احسان تم پر کیا ھے اور اس اقرار کو جو پکا کرکے تم سے لیا اس کو یاد کرو جب تم نے کہا تھا ہم نے سنا اور مانا اور اللہ تعالی سے ڈرو (اپنا اقرار نہ توڑو) بیشک اللہ دلوں کی بات جانتا ھے (تو کھلی بات کیوں کر نہ جانے گا)۔

مولانا نے ترجمہ کتنی سہولت اور آسانی سے کردیا۔ اس قدر سلاست سے مفہوم کا اتنا مکمل اظہار واقعی سہل ممتنع ھے۔ یہ مولانا وحید الزماں جیسے بڑے عالم ہی کا حصہ تھا کہ اسلاف کے عقائد پر قائم رہ کر اتنا با محاورہ اور پر اثر ترجمہ کیا ھے۔

ترجمہ سے پہلے فہرست مضامین ھے۔ اس کی چند سرخیاں یہاں پیش کی جاتی ہیں جس سے مترجم کے عقائد اور افکار کی ترجمانی ہوتی ھے:

۱۔ توحید الٰہی
۲۔ قرآن مجید کے متعلق
۳۔ صفات الٰہی کا بیان
۴۔ وضو کے متعلق احکام
۵۔ نماز کے متعلق احکام
۶۔ مسجدوں کا بیان
۷۔ زکوٰۃ وغیرہ خیراتوں کا بیان
۸۔ حج کے متعلق بیان
۹۔ روزے کے متعلق احکام
۱۰۔ عورتوں کے متعلق بیان
۱۱۔ ترکہ کا بیان
۱۲۔ دین کی مدد کرنے کی ترغیب
۱۳۔ ذکر اور دعا اور توبہ کے متعلق بیان
۱۴۔ محبت الٰہی کے متعلق بیان
۱۵۔ حدوں کا بیان

---
۱ - المائدۃ، ۷

Marfat.com

۱۶۔ نیک کام بتلانے اور برے کام سے روکنے کا بیان
۱۷۔ متعصب مقلدوں کا بیان
۱۸۔ بری رسموں کے متعلق بیان
۱۹۔ نفاق کی مذمت
۲۰۔ سود کے متعلق بیان
۲۱۔ پیغمبر خدا رسول اللہ ﷺ کی فضیلت اور نبوت کے دلائل
۲۲۔ ہجرت کے متعلق بیان
۲۳۔ پیغمبر کا بیان
۲۴۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق بیان
۲۵۔ اولیاء اللہ کے متعلق بیان
۲۶۔ اسلام اور ایمان کے متعلق بیان
۲۷۔ حدیث شریف کے متعلق بیان
۲۸۔ فرشتوں کے متعلق بیان
۲۹۔ شفاعت کے متعلق بیان
۳۰۔ قیامت کے متعلق بیان
۳۱۔ قیامت کے آثار کے متعلق بیان
۳۲۔ بہشت کے متعلق بیان
۳۳۔ دوزخ وعذاب قبر کے متعلق بیان
۳۴۔ علم نجوم اور جادو کے متعلق بیان
۳۵۔ جنوں کے متعلق بیان
۳۶۔ دنیا سے بے رغبتی اور صبر اور توکل اور خوف اور تقوی کا بیان
۳۷۔ علم کے متعلق بیان
۳۸۔ فرقۂ نیچریہ کا رد
۳۹۔ حضرت عیسیٰ کا زندہ آسمان پر ہونا
۴۰۔ حدیثوں کے منکروں کا رد
۴۱۔ پادریوں کا رد
۴۲۔ فرقۂ رافضیہ کی تردید
۴۳۔ فرقۂ خارجیہ کا رد
۴۴۔ بڑے بڑے کافروں کے حالات کا بیان
۴۵۔ یہود کے متعلق بیان
۴۶۔ منکرین آخرت کا رد
۴۷۔ قدریہ کا رد
۴۸۔ معتزلہ کا رد
۴۹۔ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا بیان
۵۰۔ غریب مسلمانوں کی فضیلت
۵۱۔ امید اور خوف کے متعلق بیان
۵۲۔ اس امت کی فضیلت
۵۳۔ ذبح اور شکار کا بیان
۵۴۔ حکومت کے متعلق بیان
۵۵۔ بدلہ لینے کا بیان

Marfat.com

۵۶۔ نیک عادت اور بری عادت کے متعلق بیان
۵۷۔ قسم کے متعلق بیان
۵۸۔ بدعتیوں کا رد
۵۹۔ گواہی دینے کے متعلق
۶۰۔ فرقہ مرجئہ کی تردید
۶۱۔ شراب اور جھوٹے کا بیان

تاج کمپنی کراچی ایک دس اردو ترجموں والا قرآن حکیم طبع کر رہی ہے۔ اس میں مولانا وحید الزماں کا ترجمہ بھی شامل ہے۔ آخر میں سورۃ فاتحہ کا ترجمہ حسب «موضحۃ الفرقان» درج ہے:

«اصل تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے، جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے، بڑا مہربان رحم والا۔ انصاف کے دن کا مالک، ہم تیری بندگی کرنے میں (یعنی تیری ہی پوجا کرتے ہیں) اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں، ہم کو سیدھے راستہ پر چلا، ان کا راستہ جن پر تو نے کرم کیا، نہ ان کا جن پر غصہ ہوا، اور نہ ان کا جو بہک گئے۔»

مولانا وحید الزماں کا ترجمہ با محاورہ ہے۔ ترتیبِ الفاظِ قرآنی سے آزاد ہے۔ انہوں نے ترتیب قرآنی کی بجائے اس چیز پر زیادہ توجہ دی ہے کہ اردو زبان میں ادائیگی صحیح طریقہ پر ہو۔ مثال ہے:

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ
عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ
وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ
وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ
إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ

Marfat.com

أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُوا۟ يَكْذِبُونَ ﴿١٠﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ قَالُوٓا۟ إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴿١١﴾ [1]

ترجمہ:

یہی لوگ اپنے پروردگار کی راہ پر ہیں۔ اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ جو لوگ منکر ہوئے ان کو برابر ہے، تو ڈراوے یا نہ ڈراوے وہ نہ مانیں گے۔ ان کے دلوں اور ان کے کانوں پر اللہ تعالی نے مہر کردی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان پر بڑی مار ہے۔ کچھ لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو (منہ سے تو) کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن (قیامت) پر مگر ان کو یقین نہیں ہے۔ اللہ اور مؤمنوں سے دغابازی کرتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو دغا دیتے ہیں اور نہیں سمجھتے۔ ان کا دل (پہلے ہی سے) بیمار تھا۔ اللہ تعالی نے اور زیادہ بیمار کردیا۔ اورجھوٹ بولنے کی سزا میں دکھ کی مار پڑے گی۔ جب ان سے کہو ملک میں فساد مت پھیلاؤ توکہتے ہیں ہم تو سنوارنے والے ہیں۔

---

[1] - البقرة ۵ - ۱۱

Marfat.com

(۲) ترجمہ وتفسیر بیان القرآن
از
مولانا اشرف علی تھانوی

یسویں صدی کے علماء اور مفسرین میں مولانا اشرف علی تھانوی متوفی ۱۳۶۲
مطابق ۱۹۴۳ع خواص اور عوام دونوں میں مقبول اور معروف ہیں۔ ان کی سینکڑو
تصانیف موجود ہیں۔ تصوف اور تزکیۂ نفس پر ان کا پورا اعتقاد تھا اور اس ض
میں کئی تالیفات موجود ہیں۔ زیر بحث موضوع ان کی مقبول ترین ترجمہ وتف
«بیان القرآن» ہے۔ ہر مسلک کے لوگ اسے پسند کرتے ہیں۔ بیان القرآن
بےشمار ایڈیشن نکل چکے ہیں۔

یہ ترجمہ مولانا نے ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ع میں مکمل کیا تھا۔ ۱۳۲۶ھ مط
۱۹۰۸ع میں مطبعہ مجتبائی دھلی سے بارہ جلدوں میں شائع ہوا۔ ناچیز کی
لائبریری میں مولانا اشرف علی تھانوی کے مختلف نو ایڈیشن موجود ہیں۔ ان
تفصیل حسب ذیل ہے:

۱ — ضخامت سات سو چھتیس (۷۳۶) صفحات، طول ساڑھے سات اور عرض ساڑ
پانچ انچ ہے۔ عربی قرآنی متن اورتحت السطور ترجمہ ہے۔ اختصارشدہ تف
بیان القرآن ہے۔کتابت خوبصورت اورطباعت عکسی دو رنگا ہے۔ کاغذ عمدہ
ناشران تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی میں اور ھالینڈ میں اس کی طباعت ہوئی

۲ — اس میں تحت السطور ترجمہ کے ساتھ مکمل تفسیر بیان القرآن ہے۔ طبا
عکسی دو رنگا جاذب نظر ہے۔ کاغذ سفید ولایتی خاص ہے۔ یہ بھی

Marfat.com

کمپنی کا ہے اور اس کی طباعت بھی ھالینڈ میں ہوئی ہے۔ اس کا حجم نوسواڑسٹھ (۹۶۸) صفحات پرمشتمل ہے۔ طول گیارہ انچ اور عرض ساڑھے سات انچ ہے۔

۳ — یہ حجم میں بڑا ہے۔ طول گیارہ انچ اور عرض ساڑھے سات انچ ہے۔ نوسو اڑسٹھ (۹۶۸) صفحات پر مشتمل ہے۔ کتابت جلی حروف میں، موٹی اور بہت واضح ہے۔ طباعت نہایت خوبصورت دیدہ زیب اور عکسی دو رنگا ہے۔ کاغذ سفید ولایتی ہے۔ حاشیہ پر مختصر تفسیر بیان القرآن ہے۔ یہ ھالینڈ میں طبع ہوا ہے۔

۴ — جیبی تقطیع کے اس ایڈیشن کی ضخامت سات سو چھتیس (۷۳۶) صفحات ہیں۔ طول ساڑھے چار انچ اورعرض ساڑھے تین انچ ہے۔ یہ بھی تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی کا ہے۔ قرآنی متن کے تحت ترجمہ ہے۔ حاشیہ پراختصار شدہ بیان القرآن ہے۔ طباعت دو رنگا ہے۔ سفر کے وقت ساتھ رکھنے کے لئے مثالی ہے۔

۵ — تاج کمپنی کراچی کا یہ ایڈیشن بے حد خوبصورت اور خوش نما ہے۔ عمدہ ولایتی آرٹ کاغذ استعمال کیا ہے۔ کتابت اس قدر جلی۔ صاف اور خوبصورت ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ طباعت سہ رنگا ہے۔ ہر صفحہ پر تیرہ سطروں میں متن قرآن ہے اور تحت السطر ترجمہ ہے۔ حاشیہ پر • بیان القرآن • ہے۔ طول گیارہ انچ اور عرض ساڑھے سات انچ ہے۔ کل صفحات کی تعداد نوسو اڑسٹھ (۹۶۸) ہے۔

۶ — یہ بہت بڑی تقطیع کا ایڈیشن ہے۔ اس کا طول پندرہ انچ اور عرض دس انچ ہے۔ صفحات کی تعداد سات سو چھتیس (۷۳۶) ہے۔ کتابت نہایت

Marfat.com

جلی اور واضح ہے ۔ اسے چوب قلم کہتے ہیں ۔ طباعت عکسی دو رنگا ہے ۔ ہر صفحہ پر بارہ سطور میں قرآنی متن ہے ۔ زیر سطور اردو ترجمہ ہے اور حاشیہ پر اختصار شدہ «بیان القرآن» طبع ہے ۔

۷ — یہ ایڈیشن بھی تاج کمپنی کراچی کا ہے لیکن کئی لحاظ سے دوسرے ایڈیشنوں سے مختلف اور متمیز ہے ۔ سب سے پہلی خصوصیت تو یہ ہے کہ یہ دو جلدوں میں ہے ۔ پہلی جلد میں پندرہ پارے مکمل ہیں اور دوسری جلد میں پارہ نمبر سولہ «قال الم» سے آخر قرآن تک ہے ۔ دونوں جلدوں کے کل صفحات کی تعداد ایک ہزار ایک سو ساٹھ (۱۱۶۰) ہے ۔ پہلی جلد میں پانچ سو اٹھانوے (۵۹۸) صفحات ہیں ۔ اس کا طول گیارہ انچ اور عرض ساڑھے آٹھ انچ ہے ۔ کاغذ نہایت عمدہ ہے اور اس کا رنگ ہلکا زرد ہے اس لئے پڑھتے وقت آنکھوں پر زور نہیں پڑتا ۔ کتابت واضح اور بہت موٹی ہے ۔ طباعت دو رنگا ہے اور نہایت خوبصورت اور دلکش ہے ۔ جلد بہت نفیس ہے ۔ قرآنی متن کے نیچے ترجمہ ہے ۔ حاشیہ پر مکمل «تفسیر البیان» ہے ۔ بعض دفعہ تفسیر اتنی تفصیلی ہے کہ حاشیہ کی بجائے مکمل صفحہ پر تفسیر ہی ہے ۔ ذیلی حاشیہ بنا کر «رفع الشکوک فی ترجمة مسائل الشکوک» طبع کی ہے ۔ تمہید «رفع الشکوک فی ترجمة مسائل السلوک» دوسری جلد کے آخر میں طبع ہے ۔ یہ خود مولانا نے ۸ شوال ۱۳۳۵ھ مطابق ۲۵ جولائی ۱۹۱۷ء میں لکھی ہے ۔ اس ایڈیشن میں مولانا اشرف علی تھانوی کا لکھا ہوا «خطبۂ تفسیر بیان القرآن» بھی ہے جو اس تفسیر کا مقدمہ ہے جس کا بیان آگے آئے گا ۔

۸ — یہ نیا ایڈیشن رمضان ۱۳۹۸ھ مطابق اگست ۱۹۷۸ء میں تاج کمپنی

Marfat.com

پبلشرز دہلی نے ایک ہزار (۱۰۰۰) کی تعداد میں شائع کیا ہے۔ بارہ جلدیں میں جن کو دو حصوں میں تقسیم کر کے جلد سازی کی ہے۔ بارہ جلدوں کے صفحات درج ذیل ترتیب سے منقسم ہیں:

۱۔ پہلی جلد میں سورۃ الفاتحۃ سے آخر سورۃ البقرۃ تک کا ترجمہ اور تفسیر ایک سو چھیاسی (۱۸۶) صفحے۔

۲۔ دوسری جلد میں سورۃ آل عمران سے آخر سورۃ النساء تک ایک سو بیاسی (۱۸۲) صفحے۔

۳۔ تیسری جلد میں اول سورۃ المائدۃ سے آخر سورۃ الانعام تک ایک سو اڑتالیس (۱۴۸) صفحے۔

۴۔ چوتھی جلد میں اول سورۃ الاعراف سے آخر سورۃ التوبۃ تک ایک سو چھپن (۱۵۶) صفحے۔

۵۔ پانچویں جلد میں اول سورۃ یونس سے آخر سورۃ الرعد تک ایک سو چوبیس (۱۲۴) صفحے۔

۶۔ چھٹی جلد میں اول سورۃ ابراہیم سے آخر سورۃ الکہف تک ایک سو چوالیس (۱۴۴)صفحے۔

۷۔ ساتویں جلد میں اول سورۃ مریم سے آخر سورۃ المومنون تک ایک سو آٹھ (۱۰۸) صفحے۔

۸۔ آٹھویں جلد میں اول سورۃ النور سے آخر سورۃ العنکبوت تک ایک سو چھیالیس (۱۴۶) صفحے۔

۹۔ نویں جلد میں اول سورۃ الروم سے آخرسورۃ والصّٰفّٰت تک ایک سو بیالیس (۱۴۲) صفحے۔

۱۰۔ دسویں جلد اول سورۃ ص سے آخر سورۃ الدخان تک ایک سو

Marfat.com

اٹھارہ (۱۱۸) صفحے۔

۱۱۔ گیارھویں جلد اول سورۃ الاحقاف سے آخر سورۃ الممتحنۃ تک ایک سو بیالیس (۱۴۲) صفحے۔

۱۲۔ بارھویں جلد اول سورۃ الصف سے آخر سورۃ الناس تک ایک سو بتیس (۱۳۲) صفحے۔

مذکورہ بالا ایڈیشن میں "مسائل السلوک من کلام ملک الملوک" جو عربی میں ہے وہ حاشیہ میں لکھی ہے۔ اسی کے نیچے اردو ترجمہ "رفع الشکوک فی ترجمۃ مسائل السلوک" درج ہے۔ ہر جلد کے آخر میں "وجوہ المثانی فی توجیہ الکلمات والمعانی" عربی زبان میں ہے جس میں قرأت سبعہ وغیرہ پر بحث کی گئی ہے۔ اس ایڈیشن میں بھی "مقدمہ تفسیر بیان القرآن" ہے جو خود مولانا اشرف علی تھانوی نے لکھا تھا اور مولانا کی زندگی میں جب قرآن طبع ہوا تو اس میں یہ مقدمہ شامل تھا۔ یہ بہت اہم ہے اس لئے کہ اس میں مولانا نے پہلے تو وہ دواعی اور اسباب بیان کئے ہیں جنھوں نے مولانا کو اس ترجمہ پر مائل کیا۔ فرماتے ہیں:

"بہت روز سے خود بھی اور احباب کے اصرار سے بھی گاہ گاہ خیال ہوا کرتا تھا کہ کوئی مختصر تفسیر قرآن مجید کی لکھی جاوے جو ضروریات کو حاوی اور زوائد سے خالی ہو مگر تفاسیر وتراجم کی کثرت دیکھ کر اس کو امر زائد سمجھا جاتا تھا۔ اسی اثناء میں نئی حالت یہ پیش آئی کہ بعض لوگوں نے محض تجارت کی غرض سے نہایت بے احتیاطی سے قرآن کے ترجمے شائع کرنے شروع کئے جن میں بکثرت مضامین خلاف قواعدِ شرعیہ بھر دیئے جن سے عام مسلمانوں کو بہت مضرت پہنچی۔ ہر چند کہ چھوٹے چھوٹے رسالوں سے ان کے مفاسد پر اطلاع دے کر ان مضرتوں کی روک تھام کرنے کی کوشش کی گئی مگر چونکہ کثرت سے ترجمہ بینی کا مذاق پھیل گیا ہے وہ رسالے اس غرض کی تکمیل کے لئے کافی ثابت نہ ہونے

Marfat.com

تاوقتیکہ ابنائے زمانہ کو کوئی ترجمہ بھی نہ بتلا دیا جاوے جس میں مشغول ہو کر ان تراجم مبتدعہ ومخترعہ سے بے التفات ہو جاویں۔ ہر چند کہ تراجم وتفاسیر محققینِ سابقین کے بالخصوص خاندانِ عزیزیہ کے ہر طرح کافی ووافی ہیں مگر ناظرین کی حالت وطبیعت کو کیا کیا جاوے کہ بعض تفاسیر میں عربی یا فارسی نہ جاننے کی مجبوری، بعض تراجم میں اختصار یا زبان بدل جانے کا عذر مانع دلچسپی ہوا۔ تامل ومشورے سے یہی ضرورت ثابت ہوئی کہ ان لوگوں کو کوئی نیا ترجمہ دیا جاوے جس کی زبان وطرزِ بیان وتقریرِ مضامین میں ان کے مذاق وضرورت کا حتی الامکان پورا لحاظ رہے اور ساتھ ہی اس کے کوئی ضروری مضمون خواہ جزوِ قرآن ہو یا اس کے متعلق ہو رہ نہ جاوے۔ چند روز تک یہ رائے صورتِ تجویز وپیرایہ تذکرہ میں رہی۔ آخر جب احباب کا تقاضہ زیادہ ہوا اور خود بھی اس کی ضرورت روزانہ مشاہدہ ومعائنہ میں آنے لگی آخر بنامِ خدا محض توکلا علی اللہ پھر اسی اطمینان پر کہ اگر کسی قابل نہیں ہوں تو کیا ہوا بزرگانِ عصر اصلاح فرما کر اس کو دیکھنے کے قابل کردیں گے۔ آخر ربیع الاول ۱۳۲۰ ہجری میں اس کو شروع کرتا ہوں اور اللہ تعالی سے امید تمام اور نفع انام رکھتا ہوں۔"[1]

مندرجہ بالا مقاصد واہداف کی اتنی خوبی سے وضاحت کر کے مولانا اشرف علی نے ترجمہ وتفسیر کا مبارک کام شروع کیا۔ جن تراجم کے غیر مطمئن بخش ہونے کی طرف انہوں نے اشارہ کیا ہے اس میں ڈپٹی نذیر احمد، مرزا حیرت دہلوی اور سر سید احمد خاں کے ترجمے بھی شامل ہیں۔ مولانا مسلک میں روایتی عقائد کے قائل ہیں اور ترجمے میں خواہ مخواہ کی جدت طرازیوں کو پسند نہیں کرتے تھے۔ مولانا بڑے ہی محتاط تھے، کسی امر میں اگر ذرا سا بھی شبہ ہو تو اسے ترک کر دیتے تھے۔ ہمیشہ یہ کوشش کرتے تھے کہ ایسی کوئی بات نہ

۱ - مقدمہ بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی

Marfat.com

لکھیں جس سے عوام خواہ مخواہ شکوک وشبہ میں پڑجائیں. یونانی افکار وخیالات اور اسرائیلیات سے بھی بچتے تھے. ان کے ترجمے کا کمال ان کا اختصار اور ایجاز ہے. تصوف اور تزکیہ نفس پر جو مضامین لکھے ہیں وہ خواص کے لیئے ہیں اور اس بات کو انہوں نے واضح کردیا ہے. ترجمہ یوں کرتے تھے کہ عام فہم بھی ہو اور قرآنی الفاظ کی ترتیب زیادہ الٹ پلٹ نہ ہونے پائے. اس کے علاوہ اردو کی ادبی زبان استعمال کی ہے. ٹکسالی محاوروں سے گریز کرتے تھے اس لئے کہ ان کے سمجھنے والے مقامی اور محدود ہوتے ہیں. عام فہم ادبی زبان سے سارے اردو داں مستفید ہوسکتے ہیں. کسی آیت کے ترجمے یا تفسیر میں مختلف مفکرین کی آراء میں اختلاف ہو تو مولانا نے جس کو افضل سمجھا اسی کی رائے لکھ دی. ان کے ترجمے اور تفسیر میں تقابلی جائزہ نہیں ہے اس لئے کہ اس سے عوام کے شش وپنج میں پڑنے کا ڈر ہے. تفسیر لکھتے وقت مولانا نے بیضاوی جلالین، تفسیرِ رحمانی، اتقان، معالم التنزیل، روح المعانی، مدارک، خازن، تفسیر فتح المنان از حقانی، تفسیر ابن کثیر، لباب، دُرِ منثور اور کشاف کی مدد لی ہے. مولانا اشرف علی تھانوی نے ترجمہ وتفسیر لکھتے وقت جن اصولوں اور طریقوں پر عمل کیا خود مولانا کے اپنے طرز بیان میں درج ہے:

۱ — قرآن مجید کے اول سے آخر تک ہر سورت اور ہر آیت کا ربط ما قبل کے ساتھ نہایت سہل اور قریب تقریر میں بالالتزام بیان کیا گیا اور اکثر سورتوں کے شروع میں ان سورتوں کا خلاصہ بھی بیان کردیا گیا.

۲ — جتنی آیتوں کی تفسیر بوجہ اتحاد یا تقارب یا تناسب مضامین کے ایک جگہ مجتمع کرکے لکھی گئی ہے ان کے اول میں ان مضامین کا ایک جامع عنوان بطور سرخی کے لکھ دیا گیا ہے جس سے اجمالاً ان تمام آیات کا خلاصہ

Marfat.com

ذہن میں مستحضر ہونے کے بعد مفصل تفسیر سے جو کچھ نفع اور حظ حاصل ہوگا اس کو ناظرین خود دیکھیں گے۔ پھر ان آیات کی تفسیر ایسے طور پر کی گئی ہے کہ سب ایک مسلسل تقریر معلوم ہوتی ہے۔

۳ – جن روایات پر تفسیر کو مبنی کیا ہے ان میں التزام کیا گیا ہے کہ وہ صحیح روایتیں ہوں البتہ جہاں تفسیر کسی روایت پر مبنی نہ تھی اور لفظ قرآنی فی نفسہ بھی اس وجہ کو متحمل تھا تقویت احتمال کے لئے اشتراط صحت میں تسامح کیا گیا۔

۴ – شبہات کے جواب دینے میں صرف ان شبہات کو خاص کیا ہے جن کا منشاء کوئی دلیل صحیح تھی جیسے کوئی آیت یا کوئی حدیث یا کوئی امر ثابت بالعقل یا بالحس۔ اور جن کا منشاء کوئی امر صحیح نہیں ہے بلکہ وہ شبہ خود دعوی بلا دلیل ہے اس کے جواب میں چونکہ طلب دلیل کافی ہے اس لئے اس سے تعرض نہیں کیا گیا اور بہت سے شبہات نفسِ تقریرِ ترجمہ سے مندفع ہوگئے ہیں۔

۵ – کوئی مضمون ضرورت سے زائد نہیں لکھا مگر شاذ ونادر کسی خاص فائدہ کے لئے۔

۶ – ترجمے میں ترکیب کی رعایت زیادہ کی گئی ہے بہ نسبت اتباع محاورہ کے۔

۷ – چونکہ احقر کو مباحثِ متعلقہ کتب سماویہ سابقہ پر بالکل نظر نہیں ہے اس لئے ایسے مضامین میں تفسیر حقانی سے نقل کردیا گیا ہے۔

۸ – غالباً تمام تفسیرمیں دو یا تین مقام ایسے ہیں کہ وہاں جیسا جی چاہتا تھا ویسا شرح صدر نہیں ہوا اس موقع پر احقر نے اس کی تصریح کردی ہے تا کہ اگر کسی کو اس سے اچھی تقریر وتفسیر میسر ہوجاوے اسی کو راجح سمجھے۔

Marfat.com

۹ــ مسائل فقہیہ وکلامیہ کی ہر آیت کے متعلق اسی قدر تحقیق پر اکتفا کیا گیا ہے
جس پر تفسیر قرآن کی موقوف تھی۔

۱۰ــ جو مضامین قابل زیادہ تفصیل وتحقیق کے کئی جگہ آنے میں ان کو ایک جگہ
مفصل لکھ کر دوسری جگہ اس پہلی جگہ کا حوالہ دے دیا گیا ہے یا پہلی
جگہ اس دوسری جگہ کا وعدہ کیا گیا ہے۔

۱۱ــ ہر جگہ تفسیر میں اتباع سلف صالح کا کیا ہے۔ متاخرین کے اقوال کو جو
سلف کے خلاف تھے نہیں کیا۔

۱۲ــ جہاں مفسرین کے متعدد اقوال میں ان میں سے جس کو روایت یا ذوق عربیت
سے راجح سمجھا صرف اسی کو اختیار کرلیا گیا سب کو نقل نہیں کیا البتہ
کہیں کہیں اگر دونوں وجہیں متساوی معلوم ہوئیں دونوں کو نقل کردیا ہے

۱۳ــ تقریر مدلول آیات میں قواعد میزانیہ منطقیہ کی پوری طور سے مراعات کی
گئی ہے جس کا لطف اذکیاء اور علماء کے جی سے پوچھنا چاہئے۔

۱۴ــ مجھ کو معلوم ہے کہ کہیں کہیں تقریر کسی قدر تنگ ہے لیکن اس کی کفایت
میں کوئی خلل نہیں البتہ کم استعداد لوگوں کو اہل علم سے اس کے حل ا
توضیح کی حاجت ہوگی۔ اسی طرح بعض جگہ ایسے مضامین بھی آگئے ہ
کہ ان کا سمجھنا مخصوص اہل علم کے ساتھ ہے اسی لئے میرے نزدیک مط
ضروری ہے کہ اس تفسیر کو اول سے آخر تک کسی عالم سے سبق کے ط
پر پڑھ لیا جاوے اور جو مضمون اس پر بھی سمجھ میں نہ آوے اس
علوم درسیہ پر موقوف سمجھا جاوے اور یہ امر یقینی ہے کہ اس سے بھ
لطف حاصل ہونے کی شرط علوم متعارفہ میں مہارت اور اس میں بھی

Marfat.com

مقام پر تحیر ومراجعت تفاسیر کے بعد اس تفسیر کو ملاحظہ کرنا ہے۔

۱۵ــ اور بہت سے امور ضروریہ ولطیفہ ترجمہ وتفسیر میں ایسے ملیں گے جو بیان سے خیال میں نہیں آسکتے مطالعہ پر ان کو حوالہ کیا جاتا ہے۔

۱۶ــ لطائف اور نکات جن کو تفسیر میں دخل نہ تھا نہ وہ مقصود بالقرآن تھے بالکلیہ مہجور کردیئے گئے۔ مقصود اصلی حل قرآن کو رکھا گیا ہے۔

۱۷ــ جن آیات کی تفسیر میں حدیث مرفوع آئی ہے اس کے مقابلہ میں کسی کا قول نہیں لیا گیا۔

۱۸ــ چونکہ التزامات مذکورہ کی ضرورت خیال میں تدریجاً آتی رہی اس لئے ممکن ہے کہ اول کے اجزاء میں بعض التزامات کی رعایت متروک ہوگئی ہو۔ نیز چونکہ اس کی بارہ جلدوں میں سے جن میں ہر جلد اڑھائی پارہ کی ہے کہیں تحقیقاً کہیں بوجہ قرب سورت کے کسی قدر کم یا کسی قدر زیادہ اول جلد متصلا نہیں لکھی گئی بلکہ درمیان میں فترات ووقفات اتفاقیہ واقعہ ہوتے رہے اس لئے خود اس کے اجزاء میں اور پھر اس میں اور بقیہ جلدوں میں طرز ووضع کے اعتبار سےکسی قدر تفاوت بھی ہے جو نظر غائر سے معلوم ہوسکتا ہے۔

۱۹ــ باقی جو مضامین حواشی عربیہ میں لکھے ہیں وہ مخصوص ہیں اہل علم کے ساتھ ان کے التزامات پر متنبہ کرنے کی اس مقام پر حاجت نہیں۔ باقی ان سب معروضات کے بعد جو ناظرین کی مصلحت سے ظاہر کئے گئے اپنی خاص حالت کے اعتبار سے یہ معروض ہے:

نہ بنقش بستہ مشوشم نہ بحرف ساختہ سرخوشم
نفسے بیاد تو میکشم چہ عبارت وچہ معانیم

Marfat.com

مولانا اشرف علی تھانوی کا ترجمہ وتفسیر علمائے دین اور اربابِ علم ودانش میں کس طرح مقبول ہے اس کا اندازہ ذیل کے اقتباسات سے بخوبی ہوسکتا ہے۔

۱ ــ مفتی محمد شفیع دیوبندی کی رائے:

"اگر یہ کہا جائے کہ اردو زبان کی تفاسیر میں اس کی کوئی نظیر نہیں بلکہ عربی زبان میں بھی ایسی مختصر جامع تفسیریں بہت کم ہیں تو قطعاً کوئی مبالغہ نہیں۔ اس تفسیر کی پوری قدر وقیمت تو صرف وہ علماء ہی جان سکتے ہیں جنہوں نے تفسیر قرآن کے پورے ذخیرے کو چھانا ہو اور مشکل مقامات پر مختلف مفسرین کی تفسیریں پیش نظر ہوں کیونکہ اس وقت وہ یہ دیکھیں گے کہ بڑے بڑے اشکالات کو دو چار لفظوں میں حل کردیا گیا ہے لیکن جو حضرات اس درجہ کا علم نہیں رکھتے ان کے لئے بھی یہ تفسیر حرزِ جاں بنانے کے قابل ہے۔"

۲ ــ مولانا احتشام الحق تھانوی کی رائے:

"تفسیر بیان القرآن جو حضرت حکیم الامت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کی نوادر تالیفات میں سے ایک معیاری اور قول فیصل قسم کی تالیف ہے اور جس نے اپنی بلند پایہ علمی تحقیق، ترجمہ کی سہولت، زبان کی روانی، حلِ مشکلات، ازالہ شبہات، استنباط نکات وغیرہ خصوصیات اور جامعیت کی بنا پر متقدمین ومتاخرین کو جملہ تفاسیر سے بے نیاز بنا دیا ہے۔ یہ تفسیر صرف اردو زبان ہی کے لئے باعث امتنان نہیں ہے بلکہ خود فنِ تفسیر اور جملہ متعلق علوم کے لئے بھی ایک ایسی معیاری خدمت ہے کہ جس پر علمی دنیا ہمیشہ فخر کرے گی۔"

۳ ــ مولانا عبد الباری ندوی کی رائے:

"مفسر تھانوی علیہ الرحمۃ کے ترجمہ وتفسیر کا پوچھنا ہی کیا۔ اپنے رنگ میں بے مثل اور بے نظیر۔ ایک طرف صحابہ وسلف کے اصول ومسلمات کا سر رشتہ

Marfat.com

ماہر سے جانے نہیں پاتا دوسری طرف نئے پرانے عقلی ونقلی شکوک وشبہات اکثر تو نفس ترجمہ اور اس کی آدھ فقرہ کی توسیعی تشریح کے اعجاز وایجاز سے پیدا ہی نہیں ہوتے اور رہے سہے تفسیری تفصیل سے کافور ہوجاتے ہیں۔"

۴۔ حکیم عبدالقوی صاحب دریابادی کی رائے:

"اس تفسیر کی خوبیاں مستغنی عن الوصف ہیں۔ اہل علم کے لئے یہ نہایت درجہ کار آمد ہے۔ ان کی تفسیر کا انداز خاص یہ ہے کہ اولاً آیات قرآنی کا ترجمہ بیان کیا جاتا ہے پھر تفسیر بایں طور کہ اولاً مشکل الفاظ کی شرح وتوضیح اور اس کی ترکیبِ نحوی۔ اس کے بعد یہ تفصیل بتائی جاتی ہے کہ دوسرے مفسروں نے اس کی کیا تفسیر کی ہے اور پھر ان مختلف اقوالِ تفسیری میں کسی ایک قول کو مولانا تھانوی ترجیح دیتے ہیں اور اس سلسلے میں بہت اہم نکات بیان فرماتے ہیں۔ قرآن کی آیات میں ربط کی وضاحت بھی کرتے جاتے ہیں اور جابجا تصوف ومعرفت کے نفیس نکات بھی بیان کرتے جاتے ہیں۔ کم استعداد حضرت کے لئے بھی مولانا تھانوی کا ترجمہ ازحد نافع ہے لیکن تفسیر اہلِ علم ہی کے کام کی ہے۔ امید ہے وہ اس تحفہ نایاب کی قدر کریں گے۔"

۵۔ مولانا ماہر القادری ماہنامہ "فاران" کراچی میں لکھتے ہیں:

"یہ ترجمہ سلیس ہے، سہل ہے، آسان ہے اور دلنشین ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت تھانوی نے یہ تفسیر لکھ کر اردو دنیا پر بڑا احسان کیا ہے۔ "بیان القرآن" سے عوام اور خواص سبھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔"

۶۔ مولانا عبدالماجد کے استاذ ومرشد مولانا اشرف علی تھانوی تھے۔ مولانا عبدالماجد کے چند جملے درج ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ پرانے ترجموں میں شاہ رفیع الدین دہلوی کا ترجمہ اور نئے

Marfat.com

ترجموں میں حکیم الامت کا ترجمہ۔ بس یہ دو ترجمے باقی تمام ترجموں سے بے نیاز
کردینے والے ہیں۔ پہلا ترجمہ لفظی ہے اور دوسرا با محاورہ ومطلب خیز
حکیم الامت کی تفسیر «بیان القرآن» علوم ومعارف سے لبریز، یہ تفسیر اردو میں
اپنی نظیر آپ ہے۔ سب سے زیادہ اخذ واستفادہ اسی سے کیا گیا ہے۔
مولانا اشرف علی کے ترجمے کے عام فہم ہونے کی ایک مثال درج ہے:

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الْمَآبِ ﴿١٤﴾[1]

ترجمہ: خوش نما معلوم ہوتی ہے (اکثر) لوگوں کو محبت مرغوب چیزوں کی (مثلاً) عورتیں ہوئیں، بیٹے ہوئے، لگے ہوئے ڈھیر ہوئے سونے چاندی کے، (یعنی نشان) لگے ہوئے گھوڑے ہوئے (یا دوسرے) مواشی ہوئے اور زراعت ہوئی (لیکن) یہ سب استعمالی چیزیں ہیں دنیوی زندگانی کی اور انجام کار کی خوبی اللہ ہی کے پاس ہے۔

یہ مولانا اشرف علی کا حصہ ہے کہ مشکل بات کو بھی آسان پیرائے میں سمجھا دیتے ہیں۔

۱ - آل عمران - ۱٤

Marfat.com

(۲) ترجمہ فرقان حمید

از

مولوی محمد انشاء اللہ

بیسویں صدی کے اوائل میں اردو دنیائے صحافت میں مولوی محمد انشاء اللہ کا خاص مقام تھا. یہ لاہور میں تھے اور اخبار «وطن» لاہور نکالتے تھے. اخبار «وطن» میں ہی ان کا ترجمہ «فرقان حمید» قسط وار آتا تھا. اس کے ساتھ وہ تفسیر بھی دیتے تھے جو دراصل علامہ رشید رضا مصری کی تفسیر «المنار» کا اردو ترجمہ ہے. ان کا ترجمہ اس بات کو مد نظر رکھ کر لکھا گیا ہے کہ کم تعلیم یافتہ طبقہ بھی اس کو سمجھ سکے لہذا اس کی زبان بہت آسان ہے. مشکل الفاظ اور دقیق اصطلاحات سے ہر ممکن پرہیز کیا گیا ہے. سورۂ فاتحہ کا ترجمہ بطور نمونہ درج ہے:

«ساری تعریفیں خدا ہی کو سزاوار ہیں جو تمام عالموں کا پالنے والا اور نہایت ہی رحم والا، بڑا ہی مہربان اور انصاف کے دن کا حاکم ہے. اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں، تو ہمیں سیدھا راستہ دکھا، ایسے لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اپنا فضل وکرم کیا. نہ ایسے لوگوں کا راستہ جن پر غضب آیا اور نہ بھولے بھٹکے گمراہوں کا راستہ.»

مولوی محمد انشاء اللہ متوفی ۱۳۴۷ھ مطابق ۱۹۲۸ع کا یہ ترجمہ اور تفسیر لاہور کے حمیدیہ سٹیم پریس میں ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹۰۷ع میں طبع ہونا شروع ہوئی اور ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۱۵ع کو ترجمہ اور تفسیر کی طباعت کا کام مکمل ہوا. «فرقان حمید» مع تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے. صفحات کی کل تعداد تین ہزار سات سو چالیس (۳۷۴۰) ہے.

Marfat.com

﴿۴﴾ موضح فرقان حمید

از

مولانا محمود الحسن شیخ الهند

مولانا محمود الحسن شیخ الہند کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ بر صغیر میں وہ شیخ الہند کے خطاب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ مولانا کے شاگردوں میں مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا شبیر احمد عثمانی جیسے علمائے اکابر تھے۔ مولانا محمود الحسن بہت متواضع، حق گو اور سلف و ہم عصر علماء کی آراء اور عقائد پر گہری نظر رکھتے تھے۔ شخصی طور پر انہیں شاہ عبد القادر سے دلی عقیدت تھی اور علمی طور پر بھی اپنے ترجمہ قرآن کے مقدمے میں کئی صفحات میں وہ صرف شاہ عبد القادر کے ترجمے کے محاسن وممیزات بیان فرماتے ہیں۔ ناچیز کو بھی شاہ عبد القادر سے بڑی عقیدت ہے اور میرے نزدیک ان کا ترجمہ علم کے ساتھ ساتھ ایک الہامی حیثیت رکھتا ہے۔

مولانا محمود الحسن متوفی ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۱۹ع ترجمہ قرآن کا مقدمہ یوں شروع فرماتے ہیں:

« خدا در انتظار حمد ما نیست	محمد چشم براہ ثناء نیست
خدا مدح آفرین مصطفی بس	محمد حامد حمد خدا بس »

« اما بعد بندۂ آثم وعاجز محمود ابن مولوی ذوالفقار علی دیوبند ضلع سہارنپور کا

Marfat.com

رہنے والا غفراللہ تعالیٰ لہ ولوالدیہ عرض کرتا ہے کہ بعض احباب اور مکرمین نے بندہ سے درخواست کی کہ قرآن شریف کا ترجمہ سلیس، مطلب خیز اردو زبان میں مناسب حال اہل زمانہ کیا جائے جس سے دیکھنے والوں کو فائدہ پہنچے اور وہ نقصان اور خلل اور لفظی ومعنوی اغلاط جو بعض آزادی پسند صاحبوں کے ترجمے سے لوگوں میں پھیل رہی ہیں، ان سے بچاؤ کی صورت نکل آئے. اس عاجز نے اس درخواست کے جواب میں اپنی بے بضاعتی کے علاوہ یہ عرض کیا کہ اول تو مقدسینِ اکابر کے فارسی اردو کے متعدد تراجم موجود ہیں اس کے علاوہ علمائے متدینین زمانہ حال کے متعدد تراجم یکے بعد دیگرے بحمد اللہ شائع ہوچکے ہیں. جو لوگوں کو مذکورہ بالا خرابیوں سے بچانے کے لئے کافی وشافی ہیں.[1]

اس کے بعد جب احباب کا اصرار بہت بڑھا اور خود انہوں نے بھی محسوس کیا کہ قرآن کا اردو ترجمہ لکھنا ضروری ہے تو انہوں نے اپنے سامنے شاہ عبدالقادر کا اردو ترجمہ وتفسیر «موضح قرآن» بطور نمونہ سامنے رکھا. مولانا محمود الحسن نے جن الفاظ میں شاہ عبدالقادر کی تعریف کی ہے واقعی پڑھنے کے لائق ہے. انہیں شاہ عبدالقادر سے ایسی عقیدت تھی کہ انہوں نے اپنے ترجمہ قرآن کا نام شاہ عبدالقادر کے ترجمہ وتفسیر «موضح قرآن» کے بروزن «موضح فرقان» رکھا ہے. شاہ عبدالقادر کے ترجمے کا نام «موضح قرآن» تاریخی نام ہے جس سے تاریخ نکلتی ہے ۱۲۰۵ھ اور یہی سالِ تصنیفِ ترجمہ تھا. مولانا محمود الحسن کے ترجمے «موضح فرقان» سے کچھ گھٹا بڑھا کر تاریخ نکلتی ہے. مولانا نے خود قطعہ لکھا ہے جس سے تاریخ برآمد ہوتی ہے:

۱- مقدمہ «موضح فرقان» شیخ الہند مولانا محمود الحسن

Marfat.com

یادگار شاہ عبدالقادر
ترجمہ موضح قرآن مجید
وہ کہ آن معدن صد خوبیدا
کرد ترمیم اقل العبید
بے شش وپنج بگفتہ محمود
سال او موضح فرقان حمید
۱۳۳۶

حساب درج ذیل ہے:

م — ۴۰	ف — ۸۰	ح — ۸
و — ۶	ر — ۲۰۰	م — ۴۰
ض — ۸۰۰	ق — ۱۰۰	ی — ۱۰
ح — ۸	ا — ۱	د — ۴
	ن — ۵۰	
۸۵۴ +	۴۳۱ +	۶۲ = ۱۳۴۷

شش — پنج — کل
۶ + ۵ = ۱۱ سالِ تکمیلِ ترجمہ وتفسیر موضح فرقان
۱۳۴۷ — ۱۱ = ۱۳۳۶

دراصل مولانا نے یہ ترجمہ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ مطابق اپریل ۱۹۰۹ع میں شروع کیا اس وقت آپ دار العلوم دیوبند میں تھے اور اشغالِ علمی کی کثرت کی وجہ سے ترجمہ کا وقت کم ملتا تھا چنانچہ سواتین سال میں دس پاروں کا ترجمہ ہوسکا گو ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۲ جون ۱۹۱۲ع تک ترجمہ سورہ توبہ تک مکمل ہو

Marfat.com

مولانا محمود الحسن نے ۷ ذوالقعدۃ ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۷ ستمبر ۱۹۱۵ء میں حج کے لئے عزم سفر کیا اس وقت ساری دنیا میں سیاسی بدنظمی اور خرابی اور غیر اطمینانی اور بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔ فتنہ وفساد اپنے عروج پر تھا۔ آخر افراتفری کا لاوا جنگ عظیم اول کا آتش فشاں بن کر پھٹ پڑا۔ چند سیاسی اسباب کی بنا پر مولانا کو ان کے رفقاء سمیت قید کر کے مالٹا بھیج دیا گیا جو انگریزی مستعمرہ جزیرہ تھا۔ مولانا ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ مطابق ۲۱ فروری ۱۹۱۷ء کو مالٹا پہنچے اور شوال ۱۳۳۵ھ مطابق اگست ۱۹۱۷ء کو ترجمہ کا کام شروع کیا۔ تنہائی زنداں بھانے زحمت کے رحمت ثابت ہوئی اور ایک سال کی قلیل مدت میں مولانا نے ۲ شوال ۱۳۳۶ھ مطابق ۱۱ جولائی ۱۹۱۸ء کو ترجمہ مکمل کرلیا۔ بعد میں تفسیر لکھنے کی نیت کی اور اپنے ترجمے کے حواشی لکھنے لگے۔ ابھی سورہ نساء تک کے حواشی لکھ چکے تھے کہ فرمانِ انگریزی نے مولانا کو ساتھیوں سمیت ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۱۹ء کو ہندوستان روانہ کردیا۔ اسی سال بمبئی پہنچ گئے اور دو ماہ کی علالت کے بعد انتقال فرمایا۔ اس طرح حواشی کا کام مکمل نہ ہوسکا۔ اپنے قلم سے انہوں نے پانچ پاروں یعنی سورہ نساء تک کے حواشی لکھے ہیں۔ آپ کے انتقال کے بعد ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۹۲۳ء میں ترجمۂ قرآن مدینہ پریس بجنور سے شائع ہوا جس میں سورہ نساء تک کے حواشی خود مولانا محمود الحسن کے اور باقی حواشی شاہ عبدالقادر کے «موضح قرآن» کے چھاپے گئے تھے۔ قرآن مجید کے ترجمہ کا جو ایڈیشن ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۹۳۶ء کو شائع ہوا۔ اس میں سورہ «بقرہ» سے سورہ «نساء» کے حواشی مولانا محمود الحسن کے اور باقی حواشی مولانا شبیر احمد عثمانی کے قلم وعلم کا نتیجہ ہیں۔

— ایڈیشن جو ناچیز کی لائبریری میں ہے اس کے ناشر مدینہ بک ڈپو، اردو بازار، جامع مسجد دہلی ہیں۔ تاریخ طباعت ۱۳۹۸ھ مطابق ۱۹۷۸ء ہے۔

Marfat.com

ضخامت سات سو چورانوے (۷۹۴) صفحات، طول گیارہ انچ اور عرض سات انچ ہے۔ سبز رنگ کی زمین پر عربی قرآنی متن ہے۔ تحت السطر ترجمہ ہے۔ ہر صفحے پر گیارہ سطریں ہیں۔ چاروں طرف حاشیہ ہے جس میں تفسیر طبع ہے۔ سورۂ نساء تک مولانا محمود الحسن کی اور اس کے بعد آخر قرآن تک مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی کی تفسیر درج ہے۔ اس کے علاوہ تاج کمپنی کراچی نے مولانا محمود الحسن شیخ الہند کے ترجمے کے کئی ایڈیشن طبع کئے ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

۲ ــ یہ بہت بڑے حجم کا مصحف ہے۔ طول پندرہ انچ اور عرض دس انچ ہے۔ صفحات کی کل تعداد آٹھ سو اٹھائیس (۸۲۸) ہے۔ کتابت بہت جلی قلم اور واضح ہے۔ طباعت خوبصورت عکسی دو رنگا ہے۔ بڑھیا ولایتی آرٹ کاغذ ہے۔ جلد مضبوط اور عمدہ ہے۔ پہلے پانچ پاروں کی تفسیر خود مولانا محمود الحسن کی ہے۔ چھٹے پارے سے قرآن کے آخر تک مولانا شبیر احمد عثمانی کی تفسیر درج ہے۔

۳ ــ ضخامت سات سو چھتیس (۷۳۶) صفحے، طول دس انچ اور عرض ساڑھے سات انچ ہے۔ کتابت خوش نما اور واضح، طباعت عکسی دو رنگا ہے۔ کاغذ عمدہ سفید ہے۔ جلد ریگزین اور پلاسٹک کور دونوں ہے۔ اس کے حاشیہ پر شاہ عبدالقادر صاحب محدث دھلوی کی تفسیر "موضح قرآن" درج ہے۔

۴ ــ ضخامت ایک ہزار پچاس (۱۰۵۰) صفحے۔ طول دس انچ اور عرض ساڑھے سات انچ ہے۔ کتابت شگفتہ اور طباعت عکسی دو رنگا ہے۔ کاغذ عمدہ سفید ہے۔ جلد پشتہ پارچہ، پشتہ چرمی اور ریگزین ہر سہ موجود ہے۔ اس طبع میں پہلے پانچ پاروں کی تفسیر مولانا محمود الحسن کی اور باقی

Marfat.com

مولانا شبیر احمد عثمانی کی تفسیر ہے۔

٥ — تاج کمپنی کے اس نسخے کا طول گیارہ انچ اور عرض ساڑھے سات انچ ہے۔ صفحات کی تعداد چھ سو (٦٠٠) ہے۔ کاغذ سفید خاص، کتابت شگفتہ، جلی قلم، طباعت عکسی رنگین اور جلد پشتہ چرمی ہے۔ پندرہ پندرہ پاروں کی دو جلدوں میں ہے۔ یہ نسخہ مولانا محمود الحسن کے ترجمے والے دوسرے نسخوں سے مختلف ہے۔ یہ چھ ترجموں والا قرآن ہے۔ ترجمے حسب ذیل علماء کا ہے:

١ — پہلا ترجمہ شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کا ہے۔
٢ — دوسرا ترجمہ شاہ عبدالقادر محدث دہلوی کا ہے۔
٣ — تیسرا ترجمہ شیخ الہند مولانا محمود الحسن کا ہے۔
٤ — چوتھا ترجمہ مولانا فتح محمد خاں جالندھری کا ہے۔
٥ — پانچواں ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی کا ہے۔
٦ — چھٹا ترجمہ مولانا عبدالحق محدث دہلوی کا ہے۔

حاشیہ پر تفسیر "موضح قرآن" از شاہ عبدالقادر محدث دہلوی اور تفسیر عثمانی از مولانا شبیر احمد عثمانی درج ہے۔

شیخ الہند مولانا محمود الحسن کی ہمہ گیر علمیت کی قدر و منزلت ان کے ہم عصر اور ما بعد سب ہی کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل علمائے کرام کے خیالات اور آراء جان کر اس کا بخوبی احساس ہوسکتا ہے۔

١ — مولانا خلیل احمد سہارنپوری کی رائے:

نفس ترجمے کے متعلق حضرت مترجم رحمت اللہ علیہ کی طرف نسبت کے بعد

Marfat.com

مزید توصیف وتوضیح کی ضرورت نہیں رہتی اس لئے کہ ترجمہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی کا ہے۔ مولانا کا جامع العلوم، کنزالعلوم، بحرالعلوم ہونا ہر شخص پر روشن ہے اس وجہ سے اس ترجمہ کی طباعت سے پہلے ہی شائقین سراپا انتظار ہیں۔ البتہ وہ خاص اہتمامات جو حضرت مؤلف نے اس ترجمہ میں فرمائے ہیں اور مقدمہ ترجمہ میں مختصراً ذکر فرمایا ہے اجمالاً ان کی طرف اشارہ ضروری ہے۔ وہ خاص اہتمامات یہ ہیں:

۱ — ترجمہ سلیس ومطلب خیز وبامحاورہ۔

۲ — خللِ لفظی ومعنوی سے محفوظ۔

۳ — مشہور اور مستعمل الفاظ کا خاص طور سے لحاظ فرمایا ہے۔

۴ — ان اغلاط سے مبرا جو آزادی پسند لوگوں کے ترجمہ سے عوام میں پھیل گئے ہیں۔

۵ — اس ترجمہ کا ماخذ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب کے ترجمہ کو فرمایا اور گویا اس کی واضح شرح فرمائی۔

۶ — ترجمہ میں محاورے کا اہتمام فرماتے ہوئے محاورات کو ترجمہ کے تابع فرمایا، نہ یہ کہ ترجمہ کو محاورات کے تابع کرکے خواہ مخواہ محاورات کا اضافہ کیا ہو۔

۷ — باوجود اہتمام محاورہ کے ترتیبِ قرآنی کی بقاء کا حتی الوسع اہتمام فرمایا ہے۔

۹ — حواشی پر بھی شاہ صاحب کے حواشی "موضح قرآن" کی تفصیل

۱۰ — حواشی پر مختصر اختلافِ علماء کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

۲ — مولانا اشرف علی تھانوی کی رائے:

مکرم بندہ سلمہ۔ السلام علیکم ورحمت اللہ۔ اولاً عنایت نامہ ثانیاً پارہ "الم" مع

Marfat.com

نمونہ اشتہار قرآن مجید ترجمہ حضرت استاذی قدس اللہ سرہ پہنچ کر موجب مسرت ومنبت ہوا۔ آپ نے جن ظن سے مجھ کو اظہار رائے کا امر فرمایا ہے مگر غالباً آپ کو حضرت کا اور میرا تعلق معلوم نہیں یا اس وقت ذہن میں نہیں رہا ورنہ میرے لئے ایسی جسارت کو تجویز نہ فرماتے۔ مجھ کو حضرت سے جو تعلق ہے جس کا نام تلمذ ہے وہ علوم میں محض تقلید کا ہے نہ کہ تنقید کا اور رائے اس شخص کی معتبر ہے جس کو حق تنقید ہو ورنہ مقلد کا کچھ کہنا قطع نظر اس کے خلاف مقتضائے با وجودت زمن آواز نباید کہ منم، ہونے کے سبب سوء ادب ہے، اس مضمون کا مصداق ہے

مادح خورشید مداح خودست	کہ دوچشمم روشن ونامر مدست
خود ثنا گفتن زمن ترک ثناست	کیں دلیل ہستی وہستی خطاست

۳ ــ مولانا شبیر احمد عثمانی شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند کی رائے:

حضرت الاستاذ العلامہ سید الطائفہ شیخ الہند مولانا الحاج المولوی محمود حسن صاحب عثمانی دیوبندی قدس سرہ ونور ضریحہ کا ترجمۂ قرآن جس کے ساتھ حضرت رحمت اللہ علیہ کے شغف کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ مالٹا جاتے وقت جس وقت جہاز کو ایک سخت خطرہ لاحق ہوگیا تو آپ نے تمام سامان سے قطع نظر کرکے صرف ترجمہ کے مسودہ کے اوراق ہمارے بھائی اور حضرت کے رفیق خادم مولوی عزیزگل صاحب کے سینہ سے باندھ دیئے کہ شاید کوئی صورت بچاؤ کی نکل آئے اور یہ اوراق ضائع سے بچ جائیں۔ ترجمے کی نسبت میں اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ ہندوستان کے طول وعرض میں قرآن کے جو تراجم موجود میں شاید ہی کوئی ہوگا جو نہایت صحیح اور مستند ہونے کے باوجود اس قدر موجز، پرمغز، شگفتہ اور نظم قرآن کی پوری پوری رعایت کرنے والا ہو۔

Marfat.com

۴ ــ مولانا خواجہ عبد الحئی شیخ التفسیر وناظم دینیات جامعہ ملیہ دہلی کی رائے:
خداوند قدوس نے اپنے کام کے لئے ہمیشہ مخصوص افراد کو چن لیا ہے جو اس کا دست عمل بن جاتے ہیں. حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن رضی اللہ عنہ ان عظمائے رجال اور ائمہ اسلام میں سے ہیں جن کی تمام زندگی کتاب وسنت کے درس ومطالعہ اور ان کے اسرار ومعارف کی نشر واشاعت میں گذری اور ان کا جب خاتمہ ہوا تو خدمت ملک وملت اور ترجمۃ القرآن پر ہوا. حضرت مولانا الامام کا ترجمہ تمام نقائص سے پاک ہے. سلیس اور با محاورہ ہونے کے ساتھ ساتھ تحت اللفظ بھی ہے اور اس لئے ہر شخص اس سے پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے. حواشی نہایت معنی خیز اور بصیرت افروز ہیں. ان کے پڑھنے سے نہ صرف ربط آیات پر روشنی پڑتی ہے بلکہ نہایت مشکل اور عسیر الفہم مطالب آسانی اور سہولت سے سمجھ میں آجاتے ہیں. لطیف ودلآویز طریق سے بعض جگہ اعتراضات کا بھی جواب دیا گیا ہے کہ فوراً ذہن نشین ہوجاتا ہے.

مولانا خواجہ عبد الحئی اس کے بعد مولانا محمود الحسن کے ترجمے کے اس ایڈیشن کا جس میں حواشی مولانا شبیر احمد عثمانی کے ہیں، ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
"اس مرتبہ اول سے لے کر آخر تک سب جگہ حواشی ہیں، توضیحات ہیں اور تشریحیں ہیں اور یہ تمام تر اس بزرگ کے فیوض وبرکات کا نتیجہ ہے جو آج ہندوستان میں بلا ریب سرتاج مفسرین اور قرآنی حکم وبصائر کے سب سے بڑے واقف مانے جاتے ہیں یعنی حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی نے اپنے قلم حقیقت رقم سے ایک طرف بلاغتِ قرآن کے دریا بہا دیئے اور دوسری جانب معارف فرقانی کے انمول موتی اوراق پر بکھیر دیئے ہیں.

۵ ــ مولانا محمود الحسن کے ترجمہ اور مولانا شبیر احمد عثمانی کے حواشی کے

Marfat.com

بارے میں مولانا حسین احمد مدنی مہتمم دارالعلوم دیوبند کی رائے:
اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے علامہ زماں، محقق دوراں حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی زید مجدھم کو دنیائے اسلام کا درخشندہ آفتاب بنایا ہے۔ مولانائے موصوف کی بے مثل ذکاوت، بے مثل تقریر، بے مثل تحریر، عجیب وغریب حافظہ، عجیب وغریب تبحر وغیرہ کمالاتِ علیہ ایسے نہیں ہیں کہ کوئی شخص منصف مزاج ان میں تامل کرسکے جن حضرات کو مولانا سے کبھی بھی کسی قسم کے استفادہ کی نوبت آئی ہے، وہ اس سے بخوبی واقف ہیں۔ ان ازمنہ اخیرہ میں حسب وعدۂ ازلیہ «انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون» اور «ثم ان علینا بیانہ» قدرت قدیمہ نے جس طرح امام الائمہ حضرت شیخ الہند قدس سرہ العزیز کو بامحاورہ ترجمہ قرآن کی طرف متوجہ فرما کر صلاح عباد کے لئے عظیم الشان سامانِ ہدایت مہیا فرما دیا تھا اسی طرح اس کے بعد مولانا شبیر احمد صاحب موصوف کی توجہ تکمیل فوائد اور ازالہ مغلقات کی طرف منعقد فرما کر تمام عالم اسلامی اور بالخصوص اہلِ ہند کے لئے عدیم النظر حجت بالغہ قائم کردی ہے۔ ان حواشی اور مہتم بالشان فوائد سے نہ صرف ترجمہ مذکورہ میں چار چاند لگ گئے ہیں بلکہ ان بےشمار شکوک وشبہات کا بھی قلع قمع ہوگیا ہے جو کہ کوتاہ فہموں کو اس کتاب اللہ اور دین حنیف کے متعلق پیش آتے رہے ہیں۔ یقیناً مولانا نے بہت سی ضخیم ضخیم تفسیروں سے مستغنی کرکے سمندروں کو کوزہ میں بھر دیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ شائقینِ علوم صادقہ جلد تر اس نسخہ عجیب سے استفادہ کرکے اپنے دل ودماغ کو منور فرمائیں گے۔

۶ — مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیت العلماء ہند کی رائے:
جہاں تک حضرت شیخ الہند کے ترجمہ کا تعلق ہے اس کے متعلق تو کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں۔ حضرت شیخ الہند نے ترجمہ میں محاورہ کی جو رعایتیں

Marfat.com

رکھی میں اور جس خوبی کے ساتھ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب دھلوی کے ترجمہ میں مناسب تبدیلی فرمائی ھے ، اس کے حسن کی تعریف مجھ جیسے بے بضاعت اور کم علم شخص کی طاقت اور قابو سے باھر ھے اس ترجمہ کا مقتضیٰ یہ تھا کہ اس کے ساتھ ایک مختصر تفسیر بھی ہوتی جو زمانۂ حال کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے موضح القرآن سے وسیع ہوتی۔ حضرت شیخ الہند نے اس کی سعی فرمائی تھی جو سوء اتفاق سے مکمل نہ ہوئی لیکن ہر امر مرھون با وقاتہا ، آپ کی سعی اور کوشش سے حضرت رئیس المفسرین مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دامت برکاتہم نے اس ضرورت کو باحسن الوجوہ پورا کردیا۔ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کا تبحر علمی اور تحریر وتقریر کا خداداد ملکہ محتاج تعارف نہیں ھے۔ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب مدظلہ کی یہ مختصر تفسیر جو آپ نے حضرت شیخ الہند کے ترجمہ کے ساتھ شائع کی ھے ، بعض اہم اور مشکل مقامات سے میں نے مطالعہ کی ھے اور میں بلا مبالغہ عرض کرتا ہوں کہ معارف قرآنیہ اور مسائل مہمہ کو جس حسن بیان کے ساتھ زبان کی سلاست اور شگفتگی کی رعایت رکھتے ہوئے عام فہم اردو میں مولانا نے ادا فرمایا ھے وہ مولانا ممدوح ہی کا حصہ ھے:

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کے اس حاشیہ نے اہل علم کو صدہا کتابوں کے مطالعہ سے بےنیاز کردیا ھے ، اردو زبان میں قرآن شریف کے مطالب کا اس قدر بہترین مختصر جامع ذخیرہ اس وقت تک فقیر کی نظر سے نہیں گذرا۔ آپ نے اس ذخیرہ کی اشاعت وطباعت میں جو سعی فرمائی ھے ، اللہ تعالی اس کو مشکور فرمائے اور مولانا کی اس خدمت علمی اور کلام الہی کی تفسیر کو عام

Marfat.com

مقبولیت حاصل ہو۔

۷ ـ شیخ التفسیر، امیر انجمن خدام الدین لاہور، مولانا احمد علی صاحب کی رائے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اما بعد نظام عالم میں خیر وشر کے دو سلسلے چلے آرہے ہیں۔ انسانوں کی بھی دو قسمیں ہیں بعض سلسلۂ خیر کی کڑی بنتے ہیں اور بعض سلسلۂ شر کی۔ وہ وجود مبارک ہیں جنہیں سلسلۂ خیر کی کڑی بننے کی توفیق نصیب ہو۔

سلسلۂ خیر کے غیر متناہی مدارج ہیں اور سب سے اعلیٰ وافضل درجۂ خیر یہ ہے کہ اشاعت قرآن حکیم کی توفیق عطا ہو۔ چنانچہ ارشاد نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام «خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ» اس پر شاہد ہے۔

اللہ تعالی نے حضرت شیخ الہند سے احیاء دین کی جہاں اور بہت سی خدمات لیں وہاں آخر عمر میں اسیر مالٹا بنا کر خلق اللہ کے ازدحام سے چھڑوا کر تخلیہ میں بٹھایا اور فرقان حمید کا بہترین ترجمہ کروایا۔ «سورۃ البقرۃ» اور «سورۃ النساء» کے حواشی بھی لکھوائے۔

حضرت مولانا شبیر احمد صاحب دام مجدھم کو اللہ تعالی جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے محنت شاقہ برداشت فرما کر مضامینِ قرآن حکیم کا ایک بہترین نچوڑ تشنگان علوم معارف قرآنیہ کے سامنے رکھ دیا آخر میں ہر دو بلند پایہ مصنفین اور طابع کے لیے دعائے خیر کرتا ہوں کہ یہ خدمت ان حضرات کے لیے نجات آخرت کا ذریعہ ہو، اور سب مسلمانوں کے لیے ذریعہ ہدایت ہوجائے۔ آمین یا الہ العالمین۔

Marfat.com

۸ ۔ مولانا محمد یوسف صاحب کی رائے:

الحمد للہ وکفٰی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔

اپنی زندگی میں قرآن کا سب سے بڑا اور عظیم الشان کارنامہ نظر سے گذرا۔ اپنے، آپ کے، اور سب کے بزرگ شیخ العالم حضرت شیخ الہند رحمت اللہ علیہ کے ترجمۂ قرآن مجید وفوائد عصر حاضر کے متبحر عالم فقیہ محدث ومفسر حضرت الاستاذ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی طال بقائہ کے تکمیل کردہ فوائد یک یک سامنے آئے، میری مشتاق نگاہیں دیر تک وارفتگی کے ساتھ ان سے سعادت اندوز ہوتی رہیں۔ میں کیا! میری علمی بضاعت کیا۔ ایک طرف اپنے شیخ اور اپنے استاذ کا علمی کارنامہ اور دوسری طرف میری کم مایہ رائے۔ بہرحال دل یہ کہتا ہے کہ دونوں بزرگوں نے سلف صالحین کے ان خزانوں کو جو موتیوں کی طرح بکھرے ہوئے تھے جامع ومانع شکل میں ایک جگہ جمع کردیا ہے۔

۹ ۔ مولانا محمد میاں صاحب مدرس جامعہ قاسمیہ شاہی مسجد مرادآباد کی رائے:

اگر میں کوئی مقدس تر ہدیہ اپنے علم دوست عزیز ترین رفیق یا بزرگ کی خدمت میں پیش کرنا چاہوں تو اس کے لیے سب سے پہلے حضرت شیخ الہند رحمت اللہ علیہ کے ترجمہ اور حضرت علامہ مولانا شبیر احمد صاحب کی تفسیر والا قرآن پاک منتخب کروں گا جس کو مولانا مجید حسن صاحب مالک اخبار مدینہ بجنور نے طبع کرایا ہے، کیونکہ:

۱ ۔ یہ ترجمہ اس مقدس بزرگ کا ہے جو علمائے زمانہ کا سرتاج تھا اور بجا طور پر امام محدثین راس مفسرین جس نے اسارت مالٹا کی معتکفانہ زندگی میں کامل مراقبہ اور مکمل توجہ الی اللہ کی حالت میں اس کو ارقام فرمایا ہے۔

Marfat.com

۲ – صرف یہی ترجمہ قرآن پاک کے ترجمہ کا حق ادا کرتا ہے۔ یعنی یہ کہ رب العالمین احکم الحاکمین کے کلام مقدس کی صحیح مراد کو حاصل کرکے اس کو ایسے جچے تلے الفاظ میں ادا کرنا کہ ہر عام وخاص اس سے صحیح روشنی حاصل کرسکے۔

۳ – در حقیقت ایک کرامت ہے کہ باوجود یکہ ترجمہ تحت اللفظ ہے مگر ہر قسم کی الجھن سے پاک۔ آپ عموماً ترجموں میں جابجا بریکٹ دیکھیں گے جن میں مترجم حضرات نے کچھ الفاظ اپنی جانب سے زائد کرکے مراد کو ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے اور اس کے بغیر تو گویا چارہ ہی نہیں ہوتا کہ کلام کو با محاورہ کرنے کے لیئے آیت کے آخری حصہ کا ترجمہ اول میں کردیا جائے یا پہلے ٹکڑے کا ترجمہ آخر میں ہو لیکن ہر لفظ کا ٹھیٹ ترجمہ اس کے نیچے ہوتے ہوئے کلام کا با محاورہ اور عام فہم رہنا صرف اس ترجمہ ہی کا کمال ہے جس کو کرامت کے سوا کسی لفظ سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا۔

۴ – چونکہ کتابت میں بھی اس کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ لفظ کا ترجمہ اسی لفظ کے نیچے رہے لہذا ایک غیر عربی داں بھی اس ترجمہ کی برکت سے عربی الفاظ کا ترجمہ کرنے پر قادر ہوسکتا ہے۔

۵ – اس ترجمہ کے صحیح اور مستند ہونے کی بڑی دلیل یہ ہے کہ سید عالم استاذ العلماء حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب قدس سرہ العزیز کا ترجمہ قرآن جو حضرت شاہ صاحب موصوف نے بارہ سالہ طویل اعتکاف کی حالت میں کامل مراقبہ اور کامل غورو خوض کے بعد تحریر فرمایا تھا۔ جس کے متعلق علماء ہند کا متفقہ عقیدہ تھا کہ یہ ترجمہ الہامی ہے۔ جس

Marfat.com

پر آج تک نہ کوئی اعتراض کیا جاسکا نہ کوئی نکتہ چینی کی گئی۔ وہ
بعینہ اس ترجمہ کے مطابق ہے۔

۶ — اس بناء پر کہا جاسکتا ہے کہ اس ترجمہ کی صحت پر علماء اسلام کامل ایک
صدی سے متفق ہیں۔ اور یقیناً اس ترجمہ کا صحیح خطاب بھی یہ ہی ہوگا
کہ ،حضرت شیخ الہند رحمت اللہ علیہ والا الہامی ترجمہ،۔

۷ — یہ ترجمہ اگرچہ بذات خود تفسیر تھا۔ مگر اس کے مضمون کو پورے طور
سے واضح کرنے کے لیئے ایک ایسے متبحر عالم نے اس کی تفسیر فرمائی
ہے جس کے متعلق مسلمانان ہند کا صحیح علم یہ ہے کہ فہم قرآن غورفکر
اور پھر سلاست کلام ، دلچسپی، تحریر ، دلپذیری۔ تقریر میں اپنا نظیر نہیں
رکھتا یعنی شیخنا واستاذنا مفسر اعظم قاسم ثانی، حضرت علامہ مولانا شبیر
احمد صاحب عثمانی ، شارح مسلم شریف۔

۸ — معنوی خوبیوں کے علاوہ ظاہری خوبیوں میں بھی یہ قرآن پاک نظیر ومثال
سے بہت بالا ہے۔ خط پاکیزہ، طباعت نہایت صاف، تعریف سے بے نیاز
کاغذ بیش قیمت ، وزنی پائیدار ، خوبصورت۔ اور ان سب سے بڑھ کر یہ
وثوق کہ متن قرآن کی کتابت غلطی سے پاک۔

خادم، محمد میاں عفی عنہ
(احد ارکان التدریس فی الجامعۃ القاسمیۃ الشاہیۃ فی مرادآباد)

۱۰ — مولانا اکبر شاہ خان صاحب مؤرخ اسلام نجیب آبادی کی رائے:
مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی علمائے دیوبند میں اپنی قرآن دانی اور تدبر فی القرآن
کے متعلق جو خصوصیت رکھتے میں اس نے مولانا کو میرا محبوب اور ان کے

Marfat.com

تصور کو میرے دل کی راحت بنا دیا ہے۔ انہوں نے قرآن مجید کو عام اردو دان لوگوں کے لیئے قریب الفہم بنانے کی غرض سے مختصر اور جامع ومانع تفسیر بطور حواشی لکھی ہے سلیس وسادہ وفصیح وعام فہم زبان میں آیات قرآنیہ کے مفہوم ومطالب کو سمجھانے کے لیئے ضرورت سے زیادہ عموماً کچھ نہیں فرمایا گیا اور کسی مقام کو لا ینحل اور تشنۂ تحقیق نہیں چھوڑا گیا۔ کوئی مسلمان گھر اس باترجمہ و باتفسیر قرآن مجید سے بے نصیب نہیں رہنا چاہیئے جس کا ترجمہ حضرت مولانا شیخ الہند رحمت اللہ علیہ کا رقم زدہ اور تفسیر مولانا شبیر احمد صاحب کی تحریر فرمودہ ہے۔

۱۱ — مولانا عبدالماجد دریابادی، مفسر القرآن کی رائے:
شیخ الہند مولانا محمود الحسن مغفور کی علمی عظمت یقیناً میری معرفی کی محتاج نہیں۔ ان کے ترجمۂ قرآن پر مجھ جیسے جاھل کا اظہار رائے کرنا بڑی ہی گستاخی ہے۔ تاہم امتثال امر میں مجبوراً چند لفظ عرض کرنے پڑتے ہیں۔ پارۂ اول کے ترجمہ کو مع حواشی کے میں نے دوسرے تراجم کے ساتھ جابجا مقابلہ کرکے پڑھا اور پڑھنے کے بعد شیخ الہند مغفور کی نکتہ وری کی داد دل سے بے اختیار نکلی۔ خدا کے کلام کا بالکل صحیح ومکمل ترجمہ کسی بندہ کا کام نہیں۔ خدا کے الفاظ کو جب کبھی انسان اپنی عبارت میں ادا کرے گا تو معنی ومفہوم کے کچھ نہ کچھ پہلو یقیناً نظر انداز ہو جائیں گے۔ تمام معانی اور مطالب کی جامعیت محض قرآن ہی کا اعجاز ہے اور اس اعتبار سے اس کی ہر شرح، ہر تفسیر، ہر ترجمہ کا ناقص رہ جانا ناگزیر ہے تاہم خدائے کریم اپنے فضل وکرم سے اپنے بعض بندوں کا شرح صدر فہم قرآنی کے لیئے کردیتا ہے اور ان کے قلوب میں ایک ایسا ملکہ راسخہ پیدا کردیتا ہے جس سے وہ معانی ومطالب قرآنی کی بہت ہی گہرائیوں تک پہنچ جاتے ہیں اور اپنے ہم جنسوں کو قرآن فہمی میں بہت کچھ مدد دے سکتے ہیں۔

Marfat.com

شیخ الہند مغفور کا شمار بھی انہی بزرگان حق میں تھا پس ان کا ترجمہ قدرتاً اس معیار پر پورا اترتا ہے فارسی اور اردو میں بعض اچھے ترجمے پیشتر بھی موجود تھے۔ یہ جدید ترجمہ ان کی بہت سی خوبیوں کا جامع ہے اور بعض حیثیات سے ان پر اضافہ کا حکم رکھتا ہے۔ خدائے قدوس اس امت اسلامیہ کو اس سے مستفید ہونے کی سعادت نصیب کرے۔

مولانا عبدالماجد مزید فرماتے ہیں:

اخبار مدینہ کے مالک، سرکار مدینہ کے خادم محمد مجید حسن بجنوری پر جی بے اختیار رشک کرنے کو چاہتا ہے۔ خدمت قرآن کی کیسی کیسی سعادتیں اپنے لیئے سمیٹ رہے ہیں! کئی سال ہوئے ترجمہ جو چھاپا تو شیخ الہند رحمت اللہ علیہ کا، تحشیہ جو شائع کیا تو ان کے شاگرد اور ایک عالم کے استاذ دیوبند کے سابق اور ڈابھیل کے موجودہ شیخ الحدیث کا، وہ ہمیشہ مسلمانوں کے لیئے ایک تحفہ بے نظیر! یہ جدید خیالات والوں کے حق میں اکسیر، ایک اپنے رنگ میں نایاب دوسرا اپنے طرز میں لا جواب، نقش اول ایک جلوۂ نور، نقش ثانی بلا شائبہ تکلف نور علی نور! رشک نہ پیدا ہو کر رہے تو اور کیا ہو! ذلک فضل اللہ . . . الخ

تفصیلی معروضات کا یہ موقع نہیں۔ مختصر یہ کہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی شارح صحیح مسلم کے حواشی اگر ایک طرف پرمغز ہیں اور مسلک اہل سنت کے مطابق عقائد تو دوسری طرف ضروریات کے موافق ہیں اور حکیمانہ، پڑھتے جائیے اور معاندین اسلام کے پیدا کئے ہوئے شبہات کی جڑ از خود کٹتی چلی جائے گی اور اہل باطل کی اختراع کی ہوئی کج راہیاں آپ ہی آپ ہبا۔ منثورا ہوتی جائیں گی پھر کسی فریق کی دلآزاری ہونا کیا معنی؟ ان کا نام تک نہیں آنے پایا زبان

Marfat.com

اور طرز بیان نہ خشک نہ مغلق نہ مولویانہ، بلکہ عموماً سلیس، شگفتہ، دلکش اور جابجا ادیبانہ۔

شکریہ کے ساتھ شکوہ صرف اتنا ہے کہ وہ جو تقریباً چار پارے حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے حواشی کے تھے۔ انہیں مولانا شبیر احمد صاحب نے فرط ادب سے ہاتھ تک نہیں لگایا، یونہی چھوڑ دیا ہے۔ میں ایسی افراط تعظیم کا قائل نہیں، ضرورت تھی کہ خود ان حواشی پر مولانا اپنے قلم سے مزید حواشی کا اضافہ کرتے اس لئے کہ وہ حواشی ایک دوسری دنیا کے لئے تھے اور چھبیس (۲۶) پارے والے حواشی دوسری دنیا کے لئے ہیں۔ استاد اگر کسی مریض کو دق کا نسخہ حاذقانہ لکھ گیا ہے اور اب اسے مرض ہیضہ کا لاحق ہوگیا ہے تو شاگرد کا اسی پرانے نسخہ پر قناعت کیئے رہنا سعادتمندی نہیں سعادتمندی کا غلو ہے۔

دعاء ہے کہ رب مجید اپنے بندۂ مجید کی اس خدمت مجید کو مرتبہ قبول عطا فرمائے اور اسے ان کے ازدیاد مراتب اورامت اسلامیہ کے رفاہ وفلاح کا ذریعہ بنائے آمین۔

حالانکہ میں مولانا عبد الماجد دریابادی کے مداحوں میں سے ہوں لیکن مولانا کی مندرجہ بالا تنقید سے ناچیز کو اختلاف ہے۔ دراصل مولانا شبیر احمد عثمانی نے ترجمہ کے سورۂ "توبہ" سے جو حواشی لکھے ہیں وہ اس لئے لکھے ہیں کہ مولانا محمود الحسن نے صرف سورۂ "نساء" تک کے حواشی لکھے تھے کہ عمر نے وفا نہ کی اور مکمل نہ کرسکے۔ گویا مولانا شبیر احمد عثمانی نے اپنے استاذ کے حواشی کا تکلمہ کیا ہے۔ پتہ نہیں پھر مولانا عبد الماجد دریابادی کیوں ازسر نو حواشی لکھنے کا مطالبہ کررہے ہیں۔ اس کے علاوہ میں استاذ کے احترام میں عظمت کو بجا جاننے والوں میں سے ہوں۔ ناچیز کی رائے میں مولانا شبیر احمد عثمانی کا فیصلہ صحیح تھا کہ انہوں نے اپنے استاذ مولانا محمود الحسن کے نوشتہ حواشی کو

Marfat.com

مـاثر نہ لگایا۔

مولانا محمود الحسن اس امر کا اظہار فرماتے ہیں کہ یہ ترجمہ شاہ عبد القادر کے ترجمے سے بے حد متاثر ہے۔ البتہ انہوں نے متروک الفاظ اور بندشیں بدل دی ہیں۔ اگر اصول میں کہیں اختلاف ہوا تو شاہ رفیع الدین یا شاہ ولی اللہ کا مسلک مد نظر رکھا۔ شاذ ونادر کسی اور عالم کا اتباع کیا ہے۔ لیکن فرماتے ہیں کہ کوئی لفظ صرف اپنی رائے سے جب تک نہیں لکھا تب تک واقعی اس کا مترادف کسی عالم کے ترجمے میں نہ ملایا مولانا کو اس کا یقین نہ ہوگیا کہ وہ انسب اور اصح ہے۔

مولانا محمود الحسن نے اپنے مفصل مقدمے میں فرمایا ہے کہ ان کا ترجمہ شاہ عبد القادر کے ترجمہ کے متماثل ہے۔ فقط انہوں نے بہتر تبدیلیاں کی ہیں۔ دو علماء کے درمیان قرآن کے ترجمہ کا مقابلہ اور مقارنہ کیا جائے یہ کوئی مرغوب امر نہیں لیکن اول تو یہ بحث اس کی متقاضی ہے کہ جہاں مناسب ہو مقابلہ کیا جائے دوم چونکہ مولانا محمود الحسن نے اس ترجمے کو «موضح قرآن» کی ایک تبدیل شکل کہا ہے لہذا مجھے اس اظہار کی جرات ہوتی ہے۔ گو شاہ عبد القادر کا ترجمہ مولانا محمود الحسن کے ترجمے سے ایک سو بیس سال قدیم ہے پھر بھی شاہ عبد القادر کے ترجمے میں جو الفاظ وکلمات ہیں وہ اپنے مطلب کی زیادہ پر اثر عکاسی کرتے ہیں، ما سوا بلحاظ زباندانی متروک اصطلاحات کے۔ ملاحظہ ہو:

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿۱۵﴾[1]

ترجمہ شاہ عبد القادر:

اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے، اور بڑھاتا ہے ان کو۔ ان کی شرارت میں بہکے ہوئے

۱۔ البقرۃ، ۱۵

Marfat.com

ترجمہ محمود حسن :
اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے اور ترقی دیتا ہے ان کو ان کی سرکشی میں۔

ملاحظہ ہو مولانا محمود الحسن نے آیت کے جس حصے کے ترجمے میں تبدیلی کی ہے وہ شاہ عبد القادر کے ترجمے میں زیادہ مناسب، بے ساختہ اور زبان اردو کے مزاج کے زیادہ مطابق اور منطبق ہے۔ "شرارت میں بہکنا" کا محاورہ اور اصطلاح "سرکشی میں ترقی دینے" سے ہر لحاظ سے بہتر ہے۔ زبان اردو میں ترقی عموماً اچھے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ لہذا "سرکشی میں ترقی" کچھ جچتا نہیں اس کے علاوہ عربی آیت کے لحاظ سے بھی لفظ ترقی کے استعمال کی کوئی ضرورت یا شرط نہ تھی۔ شاہ عبد القادر نے "شرارت میں بہکنا" لکھ کر پُر سازش اور ریا کار کافروں اور منافقوں کی صحیح عکاسی کی ہے۔ اس طرح جابجا تقابلی جائزہ کرنے سے اصل ترجمہ شاہ عبد القادر کے ترجمے کی افضلیت واضح ہو جاتی ہے۔ ایک اور مثال ہے:

أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ ٱلسَّمَآءِ فِيهِ ظُلُمَٰتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَٰبِعَهُمْ فِىٓ ءَاذَانِهِم مِّنَ ٱلصَّوَٰعِقِ حَذَرَ ٱلْمَوْتِ ۚ وَٱللَّهُ مُحِيطٌۢ بِٱلْكَٰفِرِينَ ﴿١٩﴾[1]

ترجمہ شاہ عبد القادر :
یا جیسے مینہ پڑتا ہے آسمان سے، اس میں ہیں اندھیرے اور گرج اور بجلی۔ ڈالتے ہیں انگلیاں اپنے کانوں میں، مارے کڑک کے، ڈر سے موت کے، اور اللہ گھیر رہا ہے منکروں کو۔"

ترجمہ مولانا محمود حسن :
"یا ان کی مثال ایسی ہے جیسے زور سے مینہ پڑ رہا ہو آسمان سے۔ اس میں اندھیرے ہیں اور گرج اور بجلی، دیتے ہیں انگلیاں اپنے کانوں میں مارے کڑک

۱ - سورة البقرة ۱۹

Marfat.com

کے موت کے ڈر سے ، اور اللہ احاطہ کرنے والا ہے کافروں کا۔ ،

ملاحظہ ہو:
شاہ عبد القادر کی اصطلاح ،کانوں میں انگلیاں ڈالتا ، مولانا محمود الحسن کی ،کانوں میں انگلیاں دیتے ، سے بہت زیادہ صحیح اور بے ساختہ ہے۔ اس ایک آیت میں مولانا محمود الحسن نے جو دوسری تبدیلی کی ہے وہ بھی اس کی اصل مولانا شاہ عبد القادر کے ترجمے سے کسی حال میں بہتر نہیں ہے۔ وہ یہ ہے۔ مولانا شاہ عبد القادر کا ، اللہ گھیر رہا ہے منکروں کو ، ،واللہ محیط بالکافرین ، کا اس قدر بے ساختہ اردو عام فہم اور ادبی ترجمہ ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ مولانا محمود الحسن نے اس کو ، اور اللہ احاطہ کرنے والا ہے کافروں کا ، کہہ کر اس کے معنوی عمق اور زباندانی کی بے تکلفی دونوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ البتہ شیخ الہند مولانا محمود الحسن کا ترجمہ افصح اور شگفتہ تر ہے۔

مندرجہ بالا بحث پر غور کرتے ہوئے ناچیز کی رائے یہی ہے کہ مولانا محمود الحسن اپنے ترجمہ کو شاہ عبد القادر کے ترجمے سے ماخوذ اور زیادہ واضح نہ کہتے تو بہتر تھا۔ اتنا کافی تھا کہ مولانا محمود الحسن کو شاہ عبد القادر سے گہری عقیدت تھی۔

مولانا محمود الحسن کے ترجمہ کا فارسی ترجمہ حکومت افغانستان نے فارسی میں کروایا تھا۔ فارسی مترجمین کا نام مذکور نہیں ہے۔ یہ ۱۹۴۰ع میں کابل سے شائع ہوا تھا۔ اس میں سورۃ ، النساء ، تک کے حواشی مولانا محمود الحسن کے اور باقی آخر قرآن تک مولانا شبیر احمد عثمانی کے ہیں۔ اردو ترجمہ اور حواشی دونوں کا فارسی ترجمہ کیا گیا ہے۔

اس ترجمہ کا ایک پشتو ترجمہ مع حواشی شبیر احمد عثمانی افغانستان میں ہوچکا ہے

Marfat.com

جو چار ہزار (۴۰۰۰) صفحات پر مشتمل ہے۔[1]

اس کے علاوہ گجراتی زبان میں بھی اس کا ترجمہ ہوچکا ہے۔[2]

آخر میں شیخ الہند مولانا محمود الحسن اپنے مقدمے میں فرماتے ہیں:

"حضرات علماء عام اہل اسلام کی بہبودی اور نفع رسانی کی غرض سے سہل سے سہل نئے نئے ترجمے شائع کرتے رہتے ہیں مگر انصاف سے اس وقت تک نفع مذکور باوجود کثرت تراجم عام اور شائع طور پر اہل اسلام میں نہیں پھیلا جب تک خود اہل اسلام ترجمۂ قرآن شریف کو ضروری اور مفید سمجھ کر اپنے شوق اور توجہ سے سیکھنا اور سمجھنا نہ چاہیں گے اس وقت تک تکثیر تراجم سے عوام کو کیا نفع پہنچ سکتا ہے۔ شیخ علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے:

فہم سخن تا نکند مستمع　　قوت طبع از متکلم مجوئے

فسحت میدانِ ارادت بیار　　تا بزند مرد سخن گوئے گوئے

حضرات علماء نے عوام کی بہبودی کی غرض سے جیسے سہل اور آسان متعدد ترجمے شائع فرمادیئے ہیں ایسے ہی اس کی بھی حاجت ہے کہ علی العموم مسلمانوں کو ان ترجموں کے سیکھنے اور ان کے سمجھنے کی طرف رغبت بھی دلائی جائے۔ علمائے کرام اہل اسلام کو خاص طور سے ترجموں کے سمجھنے اور پڑھنے کی ضرورت اور اس کی منفعت دل نشین کرنے میں کوتاہی نہ فرمائیں بلکہ ترجمہ کی تعلیم کے لئے ایسے سلسلے بھی قائم فرمادیں کہ جو جاہے بسہولت اپنی حالت کے مناسب اور فرصت کے موافق حاصل کرسکے۔ واللہ الموفق والمعین۔"

۱- بحوالہ جائزہ تراجم قرآنی، معارف القرآن، دار العلوم، دیوبند، جولائی ۱۹۶۸ء

۲- بحوالہ جائزہ تراجم قرآنی اور سب رنگ ڈائجسٹ قرآن نمبر، حصہ چہارم، نومبر ۱۹۷۶ء

Marfat.com

(۵) قرآن مجید مترجم مع تفسیر

از

مرزا محمد امراؤ حیرت دہلوی

سر سید احمد خاں اور ڈپٹی نذیر احمد کے تراجم کی طرح مرزا حیرت دہلوی کے ترجمہ پر بھی ان کے ہم عصروں نے بڑی نکتہ چینیاں اور تنقید یں کیں۔ مرزا حیرت ادبی اور علمی دنیا میں کافی مشہور ومعروف شخصیت تھے۔ «کرزن پریس» ان کی اپنی ملکیت تھا۔ ان کو انگریزی زبان پر عبور تھا اور انہوں نے قرآن کا انگریزی ترجمہ بھی کیا ہے۔ بلحاظ زبان ان کا ترجمہ شستہ، رواں اور با محاورہ ہے۔ سورۃ فاتحہ کا ترجمہ بطور نمونہ درج ہے:

«سب تعریف اللہ کو سزاوار ہے، جو سارے جہاں کا پروردگار، بہت مہربان نہایت رحم والا، انصاف کے دن کا مالک (ہے) ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں، ہمیں سیدھی راہ دکھا، ان لوگوں کی راہ جن پر تونے فضل کیا ہے، نہ ان کی جن پر (تیرا) غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کی۔»

اس کا پہلا ایڈیشن ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۹۰۱ع میں دہلی کے کرزن پریس میں طبع ہوا۔ اس میں چھ سو ستر (۶۷۰) صفحات ہیں۔ سر ورق پر سورہ «مزمل» ایک بیل کی صورت میں مرسوم ہے۔ غلطی سے سال طباعت بجائے ۱۳۱۹ھ کے ۱۴۱۹ھ چھپ گیا ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی نے اس ترجمے کے اعتراض واصلاح پر چودہ صفحات کا ایک رسالہ «اصلاح ترجمۂ حیرت» لکھا۔ یہ رسالہ کان پور کے مطبع قیومی میں ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۱۱ھ میں طبع ہوا۔

Marfat.com

(۶) کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن

از

مولانا احمد رضا خان بریلوی

اوائل بیسویں صدی میں لکھے جانے والے مشہور ترجموں میں مولانا احمد رضا خان بریلوی کا ترجمہ بھی ہے۔ اس ترجمہ کا نام «کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن» ہے۔ جس سے ۱۳۳۰ھ تاریخ نکلتی ہے جو مطابق ۱۹۱۱ء ہے۔ ملاحظہ ہو:

ک	۲۰
ن	۵۰
ز	۷
ا	۱
ل	۳۰
ا	۱
ی	۱۰
م	۴۰
ا	۱
ن	۵۰
	۲۱۰

ف	۸۰
ی	۱۰
	۹۰

ت	۴۰۰
ر	۲۰۰
ج	۳
م	۴۰
ہ	۵
ا	۱
ل	۳۰
ق	۱۰۰
ر	۲۰۰
ا	۱
ن	۵۰
	۱۰۳۰

۲۱۰ + ۹۰ + ۱۰۳۰ = ۱۳۳۰ کل عدد

۱۳۳۰ ہجری سال

Marfat.com

مولانا احمد رضا خاں بریلوی متوفی ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ع کے ترجمہ «کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن» کا پہلا ایڈیشن مرادآباد کے مطبعہ نعیمی میں طبع ہوا۔ یہ رف کاغذ پر طبع تھا اور چار سو اٹھاسی (۴۸۸) صفحات پر مشتمل تھا۔ اس کے بعد مطبعہ اہل سنت مرادآباد میں بھی طبع ہوا تھا۔ تاج کمپنی نے محشی بتفسیر خزائن العرفان از مولانا نعیم الدین مرادآبادی شائع کیا۔ اس کے مختلف ایڈیشن مختلف احجام میں ہیں۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱ — ضخامت آٹھ سو اٹھاسی (۸۸۸) صفحات، طول گیارہ انچ عرض ساڑھے سات انچ، کتابت شکستہ، طباعت عکسی دو رنگا ہے۔ کاغذ عمدہ اور جلد پشتہ پارچہ اور ریگزین دونوں موجود ہیں۔

۲ — ضخامت نو سو چونسٹھ (۹۶۴) صفحات، طول دس انچ اور عرض ساڑھے سات انچ ہے، کتابت خوب صورت اور طباعت عکسی سہ رنگا ہے۔ کاغذ سفید ولایتی، جلد پشتہ چرمی، پشتہ پارچہ اور ریگزین تینوں موجود ہیں۔

۳ — یہ بڑے حجم کا مصحف شریف ہے۔ صفحہ کا طول پندرہ انچ اور عرض دس انچ ہے۔ ضخامت نوسو چونسٹھ (۹۶۴) صفحات ہیں۔ کتابت بہت جلی قلم اور طباعت خوب صورت سہ رنگا ہے۔ ولایتی آرٹ کاغذ ہے۔ جلد چرمی، پارچہ اور ریگزین موجود ہیں۔

۴ — اس چھوٹی حجم کے قرآن شریف کا طول ساڑھے سات انچ اور عرض پانچ انچ ہے۔ ضخامت نوسو چونسٹھ (۹۶۴) صفحات ہیں۔ کتابت واضح اور طباعت دو رنگا خوب صورت ہے۔ کاغذ ولایتی سفید چکنا استعمال کیا ہے۔ پلاسٹک کور ہے۔

Marfat.com

مندرجہ بالا چاروں ایڈیشن میں قرآنی عربی متن کے ساتھ تحت السطور ترجمہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا اور حواشی مسمی بتفسیر نعیمی از سید محمد نعیم الدین مرادآبادی۔

۵ ــ رہنمائے صحت سب رنگ ڈائجسٹ، دہلی۔ قرآن نمبر کے حصہ چہارم، صفحہ ۱۱۶ میں یوں درج ہے "مولانا احمد رضا خاں بریلوی متوفی ۱۳۴۰ھ کا ترجمہ "کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن" جو مرادآباد سے مطبع نعیمی میں ۱۳۳۰ھ میں چھپا تھا اور جس میں ۴۸۸ صفحات تھے۔ کیفیت یوں ہے کہ تاج کمپنی نے جو ایڈیشن ۱۹۶۳ع میں محشی بتفسیر "خزائن العرفان" از مولانا نعیم الدین مرادآبادی شائع کیا اس میں بعض مقامات پر تحریف کی گئی ہے۔ آئندہ کے لئے اس غلطی کو رفع کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ نام بھی "کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن" کے بجائے "رفیع الشان ترجمۃ قرآن عظیم" میں بدل دیا گیا ہے۔ پہلا ایڈیشن رف کاغذ پر مرادآباد سے طبع ہوا۔"[1]

۶ ــ مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے اردو ترجمے کا جو ایڈیشن ناچیز کے مکتبہ میں ہے وہ "امپریل پریس، لال کنواں، دہلی میں طبع ہوا۔ ناشر حفیظ بک ڈپو، اردو بازار، جامع مسجد دہلی میں۔ تاریخ اشاعت نہیں ہے۔ یہ تاج کمپنی کے ایڈیشن کی فوٹو آفسیٹ کاپی ہے دوسرے صفحے پر درج ہے۔ مثل تاج کمپنی لمیٹڈ۔ ناشران قرآن مجید لاہور۔ کراچی۔ طول گیارہ انچ اور عرض ساڑھے سات انچ ہے۔ صفحات کی تعداد آٹھ سو اسی (۸۸۰) ہے۔ ہر صفحہ پر دس سطریں ہیں۔ عربی قرآنی متن سبز زمین پر ہے۔

۱ـ رہنمائے صحت سب رنگ ڈائجسٹ، دہلی، قرآن نمبر، نومبر ۱۹۷۶ع، حصہ چہارم صفحہ ۱۱۶

Marfat.com

تحت السطور ترجمہ «کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن» ہے ۔ حاشیہ پر تفسیر خزائن العرفان از مولوی محمد نعیم الدین مرادآبادی درج ہے ۔

قرآن حکیم کا ترجمہ امر سہل نہیں ۔ بڑی جانفشانی اور جگر سوزی کا کام ہے ۔ علم وافر ، وقت کثیر ، جہد مستمر ، خلوص دل اور حکمت نظری اور عملی کی ضرورت ہے ـــــ لہذا ناچیز کے نزدیک کسی ترجمہ کو اچھا یا برا کہنا مناسب نہیں معلوم ہوتا لیکن موجودہ بحث وتحقیق کا تقاضا ہے کہ ترجمہ کے محاسن اور عیوب کو واضح کیا جائے ۔ مولانا کی ذہانت اور علمیت ان کے ترجمے سے خوب عیاں ہے لیکن جہاں تک زبان اردو کا تعلق ہے اس میں وہ شستگی نہیں جو اتنے بڑے عالم سے متوقع ہے ۔ اردو کی بندشوں اور اصطلاحوں میں وہ بات نہیں جو ان کے ہم عصر بعض علمائے کبار کے ترجموں میں ہے ۔ مثال کے طور پر شاہ عبد القادر کا ترجمہ مولانا کے ترجمے سے ایک سو بیس سال پیشتر کا ہے لیکن شاہ عبد القادر کا ترجمہ ترتیب الفاظ قرآنی کے مطابق ہونے کے باوجود کس قدر معنی خیز اور مربوط ہے ، اس کا اندازہ پڑھ کر ہی ہو سکتا ہے ا ترجمہ کا نمونہ درج ہے :

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾

مولانا بریلوی کا ترجمہ ۱۹۱۱ع میں طبع ہوا اور مولانا اشرف علی تھانوی کا ۱۹۰۸ع میں ۔ لسانی حیثیت سے مولانا اشرف علی کا ترجمہ کہیں صاف ، شستہ اور فصیح ہے ۔ مندرجہ بالا آیت کا ترجمہ درج ہے :

ترجمہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی :

«وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے میں پھر دیئے پیچھے نہ احسان

ا- البقرۃ ، ۲۶۲

Marfat.com

رکھیں نہ تکلیف دیں ، ان کا نیگ ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم ۰۰

ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی :

۰ جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ تو (اس پر) احسان جتلاتے ہیں اور نہ (برتاؤ سے اس کو) آزار پہنچاتے ہیں ، ان لوگوں کو (ان کے اعمال) کا ثواب ملے گا ان کے پروردگار کے پاس ۔ اور نہ ان پر کوئی خطرہ ہوگا اور نہ وہ مغموم ہونگے ۰۰

ترجمہ مولانا محمود الحسن :

جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان رکھتے ہیں اور نہ ستاتے ہیں انہی کے لئے ہے ثواب ان کا اپنے رب کے یہاں اور نہ ہے ڈر ان پر اور نہ غمگین ہونگے ۔

مندرجہ بالا رائے کا یہ مطلب نہیں کہ مولانا احمد رضا خاں کے ترجمے میں کوئی خوبی نہ تھی بلکہ مولانا احمد رضاخاں کا ترجمہ بعض مقامات پر اپنے ہم عصر مترجمین کے ترجموں سے کہیں بہتر اور افضل ہے مثال کے طور پر ترجمہ درج ہے

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ﴿١٤٤﴾

ترجمہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی :

۰ اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا

۱۔ آل عمران ، ۱۴۴

Marfat.com

اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عن قریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا۔

مندرجہ بالا ترجمہ معنی اور زبان کے لحاظ سے بہترین ترجمہ ہے۔ مولانا احمد رضا خاں نے بہت عمدہ ترجمہ کیا ہے۔ اب ملاحظہ ہو مولانا محمود الحسن کا ترجمہ رسول اللہ کے شایان شان نہیں۔

ترجمہ مولانا محمود الحسن دیوبندی:
اور محمد تو ایک رسول ہے، ہوچکے اس سے پہلے بہت رسول، پھر کیا اگر وہ مرگیا یا مارا گیا تو تم پھر جاؤگے الٹے پاؤں، اور جوکوئی پھر جائے گا الٹے پاؤں تو ہرگز نہ بگاڑے گا اللہ کا کچھ، اور اللہ ثواب دے گا شکر گذاروں کو۔

قرآن حکیم کے ترجمہ کے شروع میں فہرست مضامین قرآن مجید ہے۔ اس سے مترجم کے خیالات و عقائد پر واضح روشنی پڑتی ہے۔ ذیل میں عناوین درج ہیں:

۱۔ حضور انور آخری نبی ہیں
۲۔ حضور انور ساری خدائی کے نبی ہیں
۳۔ حضور انور نور ہیں
۴۔ حضور انور اللہ کا ذکر ہیں
۵۔ حضور انور اللہ کی دلیل ہیں
۶۔ حضور انور حاضر و ناظر ہیں
۷۔ حضور انور کو علم غیب دیا گیا ہے
۸۔ حضور انور کا ادب رکن ایمان ہے
۹۔ حضور انور کی گستاخی کفر ہے
۱۰۔ انبیاء کرام سیف زبان ہوتے ہیں
۱۱۔ جس کو حضور انور سے نسبت ہو جائے وہ عظمت والا ہے
۱۲۔ رب تعالی حضور کی رضا چاہتا ہے
۱۳۔ فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
۱۴۔ فضائل اہل بیت النبی ﷺ
۱۵۔ ازواج پاک بھی اہل بیت ہیں
۱۶۔ فضائل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
۱۷۔ فضائل عمر فاروق رضی اللہ عنہ
۱۸۔ فضائل عثمان غنی رضی اللہ عنہ
۱۹۔ فضائل علی مرتضی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

۲۰- فضائل عائشۃ صدیقۃ رضی اللہ عنہا
۲۱- خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
۲۲- امت مصطفوی بہترین امت ہے
۲۳- فضائل اولیاء اللہ رحمہم اللہ
۲۴- کرامات اولیاء اللہ برحق ہیں
۲۵- بزرگوں کے تبرکات دافع بلاء ہیں
۲۶- مومنوں کے مددگار بہت ہیں
۲۷- بے ایمانوں کا کوئی مددگار نہیں
۲۸- مردے سنتے ہیں
۲۹- محبوبین بعد وفات مدد کرتے ہیں
۳۰- محبوبان خدا دور سے سنتے دیکھتے اور مدد کرتے ہیں
۳۱- اولیاء اللہ مشکل کشا اور صاحب عطا ہیں
۳۲- بزرگ مقامات کا ادب کرو
۳۳- بزرگوں کے قرب میں دعاء مقبول ہوتی ہے
۳۴- یادکاریں قائم کرنا
۳۵- عذاب قبر برحق ہے
۳۶- تقلید ائمہ ضروری ہے
۳۷- تقیہ حرام ہے
۳۸- متعۃ حرام ہے
۳۹- عورتوں پر پردہ ضروری ہے
۴۰- لواطت حرام ہے
۴۱- نمازیں پانچ ہیں
۴۲- ہم سب حضور انور کے غلام ہیں
۴۳- مرتد کی سزا قتل ہے
۴۴- نفی کا مدعی بھی دلیل دے
۴۵- حدیث کی بھی ضرورت ہے
۴۶- مردوں کو پکارنا
۴۷- نزول عیسی علیہ السلام علامت قیامت ہے
۴۸- حضور انور مومنوں کے گھروں میں جلوہ گر ہیں
۴۹- یغوث اور یعوق وغیرہ گمراہ، بت گر تھے نہ کہ اولیاء
۵۰- چھاتی ماتھا پیٹنا کوٹنا طریقہ کفار ہے
۵۱- اولیاء من دون اللہ شیطان ہے
۵۲- نیکوں کے طفیل بروں پر کرم
۵۳- مومنوں کیلئے شفاعت ہے
۵۴- کفار کیلئے شفاعت نہیں
۵۵- رب بمعنی مربی بندہ کو کہا جاتا ہے
۵۶- عبد بمعنی خادم

Marfat.com

۵۷۔ کفار بہرے، گونگے، اندھے، مردے ہیں
۵۸۔ نبی وقرآن ہدایت دیتے ہیں
۵۹۔ ایصال ثواب حق ہے
۶۰۔ انبیاء کرام بے عیب اور معصوم ہوتے ہیں
۶۱۔ بدنی عبادت کوئی کسی کی طرف سے نہیں کرسکتا
۶۲۔ انبیاء کرام کے درجوں میں فرق ہے
۶۳۔ اصل نبوت میں انبیاء کرام برابر ہیں
۶۴۔ بتوں کے نام پر چھوڑا ہوا جانور حلال ہے اگر اللہ کے نام پر ذبح ہو جائے
۶۵۔ تھان کی بھینٹ اورغیر اللہ کے نام کا ذبیحہ حرام ہے
۶۶۔ رب کے بتائے بغیر کسی کو علم غیب نہیں
۶۷۔ بے ارادۂ الٰہی کوئی کچھ نہیں کرسکتا
۶۸۔ ذکر میلاد شریف سنتِ الٰہیہ ہے
۶۹۔ علم اللہ کی بڑی نعمت ہے
۷۰۔ انبیاء کرام کو بشر کہنا طریقہ کفار ہے
۷۱۔ رب تعالی جھوٹ سے پاک ہے
۷۲۔ اچھوں کے صدقے بروں پر عذاب نہیں آتا
۷۳۔ وسیلہ اولیائے کرام ضروری ہے

مولانا احمد رضا بریلوی کے ترجمے پر درج ذیل آراء ملاحظہ ہوں:

مولانا حکیم الرحمن رضوی:
"حضرت کا سب سے بڑا کارنامہ "ترجمہ قرآن" ہے کاش ایسا ہوتا کہ آپ نے جس عمدگی کے ساتھ ترجمہ فرمایا اس پر حواشی بھی لکھتے لیکن قدرت کو یہی منظور تھا۔"[1]

"امام احمد رضا قرآن میں غیر معمولی بصیرت رکھتے تھے امام احمد رضا

۱۔ مقالہ "امام احمد رضا اورترجمۂ قرآن کی خصوصیات" درکتاب "انوار رضا" شرکت حنفیہ لاہور، صفحہ ۱۶۰

Marfat.com

کا شمار عالم اسلامی کے ان خواص علماء میں ہوتا ہے جن کی قامت پر «رسوخ فی العلم» کی قباراست آتی ہے قرآن کریم سے ان کو غیر معمولی شغف تھا انہوں نے اللہ کے کلام میں برسوں تدبر کیا اسی مسلسل تدبر وتفکر کا نتیجہ تھا کہ امام احمد رضا کو قرآن پاک سے خاص مناسبت ہوگئی ان کا ترجمہ قرآن ان کے برسوں کے فکر وتدبر کا نچوڑ ہے۔

مقام حیرت و استعجاب ہے کہ یہ ترجمہ لفظی ہے اور بامحاورہ بھی اس طرح گویا لفظ اور محاورہ کا حسین ترین امتزاج آپ کے ترجمہ کی بہت بڑی خوبی ہے پھر انہوں نے ترجمہ کے سلسلے میں بالخصوص یہ التزام بھی کیا ہے کہ ترجمہ لغت کے مطابق ہو اور الفاظ کے متعدد معانی میں سے ایسے معانی کا انتخاب کیا جائے جو آیات کے سیاق و سباق کے اعتبار سے موزوں ترین ہوں۔ "[1]

اس میں شک نہیں کہ مولانا سید[ے] احمد رضا خان بریلوی نہایت ذہین، نیک اور بحرالعلوم تھے، ہندوستان میں ان کی برابر کے علماء اور مفسرین بہت کم گزرے ہیں ان کا ترجمہ پرخلوص اور سلیس ہے، مفسرین خلف نے اس ترجمہ کے حواشی میں افراط و تفریط کی ہے، لیکن اس سے مولانا کی شان اور علمیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

زیر بحث رسالہ ترجمہ کی تحقیق کے لئے ہے لہذا تفسیر سے خاص بحث نہیں ہے۔

---

۱ ۔ مقالہ «امام احمد رضا اور محاسن کنزالایمان» درکتاب «انوار رضا»

ے مولانا اس معنی میں سید نہیں جس معنی میں اس لفظ کا استعمال ملک وہند میں ہوتا ہے ۔ (دستخط)

(۷) ترجمہ وتفسیر بیان القرآن

از

مولوی محمد علی ایم. اے.

مولوی محمد علی ایم. اے. متوفی ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹۵۱ع ان شخصیات میں سے میں جنھوں نے انگریزی اور مغربی تعلیم بدرجہ عالی پائی ہے۔ انہوں نے قرآن کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا ہے. جو ادبی حلقوں میں مقبول ہے. ان کا اردو ترجمہ اور تفسیر بیان القرآن تین جلدوں میں ہے۔ اس کا طول ساڑھے دس انچ اور عرض سات انچ ہے. کاغذ اتنا عمدہ ہے کہ ساٹھ سال بعد بھی بالکل نیا معلوم ہوتا ہے. یہ نسخے ناچیز کے والد مرحوم مولانا ڈاکٹر عبدالحکیم شرف الدین کی نجی لائبریری میں ہیں۔

۱ — جلد اول ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ع میں مطبعہ کریمی میں ماسٹر فقیر اللہ مہتمم تصنیفات نے طبع کروا کر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے شائع کی۔ اس میں ابتدائے سورۃ الفاتحہ سے آخر سورۃ الانعام تک ہے۔ صفحات کی تعداد سات سو اٹھائیس (۷۲۸) ہے۔

۲ — جلد دوم مطبعہ کریمی لاہور میں باہتمام میر امیر بخش طبع ہوئی. دوسری جلد ابتدائے سورۃ الاعراف سے آخر سورۃ المؤمنون تک ہے. صفحات کی تعداد چھ سو چار (۶۰۴) ہے. اس کی اشاعت ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۹۲۲ع میں ہوئی۔

Marfat.com

۳ ـ جلد سوم ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۹۲۳ع میں مطبعہ کریمی لاہور میں باہتمام میر قدرت اللہ طبع ہوئی۔ یہ اول سورة النور سے آخر سورة الناس تک ہے اور چھ سو چونسٹھ (٦٦۴) صفحات پر مشتمل ہے۔

تمام جلدوں کی چھپائی بہت صاف ، عمدہ اور واضح ہے۔ کتابت خوب صورت ہے ۔ متن قرآن دیدہ زیب طبع ہے اور تحت السطور اردو ترجمہ ہے ۔ نیچے حاشیہ پر تفسیر ہے ۔ ترجمہ سلیس ہونے ہوئے ادبی متانت لئے ہوئے ہے ۔ لسانی حیثیت سے فصاحت اور شستگی ہے۔ معنوی لحاظ سے کئی لوگوں کو ان کے عقائد اور خیالات کی وجہ سے ان کے ترجمے اور تفسیر پر اعتراض ہے۔ دراصل مولانا قادیانی جماعت کے امیر تھے۔ ان کا ترجمہ غلط عقائد کی ترجمانی سے تقریباً خالی ہے۔ انہوں نے بہت محتاط ہوکر ترجمہ کیا ہے۔ نص قرآن اور ترتیبِ الفاظ کا خیال رکھنے کے باوجود ترجمہ میں روانی اور تسلسل قائم ہے۔ ترجمہ کا نمونہ درج ہے:

وَمَآ أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَٰعُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ۚ وَمَا عِندَ ٱللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰٓ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٠﴾ ۱

ترجمہ :

اور جو کوئی چیز تم کو دی گئی ہے تو وہ دنیا کی زندگی کا سامان اور اس کی زینت ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے ؟

۱ ـ سورة القصص : ٦٠

Marfat.com

دوسری آیت :

إِنَّمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۚ وَإِن تُؤْمِنُوا۟ وَتَتَّقُوا۟ يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ أَمْوَٰلَكُمْ ﴿٣٦﴾

ترجمہ :

دنیا کی زندگی صرف کھیل اور بے حقیقت چیز ہے اور اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ اختیار کرو وہ تمہارے اجر تمہیں دے گا اور تمہارے مال تم سے نہیں مانگے گا

مولانا محمد علی نے ہر جلد کی شروعات میں فہرست مضامین بیان القرآن دی ہے ان کے ترجمے کا طریقہ یہ ہے کہ سورت کا نام لکھنے کے بعد خلاصہ مضمون لکھتے ہیں۔ اس کے بعد اس کا تعلق کن سورتوں اور آیتوں سے ہے اس کی وضاحت فرماتے ہیں۔ تاریخ نزول اور ترتیبِ نزول آیات پر بحث کرتے ہیں۔ تعلق اور ترتیب کے بارے میں تین قسم کے ربط اور تعلق پر زیادہ زور دیتے ہیں۔ اولاً آیات کا باہمی تعلق، ثانیاً ہر سورت کے رکوعوں کا باہمی تعلق اور مختلف سورتوں کا باہمی تعلق۔ اس کے علاوہ ہر رکوع کا خلاصہ اس کے آخر میں دے دیا گیا ہے۔ سورتوں کے نام میں جو حکمت ہے اس کی بھی مترجم نے تشریح کی ہے۔

مولانا محمد علی نے ترجمہ بڑے خلوص سے اور رائے عامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھا ہے۔ مولانا جماعت احمدیہ کے امیر تھے لیکن عموماً عقائد کا مسئلہ تفسیر میں آتا ہے اور تفسیر پر بحث کتاب ہذا کے احاطے سے باہر ہے۔

۱ - سورة محمد : ۳٦

Marfat.com

(۸) ترجمۂ قرآن

از

خواجہ حسن نظامی دهلوی

خواجہ حسن نظامی کی شخصیت تعلیم یافتہ، ادب نواز اور صوفی حلقوں میں معروف ہے۔ مذکورہ تینوں گروہ خواجہ حسن نظامی کے چاہنے والوں میں سے ہیں۔ علاوہ اس کے عوام کا جم غفیر ان کا معتقد ہے۔

"خواجہ حسن نظامی اردو کے بہت بڑے محسن ہیں۔ فطرت کی رجائیت اور قنوطیت دونوں پہلوؤں پر ان کی نظریں پڑتی ہیں اور ان دونوں کی تصویریں جس خوبی کے ساتھ ان کے کارناموں میں نظر آتی ہیں بہت کم اردو کتابوں میں مل سکتی ہیں ـــــ حسن نظامی کے لطیف چھوٹے چھوٹے جملے۔ عربی، فارسی اور ہندی کے دلچسپ اور پر ترنم الفاظ کا انتخاب، سادھی سیدھی مگر ساتھ ہی بانکی عبارتوں میں بڑے بڑے مطالب کو حل کرنا، بے تکلفی اور بے ساختہ پن یہ تمام چیزیں ان کے نام کو اس وقت تک زندہ رکھیں گی جب تک اردو نثر باقی رہے گی۔"[۱]

خواجہ حسن نظامی متوفی ۱۳۷۳ھ مطابق ۱۹۵۳ع کے دو اردو تراجم قرآن حکیم موجود ہیں۔ دونوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱ ـــ یہ ترجمہ ایک ایک پارے کی شکل میں تیس حصوں میں باہتمام ملا واحدی درگاہ نظام الدین اولیاء سے شائع ہوا تھا۔ اس کا پہلا حصہ ۱۳۴۳ھ مطابق

۱- "اردو کے اسالیب بیان" از ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور، ۱۹۶۱، صفحہ ۵۸ - ۵۹

Marfat.com

۱۹۲۴ع میں طبع ہوا تھا۔ اس ترجمہ کا انداز یوں ہے کہ عربی متن قرآن اور تحت السطر ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین کا ہے۔ گویا یہ تو لفظی ترجمہ ہوا اسی کے نیچے خواجہ صاحب نے اپنا تشریحی ترجمہ دیا ہے جس میں مزید وضاحت کے لئے جا بجا قوسین ہیں۔ گویا یہ ترجمہ با محاورہ ہے اور بین القوسین توضیحی عبارات ہیں۔ ترجمہ کی زبان رواں۔ ادبی اور دل پذیر ہے۔ سورۃ فاتحہ کا ترجمہ درج ہے:

"ہر طرح کی تعریف (خاص الخاص ثنا اور اعلیٰ سے اعلیٰ بڑائی جو ازل سے اب تک ہوئی اور اب سے ابد تک ہونی ممکن ہے) اللہ ہی کو (سزاوار) ہے۔ جو تمام جہانوں (یعنی ساری اور سب طرح کی خلقت) کا پروردگار (پالنے والا) ہے اورجو بہت بخشش کرنے والا) اور از حد مہربان ہے۔ (اور جس کی مہربانیاں ہر مخلوق پر ہرطرح سے ظاہر اور باطن رہی ہیں)، (اور جو) روز جزاء کا مالک (یعنی قیامت کے دن کا بادشاہ) ہے، (اے خدا جب توہی ہمارا خالق، توہی ہمارا پالنے والا اور توہی ہمارا مالک وآقا ہے تو تیرے سوا سب سے آنکھیں بند کرکے اور سب سے منہ موڑ کر اور سب سے دل ہٹا کر) ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور تجھ ہی سے ہم مدد کے طلب گار ہیں (ہر بات اور ہر کام میں) ہمیں سیدھا رستہ دکھا (ایسا رستہ جو تجھے پسند ہو اور جس پر چلنے سے ہماری دین ودنیا کی بھلائی ہو) ان لوگوں کا رستہ جن پر تونے فضل (وکرم) کیا (اور انعام سے وہ نعمت والے ہوئے) ان کا نہیں جن پر غصہ کیا گیا (یعنی جو بے راہ ہیں) اور ان کا جو گمراہ ہیں (اور یہ دونوں گروہ اپنی نافرمانی کے سبب تیرے عتاب میں رہتے ہیں)۔"

۲ — یہ ترجمہ "ترتیلی اردو ترجمہ" کے نام سے مشہور ہے۔ خواجہ صاحب نے

Marfat.com

اسکا انداز پہلے ترجمے سے بالکل مختلف رکھا ہے۔ انہوں نے اس ترجمہ کو تحت اللفظ ترجمہ کی شکل دی ہے وہ اس طرح کہ خانے بنا کر ہر عربی لفظ کے نیچے اس خانے میں اردو کا مترادف لفظ یا الفاظ لکھ دئے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ اسکے باوجود اردو میں عبارت کا تسلسل باقاعدہ قائم ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب اردو زبان پر کتنا عبور رکھتے تھے! عربی زبان پر ان کو کتنی اعلی دسترس تھی اور علم قرآنی میں کتنی آگہی تھی!! بادی النظر میں تو یہ آسان معلوم ہوتا ہے لیکن اگر کوئی یہ کام کرنے بیٹھے تو بے حد مشکل ہے۔

ترجمہ میں ایک خاص بات یہ ہے کہ اردو ترجمہ پر بھی اعراب لگے ہوئے ہیں تاکہ کم تعلیم یافتہ لوگ بھی اردو صحیح تلفظ سے پڑھ سکیں ۔ مذکورہ ترجمہ کا نمونہ درج ذیل ہے:

• ہر تعریف اللہ کے لئے جو پالنے والا ہے ساری مخلوق کا رحمت والا بندہ نواز ہے۔ مالک ہے انصاف کے دن کا۔ خاص تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ بتادے ہم کو راستہ سیدھا راستہ انکا کہ انعام کیا تونے ان پر اور نہ گمراہوں کا •

مندرجہ بالا ترجمہ مسمی بہ • ترتیلی ترجمہ • پہلی بار ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۹۴۰ع میں درگاہ نظام الدین اولیاء دہلی سے شائع ہوا تھا۔ یہ دو جلدوں اور ایک ہزار دو سو صفحات پر مشتمل ہے۔ علاوہ پہلے ایڈیشن کے اور دو ایڈیشن طبع ہوچکے ہیں۔ ان میں ایک ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۲ع میں دہلی سے آفسیٹ پر طبع ہوا تھا۔

Marfat.com

(۹) کتاب الہدیٰ

از

یعقوب حسن مدراسی

یعقوب حسن نے دوسرے اردو ترجموں سے ایک مختلف راہ اختیار کی۔ انہوں نے قرآنی آیات کو ترتیب نزول کے مطابق لکھ کر مختلف مستند ترجموں کو سامنے رکھ کر اپنے خیال کے مطابق جو سب سے بہتر ترجمہ پایا اس کو ان ہی الفاظ میں لکھ دیا۔ اس طرح انہوں نے آیات تاریخ وار مرتب کرلیں اور اس کو اپنے اہتمام سے ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۲۴ع میں دو جلدوں میں مدراس سے شائع کیا۔ اس کا نام "کتاب الہدیٰ" رکھا۔ اس کے بعد ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۶ع میں بمبئی کے خلافت پریس میں طبع ہوئی۔ اس ترجمے میں ہر آیت اور اس کے ترجمے کو مستقل علیحدہ شکل میں درج کیا گیا ہے۔ نمونہ درج ہے:

۱ ــ سب تعریفیں اللہ ہی کو (سزاوار) ہیں جو تمام جہاں کا پروردگار ہے۔

۲ ــ جو نہایت رحم والا مہربان ہے۔

۳ ــ جو روز جزاء کا مالک ہے۔

۴ ــ (اے خدا) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

۵ ــ ہم کو سیدھا رستہ دکھا۔

۶ ــ ان لوگوں کا رستہ جن پر تو نے فضل کیا ہے۔

۷ ــ نہ ان کا جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کا۔

Marfat.com

(۱۰) الطاف الرحمان بتفسیر القرآن

از

مولانا عبد الباری فرنگی محلی

خاندان فرنگی محل اپنی ادبی اور دینی خدمات کے لئے ہندوستان میں ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ اللہ نے اس خانوادہ کو مال اور علم دونوں سے نوازا تھا۔ فرنگی محل خاندان کے کئی اشخاص دینی دنیا میں بلند مقام رکھتے تھے۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے بھی اس خاندان سے مراسم تھے اور وہ ان کا بہت احترام کرتے تھے۔ جب مولانا ابوالکلام آزاد کی زندگی میں خطاب " امام الہند " کا مسئلہ آیا تو اس وقت سب سے مستحق شخص مولانا محمود الحسن تھے لیکن وہ اس وقت کافی معمر اور کمزور ہو چکے تھے۔ ان کی صحت بھی بحال نہ تھی۔ لہذا مولانا ابوالکلام آزاد کے ساتھیوں نے مولانا عبد الباری فرنگی محلی سے درخواست کی کہ وہ مولانا ابوالکلام آزاد کی موافقت میں تحریر دے دیں کہ وہی " امام الہند " خطاب کے مستحق ہیں۔

مولانا عبد الباری کے مکتوب کا اقتباس درج ذیل ہے:

" مسئلہ امامت یا شیخ اسلامی کے متعلق مجھے جمہور کی موافقت کے سوائے کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ خود مجھ سے بارہا اس منصب کے قبول کرنے کی بعض اہل الرائے نے خواہش کی، مگر میں نے اپنی عدم اہلیت کے باعث اس امامت کا بار اٹھانا منظور نہیں کیا، نہ آئندہ قبول کرنے کا ارادہ ہے۔ مولانا محمود الحسن صاحب سے دریافت کیا تو وہ بھی اس بار کے متحمل نظر نہیں آئے۔ مولانا

Marfat.com

ابوالکلام صاحب اسبق و آمادہ ہیں۔ ان کی امامت سے بھی مجھے استنکاف نہیں ہے۔ بسروچشم قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوں۔"[1]

مندرجہ بالا اقتباس کے درج کرنے کا مقصد صرف یہ واضح کرنا ہے کہ خانوادہ فرنگی محل کا کتنا اثر اور رسوخ تھا۔ خود مولانا محمود الحسن جب لکھنؤ آتے ان ہی کے یہاں ٹھہرتے۔ ان کے خاندان کے دیگر افراد نے بھی قرآن کے ترجمے کئے ہیں۔

مولانا عبدالباری کا ترجمہ بلحاظ زباندانی آسان اور عام فہم ہے۔ ترجمہ بامحاورہ اور رواں ہے۔ سورہ فاتحہ کا ترجمہ درج ہے:

"سب تعریف اللہ کو ہے جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے۔ بہت مہربان نہایت رحم والا ہے مالک انصاف کے دن کا۔ تیری ہی بندگی ہم کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں، چلا ہم کو راہ سیدھی، راہ ان کی جن پر تونے فضل کیا۔ نہ جن پر غصہ کیا گیا، نہ جو بھٹکے ہوتے ہیں۔"

یہ ترجمہ "الطاف الرحمان بتفسیر القرآن" کے ساتھ شیخ الطاف الرحمان قدوائی نے ترتیب دیا اور ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۲۵ع میں لکھنؤ کے نامی پریس سے شائع کیا۔

۱ اقتباس مکتوب مولانا عبدالباری فرنگی محل، ماخوذ از ذکر آزاد، مؤلفہ عبدالرزاق ملیح آبادی، مطبوعہ ۱۹۶۰ع، صفحہ ۲۷

Marfat.com

﴿۱۱﴾ ترجمہ وتفسیر محمدی

از

مولانا محمد بن ابراھیم جونا گڑھی

دینی حلقوں میں مولانا محمد بن ابراہیم کا قرآن اور تفسیر ابن کثیر کا ترجمہ بڑے احترام سے دیکھا جاتا ہے۔ حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن ذرع القیسی الدمشقی الشافعی المتوفی ۷۷۴ھ مطابق ۱۳۷۲ع بیک وقت امام، محدث، مفتی، مفسر، فقیہ، نحوی اور پرہیزگار عالم تھے۔ تفسیر القرآن جو تفسیر ابن کثیر کے نام سے مشہور ہے اس کا شمار قابل اعتماد تفاسیر میں ہوتا ہے۔ اس میں قرآن کی تفسیر پہلے قرآن ہی کی آیتوں سے پھر احادیث اس کے بعد صحابہ، تابعین اور محدثین کے اقوال سے لکھی۔ تقریباً تمام مؤرخین اور نقادوں نے اس کی تعریف کی ہے۔ یہ تفسیر عربی زبان میں ہے لہذا مولانا محمد بن ابراہیم جوناگڑھی نے اردو داں طبقے کے استفادہ کے لئے اسے اردو میں ترجمہ کرکے شائع کیا۔ اس کے علاوہ قرآن کا ترجمہ خود مولانا نے کیا ہے اور تحت السطور طبع کیا ہے۔ یہ ترجمہ تفسیر ابن کثیر کے ترجمے کے ساتھ خود مترجم اپنے اخبار محمدی دہلی میں ۱۳۴۷ھ مطابق ۱۹۲۸ع سے ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۹۳۳ع تک چھاپتے رہے۔

اس کے بعد اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے۔ خوش قسمتی سے والد مرحوم ڈاکٹر عبدالحکیم شرف الدین کی لائبریری سے مجھے تفسیر محمدی کی تین جلدیں حاصل ہوئیں۔ پہلی جلد کے پہلے صفحہ پر ناشر کتاب مکتبہ بزم محمدی نے سیاہ

Marfat.com

روشنائی سے درج ذیل عبارت لکھی ہے:

هدية إلى

سمو الامير ساعد بن عبدالرحمن آل سعود

أطال الله بقاه

من طرف ناشر الكتاب

مكتبه بزم محمدی

کرافورڈ مارکیٹ ، بمبئی ۱

اس نسخے کو قبول کر کے شہزادہ ساعد بن عبدالرحمن آل سعود نے والد صاحب کو ھدیہ دیا۔ شہزادہ موصوف نے درج ذیل عبارت اپنے ہاتھ سے لکھ کر دستخط کئے ھیں:

بعد قبوله وشكرى عليه اوفقه على من يستحق

بنظر الشيخ (عبدالحكيم) شرف الدين الكتبي

ساعد بن عبدالرحمن

پہلی جلد ۱۹۵۵ء میں طبع ہوئی۔ اس نسخہ کا طول ۱۱ انچ اور عرض ساڑھے آٹھ انچ ھے۔ قارئین کی دلچسپی کے لیئے یہ لکھنا مناسب ہوگا کہ اس نسخے کی قیمت دو روپے تھی۔ سر ورق پر یہ عبارت مطبوع ھے:

ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر

(بالیقین ہم نے قرآن شریف کو بہت آسان کردیا ھے۔ پس کیا ھے کوئی؟ نصیحت حاصل کرنے والا)

خدا کا شکر ھے کہ تمام تفسیروں سے زیادہ معتبر تفسیر بنام

تفسیر ابن کثیر

Marfat.com

مصنفہ

راس المفسرین حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر

قریشی دمشقی رحمہ اللہ تعالی المتوفی ۷۷۴ھ

کا اردو ترجمہ بنام

تفسیر محمدی

پارۂ اول

المترجم

خطیب الہند حضرت مولانا مولوی محمد بن ابراہیم صاحب جونا گڑھی رحمہ اللہ علیہ

شائع کردہ باہتمام عبد اللہ عثمان کاندھی جونا گڑھی

من جانب مکتبہ بزم محمدی، کرافورڈ مارکیٹ، بمبئی ۱

مطبوعہ قادری پریس، محمد علی روڈ، بمبئی ۳

دوسرے صفحے پر مولانا محمد داؤد صاحب راز ناظم اشاعت دینیات بمبئی نے فضائل تلاوت قرآن مجید پر ایک صفحہ کا مختصر مقالہ لکھا ہے. اس کے بعد بعنوان ، علامہ ابن کثیر مفسر قرآن الحکیم ، احمد بن محمد الشبلی الحضرمی کا مقالہ ہے.

چونکہ کتاب ھذا میں ترجموں پر بحث ہے لہذا یہاں پر مولانا محمد بن ابراہیم جونا گڑھی کے اس ترجمے سے بحث ہے جو انہوں نے خود آیات قرآنی کا ترجمہ کیا ہے. ان کا ترجمہ عام فہم زبان میں ہے. اردو کی قواعد کا اور محاورہ کا پورا خیال رکھا ہے اور بہت اخلاص سے ترجمہ کیا ہے . مثال درج ہے :

Marfat.com

إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَسْتَحْيِۦٓ أَن يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۖ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ فَيَقُولُونَ مَاذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهِۦ كَثِيرًا وَيَهْدِى بِهِۦ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِۦٓ إِلَّا ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿٢٦﴾ [1]

ترجمہ :

یقیناً اللہ تعالی کسی مثال کے بیان کرنے سے نہیں شرماتا خواہ مچھر کی ہو یا اس سے بھی ہلکی چیز کی۔ ایمان دار تو اوسے اپنے رب کی جانب سے صحیح سمجھتے ھیں اور کفار کہتے ھیں کہ اس مثال سے خدا نے کیا مراد لی ھے ؟ اسی کے ساتھ بہتوں کو گمراہ کرتا ھے اور اکثر لوگوں کو راہ راست پر لاتا ھے اور گمراہ تو صرف فاسقوں ہی کو کرتا ھے۔ جو لوگ اللہ تعالی کے مضبوط عہد کو توڑ دیتے ھیں اور اللہ تعالی نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ھے انہیں توڑتے ھیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ھیں۔ یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ھیں۔

تفسیر محمدی کی معنوی اور فنی خوبیوں اور عوام وخواص میں مقبولیت کا ثبوت یہ ھے کہ اس کے بہت سے سرقے ہوچکے ھیں۔

پہلے سرقے کے متعلق جناب عبدالرحمن قمر مبارکپوری نے "اخلاق گراوٹ" کے عنوان سے درج ذیل عبارت لکھی ھے:

"ھند وپاکستان کے الگ الگ ریاست ہوجانے کے بعد جہاں بڑے بڑے متقی اور پرھیزگاروں نے مختلف طریقہ سے لوٹ کھسوٹ کا سلسلہ جاری کیا وھیں بعض اہم ترین تصنیفیں بھی سرقہ کی جانے اور خلافِ قاعدہ چھاپی جانے لگیں۔ اس

۱ ۔ البقرة : ۲٦

Marfat.com

سلسلہ میں مولانا آزاد اور مولانا محمد صاحب مرحوم بہت ہی مظلوم واقع ہوئے ہیں۔ مولانا محمد صاحب کے خطبات محمدی کو کراچی کے ایک ادارہ نے (جس سے مولانا کے بعض نظریات کے بارے میں ہمیشہ اختلاف رہا مناظرے بھی ہوئے) طبع کیا۔ اور پھر اس کے بعد تفسیر کی مانگ کو دیکھتے ہوئے ایک اور ادارہ کی بزرگ شخصیت نے مرحوم کے چند لڑکوں کی اجازت سے طبع کیا لیکن ظلم یہ کیا کہ نہ تو تفسیر محمدی نام رکھا اور نہ ہی مترجم کی حیثیت سے حضرت مولانا محمد صاحب مرحوم کا اسم گرامی تحریر فرمایا۔ یہ ایک شریفانہ سرقہ ہے جس کا مرتکب اہم ترین دینی ادارہ ہے، جس کی خدمات کا ہم سب کو اعتراف ہے۔ ہوسکتا ہے کہ تجارتی حیثیت سے اس ادارہ کے مالک کو اس میں کچھ فائدہ رہا ہو لیکن اخلاقی گراوٹ اور تعصب وتنگ نظری کا انہوں نے جو ثبوت دیا ہے ہمیں ان سے اس کی توقع نہ تھی[1]۔"

مندرجہ بالا عبارت یکم اکتوبر ۱۹۵۵ء میں جناب عبید الرحمن قمر مبارکپوری (اس وقت مینیجر دی کچھی میمن آرفنیج بمبئی ۳) نے تحریر فرمائی تھی ابھی پچھلے سال تفسیر محمدی کی نئی طباعت ناچیز نے حاصل کی جس پر نہ تفسیر محمدی نام ہے نہ مولانا محمد بن ابراہیم جوناگڑھی کا کوئی ذکر۔ واقعی دل بھر آیا۔ مولانا محمد بن ابراہیم نے کتنی محنت اور جانفشانی سے یہ ترجمہ کیا ہوگا اور آج ان کا نام تک نہیں لکھا گیا ہے۔ ناشر کا نام "مسعود پبلشنگ ہاؤس، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی۔ انڈیا" لکھا ہوا ہے۔ کتابت نئے سرے سے کی ہے لیکن ترجمہ حرف بحرف ہے۔ یہی نہیں کہ تفسیر کا اردو ترجمہ حرف بحرف ہے بلکہ مولانا کا تحت السطور

۱۔ حضرت مولانا محمد صاحب رحمت اللہ علیہ جوناگڑھی کی علمی خدمات از عبید الرحمن قمر مبارکپوری، صفحہ ج، مقدمہ تفسیر محمدی، مطبوعہ ۱۹۵۵ء، قادری پریس محمد علی روڈ، بمبئی ۳

Marfat.com

قرآنی آیات کا ترجمہ بھی حرف بحرف چھاپا ہے۔ سرقہ ہی سہی لیکن مجھے خوشی ہے کہ مولانا محمد بن ابراہیم جونا گڑھی کا ترجمہ زیادہ سے زیادہ اشخاص کے ہاتھوں میں جائے گا۔ قارئین کی دلچسپی کے لئے ایک خاص بات یہ ہے کہ مکتبہ بزم محمدی، بمبئی والا ۱۹۵۵ع کے ایڈیشن کی کتابت اور طباعت مسعود پبلشنگ ہاؤس، دیوبند، یوپی، کی بہ نسبت کہیں بہتر اور صاف ہے۔

ترجمے کے بارے میں درج ذیل آراء تحریر ہیں:

«ترجمہ زبان وبیان کے لحاظ سے عام فہم ہے[1]۔»

«آپ نے عربی زبان کے اس بیش قیمت ذخیرۂ تفاسیر کو «تفسیر محمدی» کے نام سے اردو زبان میں منتقل کرکے اردو دان امت اسلامیہ پر ایک غیرفانی احسان فرمادیا۔ فی الواقع اگر تفسیر محمدی وجود میں نہ آتی تو تفسیر ابن کثیر جیسی متبرک چیز سے اردو طبقہ ہمیشہ کے لئے محروم رہتا۔ «تفسیر محمدی» دہلی کی پیاری رسیلی اردو زبان میں تفسیر ابن کثیر کا بہترین ترجمہ ہے اور اس قدر سہل ہے کہ مبتدی بھی اس سے پورے طور پر مطالب قرآن کو سمجھنے پر قادر ہوسکتا ہے۔ اتنی ضخیم اورگہری عربی تفسیر کے اردو میں نہ صرف منتقل کرنا بلکہ اس کو بہتر سے بہتر طور پر شایع کردینا یہ صرف تائید ایزدی ہے جس نے مرحوم کے لئے اس کار عظیم کو آسان فرمادیا اور آپ اس میں کامیاب ہوکر ایک غیرفانی کارنامہ چھوڑ گئے۔»[2]

---

۱ ـ جائزۂ تراجم قرآنی، مرتبہ محمد سالم قاسمی، سید عبد الرزاق عالی اور سید محبوب رضوی، ناشر مجلس معارف القرآن دارالعلوم دیوبند، یوپی۔

۲ ـ محمد داؤد راز، یکم صفر ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۵ع ماخوذ از «تفسیر محمدی» مطبوعہ ۱۹۵۵ع، ناشر مکتبہ بزم محمدی، بمبئی ۳

Marfat.com

"اس نایاب تفسیر کو ہمارے عصر کے عالم باعمل نحریر فاضل سلفی مشرب قامع بدعت مرحوم مولوی محمد بن ابراہیم جونا گڑھی نے جامۂ اردو سے آراستہ وپیراستہ کر کے اردو مسلم طبقہ پر وہ احسان کیا ہے جس سے عند اللہ وعند الناس ماجور ومشکور ہوں گے۔ مغفور لہ نے اس تفسیر میں جوجان ڈالی ہے وہ جان جب تک یہ تفسیر دنیا میں رہے گی مترجم کے نام کے ساتھ زندہ جاوید رہے گی . . . "[1]

اس ترجمہ کو دیکھ کر مولانا ابوالکلام آزاد وزیر تعلیم ہند (اس وقت کے) نے ایک خط میں تحریر فرمایا:

"یہ بھی آپ نے خوب کیا کہ حافظ ابن کثیر کی تفسیر کا ترجمہ شائع کر دیا۔ متاخرین کے ذخیرۂ تفسیر میں یہ سب سے بہتر تفسیر ہے۔ امید ہے کہ اصحاب خیر واستطاعت اس کام میں بھی آپ کے مساعد ومددگار ہوں گے۔"[2]

واقعی قرآن کے تحت السطور ترجمہ اور تفسیر ابن کثیر کا اردو ترجمہ کر کے مولانا محمد بن ابراہیم جونا گڑھی نے دینی اور ادبی کارنامہ انجام دیا۔

۱ ـ احمد بن محمد الشبلی المضری ، صفحہ ۱ ۔ مقدمہ تفسیر محمدی مطبوعہ ۱۹۵۵ء

۲ ـ ماخوذ از مقالہ مولانا محمد جونا گڑھی کی علمی خدمات ، عبد الرحمن فرمبارکپوری، (مقدمہ تفسیر محمدی)

Marfat.com

﴿۱۲﴾ ترجمان القرآن
از
مولانا ابوالکلام آزاد

مولانا ابوالکلام آزاد کا ترجمۂ قرآن حکیم «ترجمان القرآن» مکمل قرآن کا ترجمہ نہیں لیکن اسے شامل بحث ہذا کیا گیا ہے۔ اس کی درج ذیل وجوہات ہیں:

۱ — مولانا کا ترجمہ «ترجمان القرآن» لسانی لحاظ سے اس قدر معیاری اور ادبی ہے کہ اس کا بحث ہذا میں شامل نہ کرنا نقص کے مترادف ہوگا۔

۲ — عربی زبان مولانا کی مادری زبان تھی۔ ان کی والدہ عربی تھیں اور مولانا کی پیدائش مکہ مکرمہ میں ہوئی تھی۔ لہذا زبان عربی ان کے لئے مادری زبان بھی تھی اور اکتسابی بھی۔

۳ — «زبان عربی» جو قرآن حکیم کی زبان ہے اس پر مولانا کو پورا عبور تھا اور «زبان اردو» جس میں ترجمہ کیا گیا تھا اس پر دسترس حاصل تھی۔ دونوں زبانوں میں تقریر وتحریر کی یہ بے تکلفی شاید ہی کسی اور مترجم کو نصیب ہوئی ہو۔

۴ — اردو ادب میں مولانا کا اہم مقام ہے۔ ان کی تصنیفات شاہکار کی حیثیت رکھتی ہیں۔

۵ — ہندوستان کے اسلامی علماء اور مفکرین میں مولانا کی ایک ممتاز شخصیت ہے

Marfat.com

مندرجہ بالا نقاط کو ذہن میں رکھ کر جو بھی ان کے ترجمے کے بارے میں کہا جائے ظاہر ہے وہ ان کو صف اول کے مترجین میں شامل کرنے کے لئے کافی ہے مولانا ابوالکلام کا اسلوب تحریر اور طرز بیان کسی تعریف کا محتاج نہیں. کہا جاتا ہے کہ وہ نثر میں شاعری کرتے تھے. قرآن کا ترجمہ بھی ادبی زبان میں کیا ہے. ان کی اپنی مخصوص فصاحت وبلاغت اور دل نشین انداز اسی طرح قائم ہے. ہر لفظ گویا میزان میں تول کر لکھا گیا ہے. سورۂ فاتحہ کی تفسیر اور بیان میں تو بعض حصے اردو ادب کی نثر کے بہترین نمونے ہیں. لسانی حیثیت سے ان کے ترجمے میں تمام وہ محاسن موجود ہیں جو ایک معیاری ترجمے میں ہونے چاہئیں لیکن ایک نکتہ قابل ذکر ہے کہ ان کا ترجمہ اور تفسیر صرف تعلیم یافتہ طبقے کے لئے مخصوص ہے. حالانکہ وہ اس کو عوام کے لئے عام فہم ہی خیال کرتے تھے لیکن یہ حقیقت نہیں ہے. ان کا انداز تحریر ہی ایسا ہے کہ اردو داں جنہیں فارسی اور عربی سے انسیت ہو وہی ان کی تحریر سے محظوظ ہوسکتے ہیں اور صحیح لطف اٹھاسکتے ہیں. "ترجمان القرآن" کی ضخامت اور نوعیت کے بارے میں مولانا تحریر کرتے ہیں:

"وہ نہ تو اس قدر ضخیم ہو کہ ہر شخص اس کے مطالعے کے لئے وقت نہ نکال سکے، نہ اس قدر مختصر ہو کہ مطالب کی وضاحت تشنہ رہ جائے. اس کی نوعیت ترجمہ ہی کی ہو. لیکن ایسا ترجمہ کہ اپنی وضاحت میں کسی دوسری چیز کا محتاج نہ ہو." [1]

مولانا کا مندرجہ بالا بیان اپنے ترجمے کے بارے میں کافی حد تک صحیح ہے.

۱- ترجمان القرآن، تعلیم واشاعت قرآن، صفحہ ۸ از مولانا ابو الکلام آزاد مطبوعہ ۱۹۷۶ع

Marfat.com

مثال کے لئے ترجمہ درج ہے۔

سَلْ بَنِیٓ إِسْرَٰٓءِیلَ كَمْ ءَاتَیْنَٰهُم مِّنْ ءَایَةٍۭ بَیِّنَةٍ ۗ وَمَن یُبَدِّلْ نِعْمَةَ ٱللَّهِ مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَإِنَّ ٱللَّهَ شَدِیدُ ٱلْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُیِّنَ لِلَّذِینَ كَفَرُوا۟ ٱلْحَیَوٰةُ ٱلدُّنْیَا وَیَسْخَرُونَ مِنَ ٱلَّذِینَ ءَامَنُوا۟ ۘ وَٱلَّذِینَ ٱتَّقَوْا۟ فَوْقَهُمْ یَوْمَ ٱلْقِیَٰمَةِ ۗ وَٱللَّهُ یَرْزُقُ مَن یَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾[۱]

ترجمہ:

"بنی اسرائیل سے پوچھو! ہم نے انہیں (علم وبصیرت کی) کتنی ہی روشن نشانیاں دی تھیں! اور جو کوئی خدا کی نعمت پاکر (پھر اسے محرومی وشقاوت سے) بدل ڈالے تو (یاد رکھو!) خدا (کا قانونِ مکافات) بھی سزا دینے میں بہت سخت ہے۔ منکرین حق کی نگاہوں میں تو صرف دنیا کی زندگی ہی سمائی ہوئی ہے۔ وہ ایمان والوں کی (موجودہ بے سروسامانی دیکھ کر) ہنسی اڑاتے ہیں، حالانکہ جو لوگ متقی ہیں قیامت کے دن وہی ان منکروں کے مقابلے میں بلند مرتبہ ہونگے اور (پھر یہ منکرین حق نہیں جانتےکہ جو لوگ آج مال وجاہ دنیوی سے تہی دست ہیں، کل کو اللہ کے فضل سے مالا مال ہو جاسکتے ہیں۔ اور) اللہ جسے چاہتا ہے اپنے رزق بے حساب سے مالا مال کردیتا ہے۔"

مولانا ابوالکلام آزاد متوفی ۱۳۷۸ھ مطابق ۱۹۵۸ع کے "ترجمان القرآن" کا پہلا ایڈیشن ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۹۳۱ع میں دہلی کے جید برقی پریس میں طبع ہوا۔ اس میں اول سورۃ الفاتحہ سے آخر سورۃ الانعام تک کا ترجمہ مع مختصر تفسیر ہے۔ یہ پانچ سو بتیس (۵۳۲) صفحات پر مشتمل ہے۔ دوسری جلد جس میں اول سورۃ الاعراف سے آخر سورۃ المؤمنون تک کا ترجمہ اور تفسیر مختصر ہے پانچ سو چوراسی (۵۸۴) صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ بجنور کے مدینہ برقی پریس میں ۱۳۵۵ھ

۱ - سورۃ البقرۃ ۲۱۱، ۲۱۲

Marfat.com

مطابق ۱۹۳۶ع میں طبع ہوئی۔ مولانا آزاد اپنی مختلف تصانیف، مضامین اور مقالات میں آیات اور ان کے ترجمے تحریر فرماتے تھے۔ مولانا غلام رسول مہر نے ان تمام منتشر آیات کو جمع کرکے انہیں «باقیات ترجمان القرآن» کا نام دے کر تیسری جلد کی صورت میں شائع کیا یہ شیخ غلام علی اینڈ سنز نے لاھور میں طبع کیا ہے۔ ڈاکٹر سید عبداللطیف حیدرآبادی نے «ترجمان القرآن» کا انگریزی ترجمہ کیا ہے۔ اس کے بعد سورۂ فاتحہ سے سورۂ انعام تک کی دو جلدیں ساھتیہ اکاڈیمی نے ۱۹۶۱ع اور ۱۹۶۶ع میں طبع کی تھیں۔

ناچیز کی لائبریری میں مولانا ابوالکلام آزاد کا ترجمہ «ترجمان القرآن» موجود ہے جو ساھتیہ اکاڈیمی نے چار جلدوں میں طبع کیا ہے:

۱ — پہلی جلد پانچ سو (۵۰۰) صفحات پر مشتمل ہے۔ طول آٹھ انچ اور عرض ساڑھے پانچ انچ ہے۔ پہلی جلد کے شروع میں انگریزی اور اردو میں لکھا ہے «ترجمان القرآن»، «جلد اول۔ کلام پاک کا اردو ترجمہ مع تفسیر و تشریح ودیباچہ از مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم۔ ساھتیہ اکاڈیمی، نئی دھلی، پہلی بار، ۱۹۶۴ع، دوسری بار ۱۹۷۶ع ساھتیہ اکاڈیمی۔ رابندر بھون نئی دھلی کے لئے مطبعہ ثبجی (پرائیویٹ) لمیٹڈ نئی دھلی کے ذریعہ شائع کیا۔»

مولانا کو لیتھو چھپائی بہت نا پسند تھی۔ وہ اردو چھپائی کے لئے بھی ٹائپ پسند کرتے تھے جیسی کہ عربی زبان کی کتابیں چھپا کرتی ہیں۔ مولانا آزاد والد مرحوم ڈاکٹر عبدالحکیم شرف الدین کے بزرگ دوستوں میں سے تھے۔ والد صاحب ان سے کافی متاثر تھے۔ خود والد صاحب کو بھی لیتھو چھپائی بہت ناگوار تھی لہذا ایک طویل مدت وہ مصر میں گذار کے آئے تھے۔ تاکہ وہ طباعت کا فن بھی سیکھیں اور اپنے ساتھ وھاں کے ٹائپ کے مختلف (وجوہ) Faces بھی لے کے

Marfat.com

آئے تھے اپنے مطبعہ باسم «مطبعة العربية الهندية» کے لیئے خود انہوں نے ٹائپ بھی ڈھالے تھے اور عربی، فارسی اور اردو کی تمام کتابیں۔ خود کی اور دوسرے مصنفین کی، ٹائپ میں ہی طبع کرتے تھے۔ اس کے علاوہ خود ٹائپ ڈھال کر فروخت بھی کرتے تھے تاکہ دوسرے بھی مستفید ہوسکیں اور ھندوستان میں ٹائپ پر اردو طباعت کا رواج ہوجائے مولانا آزاد ان کی جدوجہد اور علمی خدمات پر بہت خوش ہوتے تھے۔ مولانا کے انتقال کے بعد بھی ان کی تفسیر ترجمان القرآن ٹائپ میں ہی چھپی ھے۔ مذکورہ ایڈیشن بھی ٹائپ میں بہت عمدہ اور واضح ھے۔ کاغذ بھی عمدہ ھے۔ ترجمہ کی چھپائی کا طریقہ یہ ھےکہ ہر صفحہ کو دو حصوں میں تقسیم کردیا گیاھے۔ دائیں طرف عربی متن واضح ایک سطر چھوڑ کر چھاپا گیا ھے۔ اس کے مقابل اسی صفحے پر بائیں طرف اردو ترجمہ بھی عربی کی طرح سطر چھوڑ کر بہت صاف اور واضح طبع ھے۔ تفسیر کے لئے ذیلی حاشیہ ھے اس میں بغیر سطر چھوڑے تفسیر لکھی ہوئی ھے۔ اس طرح سے ترجمہ اور تفسیر کی چھپائی میں فرق فوراً واضح ہو جاتا ھے۔ اس کے بعد کتاب کے آخر میں حواشی تفسیر میں۔ وہ اس طرح کہ ہر حاشیہ کا نمبر اور صفحہ نمبر ھے۔ کتاب کے آخر میں حواشی ہونے کی وجہ سے پڑھنے میں تکلیف تو ضرور ہوتی ھے لیکن صفائی اور وضاحت کے لئے ایسا کیا گیا ھے۔ پہلی جلد کے غلاف پر یوں مکتوب ھے:

«مولانا ابوالکلام آزاد کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ ان کی شخصیت گونا گوں خصوصیات کی حامل تھی اور ان میں علم وعمل کی نادر صفات غیر معمولی طور پر جمع ہوگئی تھیں۔ وہ بیک وقت عالم دین، مفسر، محدث، مفکر، مصنف، صحافی، سیاسی رہنما، منتظم —— غرض بہت کچھ تھے۔ انہوں نے اپنے افکار کا جو مجموعہ چھوڑا ھے، یہ رہتی دنیا تک ان کے ہم وطنوں کے لئے رہنما کا کام دے گا۔ ساہتیہ اکاڈیمی نے فیصلہ کیا ھےکہ ان کی تمام تحریروں کو حسن وخوبی

Marfat.com

سے مرتب کرکے شائع کیا جائے۔ اس کام کا آغاز ان کی شاہکار تصنیف "ترجمان القرآن" سے ہو رہا ہے ـــــ سورۂ فاتحہ کو ام الکتاب کہا گیا ہے اور وہ بلاشبہ اس نام کی مستحق ہے کیونکہ اس میں قرآنی تعلیمات حیرتناک اختصار و ایجاز سے بیان کردی گئی ہیں، گویا کوزے میں سمندر بند کردیا ہو۔ اس پر مولانا آزاد کی تفسیر ان کے بے مثل اور دل نشیں انداز میں"۔

جلد اول میں پہلے بارہ صفحات میں فہرست مضامین ہے اس کے بعد پانچ صفحات کا پیش لفظ جو ڈاکٹر ذاکر حسین مرحوم نے قلمبند فرمایا ہے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین کا اردو ادب میں جو مقام ہے وہ سبھی جانتے ہیں۔ ان کی تعلیمی اور ادبی خدمات ہمیشہ یاد رہیں گی۔ موصوف مولانا ابوالکلام کا بڑا احترام کرتے تھے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین کے پیش لفظ کے شروع کے دو پیریگراف درج ہیں:

"قرآن مجید حکمت و معرفت کا وہ سر چشمہ ہے جس سے صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ وہ سب اہل دل جو عرفان حقیقت کے پیاسے ہیں سیراب ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ ہمارے ہندوستان کی یہ خصوصیت ہے کہ لوگ حق کی ندا خواہ وہ کہیں سے اٹھے، سننے کے لئے گوش بر آواز رہا کرتے ہیں۔ اس لئے غیر مسلموں میں قرآن مجید کی قدر وقیمت کو پہچاننے والے جتنے یہاں مل سکتے ہیں شاید ہی اور کہیں ملیں مگر مشکل یہ تھی کہ اردو کے سوا ہندوستانی زبان میں قرآن کے مستند ترجمے موجود نہیں تھے اور اردو میں بھی کوئی ترجمہ ایسا نہیں تھا جو مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلموں کے دلوں کو بھی کھینچ لیتے۔

مولانا ابوالکلام آزاد کے "ترجمان القرآن" نے ایک حد تک یہ کمی پوری کردی ہے۔ "ترجمان القرآن" کو یہ غیر معمولی مقبولیت خصوصاً تعلیم یافتہ طبقے میں دو وجوہ سے حاصل ہوئی: ایک تو مولانا کی زبان اور ان کے بیان میں وہ

Marfat.com

غضب کی دلکشی ہے جس نے ان کے ترجمے اور تفسیری اشارات میں اردو ادب کے ایک شاہکار کی شان پیدا کردی ہے۔ دوسرے وہ روح عصر کے محرم ہیں اور کلام الٰہی کے مطالب کو اس حکیمانہ انداز میں سمجھاتے ہیں جس سے نئے زمانے کے تنقیدی ذہن کی بھی تسکین ہو جاتی ہے۔"[1]

ڈاکٹر ذاکر حسین کے پیش لفظ کے بعد دس صفحوں کا مقالہ بعنوان "تعلیم واشاعت قرآن" ہے۔ مولانا نے یہ بمقام کلکتہ یکم اگست ۱۹۳۱ء میں لکھا تھا۔ اس کے بعد چالیس صفحات کا دیباچۂ طبع اول ہے اس میں ضرورت ترجمہ اور اسلوب ترجمہ وغیرہ پر مفصل بحث ہے۔ یہ دیباچہ مولانا نے ۱۶ نومبر ۱۹۳۰ء میں ڈسٹرکٹ جیل میرٹھ میں قلبند کیا ہے۔ دیباچۂ طبع ثانی مختصر ہے اور چار صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ مولانا نے قید خانہ قلعہ، احمد نگر میں ۷ فروری ۱۹۴۵ء میں لکھا تھا۔ ان دو دیباچوں کے بعد سینتالیس (۴۷) صفحات کا مقدمہ ہے جو خاص طور پر سورۂ فاتحہ کے ترجمہ وتفسیر سے متعلق ہے۔ اس کے بعد ترجمہ وتفسیر "ام القرآن" یعنی سورہ فاتحہ شروع ہوتی ہے۔ کامل جلد اول سورہ فاتحہ کے ترجمہ وتفسیر پر مشتمل ہے۔ واقعی اس میں مولانا نے اپنے ادبی خوب صورت الفاظ اپنی دینی دقیق معلومات کی روح کو یک جا کردیا ہے۔ اس میں قرآنی پیغام کو ایجاز واختصار سے بیان فرمایا ہے۔ اس پہلی جلد کا انتساب مولانا نے ایک ایسے مجہول شخص کے نام کیا ہے جو قندھار سے رانچی تک پیدل چل کر مولانا کے پاس صرف اس لئے آیا تھا کہ ان سے قرآنی تعلیمات کے سلسلے میں مستفید ہو سکے۔ یہ واقعہ دسمبر ۱۹۱۸ء کا تھا اور مولانا نے یہ انتساب ۱۲ ستمبر ۱۹۳۱ء میں کلکتہ میں لکھا ہے۔

۱۔ ڈاکٹر ذاکر حسین، در پیش لفظ "ترجمان القرآن" مطبوعہ ۱۹۷۶ء

Marfat.com

۲ — «ترجمان القرآن» کی جلد دوم میں آٹھ سو چوراسی (۸۸۴) صفحات میں. اس میں اول سورۃ «البقرۃ» سے آخر سورۃ «الانعام» کا ترجمہ وتفسیر ہے۔ غلاف پر لکھا ہے «ترجمان القرآن جلد دوم —— کلام پاک کا اردو ترجمہ مع تفسیر وتشریح از مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم۔ ساہتیہ اکاڈیمی۔ نئی دہلی، پہلی بار ۱۹۶۶ع دوسری بار ۱۹۷۶ع۔ قیمت بائیس روپے۔ مطبعہ شچی۔» پہلے اکیاسی (۸۱) صفحوں پر مشتمل فہرست مضامین ہے اس کے بعد ترجمہ، تفسیر اور حواشی، تفسیر میں۔ حصہ دوم کے غلاف پر یوں مکتوب ہے:

«مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ ان کی شخصیت میں اتنی ہمہ جہتی تھی کہ موجودہ دور میں اس کی مثال ڈھونڈے سے نہیں ملتی۔ زندگی کے مختلف شعبوں میں ان کے شاندار علمی اور عملی کارنامے ہماری تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں۔ ساہتیہ اکاڈیمی نے ان کی تمام تحریروں کو جمع کر کے خاص اہتمام سے شائع کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کام کا آغاز ان کی شاہکار تصنیف «ترجمان القرآن» سے کیا گیا ہے۔ ترجمہ کی سلاست اور دل نشینی اور تفسیری حواشی کی گیرائی اور گہرائی اس کا طرۂ امتیاز ہے۔»

۳ — جلد سوم میں پہلے چھپن (۵۶) صفحے فہرست ہے پھر نو سو دو (۹۰۲) صفحے پر مشتمل ترجمہ اور تفسیر «ترجمان القرآن» ہے۔ آخر میں چھبیس (۲۶) صفحوں کا اشاریہ ہے۔ پہلے صفحہ پر لکھا ہے ترجمان القرآن جلد سوم۔ کلام پاک کا اردو ترجمہ، تفسیر وتشریح از مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم۔ یہ تیسرا ایڈیشن ہے۔ اور مولانا کی جملہ اردو تصانیف کا پہلا حصہ۔ جسے بیادگار مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم ساہتیہ اکاڈیمی شائع کر رہی ہے۔ قیمت ۲۲ روپے۔ مطبوعہ ۱۹۶۸ع پہلی بار۔ ساہتیہ اکاڈیمی نے مطبعہ دائرۃ المعارف العثمانیہ،

Marfat.com

حیدرآباد، آندھرا پردیش میں طبع کرا کے شائع کیا۔

دیباچہ جو تیرہ (۱۳) صفحات پر مشتمل ھے ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ع میں بمقام موتی نگر، کانگریس کیمپ۔ لکھنؤ لکھا گیا ھے۔ اس دیباچہ میں مولانا نے دل کھول کر رکھ دیا ھے۔ کچھ شکوہ تو قدیم انداز کے علماء دین کا ھے اور کچھ شکایت نئی روش کے تعلیم یافتہ نو جوانوں سے ھے۔ یہاں انہوں نے اس کا بھی اظہار کیا ھے کہ قرآن کے جتنے اردو اور فارسی ترجمے موجود تھے انہوں نے سامنے رکھے ھیں اس کے علاوہ قدیم عربی تفسیروں سے بھی استفادہ کیا ھے لیکن کسی کا حوالہ نہیں دیا۔ اسی لئے ان کو خطرہ ھے کہ ان کے کام کی نوعیت اور حیثیت کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکے گا۔ یہاں پر انہوں نے شکایتاً جو شعر لکھا ھے وہ درج ھے:

یا رب کجاست محرم رازے کہ یک زماں

دل شرح آں دھد کہ چہ دید وچہا شنید

جلد سوم میں اول سورۃ «الاعراف» سے آخر سورۃ «یوسف» تک کا ترجمہ وتفسیر درج ھے۔

۴ — جلد چہارم جو ترجمان القرآن کے اس ایڈیشن کی آخری جلد ھے کل ایک ہزار باسٹھ (۱۰۶۲) صفحات پر مشتمل ھے۔ اس کے علاوہ شروع میں فہرست مضامین باسٹھ (۶۲) صفحات کی ھے۔ اور آخر میں اشاریہ اڑتالیس (۴۸) صفحات کا ھے۔ یہ ساھتیہ اکاڈیمی نے پہلی بار ۱۹۷۰ع میں دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدرآباد دکن سے طبع کرا کے شائع کیا ھے۔ اس کی قیمت بھی بائیس (۲۲) روپے ھے۔
جلد چہارم میں اول سورۃ «الرعد» سے آخر سورۃ «النور» کا ترجمہ ھے۔ قدیم ایڈیشن میں سورۃ «المؤمنون» آخری سورت تھی لیکن اسی جدید ایڈیشن میں

Marfat.com

سورۃ "النور" کا اضافہ ہے۔ جس کے اوراق مولانا کے بعد ان کے کاغذات میں دستیاب ہوئے۔ اس ایڈیشن کے غلاف کی تحریر میں سے مختصر اقتباس پیش ہے:

"قرآن کے اردو میں بیسیوں ترجمے اور تفسیریں ملتی ہیں لیکن "ترجمان القرآن" کا اپنا مقام ہے۔ اس میں مولانا ابوالکلام آزاد نے جس دیدہ وری سے مسائل کی تشریح کی ہے اور موجودہ زمانے کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے جس ژرف نگاہی سے قرآن اور اسلام کی بنیادی تعلیم کی تفسیر پیش کی ہے اس نے اس کتاب کو اسلامی لٹریچر میں بہت بلند مقام دے دیا ہے۔ ترجمان کا اردو ترجمہ بجائے خود اردو ادب میں قابل قدر اضافے کی حیثیت رکھتا ہے۔ غرض اس کتاب کو لٹریچر کی نگاہ سے دیکھا جائے یا مذہبی نظر سے ـــــ دونوں پہلوؤں سے یہ ایک کامیاب تصنیف کا درجہ رکھتی ہے۔"

اہل نظر کے لئے اور قدردانوں کے لئے تو یہ صحیح ہے۔ لیکن مولانا زمانے کی روش خوب پہچانتے تھے۔ انہیں کا درج کیا ہوا شعر مکتوب ہے:

از رد وہم قبول تو فارغ نشستہ ایم
اے آں کہ خوب ما نشناسی ز زشت ما

Marfat.com

﴿ ۱۴ ﴾ ترجمہ وتفسیر بیان السبحان

از

مولانا سید عبد الدائم جلالی

مولانا سید عبد الدائم جلالی ، عربی زبان کے عالم اور علوم قرآنی پر حاوی ہیں ۔ ماہنامہ «مولوی» دہلی سے قسط وار ان کا ترجمہ قرآن شائع ہوتا تھا ۔ ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۹۳۷ع کو یہ اقساط ماہنامہ «مولوی» میں طبع ہونا شروع ہوئیں ۔ اس کے بعد ماہنامہ «مولوی» کے مکتبہ سے قرآن مجید کے ساتھ شائع ہوا ۔ پھر دیوبند سے وسیم بک ڈپو نے شائع کیا ۔

مولانا عبد الدائم کا ترجمہ عام فہم اور آسان ہے ۔ ترجمہ کا انداز تحت اللفظ اور با محاورہ کے بین بین ہے ۔ مطالب ومعانیء قرآن کو سلیس انداز اور آسان زبان میں پیش کیا ہے ۔ کہیں کہیں زبان میں قدیم رنگ بھی آجاتا ہے ۔ ترجمہ میں فصاحت کی بجائے صحت پر زیادہ توجہ دی گئی ہے ۔ نمونہ ترجمہ درج ہے :

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۴۴﴾ [۱]

ترجمہ :

«کیا تم حکم دیتے ہو لوگوں کو بھلائی اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب (الہی) پڑھتے ہو ، تو کیا تم سمجھتے نہیں ہو ؟»

۱- البقرۃ : ۴۴

Marfat.com

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِيَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَأَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٩﴾ ۱

ترجمہ:

کیا تم کو نہیں معلوم کہ اللہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور آفتاب وماهتاب کو اسی نے کام میں لگا رکھا ہے۔ سب ایک معین میعاد تک چلیں گے۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے واقف ہے۔۔

مولانا ہر سورت کی ابتداء میں رکوع، آیات، الفاظ اور حروف کی تعداد لکھتے ہیں۔ شان نزول اور مختلف سورتوں سے ربط بیان فرماتے ہیں۔ آیات کا ترجمہ کرنے کے بعد تفسیر اور مقصود بیان تحریر فرماتے ہیں۔

ترجمہ وتفسیر «بیان السبحان» کا جو ایڈیشن ناچیز کی لائبریری میں ہے اس کے ناشر عطاء الرحمان صدیقی مالک ومدیر ماہنامہ «مولوی» ہیں۔ انہوں نے ایک ایک پارے کو سلسلہ وار شائع کیا ہے۔ بعض پارے وسیم فائن آرٹ پریس دیوبند یو۔پی۔ میں طبع ہوئے ہیں اور بعض محمدی پرنٹنگ پریس دیوبند، یو۔پی میں۔ اس کا طول نو انچ اور عرض سات انچ ہے۔ صفحات کی تعداد ہر پارے کی علیحدہ علیحدہ ہے۔ پہلے پارے سے ستائیسویں پارے تک سلسلہ وار صفحات کے نمبر درج ہوئے ہیں لہذا صفحات کی کل تعداد ستائیسویں پارے «قال فما» تک تین ہزار چار سو چوبیس (۳۴۲۴) ہے۔ اس کے بعد اٹھائیسواں پارہ «قد سمع اللہ» چھہتر (۷۶) صفحات پر مشتمل ہے انتیسواں پارہ «تبارک الذی» اسی (۸۰) صفحات پر اور تیسواں پارہ «عم» ایک سو چھتیس (۱۳۶) صفحات پر مشتمل ہے۔ پہلے پارۂ «عم» طبع ہوا تھا اور اس کے بعد پارہ نمبر ستائیس اور اٹھائیس۔ اس کا

۱ ــ سورۃ لقمان ۲۹

Marfat.com

تجارتی سبب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ پارہ «عم» کی مانگ زیادہ ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ مذکورہ ایڈیشن کے پارے پانچ جلدوں میں تقسیم ہیں۔

ترجمہ وتفسیر «بیان السبحان» اس سے پیشتر ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹۳۹ع میں دہلی کے حمیدیہ پریس میں طبع ہوئی تھی۔

ترجمہ وتفسیر کے ابتداء میں مولانا عبدالدائم جلالی نے ایک مختصر تمہید لکھی ہے جس کا اقتباس درج ذیل ہے۔ اس سے ان کی تفسیری نہج پر بھی روشنی پڑتی ہے:

«بندۂ خدا دائم عفی عنہ کہتا ہے کہ علم تفسیر تمام علوم کا سرتاج، مقصود کل، راس المال، اور غرض اصلی ہے۔ اسی پر کمال ایمان اور معرفت الٰہی موقوف ہے۔ تمام علوم کے حاصل کرنے سے مسلمان کی اصلی غرض یہ ہے کتاب الٰہی کی سمجھ اور دانش پیدا ہوجائے تاکہ صحیح عقائد، حق معارف، محاسن اخلاق، اعمال صالحہ اور ادائے حقوق کی صحیح تعلیم حاصل ہوکر انسان کو فلاح دارین اور قرب الٰہی نصیب ہوجائے۔ جسم صاف، روح پاکیزہ، خیالات صحیح، جذبات صادقہ اور وجدانیات میں راستی ودرستی پیدا ہوجائے۔۔۔۔ چونکہ صحابہ کرام کی تفسیریں اور علوم قرآنیہ کی تعلیم ہم تک بواسطہ تابعین وجمع تابعین وغیرہ کے پہنچیں اور تابعین وغیرہم نے ہی صحابہ کے چراغ معرفت سے روشنی کا اقتباس کیا تھا اور انہی کے ذریعہ سے اس روشنی نے ہمارے دلوں کو منور کیا اس لئے قرآن کی تفسیر سمجھنے کے لئے ہم کو انہی حضرات مؤلفین ومفسرین کی مدون کردہ تالیفات اور تفسیریں پیش نظر رکھنی لازم ہیں بحمد اللہ میں نے اپنی اس تفسیر کی تالیف میں اکابر ائمہ کی تفسیروں کو پیش نظر رکھا ہے اور انہی سے اقتباس کیا ہے لیکن آیت کا مطلب بیان کرنے کے بعد دو باتوں کا اضافہ بھی کیا ہے:

Marfat.com

۱۔ نکات قرآنی بیان کئے ہیں کیونکہ قرآن مجید اس متکلم کا کلام ہے جو حکمت وفصاحت اور نکاتِ معرفت کا سر چشمہ ہے لہذا بیجا نہیں کہ ہم بقدرِ امکان غور کر کے اس کے سربستہ راز سمجھنے اور جان لینے کی کوشش کریں.

۲۔ مقصود بیان بھی ہر آیت یا چند آیات کے مجموعہ کے بعد ظاہر کیا گیا ہے تاکہ سطحی نظر رکھنے والا طبقہ جو زبان عربی سے واقف نہیں اس کو معلوم ہوجائے کہ کلام پاک کی اس آیت یا مجموعہ آیات سے حاصل اور نتیجہ کیا نکلا. ہم کو قرآن اس آیت میں کیا تعلیم دینی چاہتا ہے اور ہم کو اس سے اصلاح عقائد، درستی اخلاق اور تکمیل انسانیت کے قوانین کا کس حد تک استنباط کرنا چاہئیے۔

Marfat.com

(۱۴) ترجمہ وتفسیر تسہیل القرآن

از

مولوی فیروز الدین

مولوی فیروز الدین وہی معروف شخصیت ہیں جنہوں نے "فیروز سنز" لاہور کی بنیاد ڈالی۔ ان کی ادبی خدمات سے ادبی حلقہ اچھی طرح واقف ہے۔ انہوں نے قرآن حکیم کا ترجمہ کیا ہے اس کے حواشی بھی آسان زبان میں لکھے ہیں جسے "تسہیل القرآن" کا نام دیا گیا ہے۔ ترجمہ قرآن کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں:

"میں نے یہ ترجمہ اٹھہتر برس کی عمر میں ماہ رمضان المبارک میں ۱۳۶۲ھ مطابق ۱۹۴۳ء میں مکمل کیا۔"

ترجمہ کی زبان میں سادگی اور سلاست ہے۔ پیچیدہ اصطلاحات اور مشکل الفاظ کے استعمال سے گریز کیا ہے۔ سورۂ "فاتحہ" کا ترجمہ درج ہے:

"تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، جو پروردگار ہے سب جہانوں کا، بڑا مہربان، نہایت رحم والا، مالک روز جزاء کا، بار الٰہا! ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں، دکھا ہم کو راستہ سیدھا، راستہ ان کا کہ انعام کیا تو نے ان پر، نہ ان لوگوں کا تیرا غضب ہوا جن پر اور گمراہوں کا۔"

اس ترجمے کے کئی ایڈیشن فیروز سنز لاہور سے طبع ہوچکے ہیں۔

Marfat.com

﴿۱۵﴾ تفہیم القرآن

از

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی

اب قلم جس ترجمہ اور مترجم کے بارے میں محرر ہے وہ بیسویں صدی کے اسلامی مفکر اور مبلغ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی ہیں ۔ یہ وہ انقلابی ہستی ہے جس نے کئی مدوجزر دیکھے ۔ کئی ممالک کا دورہ کیا ۔ متعدد اہم شخصیات سے ملاقاتیں کیں ۔ ان کے روابط عالمی شخصیات سے رہ چکے ہیں ۔ خود مولانا کا شمار عالم اسلامی کے مستند اور ثقہ اہل فکر وارباب علم میں ہوتاہے ۔

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی متعدد تصانیف ہیں ۔ انہوں نے اپنی تحریر سے اسلامی ادب کو ایک قیمتی سرمایہ دیا اور اسی کے ساتھ ساتھ اردو ادب کو ایک بے مثال سرمایہ عطا کیا ۔

اپنی تمام تر محنت وفکر کا عطر انہوں نے قرآن حکیم کے ترجمے اور حواشی « تفہیم القرآن » کی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا « تفہیم القرآن » کئی لحاظ سے ایک امتیازی خصوصیت کی حامل ہے :

۱۔ اس کا شمار جدید ترین تراجم وتفاسیر میں ہوتا ہے ۔
۲۔ یہ ایک اوسط تعلیم یافتہ مسلم کے لئے لکھی گئی ہے ۔
۳۔ اوسط تعلیم یافتہ مسلم طبقہ ، اسلامی معاشرہ کا سب سے بڑا جزء ہے ۔

Marfat.com

۴۔ مولانا مودودی میں یہ فن ہے کہ وہ مشکل اور پیچیدہ مسئلہ کو بھی آسان طریقہ، آسان اسلوب اور آسان زبان میں عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

اپنی علمیت کے اظہار کے بجائے وہ مدعا اور انداز بیان کو عام قاری کے تصرف میں کر دیتے ہیں۔ لہذا یہی وہ اسباب ہیں جنہوں نے "تفہیم القرآن" کو اس قدر مقبول بنایا ہے۔ ظاہر ہے مولانا ابوالاعلیٰ جیسے اعلیٰ پایہ کے عالم کے ترجمہ وتفسیر میں بے شمار خوبیاں اور محاسن ہیں لیکن مذکورہ نکات ان کو علماء کے طبقے کے ساتھ ساتھ عوام میں بھی محبوب بنا دیتے ہیں۔

دیباچہ تفہیم القرآن کے چند اقتباسات پیش ہیں:

"اس کام میں میرے پیش نظر علماء اور محققین کی ضروریات نہیں ہیں اور نہ ان لوگوں کی ضروریات ہیں جو عربی زبان اور علوم دینیہ کی تحصیل سے فارغ ہونے کے بعد قرآن مجید کا گہرا تحقیقی مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔ میں جن لوگوں کی خدمت کرنا چاہتا ہوں وہ لوگ اوسط درجہ کے تعلیم یافتہ لوگ ہیں جو عربی سے اچھی طرح واقف نہیں ہیں اور علوم قرآن کے وسیع ذخیرے سے استفادہ کرنا جن کے لئے ممکن نہیں ہے۔ اس وجہ سے بہت سے ان تفسیری مباحث کو میں نے سرے سے ہاتھ ہی نہیں لگایا جو علم تفسیر میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں مگر اس طبقے کے لئے غیر ضروری ہیں۔"[1]

جس طرح ہر چیز، ہر شخص اور ہر تحریر کے کچھ مداح ہوتے ہیں اور کچھ معترض؛ اسی طرح بعض لوگ مولانا مودودی کے ترجمہ پر سخت نکتہ چینی کرتے ہیں۔ ان کے پیش نظر مختلف نکات ہیں جو ان کے اعتراض یا اعتراضات کا سبب ہیں لیکن اگر وہ مولانا کے دیباچہ کا بغور مطالعہ کریں تو کافی سوالا

۱۔ "دیباچہ تفہیم القرآن از مولانا ابوالاعلیٰ مودودی، مطبوعہ ۱۹۷۶ء

Marfat.com

واعتراضات کے جوابات خود ہی مل جاتے ہیں۔

مولانا عبدالماجد دریابادی جن کی علمیت اور خلوص نیت کا اعتراف ناچیز کو بے انتہا ہے اور ناچیز ان کے معتقدین اور مداحوں میں سے ہے انہوں نے مولانا مودودی کی تفسیر کے بارے میں درج ذیل ملحوظہ لکھا ہے:

"تفہیم القرآن از مولانا ابوالاعلیٰ مودودی۔ یہ تفسیر جسے تفسیر کہنا مشکل ہے، بہ اقساط نکل رہی ہے۔ ابھی تک آٹھ پاروں کی نکلی ہے۔ بعض نکتے اس میں خوب آ گئے ہیں۔"[1]

مولانا عبدالماجد کی مندرجہ بالا تحریر انہوں نے جب لکھی ہوگی تو ضرور مولانا مودودی کا دیباچہ ان کی نظروں سے نہ گذرا ہوگا۔ مولانا عبدالماجد نے یہ تنقید بمقام دریاباد۔ بارہ بنکی بتاریخ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ مطابق دسمبر ۱۹۴۴ع میں تحریر کی اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے مذکورہ دیباچہ بمقام نیو سنٹرل جیل، ملتان بتاریخ ۱۷ ذی القعدۃ ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۱ ستمبر ۱۹۴۹ع میں لکھا تھا۔ یقین ہے کہ مولانا عبدالماجد دریابادی نے دیباچہ بعد میں پڑھا ہوگا۔

دیباچہ پڑھنے کے بعد قرآن کے اصول ترجمہ سے متعلق مولانا مودودی کی رائے یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ آزاد ترجمے کی موافقت میں ہیں اور اس کو لفظ ترجمانی سے تعبیر کرتے ہیں۔ اپنے ترجمے کے بارے میں کہتے ہیں:

"میں نے اس میں قرآن کے الفاظ کو اردو کا جامہ پہنانے کی بجائے یہ کوشش کی ہے کہ قرآن کی ایک عبارت کو پڑھ کر جو مفہوم میری سمجھ میں آتا ہے اور جو اثر میرے دل پر پڑتا ہے اسے حتی الامکان صحت کے ساتھ اپنی زبان میں

[1] دیباچہ ترجمہ وتفسیر مولانا عبدالماجد دریابادی، مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ع

Marfat.com

منتقل کردوں۔ اسلوب بیان میں ترجمہ پن نہ ہو، عربی مبین کی ترجمانی اردوئے مبین میں ہو، تقریر کا ربط فطری طریقے سے تحریر کی زبان میں ظاہر ہو اور کلام الٰہی کا مطلب ومدعا صاف صاف واضح ہونے کے ساتھ اس کا شاہانہ وقار اور زور بیان بھی جہاں تک بس چلے ترجمانی میں منعکس ہو جائے۔ اس طرح کے آزاد ترجمے کے لئے یہ تو بہرحال ناگزیر تھا کہ لفظی پابندیوں سے نکل کر ادائے مطالب کی جسارت کی جائے، لیکن معاملہ کلام الٰہی کا تھا، اس لئے میں نے بہت ڈرتے ڈرتے ہی یہ آزادی برتی ہے۔۔"[1]

واقعی مولانا نے "آزاد ترجمہ" کی بات تو کی ہے لیکن بالکل صحیح ہے کہ "ڈرتے ڈرتے ہی یہ آزادی برتی ہے۔" مولانا ایک عظیم عالم اور مخلص دین تھے۔ "آزاد ترجمہ" کی اجازت لے کر بھی انہوں نے حدود کا ہمیشہ خیال رکھا۔ کلام الٰہی کی عظمت اور صحت کو قائم رکھ کر اس کی ترجمانی کرنا ان کا مقصد شروع سے آخرتک رہا۔

"تفہیم القرآن" میں سے ترجمہ بطور نمونہ درج ہے:

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١١﴾ التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٢﴾

۱۔ مقدمہ تفہیم القرآن از مولانا ابوالاعلیٰ مودودی

Marfat.com

ترجمہ :

حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لئے ہیں ۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے اور مارتے اور مرتے ہیں ۔ ان سے (جنت کا وعدہ) اللہ کے ذمے ایک پختہ وعدہ ہے تورات اور انجیل اور قرآن میں ۔ اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کا پورا کرنے والا ہو ؟ پس خوشیاں مناؤ اپنے اس کی طرف بار بار پلٹنے والے ، اس کی بندگی بجا لانے والے ، اس کی تعریف کے گن گانے والے ، اس کی خاطر زمین میں گردش کرنے والے ، اس کے آگے رکوع اور سجدے کرنے والے ، نیکی کا حکم دینے والے ، بدی سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے (اس شان کے ہوتے ہیں وہ مومن جو اللہ سے خرید وفروخت کا یہ معاملہ طے کرتے ہیں) اور اے نبی ان مومنوں کو خوش خبری دے دو ۔ [1]

« تفہیم القرآن » کی تصنیف مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے محرم ۱۳۶۱ھ مطابق فروری ۱۹۴۲ع میں شروع کی تھی ۔ تقریباً ۱۹۴۷ع میں سورۂ « یوسف » تک یعنی تیرھویں پارے تک کام ہوسکا اس کے بعد مختلف اسباب کی بناء پر سلسلہ منقطع ہوا ۔ اکتوبر ۱۹۴۸ع میں پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت مولانا کو گرفتار کرکے جیل بھیج دیا گیا تھا ۔ اس خلوت کا فائدہ اٹھا کر مولانا نے کافی کام تنہائی زندان میں کیا ۔ مولانا اپنی گوناگوں علمی ، درسی اور سیاسی مصروفیات کی وجہ سے یہ کام جلد پورا نہ کرسکے ۔ آخرکار تیس سال چار ماہ بعد یعنی ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ مطابق ۷ جون ۱۹۷۲ع میں یہ ترجمہ وتفسیر پایہ تکمیل کو پہنچ کر طبع ہوئی ۔ « تفہیم القرآن » چھ جلدوں میں موجود ہے ۔ ناچیز کے مکتبہ میں جو نسخہ موجود ہے اس کی کتابت عمدہ اور طباعت خوب صورت ہے ۔ پہلے تو عربی متن ہے

۱۔ التوبة : ۱۱۱-۱۱۲

Marfat.com

اس کے بعد ذیلی حاشیہ ڈال کر اردو ترجمہ چھاپا ہے اس کے تحت ذیلی حاشیہ کر کے تفسیر لکھی ہے۔ کہیں کہیں تفسیر نے مکمل صفحات بھی لئے ہیں۔

تمام جلدوں کی تقسیم اور تفصیل حسب ذیل ہے۔ جلدوں کا طول ساڑھے دس انچ اور عرض سات انچ ہے۔

۱ — جلد اول میں چھ سو چونسٹھ (۶۶۴) صفحات ہیں۔ پہلے آٹھ (۸) صفحات کا ایک دیباچہ ہے اس کے بعد ستائیس (۲۷) صفحات کا مقدمہ ہے۔ پھر اصل ترجمہ اور تفسیر شروع ہوتی ہے۔ ہر سورت کے شروع میں نام اور وجہ تسمیہ، زمانہ نزول اور شان نزول پر بحث ہے۔ جلد اول سورۃ «الفاتحۃ» سے آخر سورۃ «الانعام» تک ہے۔ آخر میں فہرست موضوعات ہے۔ پہلی جلد کے پہلے صفحہ پر طابع کا نام محمد سعید اللہ صدیق بن شیخ محمد قمرالدین ہے۔ ناشر مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور ہے۔ یہ تیرھواں ایڈیشن ہے جو جنوری ۱۹۷۶ع میں بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) کی تعداد میں طبع ہوا تھا۔ اس کا بارھواں ایڈیشن نومبر ۱۹۷۴ع میں گیارہ ہزار (۱۱۰۰۰) کی تعداد میں طبع ہوا تھا۔ گیارھواں ایڈیشن ستمبر ۱۹۷۳ع میں دس ہزار (۱۰۰۰۰) کی تعداد میں طبع ہوا تھا۔ دسواں ایڈیشن پینتیس ہزار (۳۵۰۰۰) کی تعداد میں طبع ہوا تھا۔ جلد اول کے تیرھویں ایڈیشن کا ہدیہ اڑتیس روپے ہے۔

۲ — جلد دوم میں سات سو بارہ (۷۱۲) صفحات ہیں۔ اول سورۃ «الاعراف» سے آخر سورۃ «بنی اسرائیل» کا ترجمہ اور تفسیر ہے۔ آخر میں فہرست موضوعات تقریباً پچاس (۵۰) صفحات پر مشتمل ہے۔ طابع کا نام سید حسین فاروق مودودی ہے۔ ناشر ادارۂ ترجمان القرآن اچھرہ لاہور ہے۔

Marfat.com

مطبعہ اللہ رالا پرنٹرز ، لاہور میں طبع ہوا ہے۔ محمد یوسف اور محمد داؤد گیلانی نے کتابت کی ہے مہتمم چودھری بشیر احمد خاں ہیں ۔ یہ نواں ایڈیشن ہے جو مئی ۱۹۷۵ع کو آفسٹ پر نو ہزار پانچ سو (۹۵۰۰) کی تعداد میں چھپا ۔ آٹھواں ایڈیشن مئی ۱۹۷۴ع کو آٹھ ہزار (۸۰۰۰) کی تعداد میں چھپا۔ ساتواں ایڈیشن نومبر ۱۹۷۱ع میں دو ہزار (۲۰۰۰) کی تعداد میں طبع ہوا ۔ اس سے پیشتر کے چاروں ایڈیشنوں کی مجموعی تعداد گیارہ ہزار پانچ سو (۱۱۵۰۰) تھی زیر بحث نواں ایڈیشن کا ہدیہ بیالیس (۴۲) روپے ہے۔

۳ ــ جلد سوم میں آٹھ سو چودہ (۸۱۴) صفحات ہیں ۔ اول سورۃ ، الکہف ، سے آخر سورۃ ، الروم ، کا ترجمہ اور تفسیر ہے ۔ اکاون (۵۱) صفحات پر مشتمل فہرست موضوعات آخر میں ہے ۔ محمد سعید اللہ صدیق بن شیخ محمد قرالدین طابع اور مطبعہ اردو ڈائجسٹ پرنٹرز لاہور میں طبع ہوا۔ محمد یوسف اور محمد داؤد نے کتابت کی۔ مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور نے نشر کیا۔ یہ ساتواں ایڈیشن ہے جو شعبان ۱۳۹۴ھ مطابق ستمبر ۱۹۷۴ع نو ہزار (۹۰۰۰) کی تعداد میں طبع ہوا۔ چھٹا ایڈیشن جمادی الآخری ۱۹۷۳ھ مطابق جولائی ۱۹۷۳ع میں پانچ ہزار (۵۰۰۰) کی تعداد میں طبع ہوا۔ پیشتر کے پانچ ایڈیشنوں کی کل تعداد پندرہ ہزار (۱۵۰۰۰) تھی۔ اس طبع ہفتم کا ہدیہ چوالیس روپے ہے۔

۴ ــ جلد چہارم میں کل سات سو آٹھ (۷۰۸) صفحات ہیں۔ سورۃ ، لقمان ، سے سورۃ ، أحقاف ، کا ترجمہ اور تفسیر ہے۔ ساٹھ صفحات پر مشتمل فہرست موضوعات ہے۔ محمد یوسف خوشنویس نے کتابت کی۔ ڈاکٹر اعجاز حسین قریشی نے طبع کیا۔ مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور نے نشر کیا۔ یہ آٹھواں

Marfat.com

ایڈیشن ہے جو مارچ ۱۹۷۶ع میں پندرہ ہزار (۱۵۰۰۰) کی تعداد میں شائع ہوا. ساتواں ایڈیشن جون ۱۹۷۴ع میں دس ہزار (۱۰۰۰۰) کی تعداد میں طبع ہوا. چھٹا ایڈیشن جو ۱۹۷۳ع میں پانچ ہزار (۵۰۰۰) کی تعداد میں طبع ہوا. پیشتر کے پانچ ایڈیشنوں کی کل تعداد بارہ ہزار تھی. موجودہ آٹھویں ایڈیشن کا ہدیہ اڑتیس روپے ہے.

۵ — جلد پنجم چھ سو پچھتر صفحات پر مشتمل ہے. تقریباً نوے (۹۰) صفحات پر مشتمل فہرست موضوعات ہے. سورۃ «محمد» سے سورۃ «الطلاق» کا ترجمہ اور تفسیر ہے. مطبعہ سرور امین پرنٹرز لاہور میں طبع ہوا. طابع کا نام سید حسین فاروق مودودی ہے. ادارۂ ترجمان نے نشر کیا. کتابت محمد یوسف اور محمد داؤد نے کی. باہتمام چودھری بشیر احمد خاں طبع ہوا. یہ چھٹا ایڈیشن رجب ۱۳۹۶ھ مطابق جولائی ۱۹۷۶ع میں پانچ ہزار (۵۰۰۰) کی تعداد میں طبع ہوا. طبع پنجم ذی القعدۃ ۱۳۹۴ھ مطابق دسمبر ۱۹۷۴ع میں سات ہزار (۷۰۰۰) کی تعداد میں طبع ہوا. طبع چہارم صفر ۱۳۹۴ھ مطابق مارچ ۱۹۷۴ع میں آٹھ ہزار (۸۰۰۰) کی تعداد میں طبع ہوا. طبع سوم جمادی الاولی ۱۳۹۳ھ مطابق جون ۱۹۷۳ع میں چار ہزار (۴۰۰۰) طبع دوم رمضان ۱۳۹۱ھ مطابق اکتوبر ۱۹۷۱ع میں پانچ ہزار (۵۰۰۰) کی تعداد میں طبع ہوا. طبع اول شعبان ۱۳۹۱ھ مطابق ستمبر ۱۹۷۱ع میں تین ہزار (۳۰۰۰) کی تعداد میں طبع ہوا. موجودہ طبع ششم کا ہدیہ اڑتیس روپے ہے.

۶ — جلد ششم کے کل صفحات کی تعداد چھ سو پچپن (۶۵۵) ہے. ستر (۷۰) صفحات پر مشتمل فہرست موضوعات ہے. سورۃ التحریم سے سورۃ الناس

Marfat.com

تک کا ترجمہ اور تفسیر ہے۔ اللہ والا پرنٹرز لاہور کے مطبعہ میں سید حسین فاروق مودودی نے طبع کروایا۔ باہتمام چودھری بشیر احمد خاں ادارۂ ترجمان القرآن لاہور نے نشر کیا۔ کتابت محمد یوسف اور محمد داؤد گیلانی کی ہے۔ یہ طبع پنجم ہے جو رجب ۱۳۹۵ھ مطابق اگست ۱۹۷۵ع میں دس ہزار (۱۰۰۰۰) کی تعداد میں طبع ہوئی۔ طبع چہارم شعبان ۱۳۹۴ھ مطابق ستمبر ۱۹۷۴ع میں دس ہزار (۱۰۰۰۰) کی تعداد میں طبع ہوئی۔ طبع سوم رجب ۱۳۹۳ھ مطابق اگست ۱۹۷۳ع میں پانچ ہزار (۵۰۰۰) کی تعداد میں طبع ہوئی طبع دوم جمادی الاولی ۱۳۹۳ھ مطابق جون ۱۹۷۳ع میں پانچ ہزار (۵۰۰۰) کی تعداد میں اور طبع اول رمضان ۱۳۹۲ھ مطابق اکتوبر ۱۹۷۲ع میں سات ہزار (۷۰۰۰) کی تعداد میں طبع ہوئی۔ موجودہ طبع پنجم ہدیہ اڑتیس روپے ہے۔

تفہیم القرآن کا انگریزی ترجمہ چودھری محمد اکبر ایم۔ اے۔ مراد پور سیالکوٹ نے کیا۔ تفہیم القرآن کا پشتو ترجمہ مولانا فضل داؤد نے پندرہ پاروں تک کیا۔ بقیہ پاروں کا ترجمہ مولانا گل رحیم نے کیا۔ غرض مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے جو مہم ۱۹۴۲ع میں شروع کی تھی آخرکار طبع ہوکر ۱۹۷۵ع میں اس کی تکمیل ہوئی۔

Marfat.com

(۱٦) القرآن الحکیم مع ترجمہ وتفسیر
از
مولانا عبد الماجد دریابادی

"الحمد للہ وحدہ. اللہ تعالی کے کلام کو پوری طرح سمجھنا اور پھر دوسروں کو سمجھانا اور اسے سمجھانے کا حق ادا کردینا، یہ بڑے عارفوں اور کاملوں کے بس کی چیز نہیں." [1]

مندرجہ بالا الفاظ کے ساتھ مولانا عبد الماجد دریابادی اپنے ترجمہ وتفسیر قرآن کا دیباچہ شروع کرتے ہیں.

مولانا عبد الماجد کا بہت جامع اور ضخیم ترجمہ وتفسیر قرآن انگریزی میں بھی ہے ناچیز کی نجی لائبریری میں اس کی دونوں جلدیں موجود ہیں اور ان سے کافی استفادہ کیا ہے. اس ترجمہ کا ذکر اسلئے کیا کہ عموما لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مولانا نے پہلے اردو ترجمہ اور تفسیر کیا اور پھر انگریزی کی طرف متوجہ ہوئے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے. مولانا دور انگریزی کے ایم. اے. تھے انگریزی زبان پر پورا ملکہ تھا. نیشنل هیرالڈ اور اسٹیٹ مین میں ان کے مضامین چھپا کرتے تھے. انہوں نے پہلے تو انگریزی میں بہت عمدہ ترجمہ کیا ہے اور تفسیر بھی لکھی ہے اس کے بعد انہوں نے اردو ترجمہ اور تفسیر کا کام شروع کیا. ان کا شمار اردو کے ادیبوں اور صحافیوں میں ہوتا ہے.

۱۔ دیباچہ ترجمہ وتفسیر مولانا عبد الماجد دریابادی، مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ء، تاج کمپنی کراچی

Marfat.com

بمقام دریاباد، بارہ بنکی اردو ترجمہ دوشنبہ ۱۸ رجب ۱۳۶۳ھ مطابق ۲۰ جولائی ۱۹۴۴ع میں مکمل ہوا۔ اس وقت ان کی عمر تقریباً اکاون (۵۱) سال بحساب شمسی تھی۔ یوم دوشنبہ ۱۰ جمادی الاول ۱۳۶۷ھ مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۴۸ع ترجمہ وتفسیر کی نظر ثانی سے فراغت پائی۔ نظر ثالث کی تاریخ یک شنبہ ۴ ذی الحجہ ۱۳۶۹ھ مطابق ۱۶ ستمبر ۱۹۵۰ع ہے۔

اگر یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ اس تفسیر میں عربی اور اہم اردو تفاسیر کا جوہر ہے۔ ترجمہ میں فصاحت، متانت، ادبیت، علمیت سب اس تناسق، تناسب اور سلیقہ سے مرتب ہے کہ سخت سے سخت ناقد بھی مشکل سے کوئی جھول یا لغزش تلاش کرسکے۔ اس مقام پر ناچیز کو مولانا عبدالماجد دریابادی کے وہ ملحوظات یاد آرہے ہیں جو انہوں نے مولانا محمود الحسن کے ترجمہ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا تھا۔ مولانا عبدالماجد دریابادی لکھتے ہیں:

"خدا کے الفاظ کو جب کبھی انسان اپنی عبارت میں ادا کرے گا تو معنی ومفہوم کے کچھ نہ کچھ پہلو یقیناً نظر انداز ہو جائیں گے۔ تمام معانی اور مطالب کی جامعیت محض قرآن ہی کا اعجاز ہے اور اس اعتبار سے اس کی ہر شرح، ہر تفسیر، ہر ترجمہ کا ناقص رہ جانا ناگزیر ہے۔ تاہم خدائے کریم اپنے فضل وکرم سے اپنے بعض بندوں کا شرح صدر فہم قرآنی کے لئے کردیتا ہے اور ان کے قلوب میں ایک ایسا ملکۂ راسخہ پیدا کردیتا ہے جس سے وہ معانی ومطالب قرآنی کی بہت ہی گہرائیوں تک پہنچ جاتے ہیں اور اپنے ہم جنسوں کو قرآن فہمی میں بہت کچھ مدد دے سکتے ہیں۔"

مندرجہ بالا عبارت مولانا عبدالماجد دریابادی نے اپنے ترجمہ قرآن سے بہت پہلے لکھی تھی جیسے کہ بیان ہوا، مولانا محمود الحسن کے بارے میں لکھی تھی۔ آج

Marfat.com

خود مولانا کے لئے کہی جاسکتی ہے۔

مولانا نے ترجمہ وتفسیر لکھتے وقت جن کتابوں کی مدد لی ان میں عربی تفسیریں فارسی ترجمے وتفسیریں اور کچھ اردو تفسیر اس کے علاوہ لغات شامل ہیں۔ قا ذکر عربی تفسیروں میں تنویر المقیاس از ابن عباس، جامع البیان از ابن جریر طبری تفسیر الکشاف از زمخشری مفاتیح الغیب از فخر الدین رازی، تفسیر قرطبی، تفسیر ا کثیر، مدارک التنزیل از النسفی، تفسیر بیضاوی، تفسیر ابن حیان اور تفسیر رو المعانی از آلوسی ہیں۔ لغات میں مفردات از راغب، لسان العرب از بلگرامی ا تاج العروس سے استفادہ کیا۔ اس کے علاوہ الاتقان از جلال الدین السیوطی، احک القرآن از ابن عربی اور القرطین از ابن قتیبہ سے کافی مدد لی۔ فارسی اور اردو ترا اور تفاسیر میں فتح الرحمن از شاہ ولی اللہ، خلاصۃ التفاسیراز فتح محمد تائب، تفس مظہری از قاضی ثناء اللہ پانی پتی، مواہب الرحمن از مولانا امیر علی ملیح آبادی، تفس فتح المنان از مولانا عبد الحق حقانی، تفسیر ثنائی از مولانا ثناء اللہ امرتسری، تف بیان القرآن از مولوی محمد علی ایم۔ اے۔ اور حواشی تفسیر از مولانا شبیر احم عثمانی دیوبندی پیش نظر تھیں۔ ایک نکتہ قابل ذکر ہے جس طرح مولانا محمود الح نے لکھا ہے کہ ان کا ترجمہ مولانا شاہ عبد القادر کے ترجمے سے مطابقت رک ہے اسی طرح مولانا عبد الماجد دریابادی فرماتے ہیں:

"اس تفسیر کے اردو ترجمہ کا جہاں تک تعلق ہے یہ پچھتر فیصدی حکیم الا مولانا اشرف علی تھانوی کی نقل ہے۔"[۱]

"حکیم الامت کی تفسیر بیان القرآن ہے۔ علوم ومعارف سے لبریز یہ تفسیر اردو

۱ ۔ دیباچہ ترجمہ وتفسیر عبد الماجد دریابادی، مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ع
تاج کمپنی کراچی

Marfat.com

اپنی نظیر آپ ہے۔ سب سے زیادہ اخذ واستفادہ اسی سے کیا گیا ہے۔[1]

ناچیز کو مولانا اشرف علی سے بڑی عقیدت ہے۔ جس طرح عربی میں علامہ جلال الدین السیوطی کی چھ سو (۶۰۰) سے زیادہ تصانیف ہیں اسی طرح مولانا اشرف علی کی بھی بے شمار تصانیف میں وہ تصوف کے بھی اعلیٰ مقام پر تھے۔ ہزاروں لاکھوں لوگ ان کے معتقدین میں سے ہیں۔ مولانا عبدالماجد نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور وہی ان کے روحانی مرشد تھے لیکن زباندانی کے معیار اور محاسن اور معنوی خوبیوں اور دقیقہ سنجیوں کو دیکھ کر انصاف سے تو یہ کہنا پڑتا ہے کہ مولانا عبدالماجد کا ترجمہ اور تفسیر اپنے استاد کے ترجمے پر سبقت لے گیا ہے۔ اس کی خاص وجہ مولانا عبدالماجد کی ادبی زبان اور علوم حدیثہ پر جامع نظر بھی ہے۔ دونوں ترجموں کے درمیان کوئی چالیس پچاس سال کا طویل عرصہ ہے۔ دونوں عالموں کے کسب علوم میں جو تفاوت تھا وہ ان کے طرز فکر اور تعبیر شعور اور اسلوب زبان پر اثر انداز ہے۔ دونوں مترجمین کے ترجمے درج ذیل ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ وَأُوْلِي ٱلۡأَمۡرِ مِنكُمۡۖ فَإِن تَنَٰزَعۡتُمۡ فِي شَيۡءٖ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ إِن كُنتُمۡ تُؤۡمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأٓخِرِۚ ذَٰلِكَ خَيۡرٞ وَأَحۡسَنُ تَأۡوِيلًا ﴿٥٩﴾[2]

ترجمہ: مولانا اشرف علی تھانوی۔

اے ایمان والو! تم اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو اور تم میں جو لوگ اہل حکومت ہیں ان کا بھی پھر اگر کسی امر میں تم باہم اختلاف کرنے لگو

۱ - دیباچہ ترجمہ وتفسیر عبدالماجد دریابادی، مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ء، تاج کمپنی کراچی
۲ - سورۃ نساء ۵۹

Marfat.com

تو اس امر کو اللہ اور اس کے رسول کے حوالے کردیا کرو اگر تم اللہ اور یوم قیامت پر ایمان رکھتے ہو، یہ امور سب بہتر ہیں اور ان کا انجام خوشتر ہے۔

ترجمہ: مولانا عبد الماجد دریابادی۔
اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے میں سے اہل اختیار کی اطاعت کرو پھر اگر تم میں باہم اختلاف ہوجائے کسی چیز میں تو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا لیا کرو اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو، یہی بہتر اور انجام کے لحاظ سے خوشتر ہے۔

ایک خاص بات جو مولانا اشرف علی تھانوی کے ترجمے کو مولانا عبد الماجد دریابادی کے ترجمہ پر فوقیت وامتیاز عطا کرتی ہے وہ ہے مولانا اشرف علی کے ترجمے کی عام فہمی اور سلاست۔ وہ عوام کے ذہن ودل تک پہنچ سکتے ہیں جب کہ مولانا عبد الماجد دریابادی تعلیم یافتہ لوگوں کے دلوں میں گھر کرلیتے ہیں۔ مولانا عبد الماجد کا مقام ادبی اور علمی حلقہ میں بہت بلند ہے۔

یہ تفسیر پہلی بار تاج کمپنی کراچی نے اگست ۱۹۵۲ع میں طبع کی۔ ناچیز کے پاس یہ نسخہ ہے۔ ضخامت ایک ہزار دو سو سولہ (۱۲۱٦) صفحات، طول گیارہ انچ اور عرض آٹھ انچ ہے۔ کاغذ ولایتی نفیس اور جلد بہت خوبصورت اور مضبوط۔ ہر صفحہ پر تقریبا ساڑھے پانچ انچ طویل اور ساڑھے تین انچ عریض مربع میں سبز زمین پر قرآنی متن اور ترجمہ ہے۔ مربع کے اطراف سبز رنگ خوب صورت بیل بوٹوں کی کاریاں ہیں۔ اس میں نو سطروں میں قرآنی عربی متن ہے۔ تحت السطور اردو ترجمہ ہے حواشی پر جوکہ چاروں طرف چار چار انچ کے ہیں تفسیر ماجدی طبع ہے۔

غالباً ایک نیا ایڈیشن صدق بک ایجنسی، کچہری روڈ لکھنؤ نے سلسلہ وار شائع کیا ہے

Marfat.com

﴿۱۷﴾ ترجمہ کشف الرحمن مع تیسیر القرآن وتسہیل القرآن

از

مولانا احمد سعید دہلوی

بیسویں صدی کے وسط کے تراجم میں قابل ذکر ترجمہ ، کشف الرحمان مع تیسیر القرآن وتسہیل القرآن، ہے۔

یہ مولانا احمد سعید کی اٹھارہ سالہ جد وجہد وغور وفکر کا نتیجہ ہے۔ مولانا کی قرآن فہمی کے علاوہ ان کے زور خطابت اور اردو زبان پر مکمل دسترس نے اس ترجمے کو بہت حسن وجمال اور اثر بخشا ہے۔ بیک وقت مولانا اہل زبان وعالم ومفکر تھے لہذا ان کے ترجمے کا عمدہ ہونا امر طبیعی ہے۔ زبان کی روانی اور فصاحت کا نمونہ ملاحظہ ہو۔ ترجمہ درج ہے:

مَّآ أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ ٱللَّهِ وَمَآ أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ وَأَرْسَلْنَٰكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًا ﴿٧٩﴾ مَّن يُطِعِ ٱلرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ ٱللَّهَ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَآ أَرْسَلْنَٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ﴿٨٠﴾ [1]

ترجمہ: اے انسان تجھ کو جو بھلائی پیش آتی ہے تو وہ اللہ تعالی کی جانب یعنی اس کے فضل سے ہوتی ہے اور جو مصیبت تجھ پر آتی ہے وہ خود تیری بدولت یعنی تیرے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے اور اے محمد ہم نے سب لوگوں کے لئے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اور اس بات پر اللہ تعالی کی گواہی کافی ہے۔

۱- سورۃ النساء ۷۹، ۸۰

Marfat.com

جس شخص نے رسول کی اطاعت کی تو بلا شبہ اس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی اور جس نے روگردانی کی تو بہرحال ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔[۱]

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ﴿۱﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلٰهَا ﴿۲﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا جَلّٰهَا ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰهَا ﴿۴﴾ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنٰهَا ﴿۵﴾ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ﴿۶﴾ وَنَفْسٍ وَمَا سَوّٰهَا ﴿۷﴾ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوٰهَا ﴿۸﴾ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ﴿۹﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ﴿۱۰﴾[۱]

ترجمہ:

قسم ہے آفتاب کی اور اس کی روشنی کی۔ اور قسم ہے چاند کی جب وہ آفتاب کے پیچھے آئے اور قسم ہے دن کی جب وہ آفتاب کو خوب نمایاں کردے اور رات کی قسم جب وہ آفتاب کو چھپالے اور قسم ہے زمین کی اور اس کی جس نے اسے بچھایا۔ اور قسم ہے انسانی جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا پھر اس کی بدکرداری اور اس کو اس کی پرہیزگاری سے آگاہ کیا کہ بے شک وہ شخص مراد کو پہنچا جس نے اس نفس کو پاک رکھا اور وہ شخص نامراد ہوا جس نے اس نفس کو گناہوں میں دبادیا۔[۱]

ترجمہ کشف الرحمن کا نسخہ جو اس وقت میرے سامنے ہے وہ دو جلدوں میں ہے۔ اس کا طول گیارہ انچ اور اس کا عرض سات انچ ہے۔ پہلی جلد میں چار سو بیاسی (۴۸۲) صفحات اور دوسری جلد میں پانچ سو (۵۰۰) صفحات میں۔ حنائی زمین پر خوب صورت خط میں قرآنی عربی نص ہے، اس کے تحت ترجمہ ہے۔ حاشیہ پر پہلے تو مختصر تفسیر ہے جس کا نام "تیسیر" ہے۔ اس کے بعد مفصل تفسیر ہے جس کا نام "تسہیل" ہے۔ ہر صفحے کے حاشیے میں "تسہیل

۱ - سورة الشمس ۱ - ۱۰

Marfat.com

القرآن » کی کچھ سطریں لکھنے کے بعد تحریر ہے ، باقی ضمیمہ میں ، چند صفحوں کے بعد چند صفحات پر مشتمل ضمیمے ھیں . یہ طریقہ قاری کے لئے بہت تکلیف دہ اور وقت طلب ھے . نیز اس طریقہ سے ترجمہ « تیسیر » اور « تسہیل » سب کا تسلسل اور ربط ٹوٹ جاتا ھے . چھاپنے والوں کو اس سے بہتر طریقہ استعمال کرنا چاہئے تھا . زیر بحث ایڈیشن ۱۹۸۱ع کا چھپا ہوا ھے . ناشر مکتبہ رشیدیہ ، کراچی ھے .

تفسیر سورۃ « الفلق » کے آخر میں لکھا ھے :

« اس منزل کی تیسیر پر نظر ثانی کی گئی جس سے ۸ شوال ۱۳۷۵ھ اور ۱۹ مئی ۱۹۵۶ع ہفتہ کے روز فارغ ہوا . الحمد للہ علی احسانہ احمد سعید کان اللہ لہ . »

مذکورہ ایڈیشن سے قبل یہ ترجمہ مؤتمر المصنفین نے ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۲ع میں شائع کیا تھا .

مولانا احمد سعید دہلوی نے ترجمہ « کشف الرحمان » اور « تفسیر تیسیر » اور « تفسیر تسہیل » کے لئے جن تفاسیر کی مدد لی ھے ان کے نام ترجمہ کے سرورق پر لکھے میں جو یہاں درج کئے گئے ھیں :

جلالین ، روح البیان ، تفسیر کبیر ، تفسیر مظہری ، مدارک ، خازن ، ابن کثیر ، فتح البیان ، بیضاوی ، کشاف ، تفسیر ابن جریر ، بیان القرآن ، تفسیر حسینی ، اعظم التفاسیر ، تفسیر در منثور ، جامع التفاسیر .

ترجمہ اور تفسیر کو پڑھنے سے اندازہ ہوتا ھے کہ مولانا نے مندرجہ بالا تفاسیر کے علاوہ کئی دوسری تفاسیر کا مطالعہ کیا ھے اور حوالہ بھی موجود ھے .

ترجمہ کے سرورق پر لکھا ہوا ھے کہ اس ترجمہ اور تفسیر کو مولانا محمد کفایت اللہ

Marfat.com

کی سرپرستی اور نگرانی حاصل ہے۔

ترجمہ «کشف الرحمان» اور تفسیر «تیسیر القرآن» اور «تسہیل القرآن» کے بلوے میں چند آراء درج ہیں۔

مولانا قاری محمد طیب مہتمم دار العلوم دیوبند کی رائے:
«مولانا ممدوح نے قرآن دانی کے سلسلہ میں تو مسائل ووقائع کا ذخیرہ لے کر اور قرآن بیانی کے دائرہ میں ادبیت وقدرت کلام کا سرمایہ لے کر جب ترجمہ قرآن شروع فرمایا تو حقیقتاً وہ اپنی مثال آپ اور اپنی افادی حیثیت میں ایک ممتاز ترجمہ ثابت ہوا۔ زبان شیریں اور سلیس، ادائے مطلب کے لئے عنوان بلیغ، مسلک سلف کے تحفظ کے لئے احتیاط کامل، ایمائے واقعات کے لئے اشارات لطیف اور مضمرات کے اظہار کے لئے جامع ومختصر الفاظ یعنی مرادات خداوندی کو آپ نے بلیغ ترین اردو کے سانچے میں ڈھالنے کی مبارک سعی فرمائی ہے۔ پس یہ ترجمہ ایک طرف یسرنا القرآن کا پورا پورا مصداق ہے اور ایک طرف مخاطبوں کی ملکی ذہنیت کی رعایت کی وجہ سے دعوت إلی اللہ کی حکمت وموعظت کا عمدہ نمونہ ہے۔ اس لئے امید واثق ہے کہ اسی دور کے لئے یہ شگفتہ ترجمہ انشاء اللہ بہر نہج نافع اور دل پذیر ہوگا۔»

مولانا سید حسین احمد مدنی، صدر مدرس دار العلوم دیوبند وصدر جمیعت علمائے ہند کی رائے:
«کسی کتاب کی مقبولیت وافادیت کے لئے سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا نام سند اور ضمانت ہے۔ یقیناً موصوف کی یہ تفسیر شستہ زبان، عام فہم طرز ادا اور اپنی خصوصیات کے اعتبار سے نہایت قابل قدر ہے اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔»

مولانا حافظ سید حمید، امام جامع مسجد، دہلی کی رائے:

Marfat.com

«علامہ مفسر نے اس ترجمہ اور تفسیر کی تالیف میں بہت بڑی محنت اٹھائی ھے اور بڑی بڑی معتبر کتابوں کی زمانہ دراز تک ورق گردانی کرکے یہ ذخیرہ جمع کیا ھے اور اس کو ایسے طریقہ پر مرتب کیا ھے کہ ہر طبقہ کے لوگ اس سے مستفید ہوسکیں. یہ اہل علم کے لئے بھی مفید ھے اور عوام کے لئے بھی. بڑی خوبی اس میں یہ ھے کہ زبان کو آسان اور سہل کرنے کے ساتھ ساتھ سلفِ صالحین کے مسلک کو بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیا اور زبان کی شگفتگی کو بھی برقرار رکھا.»

مولانا مفتی سید مہدی حسن، مفتی دار العلوم دیوبند کی رائے:

آج ان کی تفسیر عام فہم سامنے ھے. دور حاضر کی ضرورتوں کا لحاظ کرتے ہوئے آپ نے سلیس عام فہم مطلب خیز اردو زبان میں قرآن عزیز کا ترجمہ کیا اور اس کے ساتھ ہی اس ترجمہ کی مختصر تفسیر اور اس کی مفصل تفسیر کی جو «تیسیر القرآن» اور «تسہیل القرآن» کے نام سے معنون ھے. میں نے اس عام فہم تفسیر کے بعض اجزاء سورۃ «یونس»، سورۃ «یوسف»، سورۃ «بنی اسرائیل»، سورۃ «کہف»، سورۃ «مریم»، سورۃ «انبیاء» اور سورۃ «حج» کا مطالعہ کیا. اس کے مطالعہ سے جو نشاط وسرور پیدا ہوا اس کی کیفیت سپرد قلم نہیں ہوسکتی. زبان کے اعتبار سے اتنا کہہ سکتا ہوں:

تم نے جادوگر اسے کیوں کہہ دیا
دهلوی ھے داغ بنگالی نہیں

دلی کی ٹکسالی زبان میں قرآنِ عزیز کے مضامین کو دنیا کے سامنے پیش کردیا تاکہ کسی کو عذر عدم فہم قرآن پیش کرنے کی نوبت نہ آئے. اس عام فہم تفسیر کے متعلق یہ کہنا بےجا نہ ہوگا:

در سخن مخفی منم چوں بوئے گل در برگِ گل
میل دیدن ہر کہ دارد در سخن بیند مرا

Marfat.com

جس کی زبان سلیس وشیریں جو ادائے مطالب میں جامع جس میں مسلک سلف کا پورا پورا لحاظ ، مخاطبین کے ذہنوں کی رعایت ، واقعات کی طرف لطیف اشارے ، منشاء قرآن کے اظہار کا حامل وغیرہ امور میں ایک ممتاز درجہ تفسیر ہے جس کی عرصہ سے تمنا تھی جو آج پوری ہوئی ۰

مولانا عبد الوہاب آروی ، صدر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس ، دہلی کی رائے :

• حضرت العلام مولانا احمد سعید صاحب سحبان الہند کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے . ملی خدمات کے سلسلے میں آپ کے کارنامے روز روشن کی طرح عیاں ہیں ، ان ہی میں سے آپ کا ایک عظیم الشان علمی اور تبلیغی کارنامہ قرآن پاک کا تفسیری سلسلہ ہے . انداز فکر سلفی ہے . میں سمجھتا ہوں کہ اردوداں طبقہ (عوام وخواص) مولانا کی اس تفسیر کی موجودگی میں کسی دوسرے ترجمہ اور تفسیر کی ضرورت محسوس نہیں کرے گا اور یہ محض اللہ تعالی کے فضل اور اس کے بعد مولانا کے تبحر علمی اور علوم قرآنیہ سے شغف کا نتیجہ ہے ۰

مولانا فخرالدین ، شیخ الحدیث ، دیوبند کی رائے :

• حضرت مولانا علیہ الرحمہ کا نام کسی تصنیف پر آجانے کے بعد زبان وبیان کے سلسلہ میں ہرگز دو رائیں نہیں ہوسکتیں . حضرت مولانا علیہ الرحمہ دلی کی ٹکسالی زبان اور محاورات کے ماہر تھے اور اسی باعث انہیں سیکڑوں زبان دان ہم عصر کے درمیان سحبان الہند کا خطاب ملا . حضرت مولانا کا یہ مخصوص طرز تحریر قرآن کریم کے ترجمہ میں بھی صاف نظر آتا ہے لیکن ایک دوسری خصوصیت جس سے میں کافی حد تک متاثر ہوا ہوں یہ ہے کہ تفسیر قرآن کے سلسلے میں حضرت مولانا علیہ الرحمہ نے جس روش کو اپنایا ہے وہ ان کے مخصوص نکتہ آفری طرز بیان کے ساتھ عالمانہ ہے . معلوم ہوتا ہے کہ ایک طرف مولانا کی

Marfat.com

نظر قرآن کریم کی سابق تفاسیر پر بہت گہری ہے اور دوسری طرف وہ دور حاضر کے تقاضوں اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ کی ذہنی خلجان سے پوری طرح واقف ہیں اور انہوں نے تفسیر قرآن میں ان دونوں چیزوں کا کامیاب امتزاج پیش فرمایا ہے۔"

مولانا محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل، سورت کی رائے:

"حضرت مولانا کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ رب العزت نے آپ کی زبان وقلم میں جو جادو بیانی وشیریں مقالی مرحمت فرمائی تھی اس کا جواب نہیں۔ اس بارے میں حضرت یکتا وبے مثال تھے۔ آپ نے برسوں کی کاوش وجانفشانی کے بعد جو تفسیر تیار کی وہ موجودہ دور کے زبان محاورات کو دیکھتے ہوئے گرانمایہ تفسیر ہے کیونکہ آپ کی شیریں بیانی اور علمی تحقیق نے اس کی افادیت میں چار چاند لگادیئے ہیں۔"

مولانا مفتی حافظ محمد حافظ صالح، خطیب سورتی جامع مسجد، رنگون کی رائے:

"حضرت مولانا احمد سعید صاحب قدس سرہ کے علم وفضل اور سیاست دانی اور عجیب وغریب حافظہ سے عالم اسلامی کے علاوہ دوسری قومیں بھی واقف ہیں۔ بنا بریں کسی مزید تعارف کے محتاج نہیں اور ترجمہ وتفسیر کے متعلق کچھ کہنا آفتاب کو چراغ دکھانا ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ معارف قرآنیہ کو اردو زبان میں اس خوبی، خوشنوائی، شگفتگی، متانت، سلاست، فصاحت اور بلاغت کے ساتھ منصۂ شہود پر لانا حضرت مولانا مرحوم ہی کا حصہ تھا۔"

مولانا احتشام الحق تھانوی کی رائے:

"واعظ خوش بیان سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید کا عام فہم ترجمہ قرآن اور اردو تفسیر کے چیدہ چیدہ حصے میری نظر سے گزرے۔ در حقیقت مولانا نے اپنی قادر الکلامی اور زبان دانی کی قدرتی صلاحیتیں اس ترجمہ پر اس خوبی کے

Marfat.com

ساتھ صرف کی ہیں کہ ترجمہ میں جاذبیت پیدا ہوگئی اور اصل مفہوم بھی اپنے محور سے نہ ہٹ سکا۔ اگر اس ترجمہ میں چند امتیازی خصوصیتیں نہ ہوتیں تو حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے ترجموں اور تفسیروں کے ہوتے ہوئے اس جدید ترجمہ کی کوئی ضرورت بھی نہ تھی۔"

مولانا سید اعزاز علی شیخ الحدیث والادب دار العلوم، دیو بند کی رائے:

"تفسیر وترجمہ اختصار اور تھوڑی سی تفصیل کے ساتھ اس قدر جامع ہے کہ بہت سے شبہات جو کہ آج کل آیات قرآنیہ کے متعلق کئے جاتے ہیں ترجمہ ہی سے دور ہوجاتے ہیں اور تفسیر دیکھنے کے بعد تو کوئی شبہہ باقی ہی نہیں رہتا ہے اس لئے میرے نزدیک یہ تفسیریں نہ صرف اردو داں طبقے کے لئے ضروری اور مفید ہیں بلکہ طلباء اور علماء بھی ان سے مستغنی نہیں ہیں۔"

مولانا عبد الصمد رحمانی نائب امیر شریعت، صوبہ بہار کی رائے:

"بحمد اللہ آج قرآن مجید کا ایسا اردو ترجمہ برسوں کی محنت کے بعد عام مسلمانوں کے لئے وجود میں آ گیا جو موجودہ زبان میں تمام موجودہ اردو ترجموں سے زیادہ آسان، زیادہ سہل اور زیادہ عام فہم اور زیادہ شگفتہ زبان میں اور سلف صالحین کے مسلک کے موافق ہے۔"

مولانا احمد سعید دہلوی اپنے زندگی کے آخر لمحات تک اس ترجمے اور تفسیر کا کام کرتے رہے۔ اپنے خلف کے لئے انہوں نے ایک معیاری ترجمہ اور تفسیر بطور یادگار چھوڑا ہے۔

Marfat.com

باب یازدہم

چند ممتاز و معروف مترجمین قرآن حکیم
کا تذکرہ

Marfat.com

باب یازدهم

چند ممتاز و معروف مترجمین

۱ — مولانا شاہ رفیع الدین بن ولی اللہ دہلوی

۲ — مولانا شاہ عبد القادر بن ولی اللہ دہلوی

۳ — سر سید احمد خاں

۴ — مولانا ثناء اللہ امرتسری

۵ — نواب صدیق حسن خاں

۶ — مولانا سید امیر علی ملیح آبادی

۷ — مولوی نذیر احمد

۸ — مولانا محمود الحسن دیوبندی شیخ الہند

۹ — مولانا اشرف علی تھانوی

۱۰— مولانا احمد رضا خاں بریلوی

۱۱— مولانا محمد بن ابراہیم جونا گڑھی

۱۲— مولانا ابوالکلام آزاد

۱۳— مولانا ابوالاعلیٰ مودودی

۱۴— مولانا عبد الماجد دریابادی

Marfat.com

(۱) مولانا شاہ رفیع الدین

نقطۂ پرکارِ حق مردِ خدا کا یقیں
اور یہ عالم تمام وہم و طلسم و مجاز

شاہ رفیع الدین بن شاہ ولی اللہ ۱۱۶۳ھ مطابق ۱۷۴۹ء میں پیدا ہوئے۔ نسبت چونتیس (۳۴) پشت کے واسطے سے امیر المومنین عمر بن الخطاب تک پہنچتا ہے۔ شجرہ درج ذیل ہے۔

"شاہ رفیع الدین بن شاہ ولی اللہ بن شاہ عبدالرحیم بن وجیہ الدین شہید بن معظم بن منصور بن احمد بن محمود بن قوام الدین عرف قاضی قوازن بن قاضی قاسم بن کبیر عرف قاضی بدھا بن عبدالملک بن قطب الدین بن کمال الدین بن شمس الدین المفتی عرف قاضی پران بن شیر ملک بن عطا ملک بن ابو الفتح ملک بن عمرو الحاکم بن عادل ملک بن فاروق بن جرجیس بن احمد بن محمد شہریار بن عثمان بن ماہان بن ھمایون بن قریش بن سلیمان بن عفان بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب"[1]

شاہ رفیع الدین کے بڑے بھائی کا نام شاہ عبدالعزیز تھا جنہوں نے "فتح العزیز" کے نام سے قرآن کریم کی ایک معیاری تفسیر وترجمہ فارسی میں لکھا جو نامکمل ہے۔ شاہ رفیع الدین کے چھوٹے بھائی شاہ عبدالقادر ان سے چار سال چھوٹے تھے اور ان کی معروف تفسیر وترجمہ "موضح قرآن" اسلامی ادب اور اردو ادب کا عظیم کارنامہ ہے۔ ان کے والد شاہ ولی اللہ نے ۱۱۵۰ھ مطابق ۱۷۳۷ء میں

۱۔ مجموعہ کمالات عزیزی، صفحہ ۴

Marfat.com

قرآن حکیم کا فارسی ترجمہ "فتح الرحمن" تالیف فرمایا۔ اس تمہید کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہے کہ شاہ رفیع الدین ایک ایسے خاندان کے چشم وچراغ تھے جس کا ہر فرد عالم دین اور مجاہد علم تھا۔ شاہ رفیع الدین نے حدیث اور دیگر علوم دینیہ کی سند اپنے والد سے حاصل کی۔

شاہ رفیع الدین بھی درس وتدریس میں ہمیشہ مشغول رہتے تھے۔ ان کے تلامیذ اور معتقدین کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ ان کے شاگردوں میں سید نجف علی المعروف بفوجدار تھے۔ ان کو اپنے استاد شاہ رفیع الدین محدث دہلوی سے بڑی عقیدت تھی۔ اس شاگرد نے شاہ رفیع الدین کے درس ترجمہ لفظی قرآن حکیم کو قلمبند کیا۔ اس کے بعد اپنے استاد شاہ رفیع الدین کی خدمت میں پیش کرکے ان سے اصلاح لی۔ اس طرح "تفسیر رفیعی" وجود میں آئی۔ در اصل یہ قرآن حکیم کا لفظی بلکہ حرفی ترجمہ ہے۔ ہر لفظ کے نیچے اس کا اردو مترادف ترجمہ لکھا ہوا ہے۔ گو آج کل کے ادبا وتبصرہ نگار اس ترجمہ پر سخت نکتہ چینی کرتے ہیں جس کی تفصیل "تفسیر رفیعی" کے تبصرہ میں ناچیز نے قلمبند کی ہے۔ یہاں بھی یہ لکھنا برمحل ہوگا کہ شاہ رفیع الدین کا لفظی ترجمہ محققین اور باحثین کے لئے ایک قرآن اور عربی کا مستند مصدر اور مرجع ہے۔ یہ بیک وقت لغات قرآن اور ترجمۂ قرآن کا کام دیتا ہے جس سے محقق کو ہر لفظ اور ہر حرف کا صحیح مطلب معلوم ہو جاتا ہے جس کو وہ اپنے افکار وعقائد اور خیالات کے مطابق ڈھال کر مکمل شکل دے سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شاہ رفیع الدین کا ترجمہ شاہ عبد القادر کے "موضح قرآن" کے موجود ہونے کے باوجود لکھا گیا۔ اس کا مقصد "موضح قرآن" سے مختلف ہے۔ اس کا انداز "موضح قرآن" سے جدا ہے "تفسیر رفیعی" اور "موضح قرآن" کے اسلوب اور مقاصد کا فرق ان کے مطالعہ کے بعد واضح ہو جاتا ہے۔ اول الذکر لفظی ترجمہ ہے اور آخر الذکر بامحاورہ

Marfat.com

اور معنی خیز۔

"شاہ رفیع الدین علوم دینیہ اور فنون عقلیہ میں مرجع ارباب استعداد تھے۔ چونکہ آخری عمر میں جناب شاہ عبدالعزیز کو کبر سنی نے بالکل ضعیف کردیا تھا اس لئے تدریس کا سلسلہ آپ ہی کی مقدس ذات سے وابستہ تھا۔ دور دراز کے شہروں سے جو زبردست فضلاء یہاں آآکر آپ کی قدم بوسی کا شرف حاصل کرتے باوجود یہ کہ فضل وکمال کی سند حاصل کئے ہوتے پھر بھی آپ کا تبحر علمی دیکھ کر عش عش کر اٹھتے۔ دیار ہند کے تمام علمی اور مشہور فضلاء آپ ہی کے مستفیضوں اور خوشہ چینوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ آپ کو ہر فن کے ساتھ اعلیٰ مناسبت تھی۔ طلبہ کی تدریس کی وجہ سے تصنیف وتالیف کے لئے آپ کو بہت کم وقت ملتا تھا پھر بھی آپ نے کئی مفید کتابیں تصنیف کیں۔ عربی میں پر معنی اور دلچسپ نظم ونثر کے مضامین لکھے اور قرآن شریف کا لفظی ترجمہ کر کے عام خلائق کو مستفیض فرمایا۔ آپ نہایت اعلیٰ پایہ کے محقق تھے۔ آپ کی بہت سی عمدہ تالیفات میں جن میں بہت مشکل اور مخفی امور پر بحث کی ہے۔ ان میں تھوڑے کلمات میں بہت سے مسائل جمع کئے ہیں۔"[1]

شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کا ۱۲۳۳ھ مطابق ۱۸۱۷ء میں بعمر اڑسٹھ سال بحساب شمسی انتقال ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

فرشتہ موت کا چھوتا ہے گو بدن تیرا
ترے وجود کے مرکز سے دور رہتا ہے

---

۱ ـ تاریخ اہل حدیث از مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی۔ مکتبہ التوحید، جامعہ نگر، دہلی ۱۹۸۳ء، صفحہ ۴۱۸

Marfat.com

﴿۲﴾ مولانا شاہ عبد القادر دھلوی

زمین سے نوریاں آسماں پرواز کہتے تھے
یہ خاکی زندہ تر پائندہ تر تابندہ تر نکلے

شاہ عبد القادر کو قرآن سے قلبی اور روحانی لگاو تھا۔ انہوں نے برسہا برس اعتکاف کر کے قرآن کا مطالعہ کیا۔ قرآن پر غـــور وخوض کیا۔ روایت ہے کہ مسجـــد اکبر آبادی میں مسلسل چالیس سال وہ معتکف رہے اور اس عرصے میں صرف قرآن پڑھتے، پڑھاتے اور اس پر غور وخوض فرماتے تھے۔ انہوں نے اپنے مطالعے اور فکر کا عطر «موضح قرآن» کی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کردیا۔ ترجمہ وتفسیر «موضح قرآن» مکمل کرنے کے بعد خود فرماتے تھے:

روز قیامت ہر کسے باخویش دارد نامۂ
من نیز حاضر میشوم تفسیر قرآن در بغل

شاہ عبد القادر کی پیدائش ۱۱٦۷ھ مطابق ۱۷۵۳ع میں ہوئی۔ یہ شاہ ولی اللہ محدث دھلوی ابن شاہ عبد الرحیم دھلوی مترجم «فتح الرحمن» ترجمۂ فارسی، قرآن کے تیسرے بیٹے تھے۔ شجرہ چونتیس پشت پر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔

ابتدائی تعلیم اپنے والد فاضل شاہ ولی اللہ اور برادر شاہ عبد العزیز مؤلف ترجمہ وتفسیر قرآن «فتح العزیز» سے پائی۔ قرآن، حدیث، تفسیر اور فقہ میں مہارت

Marfat.com

پیدا کی ۔ تصوف اور سلوک میں شاہ عبد العدل دہلوی نقشبندی کی تلمذی میں گیارہ سال رہے ۔ کہتے ہیں کہ اردو زبان وادب میں خواجہ میر درد سے استفادہ کیا۔ ان کی شخصیت خالص مرد مومن اور متقی کی تھی ۔ تصوف کا رنگ غالب تھا ۔ اولاد میں صرف ایک بیٹی تھی ۔ قناعت اور توکل کا یہ عالم تھا کہ اپنی زندگی میں ہی اپنی ساری جائداد اپنے بھائیوں ، اپنی بیٹی اور اپنی نواسی کے شوہر جو ان کے شاگرد بھی تھے مولانا اسماعیل شہید کے نام پر کردی :

تری خاک میں ہے اگر شرر تو خیال فقر وغنا نہ کر
کہ جہاں میں نان شعیر پر ہے مدار قوت حیدری

شاہ عبد القادر تصوف کے اس مدارج پر پہنچ چکے تھے جہاں کی پکار ہو :

اگر منظور ہو تجھ کو خزاں نا آشنا رہنا
جہان رنگ وبو سے پہلے قطع آرزو کرلے

مولانا شاہ عبد القادر کو فلسفہ ، منطق اور معقولات سے کوئی دلچسپی نہ تھی ۔ متکلمین کے مسائل سے بھی کوئی دلچسپی اور لگاؤ نہ تھا. اس سے بعض اصحاب نے یہ اندازہ لگایا کہ انہیں معقولات میں کوئی علم نہیں ہے ۔ لہذا ان کا امتحان لینے کی کوشش کی ۔ جب بحث شروع ہوئی تو شاہ عبد القادر نے فلسفہ ومنطق کے وہ جواہر دکھائے کہ سامنے والے شرمندہ ہوگئے ۔ مولانا معاملہ پہلے ہی بھانپ گئے تھے ۔ جب سامنے والوں کی شکست ہوئی تو کہنے لگے "تم یہ نہ سمجھو کہ ہم کو معقول نہیں آتی بلکہ ہم نے ان کو ناقص اور واہیات سمجھ کر چھوڑ دیا ہے"[1]

۱ ۔ شاہ عبد القادر کی قرآن فہمی، از محمد فاروق خان ایم. اے.، صفحہ ۱۴

Marfat.com

شاہ عبدالقادر بہت متواضع اور نرم مزاج تھے۔ ان کے حضور میں ہر ایک کو حاضری کی اجازت تھی۔ اگر کسی پر کوئی اعتراض بھی کرنا ہوتا تو بڑے نرم لہجے اور مرغوب اسلوب سے کہتے۔ باوجود اس نرمی اور تواضع کے شخصیت میں ایک وقار، رعب اور ہیبت تھی۔ لوگ خاموشی اور ادب سے ان کے سامنے بیٹھے رہتے۔ دینی مسائل کا حل اس طرح پیش کرتے کہ لوگوں کو اطمینان بھی ہو جاتا اور ان کی عملی زندگی پر اچھا اثر بھی پڑتا۔ غیر مسلموں کو بھی ان کی مجلس میں حاضر ہونے اور سوالات پوچھنے کی اجازت تھی۔

ان کے بے شمار شاگرد تھے۔ مخصوص تلامذہ میں اسماعیل شہید۔ شیخ عبدالحیٰ ہیبت اللہ بڈھانوی، شیخ فضل حق خیرآبادی، شاہ محمد اسحاق، شاہ احمد سعید اور مرزا حسن علی شافعی تھے۔

ان کے ترجمہ وتفسیر قرآن حکیم «موضح القرآن» کو سامنے رکھ کر سیکڑوں علمائے خلف نے قرآن کے ترجمے کئے۔ ان کے بعد کا شاید ہی کوئی مترجم ہوگا جو ان کے ترجمۂ قرآن کا مرہون منت نہ ہو۔ یہ ترجمہ کر کے انہوں نے قرآن اور اسلامی ادب اور اردو ادب پر احسان کیا ہے۔

شاہ عبدالقادر نے اردو میں بامحاورہ ترجمہ کیا، جو اردو کا قدیم بہترین نثری نمونہ اور قرآن مجید کا بہترین ترجمہ ہے جس پر جتنا غور کیجئے اس کی لطافتیں واضح ہوتی چلی جاتی ہیں[1]۔

«اور خوبی یہ ہے کہ اردو کے محاورے کے موافق باجملہ الفاظ اور معانی دونوں

---

۱ ۔ مولانا سید حامد علی مقدمہ شاہ عبد القادر کی قرآن فہمی، ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ مطابق ۱۵ اگست ۱۹۷۹ء

Marfat.com

کے متعلق بوجوہ متعـــددہ بہت غور اور رعایت سے کام لیا گیا ہے۔ اور مطالب ومقاصد کی تسہیل اور توضیح میں پورے خوض اور احتیاط کو ملحوظ رکھا ہے۔[۱] شاہ عبدالقادر کا انتقال ۱۲۳۰ھ مطابق ۱۸۱۴ع میں ہوا اور اپنے جد امجد شاہ عبدالرحیم کے پائتی دفن ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرد خــدا کا عمل عشق سے صاحب فروغ
عشق ہے اصل حیات موت ہے اِس پر حرام

۱ ۔ مولانا محمود الحسن در مقدمہ ترجمہ قرآن «موضح القرآن»

Marfat.com

(۳) سر سید احمد خاں

عالم نو ہے ابھی پردۂ تقدیر میں!
میری نگاہوں میں ہے اس کی سحر بے حجاب

یہ وہی شخصیت ہے جس نے اردو ادب اور مسلم معاشرے کو نئے رجحانات دیئے۔ ان کے بہت سے مویدین بھی تھے اور بہت سے مخالفین بھی۔ یہ وہی شخص ہے جسے شہنشاہ بہادر شاہ ظفر نے "جواد الدولہ" اور "عارف جنگ" کے خطابات سے نوازا اور انگریزوں نے "سر" کا خطاب عطا کیا۔

سر سید احمد خاں ۱۲۳۲ھ مطابق ۱۸۱۷ء میں دہلی کے ایک تعلیم یافتہ گھرانے میں پیدا ہوئے۔ پرانے انداز کے مطابق گھر پر تعلیم دی گئی۔ پہلے تو ایک کلرک کی حیثیت سے ایسٹ انڈیا کمپنی میں ملازم ہوگئے۔ صلاحیت اور لگن تھی۔ ترقی کرتے کرتے سب جج کے عہدے پر فائز ہوگئے۔ فتح پور سیکری، دہلی، بجنور، مرادآباد، غازی پور، علیگڑھ اور بنارس میں جج کے منصب پر رہے۔

صحافت اور ادب سے دلچسپی تھی۔ معاشرے کی اصلاح بھی کرنی چاہتے تھے۔ ۱۲۳۹ھ مطابق ۱۸۲۳ء میں اپنے بھائی سید محمد کے ساتھ دہلی سے "سید الاخبار" جاری کیا۔ ۱۸۵۷ء تک طرز نگارش قدیم تھا اس کے بعد پرانی نثر کا انداز بدل کر جدید طرز اختیار کیا۔ انہیں جدید ادب کا بانی بھی کہتے ہیں۔ ۱۲۸۷ء مطابق ۱۸۷۰ء میں رسالہ "تہذیب الاخلاق" جاری کیا۔

Marfat.com

«تہذیب الاخلاق کا ظاہرا اور فوری اثر یوں تو مذہبی طبقہ پر پڑتا ہوا دکھائی دیا لیکن دراصل اردو زبان اور ادب کی خدمت واصلاح اس کا وہ اہم عنصر ہے جو اس کی ہر تحریر میں مضمر تھا ۔ اور جو اس وقت تک باقی رہے گا جب تک خود اردو زبان دنیا میں باقی رہے گی ۔ سر سید کے دوستوں اور طرف داروں کے کارناموں کے علاوہ ان کے مخالفوں اور بدخواہوں نے نادانستہ طور پر اسی رسالہ (تہذیب الاخلاق) کی تقلید میں کئی پرچے اس کے جواب میں لکھے اور لطف یہ کہ ان میں اسی قسم کی زبان استعمال کی گئی جیسی کہ «تہذیب الاخلاق» میں سر سید نے استعمال کی تھی ۔ اس طرح اردو انشاء پرداز غیر ارادی طور پر سادہ نگاری کی طرف مائل ہوگئے اور انہیں محسوس بھی نہیں ہوا کہ ہم اپنی قدیم ڈگر سے ہٹ کر چل رہے ہیں ۔ چنانچہ چند ہی سال کے عرصے میں اردو زبان میں سادہ اور بے تکلف نثر کا اتنا ذخیرہ اور نثر نگاروں کی اس قدر فراوانی ہوگئی کہ اگر اس کے متعلق باضابطہ طور پر تعلیم دی جاتی یا اہل ملک کو اس طرف بار بار متوجہ کرایا جاتا تو نصف صدی سے کم میں اس قدر کامیابی قطعی ناممکن تھی ۔ سر سید کی یہ غیر معمولی کامیابی ایک معجزہ سے کم حیثیت نہیں رکھتی [۱] ۔»

اردو نثر کی تاریخ کے ساتھ سر سید کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا ۔ تقلیدی طرز نگاری کو ترک کر کے نئی راہیں اختیار کرنا بڑی جرأت اور ہمت کی بات ہے ۔ ان کی سادہ اور بے تکلف اسلوب نگارش لوگوں کو کچھ ایسی پسند آئی کہ ہر ایک نے اس میدان میں زور قلم آزمایا ۔ کمال یہ ہے کہ سر سید نے دینی ، ادبی ، اخلاقی ، تعلیمی ، اصلاحی اور علمی غرض ہر طرح کے مضامین میں اس سلاست اور سادگی کو قائم رکھا ہے ۔ ۔

۱- اردو کے اسالیب بیان از ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور ۱۹۶۴ء ، صفحہ ۳۷

Marfat.com

۱۲۸۶ھ مطابق ۱۸۶۹ء میں سید احمد خاں انگلستان گئے۔ وہاں انہوں نے طریقہ تعلیم کا مطالعہ کیا ان کے ذہن میں ایک انقلاب بپا ہوا۔ اپنے وطن واپس لوٹنے پر جدید طرز پر اسکول قائم کرنے کا خیال پیدا ہوا اور ۱۲۹۲ھ مطابق ۱۸۷۵ء میں "علیگڑھ اسکول" کا قیام وجود میں آیا۔ ترقی کرکے دو سال کے عرصے میں اس اسکول نے "محمڈن اینگلو اورینٹل کالج" کی شکل اختیار کرلی۔ اس سے منسلک علیگڑھ انسٹی ٹیوٹ پریس تھا اور علیگڑھ انسٹی ٹیوٹ گزیٹ بھی نکلتا تھا۔ بعد میں اس کا نام "مسلم علیگڑھ کالج" پڑا جو ان کے انتقال کے بعد ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۰ء میں "مسلم علیگڑھ یونیورسٹی" بن گیا۔ ۱۳۰۴ھ مطابق ۱۸۸۶ء میں "محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس" کی بنیاد رکھی۔

مسلم علیگڑھ یونیورسٹی کی طرح "سائنٹیفک سوسائٹی" کا قیام بھی انقلابی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ سیکولر اور ہمہ گیر رنگ رکھتی تھی۔ اس میں ہندو، مسلمان اور انگریز سبھوں نے مشترکہ حصہ لیا۔ اس کا مقصد انگریزی سائنٹیفک کتابوں کا اردو ترجمہ تھا اس سوسائٹی کا پہلا جلسہ ۹ جنوری ۱۸۶۴ء کو غازی پور میں ہوا۔ بعض انگریزی اخباروں کے تنقید کرنے کی وجہ سے ۱۱ اپریل ۱۸۶۴ء کے جلسے میں اس سوسائٹی کا نام سائنٹیفک سوسائٹی سے بدل کر "Society for the Better Diffusion of Useful Knowledge" رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد سرسید کا تبادلہ بھی علیگڑھ ہوگیا تو سوسائٹی کا دفتر بھی علیگڑھ منتقل کردیا گیا۔ ٦ جون ۱۸۶۴ء کے اجلاس میں تقریباً تیس کتابوں کے اردو ترجموں کا پروگرام بنایا گیا۔ یہ کتابیں سائنس، جغرافیہ، تاریخ اور مختلف اہم علوم پرستد کا مقام رکھتی تھیں۔ بعد میں اس سوسائٹی کے لئے خاص عمارت کی تعمیر بھی کی گئی اور یہاں پر باقاعدہ لکچرز بھی ہونے تھے۔

ان کے ساتھیوں میں ڈپٹی نذیر احمد، مولانا حالی پانی پتی، نواب محسن الملک،

Marfat.com

نواب وقار الملک، مولوی چراغ علی، مولانا شبلی، مولوی ذکاء اللہ، مولانا وحید الدین سلیم، نواب عماد الملک، عبد الحلیم شرر، نواب صدر یار جنگ، مولوی طفیل احمد، مولوی عبد الحق، مولانا ظفر علی خاں، سجاد حیدر، ڈاکٹر عابد حسین، مولوی عنایت اللہ، حسرت موہانی، مولوی عزیز مرزا اور مولانا عبد الماجد دریابادی قابل ذکر ہیں۔ مخالفین کی فہرست بھی بہت طویل ہے۔ خصوصاً جب سرسید احمد خاں نے قرآن حکیم کا ترجمہ اور تفسیر لکھنی شروع کی تو مخالفت نے بڑا زور پکڑا قرآن کا ترجمہ اور تفسیر ۱۲۹۷ھ مطابق ۱۸۷۹ع سے ۱۳۰۹ھ مطابق ۱۸۹۱ع تک وقتاً فوقتاً طبع ہوتی رہی۔ یہ چھ جلدوں پر مشتمل ہے اور ابتداء سورۃ الفاتحہ سے سورۃ بنی اسرائیل کا ترجمہ اور تفسیر ہے۔ ان کے انتقال کے بعد ساتویں جلد سورۃ الکہف سے سورۃ طٰہٰ تک شائع ہوئی۔ اس کی تفصیل ترجموں کے تبصرہ میں آچکی ہے۔ ان کے سخت ناقدین میں سید ناصر الدین محمد ابو المنصور، محمد علی اور مولانا عبد الحق حقانی صاحب تھے۔ مولانا عبد الحق حقانی نے اپنے قرآن کے ترجمے اور تفسیر میں سر سید احمد خاں پر وہ وہ تنقیدیں کی ہیں کہ توبہ ہی بھلی۔ صفحات کے صفحات ان کے خلاف لکھے ہیں۔ مولانا حقانی کی علمیت اور جامعیت میں کوئی شک نہیں لیکن سر سید سے انہیں بہت اختلاف تھا۔ سرسید کی تفسیر اور دوسرے دینی مقالات کے ایک ایک نکتے کو سامنے رکھ کر اس کا جواب دیا ہے۔ مندرجہ ذیل اقتباس تفسیر حقانی سے ماخوذ ہے:

"قولہ (یعنی قول سر سید) غرض کہ تمام محققین اس بات کے قائل ہیں کہ انہیں قوٰی کو جو انسان میں ہیں اور جن کو نفس امارہ یا قوٰی بہیمہ سے تعبیر کرتے ہیں یہی شیطان ہے۔ اقول (یعنی قول مولانا حقانی) تمام محققین سے آپ کی مراد حقہ پینے والے ہونگے ورنہ اہل تحقیق تو کیا ذرا سی عقل والے بھی ایسی بے اصل بات نہ کہیں گے پھر ایسی ہی بے بنیاد بات پر یہ غل تھا کہ "تہذیب الاخلاق"

Marfat.com

کے پرچے کے پرچے اس بارے میں سیاہ کر دیئے اور « تفسیر القرآن » کو انہوں مضامین سے بھر دیا۔ جناب عالی، یہ تو آپ کا پرانا خیال راسخ ہے آپ اس غلطی سے کاہے کو باز آئیں گے۔ آپ کو (سر سید کو) یہاں چند چیزوں کا انکار ہے:

۱ ــ وجود ملائکہ کا عموماً جبرئیل ومیکائیل کا خصوصاً ان کے افعال کا۔

۲ ــ شیطان کا انکار۔

۳ ــ حضرت آدم علیہ السلام کا انکار (آپ آدم سے مراد نوع انسانی رکھتے ہیں) ـــ سید صاحب، اب بھی ایسی منہ سے نکالنی بڑی شرم کی بات ہے۔ ضد کرنا اہل انصاف کی شان سے بعید ہے ـــ کچھ تنہا آپ ہی نے یورپ کی سیر نہیں کی ہے اور آپ اچھی طرح نہ عربی قدیم جانتے ہیں نہ عبرانی نہ یورپ کی اور زبانوں میں دستگاہ رکھتے ہیں پھر جو کچھ آپ کا مایۂ تحقیقات ہے وہ خود پسندی ـــ یہ الحاد اور بے دینی کی باتیں آپ سے صد سال پیشتر مشہور ہوچکی ہیں۔»[1]

بعض ناقدوں کی رائے حسب ذیل ہے:

«سر سید احمد خاں جن کی متعدد تصانیف سے جو تعلیمی، اخلاقی، معاشرتی، فلسفیانہ، مذہبی، سیاسی، جریدہ نگاری غرض یہ کہ ہر صنف وقسم کی تحریر سے تعلق رکھتی تھیں؛ زبان اردو کو اتنا فائدہ پہنچا اور اس قدر مالا مال ہوئی کہ کسی اور چیز سے نہیں ہوئی تھی۔ سر سید مرحوم ایک ایسے طرز تحریر کے موجد ہوئے جو جامع تھا اور جمیع اقسام مذکورہ بالا کے بخوبی کام آسکتا تھا۔ ان کی

۱ ـ تفسیر فتح المنان مشہور بہ تفسیر حقانی از مولانا عبد الحق حقانی صفحہ ۳۶ اور ۳۷ مطبوعہ دیوبند

Marfat.com

تمام تصانیف اور علی الخصوص وہ بیش بہا مضامین جو (تہذیب الاخلاق) اور اس وقت کے مشہور جرائد میں چھپے ہیں مزارما تعریف وتوصیف کے مستحق ہیں۔"[1]

"سر سید احمد خاں ایک مختلف الحیثیات شخص تھے۔ انہوں نے اپنی ہنگامہ خیز زندگی میں سیاسی، تعلیمی، مذہبی، ادبی، تحقیقی، غرض ہر قسم کے علمی اور قومی مشاغل میں نمایاں حصہ لیا۔ تب انہوں نے عمل کے ہر میدان میں اپنا نقش بٹھایا اور ہر جگہ دیرپا اثرات باقی چھوڑے۔ جہاں تک اردو ادب کا تعلق ہے، وہ اردو[2] کے اولین معماروں میں تھے۔ ملکی سیاسیات میں بھی ان کے کارنامے مسلم ہیں۔ چنانچہ ان کے مخصوص سیاسی خیالات نے مسلمانان ہندوستان کے ذہن کو بدلنے میں بڑا کام کیا ہے۔ خاص تعلیمی معاملات میں ان کے خاص نظریات نے علیگڑھ کی تعلیمی تحریک کی صورت اختیار کی اور دینیات میں انہوں نے فکر وتصور کے نئے راستے دریافت کئے۔"[3]

"تفسیر القرآن سر سید کی آخری تصنیف ہے۔ اس لحاظ سے ان پختہ خیالات ورجحانات کی ترجمانی ہے جن تک سید صاحب اپنی آخری عمر میں پہنچ کر قائم ہوگئے تھے۔ اس تفسیر میں روایات سے بغاوت اپنی آخری حد تک پہنچ جاتی ہے۔ اس میں اصول طریق کار اور نصب العین ــــ سب کچھ پرانی تفسیروں سے مختلف معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے ان بحثوں کو نظر انداز کردیا ہے جن کی (ان

۱ ـ "تاریخ ادب اردو" از رام بابو صاحب سکسینہ، ۱۹۷۷ع، ناشر خاتون مشرق، اردو بازار، دھلی، جامع مسجد دھلی، صفحہ ۶۰

۱ ـ اس مقام پر قابل مصنف اگر "اردو" کے بجائے "اردو نثر" لکھتے تو میرے خیال سے زیادہ موزوں تھا

۳ ـ سرسید احمد اور ان کے نامور رفقاء از ڈاکٹر سید عبداللہ، صفحہ ۱۲، مطبوعہ ۱۹۶۰ع، ناشر چمن بک ڈپو، اردو بازار، دھلی ۶

Marfat.com

کی رائے میں) دور حاضر کو ضرورت نہیں۔ اس تفسیر میں ان کے افکار کا محور یہ ہے کہ دین میں صرف قرآن مجید یقینی ہے باقی سب کچھ (حدیث، اجماع اور قیاس) اصول دین میں شامل نہیں۔ ان کا یہ بھی خیال ہے کہ اسلام کا کوئی مسئلہ عقل اور اصول تمدن کے خلاف نہیں۔ اس تفسیر میں سر سید نے قرآن مجید کے جغرافیائی اور تاریخی عقیدوں کو حل کرنے کی کوشش کی ہے اور ان مسائل کو جن کے متعلق دور جدید کو کچھ اعتراضات تھے، عقل فطرت اور تمدن کی روشنی میں پیش کیا ہے۔ سر سید نے ناسخ منسوخ، معراج جسمانی، جہاد، سود، غلامی، تعداد ازواج،[1] آدم اور ابلیس کی کہانی، ملائکہ اور جنات، وفات مسیح، رؤیت باری وغیرہ کے متعلق جمہور کی رائے سے اختلاف کیا ہے۔۔۔۔ بہر حال تفسیر سر سید افکار ذہنی کے نقطہ نظر سے ایک انقلاب آفرین تصنیف ہے جس نے آئندہ کے رجحانات کے بدلنے اور ڈھالنے میں بڑا حصہ لیا۔ سید صاحب کی دوسری کتابوں کی طرح اس تفسیر نے دینی بحث ونظر کو روحانی سمت سے ہٹا کر عقلی سمت کی طرف متوجہ کیا ہے اور اس رجحان کو ترقی دی ہے کہ زندگی کی مادی قدریں ہی قابل اعتنا میں، باقی جو کچھ ہے ضمنی ہے۔ تفسیر القرآن بحث ونظر کے اعتبار سے مربوط اور منظم اور اسلوب بیان کے نقطہ نظر سے دلچسپ اور اطمینان بخش تصنیف ہے۔ اس میں مذہبی اور علمی اصطلاحات کی وہ بھرمار نہیں جو عام طور پر تفاسیر میں ہوا کرتی ہے۔ اس میں انہوں نے بائبل کے بیانات سے فائدہ اٹھایا اور مذاہب کے تقابلی مطالعہ کی تحریک کو ایک قدم اور آگے بڑھایا ہے۔ "[2]

---

۱ ۔ صحیح اصطلاح "تعدد زوجات" ہونی چاہئیے، "تعداد ازواج" نہیں۔

۲ ۔ "سر سید احمد خاں اور ان کے نامور رفقاء" از ڈاکٹر سید عبداللہ، صفحہ ۴۷، ۴۸ مطبوعہ ۱۹۶۰ء، ناشر چمن بکڈپو، اردو بازار، دہلی ۶

Marfat.com

«سر سید کے مضامین مذہبی، تمدن اور تعلیمی ترقیوں کے ہر شعبہ پر حاوی تھے وہ زبردست مصلح ہونے کے علاوہ ایک مستقل مصنف کی حیثیت بھی رکھتے تھے۔ ان کی تفسیر قرآن مجید اور «خطابات» نہایت معرکۃ الآرا کارنامے ہیں۔ ان کی اردو نثر جدید خیالات کی اشاعت کا ایک زبردست آلہ تھی۔»[1]

«سر سید کے بیان کی اس خصوصیت سے (جسے بے رنگی کہا جاتا ہے) وہ ہمہ رنگی بھی پیدا ہوتی ہے جس کے سبب وہ ہر مضمون پر بے تکان اور بے تکلف لکھنے پر قادر تھے۔ چنانچہ انہوں نے تاریخ، فن تعمیر، سیرت، فلسفہ، مذہب قانون، سیاسیات، تعلیم، اخلاقیات، مسائل ملکی، وعظ وتذکیر اور تقابل مذاہب پر قلم اٹھایا۔ ان سب مضامین میں ان کا رہوار قلم یکساں پھرتی اور ہمواری کے ساتھ رواں دواں معلوم ہوتا ہے۔ یہ ان کی قدرت بیان کا کرشمہ ہے۔»[2]

«جس سادگی اور بے تکلفی کے ساتھ ابتداء میں مطلب نگاری شروع کی تھی... اس سیدھے سادے اور نیچرل اسٹائل میں ہر قسم کی تحریر برابر لکھتے رہے۔»[3]

سر سید احمد خاں خود اپنی طرز تحریر کے بارے میں لکھتے ہیں:

«جہاں تک ہم سے ہوسکا ہم نے اردو زبان کے علم وادب کی ترقی میں اپنے ناچیز پرچوں یعنی (تہذیب اخلاق) کے ذریعے کوشش کی، مضمون کی ادا کا ایک صاف اور سیدھا طریقہ اختیار کیا۔ جہاں تک ہماری کج مج زبان نے یاری دی، الفاظ کی درستی اور بول چال کی صفائی پر کوشش کی۔ رنگینیِ عبارت سے (جو تشبیہات اور استعارات خیال سے بھری ہوتی ہے اور جس کی شوکت صرف لفظوں

۱ ـ «اردو کے اسالیب بیان» از ڈاکٹر سید محی الدین زور، مطبوعہ ۱۹۶۴ع، صفحہ ۳۹

۲ ـ سر سید احمد خاں اور ان کے نامور رفقاء، صفحہ ۴۷

۳ ـ حیات جاوید از مولانا حالی، ج ۲، صفحہ ۴۹۰

Marfat.com

ہی لفظوں میں رہتی ہے اور دل پر کچھ اثر نہیں ہوتا) پرہیز کیا. تُک بندی سے جو اس زمانے میں ’مقفیٰ‘ عبارت کہلاتی تھی ہاتھ اٹھایا. جہاں تک ہوسکا سادگیِ عبارت پر توجہ کی. اس میں کوشش کی کہ جو لطف ہو مضمون کے ادا میں ہو. جو اپنے دل میں ہو وہی دوسرے کے دل میں پڑے تاکہ دل سے نکلے اور دل ہی میں بیٹھے. «[1]

سر سید احمد خاں کی تصانیف کا تفصیلی جائزہ درج ذیل ہے:

۱ — جام جم: (فارسی تصنیف) ۱۸۳۹ع یہ تاریخی کتاب ہے. اس میں تیمور سے بہادر شاہ ظفر تک کا مختصر ذکر ہے.

۲ — انتخاب الاخوین: اس کی ترتیب میں ان کے بھائی سید محمد خاں شامل ہیں. اسی زمانے میں سر سید نے منصفی کا امتحان کامیاب کیا تھا. اس میں منصفی کے اصول وقواعد بیان کئے ہیں.

۳ — جلاء القلوب بذکر المحبوب: ۱۲۵۵ھ مطابق ۱۸۳۹ع رسول اللہ کی سیرت پر مختصر رسالہ ہے.

۴ — تحفۂ حسن: ۱۲۶۰ھ مطابق ۱۸۴۴ع "تحفہ اثنا عشریہ" کے باب ۱۰ اور ۱۲ کا اردو ترجمہ. اس میں شیعہ کے بعض اعتراضات کا رد ہے.

۵ — تسہیل فی جر الثقیل: ۱۲۶۰ھ مطابق ۱۸۴۴ع بو علی کے فارسی رسالہ «معیار العقول» کا اردو ترجمہ ہے. اس میں جرثقیل کے پانچ اصولوں کا بیان ہے.

۶ — آثار الصنادید: ۱۲۶۳ھ مطابق ۱۸۴۷ع اس کتاب کا موضوع آثار و تاریخ

۱ - ماخوذ از «سرسید احمد خاں اور ان کے نامور رفقاء» صفحہ ۶۹

Marfat.com

ہے ۔ اس میں دہلی کی تاریخی عمارات کا مفصل حال ہے ۔ یہ مؤلف کی شخصی جد وجہد کانتیجہ ہے اور عمارات کے بارے میں تمام بیان موقع پر پہنچ کر خود مؤلف نے مشاہدہ کر کے لکھا ہے۔ ۱۸۴۷ء کے ایڈیشن کی زبان پر تکلف ہے لیکن سر سید نے ۱۸۵۴ع کا ایڈیشن سلیس زبان میں لکھا ہے۔

۷ — فوائد الافکار فی اعمال الفرجار : یہ اردو ترجمہ دو انگریز عالموں کی فرمائش پر کیا گیا تھا ۔ در اصل یہ سید صاحب کے نانا کی فارسی کتاب کا ترجمہ ہے جو انہوں نے پرکارِ متناسبہ کے اعمال پر لکھی تھی ۔

۸ — قول متین در ابطالِ حرکتِ زمین : یہ رسالہ زمین کی گردش کی تردید اور آسمان کی گردش کی مواقفت میں لکھا تھا۔ بعد میں سر سید احمد خاں زمین کی گردش کو صحیح ماننے لگے۔

۹ — کلمة الحق: ۱۲۶۶ھ مطابق ۱۸۴۹ع یہ رسالہ پیری مریدی کے طریقہ کے خلاف لکھا ہے۔

۱۰— راہ سنت ورد بدعت : ۱۲۶۷ھ مطابق ۱۸۵۰ع اس رسالہ میں سر سید وہابی خیالات سے متفق ہیں اور مقلدوں کے بدعتی عقائد اور رسوم کے خلاف لکھا ہے۔

۱۱— نمیقہ در بیان مسئلہ تصور شیخ : (فارسی) ۱۲۶۹ھ مطابق ۱۸۵۶ع

۱۲— سلسلة الملوک : ۱۲۶۹ھ مطابق ۱۸۵۲ع ، آثار الصنادید ، کے دوسرے ایڈیشن کے باب اول میں دہلی کے دو سو تین (۲۰۳) بادشاہوں کی فہرست تھی، اسے الگ شائع کیا۔

Marfat.com

۱۳— کیمیائے سعادت: ۱۲۷۰ھ مطابق ۱۸۵۳ع غزالی کی اس کتاب کے چند اوراق کا اردو ترجمہ ہے۔

۱۴— تاریخ ضلع بجنور: ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۸۵۵ع میں جب سر سید کا تبادلہ دهلی سے بجنور ہوا تو انہوں نے بجنور کی تاریخ لکھی۔

۱۵— آئین اکبری کی تصحیح: ۱۸۵۷ع کی جنگ آزادی سے کچھ پہلے آئین اکبری کی تصحیح اور اشاعت کا کام شروع کیا تھا لیکن اسی هنگامے میں دوسری جلد ضائع ہوگئی۔ اب صرف جلد اول اور سوم موجود ہے۔

۱۶— تاریخ سرکشی بجنور: مئی ۱۸۵۷ع سے اپریل ۱۸۵۸ع تک کے واقعات غدر بجنور میں جمع کئے تھے۔ بعد ازاں مرادآباد میں تبادلہ ہونے پر ان معلومات کی ترتیب شروع کی۔

۱۷— اسباب بغاوت هند: ۱۲۷۶ھ مطابق ۱۸۵۹ع اس میں غدر کے اسباب پر بحث کی گئی ہے۔ کرنل گراہم نے اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔

۱۸— تحقیق لفظ نصاریٰ: انگریزی حکومت کو لفظ «نصاریٰ» کے بارے میں غلط فہمی ہوگئی تھی اور جو مسلمان ادیب لفظ «نصاریٰ» کو استعمال کرتے تھے ان کو سزا کا مستحق سمجھتے تھے۔ سر سید نے اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے قرآن وحدیث کی روشنی میں اس لفظ کی تشریح کی اور لکھا کہ اس لفظ کے استعمال سے کسی نفرت یا مخالفت کا اظہار مقصود نہیں۔

۱۹— تاریخ فیروز شاہی مصنفہ ضیا برنی: مصنف سلطان محمد تغلق اور فیروز شاہ کا هم عصر تھا۔ یہ تصنیف سلاطین هند کی مستند تاریخ ہے۔ ایشیاٹک سوسائٹی

Marfat.com

بنگال کی فرمائش پر سر سید نے اس کتاب کو ایڈٹ کیا اور دیباچہ لکھ کر شائع کیا۔

۲۰۔ تبیین الکلام: سر سید احمد خاں نے اس کتاب میں انجیل اور قرآن مجید کی اصولی وحدت ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، اس کی کتابت مرادآباد میں شروع ہوئی اور غازی پور میں مکمل ہوئی۔

۲۱۔ رسالہ احکام طعام اہل کتاب: ۱۲۸۵ھ مطابق ۱۸۶۸ء اس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مسلمان عیسائیوں کے ساتھ کھانا کھا سکتے ہیں اور اس میں کوئی دینی یا شرعی قباحت نہیں ہے۔

۲۲۔ خطباتِ احدیہ: اس کتاب میں بارہ خطبات ہیں۔ یہ سر ولیم میور کی کتاب لائف آف محمد کے اعتراضات کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب سر سید احمد خاں نے اپنے انگلستان کے قیام کے دوران لکھی تھی۔ اس کتاب میں رسول اللہ سے محبت اور عقیدت کا جذبہ بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔

۲۳۔ ڈاکٹر ہنٹر کی کتاب پر ریویو: ڈاکٹر ہنٹر نے ۱۲۸۸ھ مطابق ۱۸۷۱ء میں کتاب بنام Our Indian Musalmans شائع کی جس میں یہ لکھا کہ مسلمان مذہباً اور سیاستاً انگریزوں کے خلاف بغاوت کرنے پر مجبور ہیں۔ سر سید احمد خاں نے اس کتاب پر سخت نکتہ چینی کی اور ہنٹر کی خیال آرائی کی زبردست تردید کی۔ یہ ریویو پہلے پاینیر میں چھپا اس کے بعد اردو میں ترجمہ ہوکر سوسائٹی اخبار کی ۲۴ نومبر ۱۸۷۱ء سے ۲۳ فروری ۱۸۷۲ء تک کی چودہ اشاعتوں میں شائع ہوا۔

۲۴۔ تہذیب الاخلاق: یہ پرچہ ۲۴ دسمبر ۱۸۷۰ء کو شائع ہونا شروع ہوا اور

Marfat.com

تین بار نئی زندگی پائی. اس میں سر سید اور ان کے دوست و رفقاء مضامین لکھتے تھے. اس کے مدیر تو سر سید احمد خاں ہی تھے. اس سے پہلے انہوں نے سائنٹفک سوسائٹی کا میگزین جاری کیا تھا جس کا نام بعد میں «علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گیزٹ» رکھا تھا. ان پرچوں نے مقالہ نگاری اور صحافت کے فن کو بہت ترقی دی. اس کے علاوہ ایک رسالہ «لائل محمڈنز آف انڈیا» جاری کیا جو ۱۸۶۰ع میں جاری ہوکر ۱۸۶۱ع میں بند ہوگیا. یہ پرچہ اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں شائع ہوتا تھا. اس میں مسلمانوں کے حالات بیان کئے جاتے تھے.

ان کے علاوہ رسالہ ازالۃ الغین عن ذکر ذی القرنین، رسالہ ترقیم فی قصۃ اصحاب الکہف والرقیم، الجن والجان علی ما فی القرآن اور وجود آسمانی اور تخلیق انسانی پر بھی رسالات ہیں. مضامین اور مکاتیب کے مجموعے بھی شائع ہوچکے ہیں.

اس محرک اور مصلح شخصیت کا انتقال ۱۳۱۵ھ مطابق ۲۷ مارچ علی گڑھ میں ہوا. إنا لله وإنا إليه راجعون.

زندگی کیا ہے؟ عناصر میں ظہور ترتیب
موت کیا ہے؟ ان ہی اجزاء کا پریشاں ہونا

Marfat.com

(۲) مولانا ثناء اللہ امرتسری

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا دیا ہے
وہ مرد درویش جس کو حق نے دیئے ہیں انداز خسروانہ

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری ابن خضر جن کی پیدائش امرتسر پنجاب کی تھی ان کا خاندان دراصل سری نگر کشمیر کا تھا لیکن پشمینہ کی تجارت کے لئے پنجاب آتے جاتے تھے ۔ پھر وہیں بس گئے ۔ ان کی ولادت جون ۱۸۶۸ع میں ہوئی ۔

سات برس کی عمر میں والد کا انتقال ہوگیا اور چودھویں سال میں تھے کہ والدہ بھی فوت ہوگئیں ۔ پڑھنے کا شوق تھا ۔ ابتدائی فارسی کی تعلیم مولوی احمد اللہ رئیس امرتسر سے حاصل کی ۔ دستکاری کا کام جانتے تھے ۔ ان کے یہاں کام بھی کرتے تھے اور تعلیم بھی حاصل کرتے تھے ۔ مولوی غلام علی قصوری سے بھی درس لیا ۔ اس کے بعد علم حدیث معروف عالم مولانا حافظ عبد المنان کی سرپرستی میں حاصل ہوا ۔ ۱۳۰۷ھ مطابق ۱۸۸۹ع میں کتبِ درسیہ پڑھ کر مولانا حافظ عبد المنان صاحب سے سند حاصل کی بعد ازاں یہ سند شمس العلماء مولانا سید نذیر حسین صاحب کو دکھا کر اجازت تدریس حاصل کی ۔ سہارن پور میں چند روز قیام کرکے دیوبند چلے گئے ۔ وہاں معقولات ومنقولات کا مطالعہ کیا ۔ مدرسہ دیوبند کے دورۂ حدیث میں شرکت کی ۔ دیوبند سے بھی سند حاصل کی اور مولانا احمد حسن سے حدیث پڑھنے کے لئے مدرسہ فیض عام کانپور میں چلے گئے ۔ شعبان ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۲ع میں مدرسہ فیض عام کانپور کا جلسہ ہوا اور دستار فضیلت اور

Marfat.com

سند آٹھ طلبہ کو دی گئی۔ ان میں ایک مولانا ثناء اللہ امرتسری بھی تھے۔ آپ بہت ذہین، روشن دماغ، حاضر جواب اور جرأت مند تھے۔

کانپور سے سند لینے کے بعد پنجاب لوٹے اور امرتسر کے مدرسہ تائید الاسلام میں تدریس شروع کی۔ طالبعلمی کے زمانے میں ان کے اساتذہ کرام نے ان کو اہم مناظروں میں حصہ لینے کی اجازت دی تھی۔ مناظرہ دیوریہ ضلع گورکھپور، مناظرہ نگینہ ضلع بجنور، مناظرہ جبلپور، مناظرہ خورجہ اور مناظرہ رامپور بہت مشہور ہیں۔ ان مناظروں کی روئدادیں کتابوں کی شکل میں بھی شائع ہوچکی ہیں۔ رامپور میں جس وقت نواب حامد علی خاں فرماں روا تھے مناظرہ رامپور قادیانیوں کے ساتھ ہوا تھا اس میں نواب صاحب نے یہ سرٹیفکیٹ دیا تھا:

"رامپور میں قادیانی صاحبوں سے مناظرہ کے وقت مولوی أبو وفاء محمد ثناء اللہ صاحب کی گفتگو ہم نے سنی۔ مولوی صاحب نہایت فصیح البیان ہیں اور بڑی خوبی یہ ھے کہ برجستہ کلام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی اسے بدلائل ثابت کیا۔ ہم ان کے بیان سے محظوظ ومسرور ہوئے۔"
(دستخط خاص حضور نواب صاحب بہادر حامد علی خاں)

بعد میں بھی عیسائیوں، آریہ سماجیوں اور قادیانیوں سے خوب مناظرے کرتے رہتے تھے۔ انہیں امام المناظرین بھی کہا جاتا ھے۔ عیسائیوں کی طرف سے "عالمگیر مذہب اسلام ھے یا مسیحیت"، "دین فطرت اسلام ھے یا مسیحیت" اور "اصول البیان فی توضیح القرآن" شائع ہوئی تھی۔ مولانا نے ان کے جواب میں "اسلام اور مسیحیت" شائع کی۔ اسلامی حلقوں میں اس کی بہت تعریف ہوئی اسی

۱۔ ماخوذ از خود نوشت سوانح حیات، مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری، تفسیر ثنائی صفحہ ۵۹

Marfat.com

طرح آریہ سماج والوں کی کتاب "ستیارتھ پرکاش" جس میں اسلام پر ایک سو انسٹھ اعتراضات میں اس کا جواب آپ نے "حق پرکاش" لکھ کر دیا۔ "ترکِ اسلام" کا "جواب ترک اسلام" لکھ کر دیا۔ "کتاب اللہ وید ہے یا قرآن" کے جواب میں "کتاب الرحمن" لکھی۔ "رنگیلا رسول" کے رد میں "مقدس رسول" لکھی۔ قادیانیوں کے رد میں بھی بہت سے رسالے لکھے ہیں۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری نے جمعیت العلماء اور جمعیت اہل حدیث کی بہت خدمات کی ہیں مولانا حبیب الرحمان مہتمم مدرسہ دیوبند اور مولانا محمود الحسن ان کو بہت پسند کرتے تھے اور ہمیشہ ان کی ہمت افزائی کرتے تھے۔ انہوں نے علم حدیث میں مولانا محمود الحسن سے بھی استفادہ کیا تھا۔ جمعیت اہل حدیث کی خدمات میں سب سے قابل ذکر کارنامہ اخبار اہل حدیث کا اجراء ہے۔ اخبار "اہل حدیث" آپ نے ۱۹۰۳ء میں جاری کیا تھا۔ جس کا مقصد غیر مسلم حملوں کا جواب اور مسلم معاشرے کی اصلاح تھی۔

پندرہ روزہ مجلہ اہل حدیث مورخہ ۷-۲۱ ستمبر ۱۹۸۰ع مطابق ۱۰ ذی القعدہ ۱۴۰۰ھ سے اقتباس درج ذیل ہے:

آپ نے (مولانا ثناء اللہ) قرآن مجید کے بارے میں تقریباً گیارہ کتب تصنیف کیں مگر جن کا تعلق قرآن مجید کی تفسیر سے ہے وہ سات ہیں۔

۱ - تفسیر القرآن بکلام الرحمان (عربی):
یہ "تفسیر القرآن یفسر بعضہ بعضاً" کا بہترین مرقع ہے۔ اس عربی تفسیر کی مصری رسائل "الاہرام" اور "المنار" نے بھی خوب تعریف کی ہے۔ علامہ سید رشید رضا مصری مرحوم نے اپنے مجلہ "المنارہ" میں لکھا کہ مولانا ثناء اللہ اسلام اور

Marfat.com

مسلمانوں کے وکیل ہیں۔ اور ان کے زہد وتقوی کو دیکھ کر آدمی کہہ سکتا ہے کہ وہ عام آدمی نہیں بلکہ رجل الٰہی ہیں۔"[1]

مؤرخ اسلام علامہ سید سلیمان ندوی مرحوم نے یہاں تک لکھا کہ "تفسیر القرآن بکلام الرحمان، اس قابل ہے کہ اس کو نصاب درس میں داخل کرلیا جائے۔"[2]

اس تفسیر میں آپ نے ہر آیت کا ترجمہ دوسری آیت سے کیا ہے اور اس تفسیر میں آپ نے آیات صفات وغیرہ میں سلفی عقائد کے بجائے امام شاہ ولی اللہ دہلوی کی پیروی میں تاویل کی راہ اختیار کی۔

۲ ــ بیان الفرقان علی علم البیان (عربی):
اس تفسیر میں علم معانی وبیان کی اصطلاحیں درج ہیں شاید اس موضوع پر پہلی تفسیر ہو۔ قرآن کریم کی عظمت، فصاحت، بلاغت اور سحر بیانی کو اجاگر کیا ہے۔

۳ ــ تفسیر بالرائے (اردو):
اس تفسیر میں "تفسیر بالرائے" کے معنی بتا کر تفاسیر قرآن وتراجم قرآن وقادیانی، چکڑالوی، بریلوی، بہائی اور شیعہ وغیرہ کی تفسیری اغلاط کی نشان دہی کی گئی ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔

۴ ــ تفسیر ثنائی (اردو):
تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے، ترجمہ با محاورہ، رابطہ آیات کا انداز لئے ہوئے۔ حواشی مناظرانہ طرز کے جن میں فرق باطلہ اور ادیان کاذبہ بالخصوص نیچری، چکڑالوی، مرزائی اور بدعتی عقائد کی بڑی کامیابی سے تردید کے ساتھ ساتھ

۱۔ "المنار" جلد ۲۲، ۱۳۵۱ھ بحوالہ نقوش الوفاء صفحہ؟ ملک امام خان
۲۔ معارف صفحہ ۲۱۶، اعظم گڑھ شمارہ ۳ جلد ۲۴

Marfat.com

ہندوؤں، عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے اعتراضات اور ان کے معقول مدلل جوابات دیئے گئے ہیں۔ خصوصاً سر سید احمد خاں کے خیالات کی تردید خوب کی ہے۔

۵ — آیات متشابہات:
اپنے خاص انداز سے اصول تفسیر کی تحقیق جس کو اپنی اردو عربی تفسیروں کے لئے بطور مقدمہ لکھا ہے۔

٦ — برہان التفاسیر بجواب سلطان التفاسیر:
یہ کتابی شکل میں شائع نہیں ہوئی۔ اخبار اہل حدیث میں قسط وار شائع ہوئی ہے۔

۷ — تفسیر سورۃ یوسف:
جو علیحدہ کتابی صورت میں امرتسر سے شائع ہوئی۔
آپ کا ترجمہ اور تفسیر قرآن بہت مستند اور مقبول ہے مذکورہ بالا رسالات اور کتب کے علاوہ فتاوی ثنائیہ اور حواشی ثنائیہ ان کی ادبی اور دینی یادگاروں میں سے ہیں۔

آپ کی مفصل سوانح عمری مولوی عبد المجید نے "سیرت ثنائی" کے نام سے لکھی ہے، جو میری نظر سے نہیں گذری، ۳ جمادی الاول ۱۳٦۷ھ مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء کو بمقام سرگودھا پاکستان میں آپ کا انتقال ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

روز ہجراں وشب فرقت یار آخر شد
زدم این فال گذشت اختر کار آخر شد

Marfat.com

(۵) نواب صدیق حسن خاں

ہمسایۂ جبریل امیں بندۂ خاکی
ہے اس کا نشیمن نہ بخارا نہ بدخشاں

نواب صدیق حسن خاں انیسویں صدی کے ہندوستان کے مشہور ترین علمائے دین وادب میں سے ہیں۔ خود نوشتہ سوانح حیات میں اپنے آپ کو ابو الطیب صدیق بن حسن بن علی بن لطف اللہ، حسینی، بخاری، قنوجی، لکھا ہے اور اپنے شجرہ کی نسبت حضرت حسین بن علی بن ابو طالب تک پہنچائی ہے۔

ان کی ولادت یوم یکشنبہ تاریخ ۱۹ جمادی الاولی ۱۲۴۸ھ مطابق ۱۸۳۲ع قنوج میں ہوئی اور ان کی ابتدائی پرورش بھی یہیں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم قنوج میں ہی بعض اساتذہ کی زیر نگرانی ہوتی رہی۔ اپنے بھائی احمد بن حسن عرشی سے بھی علم حاصل کیا۔ اس کے بعد دہلی چلے گئے اور علوم عقلی اور نقلی اور زبان عربی وادب عربی کی تعلیم پر توجہ دی۔ علامہ محمد صدر الدین خاں ان کے خاص اساتذہ میں سے تھے۔ دہلی سے پھر قنوج لوٹ گئے اور معاش کی تلاش میں بھوپال روانہ ہوئے۔ یہاں پر قاضی حسین بن محسن السبیعی اور ان کے بھائی شیخ زین العابدین سے اکتساب علم کیا۔ یہ دونوں علامہ محمد بن ناصر الحازمی الشریف کے شاگردوں میں سے تھے۔

نواب صدیق حسن خاں کا شمار علمائے کبار میں ہوتا ہے۔ انہوں نے قرآن، تفسیر حدیث، عقائد، فقہ، تصوف، تاریخ، سیاست، اخلاقیات اور ادب پر کئی کتابیں

Marfat.com

لکھی ہیں۔ والدی المرحوم ڈاکٹر عبدالحکیم شرف الدین نے نواب صدیق حسن خاں کی معرکۃ الآرا عربی تصنیف «التاج المکلل من جواہر مآثر الطراز الآخر والأول» کی تحقیق، تصحیح اور تعلیق کا کام نہایت علمیت اور دقّت سے انجام دیا اور بہت خوب صورت ٹائپ میں اپنے مطبعہ سے طبع کیا اور اپنی ہی کمپنی شرف الدین الکتبی سے ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۹۶۳ع میں نشر کیا۔ یہ کتاب عربی میں ہے، طول ساڑھے نو انچ اور عرض سات انچ ہے، اس کتاب میں پانچ سو تینتالیس (۵۴۳) علماء کی سوانح حیات اور ادبی اور علمی تخلیقات پر بحث ہے۔ مذکورہ کتاب میں مرحوم نواب صدیق حسن نے خود اپنے حالات اور اپنے خاندان کے دیگر افراد کے حالات بھی قلمبند کئے ہیں۔ والدی مرحوم ڈاکٹر عبدالحکیم نے اپنی تحقیق میں ذکر کیا ہے، ان کی تالیفات کی تعداد دو سو بائیس (۲۲۲) ہے جس میں چون (۵۴) عربی کتابیں ہیں، بیالیس (۴۲) عدد فارسی کتابیں میں اور اردو میں ایک سو سات (۱۰۷) کتابیں ہیں۔

نواب صدیق حسن خاں کی دوسری مشہور کتاب «رحلة الصدیق إلی بیت العتیق» بھی والدی ڈاکٹر عبدالحکیم نے تحقیق، تنقیح اور تصحیح کرکے ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹۶۱ع میں خود اپنے ہی پریس میں طبع کرکے شائع کی تھی۔ اس کا طول ساڑھے نو انچ ہے اور عرض ساڑھے چھ انچ ہے۔ اس کی ضخامت ایک سو چھہتر (۱۷۶) صفحات ہے۔ یہ کتاب حج اور عمرہ سے متعلق ہے۔ آخری پانچ صفحات میں مؤلف نے خود اپنے حج کے سفر کے حالات قلمبند کئے ہیں۔ مؤلف تاریخ ۲۷ شعبان ۱۲۸۵ھ کو بھوپال سے نکل کر بمبئی سے جہاز سے حج کے لئے روانہ ہوئے اور ٹھیک آٹھ ماہ بعد بھوپال واپس تشریف لائے۔

ان کی اولین تصنیف «ترجمة المراح فی التصریف» کا سن کتابت ۱۲۷۰ھ مطابق

Marfat.com

۱۸۵۳ء تھا۔

ان کی بعض مشہور کتابیں درج ذیل ہیں :
مآثر الفقہاء المحدثین، الکلیل والخاطر العلیل، عون الباری، الکتاب والسنۃ، السراج الوھاج، الحدیث والقرآن، مسک الختام، حضرات التجلی من نفحات التحلی والتخلی، حظیرۃ القدس، دلیل الطالب إلی أرجح المطالب، ریاض المرتاض، الحطۃ فی ذکر الصحاح الستۃ، اکلیل الکرامۃ، لف القماط علی تصحیح بعض ما استعملہ العامۃ من المعرب والدخیل والمولد والأغلاط، روضۃ الندیہ، ابجد العلوم، ظفر الأرض، الحجۃ فی الأسوۃ، غصن البان المورق بمحسنات البیان، لسان العرفان، الاقلید لأدلۃ الاجتہاد والتقلید، تخریج الوصایا من جنایا الزوایا، العلم الخفاق من علم الاشتقاق۔

نواب صاحب کی اردو تفسیر «ترجمان القرآن بلطائف البیان» اول قرآن سے سورۂ کہف کی تفسیر پندرہ (۱۵) جلدوں میں ہے۔ عربی تفسیر «فتح البیان فی مقاصد القرآن» دس (۱۰) جلدوں میں ہے۔ ان کی فارسی تفسیر «نیل المرام من تفسیر آیات الأحکام» ہے۔

«الاکسیر فی اصول التفسیر» اور «افادۃ الشیوخ بقدر الناسخ والمنسوخ» بھی فارسی میں ہے۔ اس کے علاوہ مختلف آیات وسور کی تفسیریں بھی لکھی ہیں نواب صدیق صاحب نے قرآن اور حدیث میں بہت کام کیا ہے۔ اسی طرح اصول فقہ میں «حصول المأمول» لکھی جو علمی حلقہ میں کافی مقبول ہے۔

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

ان کے صاحبزادے محمد علی حسن خاں نے اپنے والد کی سوانح حیات لکھی ہے۔ جو چھ (۶) جلدوں میں ہے۔ والد مرحوم ڈاکٹر عبد الحکیم شرف الدین لکھتے ہیں:

Marfat.com

"اور مؤلف کے بیٹے محمد علی حسن خاں نے اپنے والد کی سوانح حیات اردو میں لکھی ہے۔ اس کتاب کا نام "مآثر صدیقی" ہے اور چہ اجزاء میں ہے۔ ان میں سے میرے پاس چار اجزا میں جو سات سو چونتیس (۷۳۴) صفحات پر مشتمل ہے۔"[۱]

اس صالح اور عالم شخصیت کا انتقال شب پنجشنبہ (جمعرات) ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۰۷ھ موافق ۲۰ فروری ۱۸۹۰ع کو بمقام بھوپال ہوا۔ إنا لله وإنا إليه راجعون۔

افلاک سے ہے اس کی حریفانہ کشاکش
خاکی ہے مگر خاک سے آزاد ہے مومن

۱ - مقدمہ کتاب "رحلة الصديق إلى البيت العتيق"، از نواب صدیق حسن خاں تحقیق ڈاکٹر عبد الحکیم شرف الدین، شرف الدین الكتبي وأولاده ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹۶۱ع

Marfat.com

(٦) مولانا سید امیر علی ملیح آبادی

اس کی امیدیں قلیل، اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا دلفریب، اس کی نگہ دل نواز

مولانا سید امیر علی ابن معظم علی ۱۲۷۴ھ مطابق ۱۸۵۸ع میں ملیح آباد میں پیدا ہوئے۔ یہ سال ہندوستان کی تاریخ میں کافی اہم ہے۔ انگریزی حکومت ہندوستان پر پوری طرح سے اپنا تسلط قائم کرچکی تھی۔ انگریزی زبان کی قدر وقیمت بھی بڑھ رہی تھی۔ اس دور میں کئی اہم سیاسی اور ادبی شخصیات کا ظہور ہوا۔

مولانا سید امیر علی کے اساتذہ میں مولانا سید نذیر حسین دہلوی، مولانا بشیرالدین قنوجی اور مولانا حیدر علی مہاجر قابل ذکر ہیں۔ مولانا مرحوم قرآن، حدیث، فقہ، علم تفسیر اور علم رجال کے مستند عالم تھے۔ عربی زبان اور صرف ونحو پر مکمل دسترس حاصل تھی۔ پہلے منشی نول کشور کے نول کشور پریس، لکھنؤ میں تصحیح ومقابلہ کا کام کرتے رہے۔ منشی جی سے بہت گہرے تعلقات تھے۔ آگے چل کر منشی جی ہی کے اصرار پر مولانا نے قرآن کا ترجمہ اور ضخیم وشاندار تفسیر «مواهب الرحمان» کی تخلیق کی جسے خود منشی نول کشور نے بڑے اہتمام سے طبع کیا اور اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ ناچیز کی لائبریری میں «مواهب الرحمان» کی تین جلدیں موجود ہیں جن کا تفصیلی تذکرہ آچکا ہے۔ یہ پہلی بار نول کشور پریس میں ۱۳۱۴ھ مطابق ۱۸۹۶ع سے ۱۳۲۱ھ مطابق ۱۹۰۲ع تک طبع ہوتی رہی۔ اس کا شمار اردو کی جامع اور مستند ترین تفاسیر میں ہوتا ہے۔

Marfat.com

مترجمین خلف کے لئے ان کی تفسیر «مواہب الرحمان» بمقام مرجع ومصدر معلومات ہے۔

آپ کا تعلق حنفی مسلک سے تھا لیکن وہ متعصب نہ تھے۔ بہت وسیع النظر اور متحمل تھے۔ تمام اہل سنت کی ترجمانی کرتے تھے۔ مسائل میں تمام فقہی مذاہب بیان کردیتے اور صحابہ، تابعین، تبع تابعین، تبع تبع تابعین، مجتہدین اور محدثین تمام کی آراء واحکام بیان فرما دیتے۔ تصوف اور تزکیہ پر ایمان رکھتے تھے۔ تمام صوفیائے کرام کا ذکر بھی کردیتے۔ تصوف کی مشہور کتاب «کتاب العرائس» کے حوالے بہت دیئے ہیں۔ جامع علم تھے۔ بہت سی تالیفات چھوڑی ہیں۔ «تفسیر مواہب الرحمان» کے علاوہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب «ھدایہ» اور «فتاوی عالمگیری» کے تراجم مولانا امیر علی کے متبحر عالم ہونے کے بین ثبوت ہیں۔

منشی نول کشور کے پریس میں کام کرنے کے بعد آپ مدرسہ عالیہ کلکتہ میں مدرس رہے۔ اس وقت انگریزوں کی حکومت میں کلکتہ ان کا مرکز تھا اور ہندوستان کا سب سے بڑا اور اہم شہر مانا جاتا تھا۔ یہاں درس وتدریس کے بعد آپ سعودی عرب کے شہر جدہ میں بھی تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ تعلیم وتدریس کے اس طویل تجربے کے بعد ۱۳۳۴ھ مطابق ۱۹۱۵ع میں آپ ندوۃ العلماء، لکھنؤ میں صدر مدرسی کے اہم عہدے پر مامور کئے گئے۔ ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹۱۹ع میں آپ کا انتقال ہوا۔ إنا لله وإنا إليه راجعون۔ اس وقت آپ ندوۃ العلماء میں ہی صدارت کے عہدے پر فائز تھے۔

نیست در دائرہ یک نقطہ خلاف از کم وبیش
کہ من ایں مسئلہ بے چون وچرا می بینم

Marfat.com

(۷) ڈپٹی نذیر احمد

غواص محبت کا اللہ نگہبان ہو
ہر قطرۂ دریا میں دریا کی ہے گہرائی

ڈپٹی نذیر احمد ابن سعادت علی ۱۲۵۲ھ مطابق ۱۸۳۶ع میں پیدا ہوئے. یہ بجنور کے رہنے والے تھے. آباء واجداد کی طرف سے علم ورثے میں ملا تھا اور خود بھی مجتہد تھے.

بچپن میں تعلیم گھر پر ہوئی. خود ان کے والد مولوی سعادت علی نے عربی اور فارسی پڑھائی. اس وقت ان کی عمر نو سال تھی. مولوی نصر اللہ خاں اور مولوی عبدالخالق سے بھی کسب علم کیا. کچھ بڑے ہونے پر بجنور کے ڈپٹی کلکٹر نصراللہ خاں نے منطق اور فلسفہ پڑھایا.

جب چودہ سال کی عمر ہوئی تو اپنے والد کے ہمراہ دہلی آئے. یہاں مدرسہ مسجد اورنگ آباد کے مشہور عالم مولوی عبدالخالق کی سرپرستی میں علم حاصل کرتے رہے. بعد ازاں دہلی کالج میں، جو ۱۸۲۵ع میں قائم ہوئی تھی، داخل ہوگئے. دہلی کالج میں ان کی تعلیم کا زمانہ ۱۸۵۴ع تک جاری رہا. یہاں اپنے علمی اور ادبی جوہر دکھائے. اپنے ایک مربی منشی عبداللہ خاں سے انگریزی سیکھ کر اس میں عبور حاصل کیا.

نذیر احمد کہتے میں ۰ اگر میں کالج میں نہ پڑھا ہوتا تو میں بتاؤں میں کیا ہوتا؟

Marfat.com

مولوی ہونا، تنگ خیال، متعصب، اکھل کھرا، اپنے نفس کے احتساب سے فارغ، دوسروں کے عیوب کا متجسس، بر خود غلط .... مسلمانوں کا نادان دوست، تقاضائے وقت کی طرف سے اندھا بہرہ۔"[1]

تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد کانپور کے ڈپٹی انسپکٹر مدارس مقرر ہوئے۔ اس کے بعد الہ آباد میں ان کا تبادلہ بحیثیت انسپکٹر ہوا۔ تعزیرات ہند کے ترجمے کے صلے میں کانپور کی تحصیل داری ملی۔ اس کے بعد کلکٹر بنکر جالون، گورکھپور اور اعظم گڑھ میں رہے۔ اس زمانے میں نظام حیدرآباد عالموں کے بڑے قدرداں تھے۔ ان کی شہرت سنکر نظام نے انہیں ۱۸۷۷ء میں حیدرآباد بلا لیا۔ یہاں وہ "بورڈ آف ریوینیو" کے ممبر بنے۔ حیدرآباد کی اقامت کے دوران چھ مہینے کی مختصر مدت میں قرآن حفظ کر لیا۔ اس کے بعد مولانا نے قرآن حکیم کا بہت غور وخوض سے مطالعہ کیا اور قرآن کا اردو میں ترجمہ کیا۔ ترجمہ کی زبان با محاورہ اور ایک حد تک دہلی کی ٹکسالی زبان ہے۔ یہ ترجمہ مع تفسیر "غرائب القرآن" پہلی بار ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۸۹۵ء میں طبع ہوا۔ چونکہ پہلی بار غیر تحت اللفظ ترجمہ منظر عام پر آیا تھا اس لئے مولویوں میں خوب چرچے ہوئے اور ڈپٹی نذیر احمد کو بڑی سخت نکتہ چینیوں کو برداشت کرنا پڑا۔ مولانا اشرف علی تھانوی نے "اصلاح ترجمہ دہلویہ" چالیس (۴۰) صفحات پر مشتمل رسالہ لکھا جس میں اس ترجمہ پر اعتراضات ہیں۔ اسی طرح ابو محمد عبد اللہ چھپراوی نے ترجمہ پر اعتراضات کئے جسے "رفع الغواشی عن وجوہ الترجمة والحواشی" کے نام سے چھاپا۔

قرآن حکیم کا اردو ترجمہ ڈپٹی نذیر احمد کی دینی اور ادبی زندگی کا جاوید کارنامہ ہے۔ اس کے علاوہ ان کی کئی دینی، اخلاقی، اصلاحی اور ادبی تصانیف میں

۱۔ حیات النذیر، صفحہ ۲۴

Marfat.com

ان کی کئی کتابیں ایک عرصے تک نصابی کتابوں کی شکل میں اسکولوں اور کالجوں میں پڑھائی جاتی تھیں۔ انہوں نے کئی قانونی کتابوں کا بھی ترجمہ کیا ہے۔
ڈپٹی نذیر احمد کی بعض مشہور کتابیں حسب ذیل ہیں:

۱۔ الحقوق والفرائض ۲۔ الاجتہاد ۳۔ امہات الامۃ ۴۔ ادعیۃ القرآن
۵۔ مرأۃ العروس ۶۔ بنات النعش ۷۔ توبۃ النصوح ۸۔ ابن الوقت
۹۔ محصنات ۱۰۔ رویائے صادقہ ۱۱۔ ایامیٰ

"سر سید مرحوم کے رفقاء کار نے جن کو زبان اردو کا نورتن سمجھنا چاہیئے زبانِ اردو ادب کے ساتھ احسان عظیم کئے اور بیش بہا خدمتیں انجام دیں۔ مولانا حالی کو قومی نظمیں اور تنقیدی مضامین، علامہ شبلی اور مولوی ذکاء اللہ کی تاریخی تصانیف، مولوی چراغ علی اور نواب محسن الملک کے اخلاق اور پولیٹیکل مضامین ولکچرار مولانا نذیر احمد کے اخلاقی ناول اور دیگر تصانیف جن میں ادب آموزی کے ساتھ ایک لطیف ظرافت کا بھی رنگ ہے۔ ان سب سے نہ صرف لائق مصنفین کے اہل قوم ومذہب ہی کو فائدہ پہنچا بلکہ وہ تمام ملک کے واسطے یکساں طور پر مفید ثابت ہوئے۔"[۱]

"نذیر احمد مصلح ملت بھی تھے اور معلم اخلاق بھی اور ساتھ ہی اعلیٰ درجہ کے فنکار بھی! اردو ادب میں انہوں نے ناول کے فن کی ابتداء کی اور مستقبل میں اس کے امکانات کے لئے ایک تعمیری انداز اور اصلاحی نقطہ نظر بخشا۔ نذیر احمد کا یہ ایسا ادبی کارنامہ ہے جسے تاریخ ادب اردو کبھی فراموش نہیں کرسکتی۔"[۲]

۱۔ "تاریخ ادب اردو" از رام بابو صاحب سکسینہ ۱۹۶۶ع، ناشر خاتون مشرق، اردو بازار، جامع مسجد دہلی، صفحہ ۶۰ - ۶۱
۲ ۔ "افکار و اقدار" از طیب عثمانی ندوی، صفحہ ۱۸۷ - ۱۸۸، ناشر دارالکتاب، گیا، ہند

Marfat.com

"حافظ نذیر احمد عربی ادب میں مہارت تامہ رکھتے تھے لیکن ان کے اسلوب بیان میں کوئی گہرائی نہیں ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ فطرت کی طرف سے ناول نگاری کے لئے پیدا کئے گئے تھے ـــــ نذیر احمد اکثر دفعہ خیالات کی رو کے ساتھ اس طرح بہہ جاتے ہیں کہ دامن ادب ان کے ہاتھ سے چھوٹا پڑتا ہے اور یہی نقص ہے جس کی بنا پر نہ صرف ادبیت کا فقدان ہو جاتا ہے بلکہ عالمانہ شان بھی ہاتھ سے جاتی رہتی ہے۔ وہ اگرچہ جید عالم تھے لیکن ان کی عبارتوں سے ان کی قابلیت اور تحقیق کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ نہایت سنجیدہ اور ثقہ بحث میں بھی وہ مذاق اور عامیانہ اسلوب بیان استعمال کرتے ہیں۔ نذیر احمد کی طرز عبارت مرزا غالب کے اسلوب سے مختلف تھی۔ غالب کی خود داری کا اقتضا یہ تھا کہ وہ دلی کی روزمرہ سے سادہ زبان نہ لیں جو دلی کے عوام اور بازاری لوگ بولتے ہیں بلکہ وہ جو وہاں کے شرفاء اور اعلی طبقہ میں مستعمل ہے۔ یہی وہ امتیازی فرق ہے جو بڑھ جانے کے بعد نقص کی شکل میں نمودار ہوکر نذیر احمد کے نہ صرف سنجیدہ مباحث بلکہ قرآن شریف کے ترجمہ میں بھی مورد الزامات رہا۔"[1]

نذیر احمد کی قابل ذکر دینی تصانیف میں ترجمۂ قرآن مجید اور ان کی مشہور فقہی کتاب "الحقوق والفرائض" ہے۔ ان کے اس ترجمے کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ٹھیٹھ اردو میں ہے اور اردو کا پہلا استوار اور با محاورہ ترجمہ ہے۔ اس کے خلاف یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس میں بعض اوقات وہ سوقیانہ محاورات استعمال کئے گئے ہیں جو ناول کے لئے تو شاید موزوں ہوں مگر قرآن مجید کے تقدس کے منافی ہیں۔ اس کمزوری کے باوجود ان کا ترجمہ خاصا مقبول ہے۔

۱ ـ اردو کے اسالیب بیان از ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور ۱۹۶۴ء
صفحہ ۴۷ ، ۴۸ ، ۴۹

Marfat.com

نذیر احمد کی دوسری معرکۃ الآراء تصنیف «الحقوق والفرائض» ہے۔ جو تین جلدوں میں ہے۔ اس میں عقائد، عبادات، معاملات اور معاشرت کے متعلق خاص اسلامی نقطۂ خیال سے بحث کی گئی ہے۔»[1]

«نذیر احمد کا اسلوب بیان بھی ان کے فن کی طرح منفرد ہے۔ ان کے اسلوب کے خصائل ان کے رفقاء کے اسلوب میں کہیں نہیں ملتے! اور وہ ایک خاص قسم کی زبان لکھتے میں جو علمی بھی ہے اور عوامی بھی!»[2]

اس میں شک نہیں کہ نذیر احمد ایک کامیاب مترجم تھے۔ ترجمہ کے فن کو انہوں نے کمال تک پہنچا دیا تھا۔ اس کا ثبوت ان کی دینی اور قانونی کتابیں ہیں۔ وہ ایک جذباتی مصلح تھے اور انہوں نے اپنے ادبی فن کو معاشرے کی اصلاح کے لئے استعمال کیا۔ ان کا طریقۂ کار سر سید احمد خاں سے جدا تھا۔ انہوں نے ناول کو خاص طور پر اسی اصلاحی مقصد کے لئے استعمال کیا۔ ان کے ناولوں کو پڑھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے ناول کو اپنی ادبی اور فنی صلاحیتوں کے اظہار کے لئے یا تحقیق اور خیالی جذبے کو اجاگر کرنے کے لئے نہیں بلکہ معاشرے کی اصلاح کی غرض سے لکھا ہے۔ اس بے لوث اور مصلح شخصیت کا انتقال ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۹۱۲ع میں ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ترے سینے میں ہے پوشیدہ راز زندگی کہہ دے
مسلماں سے حدیث سوز وساز زندگی کہہ دے

---

۱ - «سر سید احمد خاں اور ان کے نامور رفقاء» از ڈاکٹر عبد اللہ، صفحہ ۹۶، ناشر چمن بک ڈپو، اردو بازار، دہلی ٦

۲ - مذکورہ حوالہ، صفحہ ۳۰۲

Marfat.com

(۸) مولانا محمود الحسن دیوبندی شیخ الہند

تجھ سے ہو آشکار بندۂ مومن کا راز
اس کے دنوں کی تپش، اس کی شبوں کا گداز

شیخ الہند مولانا محمود الحسن ابن مولوی ذوالفقارعلی دیوبند ضلع سہارنپور کے رہنے والے تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۲۶۸ھ مطابق ۱۸۵۱ع میں ہوئی۔ یہ اپنے والد مولوی ذوالفقار علی انسپکٹر آف اسکولس کے سب سے پہلے صاحبزادے تھے۔

بچپن میں قرآن کی ابتدائی تعلیم ایک بزرگ میاں جی بنگلوری نے دی۔ عربی اور فارسی کا درس اپنے چچا مولوی مہتاب علی سے لیتے تھے۔ بچپن ہی سے ذہانت اور فطانت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ علم کا شوق بھی تھا۔ ۱۲۸۳ھ مطابق ۱۸۶۶ع میں ہندوستان کی مشہور ومعروف دینی درس گاہ اور اسلامی ثقافتی مرکز، مدرسہ دیوبند کا افتتاح ہوا۔ اس کے طلاب اوائل میں مولانا محمود الحسن تھے۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی ان کے استاد تھے۔ خاص طور پر مولانا محمود الحسن نے علم حدیث مولانا محمد قاسم نانوتوی کی زیر سرپرستی حاصل کیا۔ اس کے علاوہ دیگر مضامین کا علم بھی انہوں نے بڑی لگن اور محنت سے حاصل کیا۔ تقریباً بیس سال کی عمر میں وہ تعلیم سے فارغ ہوگئے اور فوراً ہی مدرسہ دیوبند کے مدرس معین ہوگئے۔ اس قدر علم تھا کہ طلبہ اور مدرسین دونوں ان کا احترام کرتے تھے۔ ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۹۲۰ع تک دار العلوم دیوبند کے صدر مدرس اور شیخ الحدیث دونوں تھے۔ عالم ہونے کے ساتھ ساتھ انہوں نے سیاسی تحریکات میں

Marfat.com

ی حصہ لیا. یورپ اور ایشیا میں سیاسی ہیجان بپا تھا. اسلام کو کچلنے کی مہم
ی ہر طرف سے ہو رہی تھی. اسلامی ممالک کمزور اور کسمپرسی کی حالت
ں تھے. ۷ ذوالقعدہ ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۷ ستمبر ۱۹۱۵ء مین مولانا نے حج کی
ت کی اور سفر کیا. اللہ کو یہ منظور تھا کہ انہیں قید کر لیا گیا اور جزیرہ
الٹا بھیج دیا گیا. یہ جزیرہ انگریزی استعماریت میں تھا. مولانا ۲۹ ربیع الثانی
۱۳۳ھ مطابق ۲۱ فروری ۱۹۱۷ء کو مالٹا پہنچے. کچھ عرصے انہیں ساتھیوں سمیت
ید میں رکھا گیا. اس اسیری سے ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۱۹ء میں نجات ملی اور ان کو
ن کے ساتھیوں سمیت ہندوستان روانہ کردیا گیا. اور سلامتی سے یہ بمبئی پہنچ گئے.
ولانا ابوالکلام آزاد، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور دوسرے علمائے کبار نے جس
طرح اسیری زنداں کو بوقفِ تحقیق علم کردیا تھا اسی طرح مولانا محمود الحسن کا
ترجمہ قرآن بھی سال بھر میں مالٹا کی قید کے دوران مکمل ہوگیا. مولانا نے
ترجمہ قرآن کو کتنی اہمیت دی تھی اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ مالٹا
جاتے وقت جب جہاز کو کسی خطرہ کی وجہ سے غرق ہونے کا اندیشہ ہو گیا
تو مولانا نے ترجمہ کے مسودے کے اوراق مولوی عزیز گل کے سینے سے باندھ
دیئے کہ اگر کوئی بچاؤ کی صورت نکل آئے تو اوراق مسودۂ ترجمہ محفوظ
رہ جائیں. آخر کار اللہ نے ان کی سعی کو کامیاب بنایا اور یہ گرانقدر ترجمہ مع
حواشی ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۹۲۵ء میں شائع ہوا. اس کے علاوہ مولانا محمود الحسن
شیخ الہند کی اہم کتابیں درج ذیل ہیں:

۱۔ ادلۂ کاملہ ۲۔ ایضاح الادلۃ ۳۔ احسن القری ۴۔ افادات محمودیۃ ۵۔ الابواب والتراجم ۶۔ کلیات شیخ الہند ۷۔ حاشیہ مختصر المعانی ۸۔ تصحیح ابی داؤد ۹۔ فتاوی

مولانا محمود الحسن کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے مولانا محمد طیب مہتمم دار العلوم دیوبند لکھتے ہیں:

Marfat.com

«حضرت مولانا ذوالفقار علی صاحب کے صاحبزادے حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن قدس سرہ تو ہند کے شیخ الکل ہی بن کر رہے اور ہند ہی کیا، کون گن سکتا ہے کہ آپ کے تلامذہ اور شاگرد ایشیا وافریقہ کے کن کن علاقوں میں پھیلے ہوئے علم و دین کی خدمت میں مصروف رہے اور ہیں۔ علمی اور دینی پہلوؤں کے سوا ملک کے سیاسی انقلاب میں آپ کا جو حصہ ہے، کیا اس کا کوئی انکار کرسکتا ہے؟ یقیناً آج جن قربانیوں، جاں فروشیوں کی قیمت ملک کی آزادی کی شکل میں ہمارے سامنے آئی ہے، کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ اس قیمت میں کافی اور معقول سرمایہ شیخ الہند کی غیر معمولی اور الوالعزمانہ قربانیوں کا بھی شریک ہے۔»[1]

فاضل مؤلف مولانا محمود الحسن کے خاندان کے دیگر افراد کی خدمات کا تذکرہ یوں کرتے ہیں:

«مولانا محمود الحسن کے تایا مولانا مہتاب علی اور والد ڈپٹی ذوالفقار علی ان حضرات میں سے ہیں جنہوں نے مدرسہ دار العلوم دیوبند کی تاسیس میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ ڈپٹی ذوالفقار علی کا شمار دیوبند کے مشاہیر میں تھا۔ ان کی پرشکوہ حویلی قلعہ پر تھی آج کل اس میں اسلامیہ ہائی اسکول چل رہا ہے۔ مولانا محمود الحسن کے برادر مولوی ممتاز علی ابن ذو الفقار علی پہلا نسوانی مجلہ باسم «تہذیب النسواں» اپنی نگرانی میں شائع کرتے تھے۔ اس کے علاوہ «البیان فی مقاصد القرآن» ان کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ قرآنی مضامین کی تبویب کر کے چار جلدوں میں «البیان فی مقاصد القرآن» کی صورت میں شائع کیا۔ مولوی ممتاز علی کے صاحبزادے منشی امتیاز علی تاج کا شمار دور جدید کے مشہور انشاء پردازوں

۱ - از مولانا محمد طیب مہتمم دار العلوم دیوبند در کتاب «سوانح قاسمی» جلد دوم مؤلفہ مولانا سید مناظر احسن گیلانی صفحہ ۲۶۰، ۲۶۱

Marfat.com

میں ہوتا ہے۔ دار العلوم دیوبند میں شعبۂ طب کی خدمات کے لئے ان کے برادر محترم حکیم محمد حسن نے اپنی پوری زندگی وقف کردی تھی۔ شیخ الہند کے داماد مولانا قاضی مسعود احمد دار العلوم دیوبند کے شعبۂ افتاء کی خدمات میں منہمک ہیں۔»

مشہور ادیب انظر شاہ ابن انور شاہ کاشمیری اپنی کتاب «نقش دوام» میں مولانا محمود الحسن کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں:

«حجۃ الاسلام حضرت مولانا نانوتوی علیہ الرحمہ کے فاضل روزگار تلمیذ، ملا محمود دیوبندی کے ابتدائی شاگرد، دار العلوم دیوبند کے صدر نشیں اور تحریک استخلاص وطن کے امام، وطن مالوف دیوبند، عثمانی خاندان کے گلشن سدا بہار، فطری ذکی وذہین، ستارۂ بلندی ان کے فلک سر پر ضوفگن، حضرت نانوتوی ایسا آفتاب کمال استاد میسر آیا تو اس چشمۂ نور سے انوار علم ولایت کے وہ ذخیرے اخذ کئے جن کی مثال ممکن نہیں۔ مولانا نانوتوی کے ایسے جانثار وفداکار شاگرد کہ استاذی وشاگردی کی تاریخ میں ایس کی مثال کم ہی ملے گی۔ حضرت نانوتوی ہی کیا ان کے اعزاء واقارب کی خدمت بھی اس فدائیت سے انجام دی جو ان کی خاص سعادتوں سے تعلق رکھتی ہے۔ فراغت کے ساتھ دار العلوم میں معین المدرس بنادیئے گئے۔ ابتدائی کتابیں زیر درس رہیں۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی آپ کے اسی دور کے شاگرد ہیں۔ بتدریج دار العلوم کے عہدۂ صدارت پر پہنچے تو اپنے علمی اور عملی کمالات سے اس عہدۂ جلیلہ کو زینت بخشی کہ ہند وپاکستان کی دینی درس گاہیں اس اجاگر تاریخ سے خالی ہیں۔ حضرت مرحوم کا سب سے بڑا کمال یہ تھا کہ حلقۂ تلامذہ سے علم وعمل کے آفتاب وقمر اٹھے۔»[1]

---

۱ ـ «نقش دوام» از انظر شاہ مسعودی، صفحہ ۲۸، ذیل حاشیہ

Marfat.com

مولانا محمود الحسن اور انگریزوں کے تعلقات ہمیشہ ناخوشگوار رہے۔ «سوانح قاسمی» میں مذکور ہے:

«مالٹا سے واپسی پر جب ترک موالات کا استفتاء حضرت شیخ الہند کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اپنے تین شاگردوں حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب، حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی اور حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کو جمع کر کے فرمایا کہ یہ فتویٰ آپ لوگ لکھیں۔ ان حضرات نے عرض کیا، حضرت آپ کی موجودگی میں ہم کیا لکھیں گے۔ فرمایا کہ مجھ میں انگریزوں سے نفرت کا جذبہ شدت لئے ہوئے ہے۔ مجھے اپنے نفس پر اطمینان نہیں ہے کہ حدود کی رعایت ہوسکے گی اور حق تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰٓ أَلَّا تَعْدِلُوا [1]

ترجمہ:

کسی قوم کی عداوت تمہیں عدل سے ہٹا نہ دے۔

اس لئے آپ ہی لوگ دیکھیں۔ اس واقعہ سے جہاں حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کا انتہائی تقوی وتدین نمایاں ہے وہیں اس جذبہ کا غلبہ بھی واضح ہے۔ میرے بھائی مولانا محمد طاہر مرحوم نے اس زمانہ میں حضرت سے پوچھا کہ حضرت ان انگریزوں کی کوئی بات اچھی بھی ہے؟ فرمایا کہ ہاں ان کے کباب بہت اچھے ہونگے۔ خود انگریز بھی اسے محسوس کرتے تھے۔ چنانچہ جیمس میسٹن جو اس زمانہ میں یو۔پی۔ کے گورنر تھے، ایک موقعہ پر انہوں نے کہا تھا کہ اگر اس شخص (مولانا محمود الحسن) کو جلا کر خاک بھی کردیا جائے تو وہ بھی اس کوچہ سے نہیں اڑے گی جس میں کوئی انگریز ہوگا۔ نیز یہ بھی

ا ۔ المائدہ، ۸

Marfat.com

ان ہی کا مقولہ ہے کہ اگر اس شخص کی بوٹی بوٹی کردی جائے تو ہر بوٹی سے انگریزوں کی عداوت ٹپکے گی۔[1]

ان کے شاگردوں میں مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی، مولانا عبد اللہ سندھی، مولانا انور شاہ کاشمیری، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا کفایت اللہ صاحب، مولانا اعزاز علی، مولانا فخر الدین، مولانا محمد ابراہیم بلیاوی، اور مولانا ثناء اللہ امرتسری جیسے پایہ کے علماء شامل تھے۔ ان سب کو مولانا سے بہت عقیدت تھی۔ مولانا شبیر احمد عثمانی نے جب مولانا کے "ترجمۂ قرآن" کے حواشی لکھنے شروع کئے تو بسبب احترام سورۂ نساء کے بعد سے تفسیر شروع کی اس لئے کہ مولانا نے سورۂ نساء تک کی تفسیر لکھ لی تھی۔ اس پر مولانا عبد الماجد دریابادی یوں معترض ہیں:

"شکریہ کے ساتھ شکوہ صرف اتنا ہے کہ جو تقریباً چار پارے حضرت شیخ الہند کے حواشی کے تھے انہیں مولانا شبیر احمد صاحب نے فرط ادب سے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ یونہی چھوڑ دیا ہے۔ میں ایسی افراط تعظیم کا قائل نہیں۔"

ناچیز کے خیال میں مولانا شبیر احمد عثمانی کا فیصلہ عین صواب تھا۔ استاد کا احترام ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ مولانا اشرف علی تھانوی کی عقیدت کا یہ عالم تھا کہ جب ان سے درخواست کی گئی کہ وہ مولانا کے ترجمہ پر تقریظ لکھیں تو انہوں نے یہ جواب لکھ بھیجا:

"قرآن مجید مترجم ترجمہ حضرت استاذی قدس اللہ سرہ پہنچ کر موجب مسرت ومنت ہوا۔ آپ نے جس ظن سے مجھ کو اظہار رائے کا امر فرمایا ہے مگر غالباً آپ

---

۱ - "سوانح قاسمی"، از مولانا محمد طیب مہتمم دار العلوم دیوبند مولفہ مولانا سید مناظر احسن گیلانی، صفحہ ۸۴، ذیلی حاشیہ

Marfat.com

کو حضرت کا اور میرا تعلق معلوم نہیں یا اس وقت ذہن میں نہیں رہا ورنہ میرے لیئے ایسی جسارت کو تجویز نہ فرماتے۔ مجھ کو حضرت سے جو تعلق ہے جس کا نام تلمذ ہے وہ علوم میں محض تقلید کا ہے نہ تنقید کا۔

مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری اپنے استاد شیخ الہند محمود الحسن کی یاد یوں فرماتے ہیں:

"موصوف بڑے پایہ کے عالم تھے۔ ہر فن کی تعلیم دیتے تھے مگر حدیث کے ساتھ آپ کو خاص انس تھا۔ میرا چشم دید واقعہ بلکہ روزانہ کے واقعات میں کہ آپ جس چوکی پر حدیث کی کتاب رکھ کر پڑھاتے تھے منطق اور فلسفہ کی کتابیں اس پر نہیں رکھتے تھے۔ یہ واقعہ میں اپنی ساری مدت تعلیم میں دیکھتا رہا۔"

صدیوں میں کہیں پیدا ہوتا ہے حریف اس کا
تلوار ہے تیزی میں صہبائے مسلمانی

شیخ الہند مولانا محمود الحسن ابن مولوی ذو الفقار علی دیو بندی کا انتقال ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۱۹ء میں ہوا۔ إنا للہ وإنا إلیہ راجعون۔

مرد سپاہی ہے وہ اس کی ذرہ لا الٰہ
سایۂ شمشیر میں اس کی پنہ لا الٰہ

Marfat.com

(۹) مولانا اشرف علی تھانوی

شوق مری لے میں ہے شوق مری نے میں ہے
نغمۂ اللہ ہو میرے رگ و پے میں ہے

مولانا اشرف علی ابن عبدالحق کی ولادت ۵ ربیع الثانی ۱۲۸۰ھ مطابق ستمبر ۱۸۶۳ع بروز چہار شنبہ صبح صادق بمقام تھانہ بہون، ضلع مظفرنگر واقع ہوئی۔ ان کا نام ان کی پیدائش سے پیشتر ہی حافظ غلام مرتضی پانی پتی نے انتخاب کیا تھا۔ مولانا اشرف علی کے والد کی طرف سے فاروقی اور ماں کی طرف سے علوی تھے۔

بچپن میں قرآن حکیم کے چند پارے آخون جی سے پڑھے۔ یہ کھتولی ضلع میرٹھ کے رہنے والے تھے پھر حافظ حسین علی سے تکمیل کی۔ فارسی اور عربی کی ابتدائی تعلیم مولانا فتح محمد سے حاصل کی۔ مولانا کے ماموں واجد علی فارسی پر دسترس رکھتے تھے۔ ان سے مولانا اشرف علی نے فارسی کی اعلی ادبی کتابیں پڑھیں۔ اس کے بعد فارسی کی تکمیل مولانا منفعت علی دیوبندی نے کی۔ مولانا اشرف علی کو فارسی تحریر، تقریر، نظم ونثر پر عبور تھا۔ ۱۲۹۵ھ مطابق ۱۸۷۸ع میں مدرسہ دیوبند میں بسلسلۂ طالبعلمی پندرہ سال کی عمر میں داخل ہوئے اور ۱۳۰۱ھ مطابق ۱۸۸۳ع میں فارغ التحصیل ہوگئے۔ ان کے اساتذہ میں مولانا محمد یعقوب، سید احمد اور مولانا محمود الحسن کافی مشہور ہیں۔ تصوف اور طریقت میں مولانا رشید احمد گنگوہی اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے تربیت وعرفان حاصل کیا۔ قرأت کی مشق مشہور قاری عبداللہ مہاجر مکی سے لی جن کو عرب قرا، بھی ماہر اور جید

Marfat.com

قاری مانتے تھے۔ مولانا اشرف علی کے مخارج بہت صحیح تھے اور نماز میں مقتدیوں کو بڑا سکون ولطف آتا تھا۔

ماہ صفر ۱۳۰۱ھ مطابق دسمبر ۱۸۸۳ع میں کانپور کے مدرسہ فیض عام میں پچیس روپے ماہوار پر مدرس ہوئے۔ تین چار ماہ کام کرنے کے بعد ہی مدرسہ کے منتظمین سے اختلاف ہوگیا۔ لہذا مولانا شاہ فضل الرحمان مرادآبادی اور حاجی کفایت اللہ کی تحریک پر جامع مسجد محلہ پٹکاپور، کانپور میں مدرسہ "جامع العلوم" کی بنیاد رکھی اور وہاں پڑھانے لگے۔ یہ مدرسہ اب تک قائم ہے۔ اہل کانپور نے ان کی کافی عزت کی اور وہ بھی اہل کانپور کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ مولانا اشرف علی کہتے تھے:

"میری اتنی جو شہرت ہوئی تو وہ کانپور والوں ہی کی بدولت ہوئی۔"[1]

۱۳۱۵ھ مطابق ۱۸۹۷ع میں مولانا امداد اللہ کے حکم پر تھانہ بھون واپس لوٹ آئے۔ پھر آخر عمر تک یہیں تبلیغ و تدریس و تالیف کا سلسلہ چلتا رہا۔ مولانا اشرف علی کے تلامذہ میں مولانا محمد اسحاق، مولانا محمد رشید کانپوری، مولانا احمد علی فتحپوری، مولانا صادق الیقین کرسوی، مولانا فضل حق الہ‌آبادی، مولانا شاہ لطف، مولانا حکیم محمد مصطفیٰ، مولانا سید اسحاق علی کانپوری، مولانا مظہر الحق اور مولانا سعید احمد اٹاوی بہت مشہور ہیں۔ اس کے علاوہ ہزاروں لوگ فیض یاب ہوچکے ہیں۔ مولانا کے معتقدین میں سید سلیمان ندوی، مولانا عبدالماجد دریابادی، مولانا عبدالباری ندوی، مولانا محمد طیب قاسمی اور مولانا محمد شفیع دیوبندی جیسی شخصیات شامل ہیں۔

مولانا عبدالماجد دریابادی اپنی کتاب "آپ بیتی" میں مولانا اشرف علی کا تذکرہ

۱ - "اشرف السوانح" حصہ اول از عزیز الحسن ۲۱ مطبوعہ ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۹۳۵ع

Marfat.com

درج ذیل الفاظ میں کرتے ہیں:

"دوسری شخصیت ان سے بھی اہم تر اور مفید تر جو میرے نصیب میں آئی وہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کی تھی، مدتوں ان سے شدید بدظنی میں مبتلا رہا اور اس بدظنی کے بڑھانے میں بڑا حصہ خود حضرت ہی کے بعض مریدوں، معتقدوں کا تھا۔ مدتوں یہ سمجھتا رہا کہ یہ ایک متشدد وخشک مولوی ہیں، برطانیہ نواز اور نصرانیوں کے دوست۔ جب وصل بلگرامی نے ان کے وعظ پڑھنے کو دیئے تو پہلی بار آنکھیں کھلیں اور پھر جب مراسلت کے بعد نوبت دید وزیارت کی آئی تو کتنے ہی کمالات ظاہری وباطنی کھل کر رہے۔ علم وتفقہ، تصوف وشریعت کے جامع، حسن عمل کے ایک زندہ پیکر اور ارشاد واصلاح کے فن کے تو بادشاہ۔ وقت کے دوسرے مشائخ کو ان سے کوئی نسبت ہی نہ تھی۔

تو بہار عالم دیگری زکجا بہ ایں چمن آمدی!

شیخ سعدی اگر آج ہوتے تو عجب نہیں کہ اپنا نسخہ گلستاں بہ غرض اصلاح ان کی خدمت میں پیش کرتے۔ حضرت غزالی ہوتے تو عجب نہیں کہ احیاء علوم الدین کی تصنیف میں استناد و استفادہ ان سے سطرسطر پر کرتے رہتے۔ بزرگ اور عابد زاہد بزرگ اور متعدد دیکھنے میں آئے لیکن مصلح، مزکی، مربی کوئی ایسا دیکھنے میں نہ آیا۔"[1]

ازل سے فطرت احرار میں ہیں دوش بدوش
قلندری و قبا پوشی و کلہ داری
زمانہ لے کے جسے آفتاب کرتا ہے
انہیں کی خاک میں پوشیدہ ہے یہ چنگاری

۱۔ "آپ بیتی" از مولانا عبد الماجد دریابادی، مکتبہ فردوس، مکارم نگر، برولیا، لکھنؤ، ۱۹۷۸ء، صفحہ ۳۵۸، ۳۵۹

Marfat.com

مولانا کی تصانیف کی تعداد آٹھ سو سے ایک ہزار تک ہے۔ ان میں ضخیم کتابیں بھی ہیں اور چھوٹے کتابچے بھی شامل ہیں۔ ان کے موضوعات قرآن، حدیث، تفسیر، فقہ، تصوف، سلوک، کلام اور عقائد وغیرہ ہیں۔ انہوں نے عربی، فارسی، اور اردو تینوں زبانوں میں کتابیں لکھی ہیں۔ مولانا کی قابل قدر تصنیف ان کی تفسیر القرآن «بیان القرآن» ہے جس کا تفصیلی تبصرہ اس بحث میں موجود ہے۔ ذیل میں صرف ان کتابوں کے نام ہیں جو طبع ہوکر لاکھوں کی تعداد میں فروخت ہوچکی ہیں۔

۱ — نشر الطیب: رسول اللہ ﷺ کی سیرت پاک۔
۲ — مناجات مقبول: قرآن وحدیث سے ماخوذ دعاؤں کا مجموعہ جسے مولانا اشرف علی نے مرتب کیا۔
۳ — بہشتی زیور: یہ مولانا کی مشہور کتاب ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں چھپ چکی ہے۔
۴ — حیات المسلمین: اس میں قرآن اور حدیث کی روشنی میں ایک مسلمان کی زندگی کا صحیح خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کی ضخامت تین سو باون (۳۵۲) صفحات ہیں۔
۵ — اعمال قرآنی: اس میں مولانا نے بعض آیتیں اور ان کے مفید اثرات اور اعمال بیان کئے ہیں۔
۶ — زاد السعید: یہ ایک چھوٹا سا رسالہ درود شریف پر ہے۔ ضخامت چھپن (۵۶) صفحے ہیں۔
۷ — جزاء الاعمال: اس میں اعمال اور اس کے نتائج اور سزا وجزا کا باہمی ارتباط سمجھایا گیا ہے اس میں چھیاسٹھ (۶۶) صفحات ہیں۔
۸ — تعلیم الدین: اس میں علم کی بنیادی اور روحانی تعلیم کا کام ہے۔

Marfat.com

۹ ۔ خطبات الاحکام : اس میں سال بھر کے جمعوں کے لئے خطبے موجود ہیں. ان میں بکثرت آیاتِ قرآنی اور احادیثِ نبوی شامل ہیں۔

قرآن اور علم قرآن پر درج ذیل تالیفات قلمبند فرمائیں :
۱ ۔ ترجمہ وتفسیر قرآن ۲ ۔ جمال القرآن ۳ ۔ تجوید القرآن ۴ ۔ آداب القرآن
۵ ۔ یادکار حق القرآن ٦ ۔ متشابہات القرآن ۷ ۔ التواجہ ما تعلق بالتشابہ
۸ ۔ رفع الخلاف فی حکم الاوقاف ۹ سبق الغایات فی نسق الآیات ۱۰ ۔ وجوہ المثالی
۱۱ ۔ تصویر القطعات تیسیر بعض العبادات ۱۲ ۔ زیادات علی کتب الروایات
۱۳ ۔ تنشیط الطبع واجراء السبع ۱۴ ۔ احسن الاثاث فی النظر الثانی ۱۵ ۔ التقصیر فی التفسیر ۱٦ ۔ الہادی للحیران فی وادی تفصیل البیان ۱۷ ۔ تمہید الفرش
۱۸ ۔ اصلاح ترجمہ دہلویہ فی تجدید العرش ۱۹ ۔ ترجمہ حیرت

مولانا اشرف علی تھانوی کی سوانح عمری بنام « اشرف السوانح » تین جلدوں میں آپ کی حیات میں ہی شائع ہوگئی تھی. چوتھی جلد مولانا کے وفات کے بعد شائع ہوئی تھی. اردو کے مشہور شاعر اور ادیب خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب اور مولوی عبدالحق صاحب « اشرف السوانح » کے مصنفین میں. اس تفصیلی سوانح عمری کا خلاصہ بعد میں « خلاصہ اشرف السوانح » کے نام سے مولانا نور احمد ، منشی عبدالرحمن خاں اور قاری اخلاق احمد صدیق نے لکھا اور ادارہ اشرف المواعظ دیوبند نے شائع کیا. اس کے علاوہ مولانا اشرف علی تھانوی کی سوانح حیات پر مندرجہ ذیل کتابیں شائع ہوئی میں :

۱ ــ حیاتِ اشرف از جناب غلام محمد صاحب
۲ ــ جامع المجددین از جناب غلام محمد صاحب
۳ ــ تجدید تصوف وسلوک از جناب غلام محمد صاحب

Marfat.com

۴ ـ تجدید معاشیات از مولانا عبد الباری صاحب ندوی
۵ ـ تجدید تعلیم و تبلیغ از مولانا عبد الباری صاحب ندوی
۶ ـ حکیم الامت از مولانا عبد الماجد دریابادی

مولانا اشرف علی تھانوی کا انتقال ۱۵، ۱۶ رجب دوشنبہ، سہ شنبہ کی درمیانی شب ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۰ جولائی ۱۹۴۳ع میں ہوا۔ إنا لله وإنا إليه راجعون۔

در معرکہ بے سوز تو ذوقے نتواں یافت
اے بندۂ مومن تو کجائی تو کجائی

Marfat.com

(۱۰) مولانا احمد رضا خاں بریلوی

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان

مولانا احمد رضا خاں ابن نقی علی خاں ابن رضا علی خاں کی ولادت ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ع بریلی میں ہوئی۔ ان کا خاندان دیندار تھا۔ ان کے دادا نے پیشینگوئی کی تھی کہ مولانا بڑے ہوکر ایک عالم اور پرہیزگار شخص ہونگے۔

اللہ کے فضل سے وہ بچپن سے ہی اتنے ذہین تھے کہ چار سال کی عمر میں انہوں نے قرآن شریف پڑھ لیا۔ ۱۲۸۶ھ مطابق ۱۸۶۹ع میں تمام دینی اور درسی کتب کے مطالعے سے فارغ ہوگئے اور درس وتدریس اور تبلیغ وہدایت کی مہم شروع کی۔ ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۸۹۵ع میں اپنے والد مولوی نقی علی خاں کے ساتھ حج کے لئے حجاز تشریف لے گئے۔ حجاز میں بھی حج کے علاوہ حصول علم کے جذبہ کی تسکین بھی حاصل کی۔ علمائے کبار سے علوم قرآن، حدیث، فقہ، تفسیر اور عقائد میں استفادہ کیا اور سند بھی حاصل کی۔ اس زمانہ میں آج کل کی طرح یونیورسٹیوں کے سرٹیفکیٹ نہیں ملتے تھے بلکہ معروف، مستند اور جامع علماء کی زیر نگرانی جب کوئی طالب علم محنت سے مطالعہ کرکے علم کی کسی فرع میں تمکن حاصل کر لیتا اور اس کا استاد اس سے مطمئن ہوجاتا تو استاد اپنے طالب علم کو سرٹیفکیٹ عطا کرتا وہی سند کہلاتی تھی۔ پھر اس طالب علم کو یہ حق ہوجاتا تھا کہ وہ سند یافتہ موضوع پر تقریر کرے، طلبہ کو پڑھانے یا کوئی

Marfat.com

کتاب لکھے۔ مولانا کے اساتذہ میں سر فہرست ان کے والد مولانا نقی علی خاں کا نام ہے جو عالم تھے اس کے بعد مولانا عبدالعلی رامپوری سے علم ہیئت اور سید شاہ ابو الحسین نوری سے علم جفر وتکسیر کا اکتساب کیا۔

مولانا احمد رضا خاں کثیرالتصانیف مصنف ہیں۔ ان کی کتابوں کی تعداد کے بارے میں مختلف اقوال ہیں لیکن بہرحال ان کی تالیفات کی تعداد پانچ سو (۵۰۰) سے زیادہ ہے۔ یہی نہیں کہ عدداً انہوں نے بہت لکھا بلکہ ان کی تصانیف میں تنوع بھی بہت ہے۔ تقریباً پچاس (۵۰) مختلف علوم پر کتابیں لکھی ہیں۔ درج ذیل علوم پر مولانا کی تالیفات موجود ہیں:

علوم قرآن، ترجمہ وتفسیر قرآن، اصول حدیث. فقہ، اصولِ فقہ، جدل، عقائد، کلام، صرف ونحو، معانی وبیان، بدیع، منطق، فلسفہ، تکسیر، ہیئت، ریاضیات، ھندسہ، ارثماطیق، جبر ومقابلہ، حساب ستینی، لوکارثمات، توقیت، مناظر ومرایا، زیجات، مثلثات، مربعات، جفر، زائرجہ، قرأۃ، تجوید، تصوف، سلوک. اخلاقیات، اسماء الرجال، سیر، تاریخ، لغت، ادب، علم الفرائض، عروض وقوافی، نجوم، فارسی، عربی اور اردو نظم ونثر، خطِ نسخ اور خطِ نستعلیق میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے۔

کتاب «انوار رضا» میں مولانا کی کتابوں کی فہرست میں پانچ سو اڑتالیس (۵۴۸) کتابوں کے نام ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ تعداد اس سے بھی زیادہ ہو لیکن اب تک صحیح حصر نہیں ہوا۔ ان کی بہت زیادہ مشہور کتابوں میں «العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ» ہے۔ یہ بارہ جلدوں میں ہے اور ہر جلد ایک ہزار صفحے سے زیادہ ہے۔ میری آخری معلومات کے مطابق اب تک پانچ جلدیں چھپ چکی ہیں۔ اس کے علاوہ سلیمان السبوح، الأمی والعلی، خالص الاعتقاد، تجلی الیقین اور

Marfat.com

مطلع القمرین بہت مقبول کتابیں ہیں۔

قرآن حکیم اور تفسیر پر درج ذیل تألیفات قابل ذکر ہیں:

۱ ــ الزلال الانقی عن بحر سفینة التقی فی علم التفسیر
۲ ــ حاشیہ تفسیر بیضاوی شریف
۳ ــ حاشیہ عنایت القاضی
۴ ــ حاشیہ معالم التنزیل
۵ ــ حاشیة الاتقان فی علوم القرآن
۶ ــ حاشیة الدر المنثور
۷ ــ حاشیہ تفسیر خازن
۸ ــ جمع القرآن و بم عزوہ لعثما
۹ ــ جالب الجنان فی رسم أحرف من القرآن

ایک ماہر نثر نگار کے علاوہ مولانا بڑے باذوق شاعر بھی تھے۔ تاریخ اردو کی کتابوں نے ان کے ساتھ بڑا ظلم کیا ہے کہ ان کا تذکرہ اس باب میں نہیں کیا۔ ان کا میدان نعت گوئی تھا:

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

واقعی ان کی نعتوں کو پڑھ کر وجد کا عالم طاری ہو جاتا ہے:

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

ان کے کلام میں معنویت کے ساتھ ساتھ شعر وسخن کی تقریباً تمام فنی خوبیاں

Marfat.com

اور نزاکتیں موجود ہیں۔ خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں:

بس کہتی ہے بلبل باغ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصف شاہ ہدیٰ مجھے شوخیٔ طبع رضا کی قسم

مولانا احمد رضا کی نعت گوئی پر تذکرہ بذات خود ایک علیحدہ موضوع ہے۔ انہوں نے بہت لکھا اور بہت اچھا لکھا ہے۔ ان کا کلام بطور نمونہ درج ذیل ہے:

سرتا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول
صدقے میں ترے باغ تو کیا لائے ہیں بن پھول
اس غنچۂ دل کو بھی تو ایما ہو کہ بن پھول
تنکا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا
تم چاہو تو ہو جائے ابھی کوہ محن پھول
واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول
دندان و لب و زلف و رخ شہ کے فدائی
ہیں در عدن لعل یمن مشک ختن پھول
بو ہو کے نہاں ہو گئے تاب رخ شہ میں
لو بن گئے ہیں اب تو حسینوں کے دہن پھول
ہوں بار گنہ سے نہ خجل دوش عزیزاں
للہ مری نعش کر اے جان چمن پھول
دل اپنا بھی شیدائی ہے اس ناخن پا کا
اتنا بھی مہ نو پہ نہ اے چرخ کہن پھول
کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی
زہرا ہے کلی جس کی، حسین اور حسن پھول

Marfat.com

یاد میں جس کی نہیں ہوش تن وجاں ہم کو
پھر دکھادے وہ رخ اے مہر فروزاں ہم کو
جس تبسم نے گلستاں پہ گرائی بجلی
پھر دکھادے وہ ادائے گل خنداں ہم کو
تنگ آئے ہیں دو عالم تیری بے تابی سے
چین لینے دے تپ سینۂ سوزاں ہم کو
نیر حشر نے اک آگ لگا رکھی ہے
تیز ہے دھوپ ملے سایۂ داماں ہم کو
پاک داماں میں نہ تھک جائیو اے وحشتِ دل
پرزے کرنا ہے ابھی جیب وگریباں ہم کو
پردہ اس چہرۂ انور سے اٹھاکر اک بار
اپنا آئینہ بنا اے مہ تاباں ہم کو
اے رضا وصفِ رخ پاک سنانے کے لئے
نذر دیتے ہیں چمن مرغ غزل خواں ہم کو

فارسی زبان میں بھی مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے عمدہ نعتیں کہی ہیں۔ نمونہ درج ذیل ہے:

زعکست ماہ تاباں آفریدند	زبوئے تو گلستاں آفریدند
نہ از بہر تو صرف ایمانیاںند	کہ خود سرا تو ایماں آفریدند
صبارا مست از بویت بہر سو	چناں افتاں وخیزاں آفریدند
برائے جلوۂ یک گلبن ناز	ہزاراں باغ وبستاں آفریدند
زلعل نوشخند جاں فزایت	زلال آب حیواں آفریدند
نہ غیرِ کبریا جاں آفرینی	زخود مثل توجاناں آفریدند

Marfat.com

بپئے نظارۂ محبوب لاہوت جبینت آئینہ ساں آفریدند
بنا کردند تا قصر رسالت ترا شمع شبستاں آفریدند
ز حسنت تا بہارِ تازہ گل کرد
رضایت را غزل خواں آفریدند

فارسی میں خود کے بارے میں فرماتے ہیں:

نہ مرا نوش ز تحسیں نہ مرا نیش ز طعن
نہ مرا گوش بمدحی نہ مرا ہوش ذمے
منم وکنج خمولی کہ نہ گنجد دروے
جز من و چند کتابی و دواتِ وقلمے

مولانا احمد رضا بریلوی کی سوانح حیات اور علمی ودینی خدمات پر کثیر تعداد میں کتب تالیف کی گئیں. نیز مختلف پرچوں اور اخباروں میں بھی تذکرہ ہے. چند کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

۱ — حیات اعلیٰ جلد اول تا چہارم از مولانا ظفرالدین
۲ — مجدد اسلام از محمد صابر القادری نسیم بستوی
۳ — انوارِ رضا. مجموعہ مضامین ناشر شرکت حنفیہ لمیٹڈ، لاہور
۴ — مقالاتِ یوم رضا، حصہ اول و دوم. قاضی عبدالنبی کوکب
۵ — سوانح اعلیٰ حضرت از بدر الدین احمد قادری
۶ — فاضل بریلوی اور ترکِ موالات از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
۷ — اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام از اختر شاہجہاں پوری
۸ — سوانح سراج الفقہاء از مولانا عبدالحکیم شرف قادری
۹ — پیغاماتِ یوم رضا از محمد مقبول احمد قادری

Marfat.com

۱۰۔ فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں از پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد
۱۱۔ فاضل بریلوی کا فقہی مقام از غلام رسول سعیدی
۱۲۔ المجمل المعدد لتالیفات المجدد از ظفر الدین بہاری
۱۳۔ مولانا احمد رضا کی نعتیہ شاعری از ملک شیر اعوان
۱۴۔ اعلیٰ حضرت کی شاعری پر ایک نظر از سید نور محمد قادری
۱۵۔ یاد اعلیٰ حضرت از محمد عبدالحکیم شرف قادری
۱۶۔ تذکرۂ رضا از محمد احمد مصباحی

جوہر کلام یہ کہ مولانا احمد رضا خاں متبحر عالم تھے۔ علوم دینیہ ونقلیہ وعقلیہ اور فن مناظرہ پر کامل دسترس حاصل تھی۔ بحیثیت فقیہ ان کا عالی مقام ہے۔ تمام زندگی دین اور علم کی خدمت کے بعد بروز جمعہ تقریباً دو بجے ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۲۱ء کو بمقام بریلی ان کا انتقال ہوا۔ إنا لله وإنا إليه راجعون:

یہ نغمہ فصل گل ولالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ

Marfat.com

(۱۱) مولانا محمد بن ابراھیم جوناگڑھی

ہوں آتش نمرود کے شعلوں میں بھی خاموش
میں بنـــدۂ مومن ہوں ، نہیں دانۂ اسپنـــد!

مولانا محمد بن ابراھیم جوناگڑھی کا شمار ان علمائے سلفین میں ہوتا ہے جنہوں نے کثیر تعداد میں دینی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ مولانا کے علمی اور ذہنی اخلاص، جد و جہد اور لگن کے معترف سبھی اہل علم ہیں، مولانا ایک قابل اعتماد اور ثقہ شخصیت کے مالک تھے۔ خطابت وکتابت اور تحریر وتقریر دونوں پر عبور تھا۔ تجربہ کار صحافی بھی تھے اور کامیاب معلم اور مدیر بھی۔ مولانا نے ۱۹۲۲ء میں اخبار "محمدی" جاری کیا اور اسی کے مدیر تھے اور "مدرسہ محمدیہ" کے ناظم تھے۔ مولانا نے تقریباً ایک سو بیالیس (۱۴۲) تصنیفات کا قیمتی ذخیـــرہ اپنے بعد چھوڑا ہے۔ مولانا کے اساتذہ میں مولانا عبد الوہاب دہلوی اور مولانا اسحاق منطقی دہلوی کا نام مشہور ہے۔

"تفسیر محمدی" کے مقدمہ میں جناب عبید الرحمن قمر مبارکپوری مولانا کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:
"تفسیر ابن کثیر کو اردو جامہ پہنانے والے حضرت العلامہ مولانا محمد صـاحب جوناگڑھی رحمۃ اللہ علیہ ان خوش قسمت بزرگوں میں ہیں جنہوں نے اپنی پوری زندگی تعلیم وتبلیغ، تحریر وتقریر اور دین کی نشر واشاعت میں صرف کردی۔ خدا نے آپ کو جہاں تحریر کا بے پناہ ملکہ ودیعت فرمایا تھا وہیں فن خطـابت میں

Marfat.com

آپ کی مثال ناممکن ہے. جن لوگوں نے آپ کے مواعظ حسنہ سے استفادہ کیا ہے وہ اب تک مرحوم کو یاد کر کے آہیں بھر رہے ہیں اور ان کے کان اسی رسیلی اور شیریں آواز کو سننے کے لئے اب بھی بے قرار ہیں. تحریری حیثیت سے مرحوم نے جو خدمات انجام دی ہیں وہ اہل بصیرت سے مخفی نہیں. خالص قرآن وحدیث کی روشنی میں ایک سو بیالیس (۱۴۲) چھوٹی بڑی تصنیفات آپ نے فرمائیں اور تقریباً سبھی اپنی زندگی میں عوام کے سامنے پیش کرکے خراج تحسین حاصل کیا. اس قدر کثیر تعداد میں معیاری اور مدلل کتابوں کا تحریر کرنا، ساتھ ہی ساتھ «اخبار محمدی» کی ادارت «مدرسہ محمدیہ» کی نظامت اور اس کی صدر مدرسی، کثیر اہل وعیال کی کفالت، یہ ایک خدائی نعمت تھی. جو بہت ہی خوش قسمت بزرگوں کو ودیعت ہوتی ہے.»

ان کی سب سے اہم تصنیف «تفسیر محمدی» قرآن حکیم کا ترجمہ اور تفسیر ابن کثیر کا اردو ترجمہ ہے جس کا ذکر اس کتاب میں گذر چکا ہے.

مولانا محمد بن ابراہیم کی دوسری اہم تصنیف علامہ ابن القیم متوفی ۷۵۱ھ مطابق ۱۳۵۰ع کی مشہور کتاب «اعلام الموقعین عن رب العالمین» کا اردو ترجمہ ہے. اس کا اردو نام انہوں نے «دین محمدی» دیا. اس میں فتویٰ، اصولِ فتویٰ اور مفتی کے منصب شرعی وغیرہ پر سیر حاصل بحث ہے. مولانا نے ابن قیم کی اس کتاب کا عمدہ ترجمہ کیا ہے. اس ترجمے کو دیکھ کر مولانا ابو الکلام آزاد نے خط تحریر فرمایا تھا. اس کا اقتباس درج ہے:

«حبی فی اللہ. السلام علیکم. «اعلام الموقعین» کا ترجمہ دیکھ کر نہایت خوشی ہوئی. مباحث فقہ وحدیث اور حکمت تشریع اسلامی میں متأخرین کی کوئی کتاب اس درجہ محققانہ اور نافع نہیں ہے جس درجہ یہ کتاب ہے. اللہ تعالیٰ آپ کو

Marfat.com

جزائے خیر دے کہ اس مفید دینی خدمت پر متوجہ ہوئے. میں ان تمام لوگوں کو جو مذہبی معلومات کا شوق رکھتے ہیں اور اصل عربی کا مطالعہ نہیں کرسکتے مشورہ دونگا کہ اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں.

ابوالکلام کان اللہ لہ ۱۶ مارچ ۱۹۳۶ء[۱]

مولانا محمد بن ابراہیم کی ایک اور اہم تصنیف "خطبات محمدی" ہے. اس میں مولانا نے بہت مطالعہ، محنت اور تحقیق کے بعد کتب احادیث سے رسول اللہ ﷺ کے تمام خطبات اور مواعظ کو منتخب کرکے جمع کیا ہے. اس میں صحت وعلالت. سفر وحضر، جنگ وصلح غرض تمام مواقع پر جو پند ونصائح رسول اللہ ﷺ نے فرمائے تھے وہ سب شامل کئے گئے ہیں.

ان کی کتاب "درۃ محمدی" اہم فقہی کتاب ہے. اس کے علاوہ ان کی بعض کتب کے نام درج ذیل ہیں:

توحیدِ محمدی، ایمان محمدی، صلوٰۃِ محمدی. زکوٰۃِ محمدی، صیام محمدی، برأتِ محمدی، طریقِ محمدی، امام محمدی، حقوقِ محمدی، میلادِ محمدی، برہانِ محمدی، درایتِ محمدی، عقایدِ محمدی، شمع محمدی، سیفِ محمدی.

ان کا انتقال یکم صفر ۱۳۶۰ھ مطابق مارچ ۱۹۴۱ء کو اپنے مولد جوناگڑھ میں ہوا. إنا للہ وإنا إلیہ راجعون.

خوگر پرواز کو پرواز میں ڈر کچھ نہیں!
موت اس گلشن میں جز سنجیدن پر کچھ نہیں!

---

۱ ـ ماخوذ از مقدمہ تفسیر محمدی

Marfat.com

﴿۱۲﴾ مولانا ابو الکلام آزاد

اور اب چرچے ہیں جس کی شوخیٔ گفتار کے
بے بہا موتی ہیں جس کی چشم گوہر بار کے

مولانا ابو الکلام آزاد ذو الحجہ ۱۳۰۵ھ مطابق ۱۸۸۸ع میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے. اپنی کتاب "تذکرہ" کے آخری باب میں خود نوشتہ سوانح حیات ہے، اس کی ابتدائی سطریں ملاحظہ ہوں:

"در مجلس وصالش خمہا کشیدہ مرداں
چوں دور خسرو آمد، مے در سبو نماندہ!

یہ غریب الدیار عہد، ونا آشنائے عصر، بیگانۂ خویش، ونمک پروردۂ ریش، معمورۂ تمنا وخرابۂ حسرت، کہ موسوم بہ احمد ومدعو بابی الکلام ہے. ۱۸۸۸ع مطابق ذو الحجہ ۱۳۰۵ھ میں ہستیٔ عدم سے اس عدم ہستی نما میں وارد ہوا اور تہمت حیات سے متہم، الناس نیام، اذا ماتوا فانتبهوا.

شورے شد واز خواب عدم چشم کشودیم
دیدم کہ باقیست شب فتنہ غنودیم

والد مرحوم نے تاریخی نام "فیروز بخت" رکھا تھا اور مصرعۂ ذیل سے ہجری سال کا استخراج کیا تھا:

جواں بخت وجواں طالع، جواں باد"

Marfat.com

ان کی والدہ حجازی تھیں اور والد دہلی کے تھے۔ دس سال کی عمر تک مکہ مکرمہ میں پرورش پائی لہٰذا زبان عربی ان میں رچ بس گئی تھی۔ عربی ان کی مادری زبان تھی عربی محاوروں اور روزمرہ پر ان کو اتنا ہی عبور تھا جتنا کہ ادبی عربی پر۔

پانچ برس کی عمر میں مولانا کی تقریب بسم اللہ ہوئی۔ شیخ عبداللہ مراد کے ہاتھوں یہ تقریب ہوئی۔ یہ حرم شریف کے خطیب تھے۔ اور شریف حسین بن علی کے زمانے میں منصب قضاء پر فائز تھے۔ بسم اللہ کی تقریب کا ذکر کرتے ہوئے مولانا کہتے ہیں:

"انہوں نے مجھ سے تین مرتبہ "یا فتاح" کہلایا اور "رب یسر ولا تعسر" کہلوایا اور اس کے بعد الف سے شین تک حروف شناخت کرائے۔"[1]

مکہ مکرمہ کے دوران قیام میں گھر میں ہی یہ اپنی خالہ سے اور حافظ بخاری سے پڑھ لیا کرتے تھے۔ حافظ بخاری خطاط اور حافظ تھے۔ قرآن ختم کرنے کے بعد حرم کے سب سے بڑے قاری شیخ حسن کے پاس قرات سیکھنے کے لئے جانا ہی شروع کیا تھا کہ ان کے والد ہندوستان کے شہر کلکتہ میں منتقل ہوگئے۔ اس وقت ان کی عمر دس سال کی تھی۔ کلکتہ میں ان کے والد ان کو اردو، فارسی اور فقہ پڑھاتے تھے عربی ادب اور منطق مولوی یعقوب پڑھاتے تھے۔ مولانا کے اساتذہ میں مولوی نذیر الحسن امیٹھوی، مولوی محمد ابراہیم، مولوی محمد عمر، مولانا سعادت حسین، مولانا محمد شاہ رامپوری کے نام قابل ذکر ہیں۔ طب کی تعلیم اپنے والد اور حکیم باقر حسین سے حاصل کی لیکن مولانا کی طبیعت اس میں

۱ ـ مولانا ابوالکلام آزاد، فکر وفن۔ ڈاکٹر ملک زادہ منظور احمد، نسیم بک ڈپو، لکھنؤ، ۱۹۶۹ء، صفحہ ۳۰

Marfat.com

زیادہ نہ لگی۔ موسیقی سے کافی لگاؤ تھا۔ مرزا محمد ہادی رسوا سے فن موسیقی میں استفادہ کیا، ستار سے کافی پیار تھا اور کبھی کبھی چاندنی راتوں میں ستار لے کر تاج محل چلے جاتے تھے۔[1]

لڑکپن میں مولانا کا ذہن شاعری کی طرف مائل ہوا۔ اس آگ کو تیز کرنے والے عبدالواحد خاں سہرامی تھے۔ کہتے ہیں کہ ۱۹۰۰ء کی بات ہے بمبئی سے حکیم عبدالحمید فرخ جو "پنچ بہادر" نکالا کرتے تھے، ایک گلدستہ "ارمغان فرخ" کے نام سے نکالا اور کلکتہ میں بعض شعراء اس کی ماہوار طرحوں پر مشاعرہ کرنے لگے۔ ایک مرتبہ اس کی طرح تھی۔

"پوچھی زمین کی تو کہی آسمان کی"

مولانا نے اس طرح پر غزل کہی جو "ارمغان فرخ" میں چھپی۔ تخلص آزاد تھا جو مولوی عبدالواحد خاں کا ہی رکھا ہوا تھا۔ مذکورہ غزل کے چند اشعار پیش ہیں:

نشتر بہ دل ہے آہ کسی سخت جان کی ۔۔۔ نکلی صدا تو فصد کھلے گی زبان کی
گنبد ہے گردباد تو ہے شامیانہ گرد ۔۔۔ شرمندہ میری قبر نہیں سائبان کی
آزاد بے خودی کے نشیب و فراز دیکھ ۔۔۔ پوچھی زمین کی تو کہی آسمان کی

مختصر یہ کہ موسیقی کی طرح شوق شاعری کی حیثیت بھی مولانا کے لئے ثانوی تھی۔ انہوں نے اس کو کبھی سنجیدگی سے نہیں لیا۔

مولانا کی وضع قطع ان کے معاون اور دوست عبدالرزاق ملیح آبادی کی کتاب سے اقتباس ہے۔ موصوف دوست کو اڑتیس (۳۸) سال مولانا کی رفاقت کا شرف رہا ہے:

۱۔ بحوالہ غبار خاطر

Marfat.com

۔مولانا نہایت سرخ وسفید آدمی تھے۔ آنکھیں بڑی بڑی، بے حد روشن، گول گول نہیں، نوکیلی، چہرا بھرا ہوا، ناک بڑی، کھڑی، یونانی وضع کی، پیشانی کشادہ، سر نہ بہت بڑا نہ بہت چھوٹا، بالکل متناسب۔ سینہ قدرے تنگ۔ ہاتھ لمبے پتلے چھوٹے ہوئے۔ انگلیاں پتلی پتلی، لمبی لمبی۔ ہتھیلیاں ہلکی پھلکی۔ ہاتھ ایسے نازک کہ نسوانی ہاتھوں کا دھوکا ہوتا تھا۔ پاؤں کے پنجے اور انگلیاں خوبصورت نہ تھیں۔ حسین تھے۔ بارعب تھے۔ ہیئت کچھ ایسی تھی کہ ہزاروں کے مجمع میں بھی ممتاز و منفرد نظر آتے تھے۔ بڑی وزنی پر تاثیر شخصیت کے مالک تھے۔۔[1]

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلماں

مولانا کی کنیت ابو الکلام تھی۔ مناسبت ظاہر ہے کہ بیان وادب وکلام پر اللہ نے جو عبور ان کو بخشا تھا وہ چند ہی لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ صفحے کے صفحے لکھتے چلے جاتے ہیں اور ہر صفحے میں فصاحت وبلاغت کی نئی رنگینیاں اور منطق وعقل کی نئی نکتہ سنجیاں۔ نثر تخیلات اور جذبات میں خود نظم کے مترادف لیکن طرہ یہ کہ اس میں جا بجا اردو، فارسی اور عربی کے اشعار اتنی مناسبت سے لاتے کہ محسوس ہوتا گویا شاعر نے اسی موقع کے لئے کہا ہے یہ ان کی خدا داد ذہانت اور حافظہ کی دلیل ہے۔ ان کی مثال ایسے درخت کی ہے جس کی جڑیں آبِ دینِ اسلامی کے اصولوں سے غذا حاصل کرتی ہوں مٹی ان کا شریف اور علم افروز خاندان ہو اور پتوں پر ادبیت اور شعریت کی شعاعوں نے اپنا نور بھر دیا ہو۔

---

۱ ـ ذکر آزاد، از عبد الرزاق ملیح آبادی، مطبوعہ فروری ۱۹۶۰ ع

Marfat.com

«مولانا آزاد کے اسلوب میں عربی وفارسی لفظوں کی فراوانی بعض جگہ عیب نہیں حسن بن جاتی ہے۔ ان کو زبان پر قدرت حاصل ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریر اور تقریر دونوں میں پہاڑی دریاؤں جیسی روانی نظر آتی ہے۔»[۱]

وہ یک وقت دینی، سیاسی، صحافی اور ادبی شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی سیاسی تحریکات سے ہر کوئی آشنا ہے۔ وہ کانگریس کے چوٹی کے کارکنوں میں سے تھے۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے گہرے دوست تھے۔ بعض روایتوں کے مطابق پنڈت جی ان کے مشورہ بغیر کوئی اہم فیصلہ نہ کرتے تھے۔ پنڈت جی کی کابینہ میں وہ وزیر تعلیم تھے۔ پنڈت جی جب غضب میں آتے تھے تو سوائے مولانا کے کسی کی ہمت نہ ہوتی تھی کہ ان سے بات کرے۔ کئی بار جیلوں میں گئے اور تکلیفیں اٹھائیں۔

مولانا نہایت ذہین تھے اور اللہ نے غضب کا حافظہ دیا تھا۔ تیرہ سال کی عمر میں ہی تصنیف وتالیف کا سلسلہ شروع ہوچکا تھا۔ اخبارات اور مجلات کے علاوہ تیرہ سے اٹھارہ برس تک کی عمر میں درج ذیل کتابیں تصنیف فرمائیں۔»[۲]

۱ — العلوم الجدیدہ والاسلام: اس میں بتایا ہے کہ اسلام علوم جدیدہ کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ اسلام نوع انسانی کے لئے ہر مفید چیز کا استقبال کرتا ہے۔

۲ — احسن المسالک: صوفیت اور طریق ریاضت کے مختلف مدرسوں کا بیان۔

۳ — چہار مقالہ: شعر وشاعری کے بارے میں۔

۴ — عمر خیام: سوانح حیات اور تبصرہ۔

۵ — خاقانی: سوانح حیات اور تبصرہ۔

---

۱ - اردو کے اسالیب بیان از ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور، ۱۹۶۴ء صفحہ ۶۷

۲ - بحوالہ ، ذکر آزاد ، عبد الرزاق ملیح آبادی

Marfat.com

۶ ۔ دیوان غزلیات: شعر وشاعری۔
۷ ۔ اعلان الحق: اسلامی قانون اور اس کی تشریح۔
۸ ۔ المعتزلہ: فرقۂ معتزلہ کی تاریخ۔
۹ ۔ الہیئہ: اس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جدید علم الفلک
کے بنیادی اصول مسلمان حکماء سے مستعار ہیں۔
۱۰ ۔ کشش مادہ اور کشش عشق: بڑی خوب صورتی سے یہ ثابت کیا ہے کہ
جس طرح مادی دنیا اور اس کے اصول ہیں اسی طرح جذبات و عشق کی
بھی اپنی دنیا ہے اور اس کے اپنے اصول اور طرق ہیں۔
۱۱ ۔ المرأۃ المسلمۃ: اس میں بحث کی ہے کہ اسلام نے عورت کو اس کا صحیح
مقام دیا ہے۔ اس نے عورت کو اس کے حقوق دنے میں جو اس سے
قبل تاریخ انسانیت میں نہیں دیئے گئے۔ مغرب نے اسے لایعنی آزادی دی
اور مشرق نے اس کے سارے حقوق سلب کئے۔
۱۲ ۔ اسلامی توحید اور مذاهب عالم: اس میں یہ بیان فرمایا ہے کہ اسلام کی
روحانی فتح اس کی مادی اور جغرافیائی فتح سے کہیں زیادہ ہے۔
۱۳ ۔ فرہنگ جدید: لغت کی تحقیق اور بحث میں ہے۔

اٹھارہ برس کی عمر کے بعد درج ذیل تصانیف تحریر فرمائیں۔
۱۴ ۔ خصائص مسلم: ایک مسلمان کی زندگی اور شخصیت کیسی ہونی چاہئے۔
۱۵ ۔ قانون نشوء وارتقاء اور قرآن: اس میں فلسفۂ ارتقاء پر مکمل بحث کی گئی
ہے نیٹشے کا سوپر مان اور اسلام کا «انسانِ کامل» دونوں میں تفاوت
اور ارتقاء کے منازل۔
۱۶ ۔ القول الثابت: اس میں اس چیز کی تشریح کی ہے کہ دین اسلام میں عقل
اور عقل میں کوئی احتکاک نہیں ہے۔ ایک مادہ ہے اور ایک مادہ

Marfat.com

مادہ ہے ایک کی دنیا محسوسات ہے اور دوسرے کی فوق المحسوسات۔

۱۷ــ اتحاف الخلف: اس میں یہ بحث ہے کہ اللہ کے وجود کا اعتراف دین کا پہلا اصول ہے۔ عقل اور فلسفہ اس کو ابتداء میں تو نہیں مانتے لیکن آخر میں اعتراف کرنا ہی پڑتا ہے۔

۱۸ــ البرمان: «البرمان» میں اس چیز پر زور دیا ہے کہ دین و قرآن کی ابتداء یقین سے شروع ہوتی ہے اور انسانی معلومات محض شکوک ہیں۔

۱۹ــ الدین الخالص: اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام ہی اصل دین ہے جو آفرینش سے موجود تھا۔ مختلف ادیان ماضی اپنی اصلی شکل میں اسلام ہی تھے۔ وحدت کا اعتراف ہی ان کا مقصد تھا لیکن بعد میں آلودگیوں سے ان کی شکل بدلتی گئی۔ لہذا آخرکار آج سے چودہ سو سال پہلے اسلام اپنی اصلی شکل میں آیا تاکہ گذشتہ قوموں کو اصلی راہ بتلائے اور سب کو ایک صحیح راستہ کی طرف رہنمائی کرے۔

۲۰ــ الحریۃ فی الاسلام: آزادی کا صحیح مفہوم اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے دنیا کو دیا۔ فرانس، انگلستان اور امریکہ کے جمہوری نظام سے بہت پہلے لیکن بہت صحیح اور مکمل شکل میں۔

۲۱ــ الدین القیم: اللہ ایک ہے اور اس کے سارے امور میں یکانگت اور ہم آہنگی ہے۔ ہر شے ایک محور کے گرد گھوم رہی ہے۔

۲۲ــ احرار اسلام: اس میں ان بہادروں اور شہیدوں کی سوانح حیات اور واقعات میں جنہوں نے حق پرستی کے لئے اپنی جان تک دے دی۔

۲۳ــ جامع الشواہد: اس میں یہ ثابت کیا ہے کہ غیر مسلموں کو مسجد میں داخل ہونے دینا جائز ہے۔

۲۴ــ تاریخ دعوت اسلام: اللہ کا تصور جو قرآن پیش کرتا ہے وہ سب سے

Marfat.com

افضل اور ارفع تصور ہے۔

۲۵ ــ ہندوستان اور افغانی حملہ: اگر افغانستان نے ہندوستان پر کوئی ہجوم کیا تو ہندوستانی مسلم کا کیا موقف ہونا چاہیئے۔

۲۶ ــ سیرۃ ابن تیمیۃ: عالم دین ابن تیمیہ کی سوانح حیات ہے۔

۲۷ ــ خلافت وجزیرۃ العرب: خلافت کے مطالبہ کی تشریح کی گئی ہے۔

۲۸ ــ ترک موالات: تحریک ترک موالات پر بحث ہے۔

۲۹ ــ غبار خاطر: مولانا کے مکاتیب کا مجموعہ ہے۔ یہ کتاب اردو ادب میں شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے۔

۳۰ ــ ترجمان القرآن: قرآن حکیم کا ترجمہ، تفسیر اور حواشی جو چار جلدوں میں موجود ہیں۔ اس میں ابتدائے قرآن سے آخر سورۃ النور تک کی آیات ہیں۔ اس پر تبصرہ بحث ہذا میں موجود ہے۔

۳۱ ــ «الہلال» اور «البلاغ» کے بے شمار مضامین جو علیت اور فصاحت کا مرقع ہوتے تھے۔

مندرجہ بالا کتابوں کے علاوہ مولانا کی دوسری کئی کتابیں اور بے شمار مقالات ہیں۔

مولانا ایک کامیاب اور مشہور صحافی بھی تھے۔ صحافت کے میدان میں وہ لڑکپن سے ہی داخل ہوگئے۔ سب سے پہلے ۱۸۹۹ع میں شاعری کے شوق نے ایک گلدستہ نکالنے کا خیال پیدا کیا جس کا نام «نیرنگ عالم» تھا۔ یہ ماہوار رسالہ مسلسل آٹھ شمارے نکالنے کے بعد بند ہوگیا۔

جب ان کی عمر صرف بارہ سال کی تھی انہوں نے ۱۹۰۰ع کے اواخر میں «المصباح» نامی اخبار کی ادارت شروع کی «المصباح» ہفتہ وار تھا اور اس کا

Marfat.com

پہلا شمارہ عید الفطر کے موقع پر نکلا۔ مولانا کا افتتاحیہ مضمون «عید» کے عنوان سے تھا۔ یہ مضمون بہت مشہور ہوا اور کئی اردو اخباروں نے جس میں «پیسہ اخبار» بھی شامل تھا اپنے کالموں میں نقل کیا۔ «المصباح» میں علمی، تاریخی اور سوانح عمری کے مضامین ہوتے تھے۔ یہ اخبار تین چار مہینے چل کر بند ہوگیا۔ مولانا کی صحافتی زندگی میں اس اخبار کی اہمیت یہ ہے کہ مولانا کو ایڈیٹری کا تجربہ ہوگیا اور بعد میں «الہلال» کے مضامین کی ترتیب اور انتخاب بھی «المصباح» کے انداز پر ہی ہوتا تھا۔ «المصباح» کے بند ہونے پر مولانا «مخزن» کے لئے مضامین بھیجتے تھے جو شیخ عبد القادر کی ادارت میں نکلتا تھا۔ ۱۹۰۱ع سے مولانا «احسن الاخبار» کے لئے لکھنے لگے۔ یہ اخبار مولوی احمد حسین اور مولوی عبد الغفار نکالتے تھے۔ ۱۹۰۳ع میں مولانا «خدنگ» لکھنؤ کے حصہ نثر کے ایڈیٹر بنے۔ یہ منشی نوبت رائے نکالتے تھے۔ عبد الحلیم شرر، ڈاکٹر اقبال، منشی احمد علی کاکوروی جیسے مشہور لکھنے والوں کی تخلیق اس پرچے میں چھپنے لگی۔

اس کے بعد ۲۰ نومبر ۱۹۰۳ع کو «لسان الصدق» کا اجراء ہوا۔ یہ پرچہ ھادی پریس کلکتہ میں چھپتا تھا اور مہینے میں دوبار نکلتا تھا۔ ادبی حلقوں میں «لسان الصدق» بہت مقبول ہوا۔ کچھ عرصہ مولانا نے «الندوہ» اور «وکیل» کی ادارت بھی سنبھالی تھی۔ مولوی عبد اللطیف کے ہفتہ وار اخبار «اردو گائڈ» کے بھی ایڈیٹر رہ چکے تھے۔

۱۹۰۸ع میں مولانا نے عراق، شام، مصر، ترکی اور فرانس کا سفر کیا۔ اس وقت پیرس سے شیخ محمد عبدہ اور جمال الدین افغانی کی کوششوں سے «العروۃ الوثقی» نکلتا تھا۔ سفر سے واپس آنے کے بعد مولانا لکھنے میں:

Marfat.com

"واپسی کے بعد کچھ دنوں تک غور کرتا رہا کہ مجھے کیا طریقہ اختیار کرنا اور کیا پروگرام بنانا چاہیئے، میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ہمیں اپنے خیالات کو پبلک تک پہنچا کر اپنی موافقت کے لئے رائے عامہ پیدا کرنا چاہیئے؛ اِس لئے ایک اخبار جاری کرنا ضروری تھا... اسی ارادہ سے میں نے الہلال پریس قائم کیا،" اور ۱۳ جولائی ۱۹۱۲ء کو الہلال جاری ہوا. بعض ناقدین کی رائے میں وہ ظاہری اور معنوی حیثیت سے مصری اخباروں کا چربہ تھا لیکن بعض اہل رائے کہتے ہیں کہ اس کی شکل مصری صحافت سے مستعار لی گئی تھی لیکن معنوی اعتبار سے اس کی اپنی انفرادی شخصیت تھی. میری بھی یہی رائے ہے کیونکہ مضامین کا انتخاب، کالموں کی ترتیب وغیرہ مصری یا ترکی اخباروں سے مختلف تھی. قارئین کی دلچسپی کے لئے یہ لکھ دوں کہ "الہلال" کی سالانہ قیمت آٹھ روپے اور ششماہی قیمت چار روپے بارہ آنے تھی. مولانا اس کے مدیر مسؤل اور محرر خصوصی تھے. "الہلال" کے ذریعے مولانا اپنے افکار و خیالات کو عوام تک پہونچانا چاہتے تھے. اسے تجارتی غرض سے نہیں نکالا گیا تھا. مولانا لکھتے ہیں:

اگر یہ میرے تمام کام محض ایک تجارتی کاروبار، ایک دوکاندارانہ شغل ہیں جن میں قومی خدمت اور ملت پرستی کے نام سے گرم بازاری پیدا کرنا چاہتا ہوں تو قبل اس کے کہ میں اپنی جگہ پر سنبھل سکوں، وہ میری عمر کا خاتمہ کردے اور میرے تمام کاموں کو ایک دن بلکہ لمحے کے لئے بھی کامیابی کی لذت چکھنے نہ دے۔"[۲]

مولانا کے کلام میں کتنا خلوص اور کیسی بے لوثی ہے! آج کہاں ہیں ایسے مجاہد؟

---

۱ - ہماری آزادی، صفحہ ۲۰، ۲۱

۲ - الہلال، ۱۳ جولائی ۱۹۱۲ء، صفحہ ۳

Marfat.com

الہلال کے مشہور ہم عصر اخبار درج ذیل ہیں:
محمد علی کا روز نامہ «ہمدرد»، ظفر علی خاں کا «زمیندار» لاہور، مولوی بشیر الدین کا ہفتہ وار «البشیر» اٹاوہ، حکیم برہم کا «مشرق» گورکھپور، وحید الدین سلیم کا «مسلم گزٹ» لکھنؤ، حکیم محبوب عالم کا «پیسہ اخبار» لاہور، گنگا پرشاد ورما کا «ہندوستانی» لکھنؤ، ہفتہ وار «علیگڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ»، «کامریڈ» دہلی اور الہ آباد کا «مساوات»۔

الہلال کے لئے مولانا نے ٹائپ وغیرہ کے سلسلے میں بہت خرچ کیا تھا لیکن صحافت کے مثالی تصور نے ان کو اشتہار لینے سے باز رکھا اور حمیت و خودداری نے اہل زر سے عطیات اور چندہ قبول کرنے نہ دیا۔ میرا بھی یہی خیال ہے کہ صحافت اہل زر یا اہل اقتدار کی رہین منت ہونے کے بعد بے باک اور آزاد نہیں رہ سکتی۔ مولانا اس ضمن میں بہت دلچسپ انداز میں لکھتے ہیں:
«جو اخبار نویس رئیسوں کی فیاضیوں اور امیروں کے عطیوں کو قومی اعانت اور قومی عطیہ اور اسی طرح کے فرضی ناموں سے قبول کرلیتے ہیں، وہ بہ نسبت اس کے کہ اپنے ضمیر اور نور ایمان کو بیچیں بہتر ہے کہ دریوزہ گری کی جھولی گلے میں ڈال کر اور قلندروں کی کشتی کی جگہ قلم دان لے کر رئیسوں کی ڈیوڑھیوں پر گشت لگائیں اور «ہر گلی کوچہ کام ایڈیٹر کا» کی صدا لگا کر خود اپنے تئیں فروخت کرتے رہیں...... ہم اس بازار میں سودائے نفع کے لئے نہیں بلکہ تلاش زیان ونقصان میں آئے ہیں۔ صلہ وتحسین کے لئے نہیں بلکہ نفرت ودشنام کے طلبگار ہیں۔ عیش کے پھول نہیں بلکہ خلش و اضطراب کے کانٹے ڈھونڈتے ہیں۔ دنیا کے زر وسیم کو قربان کرنے کے لئے نہیں بلکہ خود اپنے تئیں قربان کرنے آئے ہیں۔»[1]

۱ - الہلال، ۲۷ جولائی ۱۹۱۲ء

Marfat.com

الہلال کا اجرا، تین بار ہوا جس کے درمیان وہ بند رہا۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔
پہلی بار: ۱۳ جولائی ۱۹۱۲ع سے ۱۸ نومبر ۱۹۱۴ع تک۔
دوسری بار: ۱۲ نومبر ۱۹۱۵ع سے ۳۱ مارچ ۱۹۱۶ع تک البلاغ کے نام سے۔
تیسری بار: ۱۰ جون ۱۹۲۷ع سے ۹ دسمبر ۱۹۲۷ع تک الہلال کے نام سے۔

الہلال کے اسٹاف میں سید سلیمان ندوی اور مولانا عبدالسلام ندوی دونوں تھے۔ ان کے علاوہ حامد علی صدیقی، عبدالواحد کانپوری اور مولانا عبداللہ عمادی محررین میں تھے۔ الہلال کے دوسرے دور میں عبدالرزاق ملیح آبادی کا کام سب سے نمایاں ہے۔

اسلام کے بارے میں مولانا کے خیالات ملاحظہ ہوں:
"اسلام اپنی توحید کی تعلیم میں نہایت غیور ہے اور کبھی پسند نہیں کرتا کہ اس کی چوکھٹ پر جھکنے والے کسی دوسرے دروازے کے سائل بنیں۔"[1]

"الہلال کی دعوت کا اصل اصول مسلمانوں کو ان کی زندگی کے ہر عمل اور عقیدے میں اتباع کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی طرف بلاتا ہے اور ان کی پولیٹکل پالیسی کے لئے بھی وہ اسی اصول کو پیش کرتا ہے۔ اس کا عقیدہ ہے کہ مسلمانوں میں جس دن ان کی گمشدہ قرآنی روح پھر بیدار ہوجائے گی اس دن پھر وہ اپنے اندر ہر چیز کامل واکمل پائیں گے۔ پس اصل کار اسلامی تعلیم کا احیاء اور ایک صحیح دعوت کی تحریک ہے۔"[2]

مذہب اور سیاست کے باہمی تعلق کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

۱ ۔ الہلال، ۸ ستمبر ۱۹۱۲ع
۲ ۔ الہلال۔ ضمیمہ، ۲۲ ستمبر ۱۹۱۲ع

Marfat.com

"ہم اسلام کو اس سے بہت بلند سمجھتے ہیں کہ اس کے پیرو اپنی زندگی کے کسی شعبے میں کسی دوسری قوم کی تقلید پر مجبور ہوں. وہ دنیا کو اپنے پیچھے چلانے والے ہیں نہ کہ خود دوسروں کے مقتدی بننے والے؛ پس ہماری تعلیم وہی ہے جو اسلام کی ہے."[1]

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

"آپ فرماتے ہیں کہ پولیٹکل مباحث کو مذہبی رنگ سے الگ کردیجیے لیکن اگر الگ کردیں تو ہمارے پاس باقی کیا رہ جاتا ہے. ہمارے عقیدہ میں تو ہر وہ خیال جو قرآن کے سوا اور کسی تعلیم گاہ سے حاصل کیا گیا ہو، وہ ایک کفر صریح ہے."[2]

"اگر میدانِ جنگ میں کسی ترک کے تلوے میں ایک کانٹا چبھ جائے تو قسم ہے خدائے اسلام کی کوئی ہندوستان کا مسلمان، مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی چبھن کو تلوے کی جگہ اپنے دل میں محسوس نہ کرے کیونکہ ملتِ اسلامیہ ایک جسم واحد ہے اور مسلمان خواہ کہیں ہو اس کے اعضاء وجوارح ہیں."[3]

یہ حقیقت سب پر واضح ہے کہ مولانا تحریکِ آزادی میں پیش پیش تھے. اب آزادی. وطن کے بارے میں ان کا نظریہ پڑھیے:

"یاد رکھیے کہ ہندوؤں کے لئے ملک کی آزادی کے لئے جد وجہد کرنا داخل حب الوطنی ہے مگر آپ کے لئے ایک فرض دینی اور داخل جہاد فی سبیل اللہ."[4]

۱ - الہلال، ۱۰ ستمبر ۱۹۱۲ء
۲ - الہلال، ۸ ستمبر ۱۹۱۲ء
۳ - الہلال، ٦ نومبر ۱۹۱۲ء
٤ - الہلال، ۱۸ دسمبر ۱۹۱۲ء

Marfat.com

غرض مولانا ابو الکلام آزاد نے اپنے آتشی قلم سے مسلمانوں میں ایک نئی روح پھونک دی. صحافت ان کے پیغام کا ذریعہ اور وسیلہ بنی. "الہلال"، "البلاغ"، "الجامعہ" اور "ثقافۃ الہند" کی وجہ سے صحافت کی دنیا میں ہمیشہ ان کا نام زندہ رہے گا.

مولانا کی وزارت کے زمانے میں ہندوستان میں وزارتِ اطلاعات وزارت تعلیم ہی میں شامل تھی لہذا باوجود کثیر مصروفیات کے مولانا آل انڈیا ریڈیو کے عربی شعبے پر خاص نظر رکھتے تھے.

مولانا کا اسلوبِ تحریر گذشتہ سطور میں بیان ہوچکا ہے لیکن مزید قیمتی آرا پیش ہیں:

مولانا عبد الماجد دریابادی:
"خدا جانے کتنے نئے اور بھاری بھرکم لغات اور نئی ترکیبیں اور نئی تشبیہیں، نئے استعارے اور نئے اسلوبِ بیان ہر ہر ہفتہ اس ادبی و علمی ٹکسال سے ڈھل ڈھل کر باہر نکلنے لگے اور جاذبیت کا یہ عالم تھا کہ نکلتے ہی سکہ رائج الوقت بن گئے. حالی و شبلی کی سلاست و سادگی سر پیٹتی رہی اور اکبر الہ آبادی اور عبد الحق (موجودہ بابائے اردو) سب ہائیں ہائیں کرتے رہ گئے."

"قرآنی لب ولہجہ سے مستفید ہونے کی بناء پر ان کی تحریروں میں ایک مقرر آتش نفس کا خطیبانہ انداز پیدا ہوجاتا ہے. وہ جب مسلمانوں میں ایمانی حرارت اور ملی حمیت پیدا کرنے کے لئے قلم اٹھانے میں تو بغداد وقرطبہ کا جاہ وجلال اور شیراز واصفہان کا حسن وجمال ان کی تحریروں میں منتقل ہوجاتا ہے اور ان کی تحریر میں تقریر اور تقریر میں تحریر کا مزا ملنے لگتا ہے. اسی خطیبانہ انداز کی

Marfat.com

بنا پر انہوں نے سمٹی ہوئی چیزوں کو بار بار پھیلا کر اطناب کے ساتھ پیش کیا ہے. الفاظ کے لشکر امنڈ امنڈ کر ان کے قلم سے نکلتے میں ،قسطاس مستقیم ، ،حدیث الجنود ، ،نوامیس طبیعہ ، ،شئون داخلیہ ، اور اسی طرح کی نہ جانے کتنی بھاری بھرکم ترکیبیں اپنی ثقالت کے باوجود مولانا کے قلم سے نکل کر ان کے جلوں کے صوتی ترنم اور غنائی آہنگ کی خالق بن جاتی ہیں. انہوں نے ،طلسم سرائے ہستی ، ،شب دوشیں ، ،نشۂ نیم شبی ، ،صبح خمار ، ،شیوۂ طراز دوست ، ،لیلائے شب ، ،جلوۂ یوسفی ، ،نسیم پیراہن ، ،نظرنواز بزم وانجمن ، ،رمز فروشی ، ،حریف پرور ادائیں ، وغیرہ جیسی حسین و دلکش ترکیبوں سے اردو زبان کے حسن و جمال کو بڑھایا ہے اور ان کو اس ترتیب وتنظیم کے ساتھ آراستہ کیا ہے جو اعلیٰ درجہ کی عسکری صف آرائی میں ہوتی ہے.،[1]

قاضی عبدالغفار لکھتے میں:

،ان کے آرٹ کا دیوتا بہت غیور اور مغرور ہے اور اپنی انفرادیت میں شرک کو گوارا نہیں کرتا.،

،ان کے ہر ہر فقرے سے سامعہ و باصرہ دونوں لطف اندوز ہوتے ہیں جو ان کے قدرتِ بیان کی بہت بڑی دلیل ہے. ان کی تحریر میں یہ فیصلہ کرنا آسان نہیں کہ اس میں عقلی رنگ زیادہ ہے یا جذباتی ، تحکمانہ انداز غالب ہے یا متکلمانہ استدلال ، در حقیقت اس میں دونوں کا حسین امتزاج ہے جو ادب میں ان کے اجتہاد کا نتیجہ ہے اور جس میں وہ بالکل منفرد ہیں.،[2]

---

۱ ۔ مولانا ابوالکلام آزاد ، فکر وفن از ڈاکٹر ملک زادہ منظور احمد ، نسیم بک ڈپو ، لکھنؤ ، دسمبر ۱۹۶۹ء ، صفحہ ۲۰۵

۲ ۔ صباح الدین عبدالرحمن ، معارف ، جون ۱۹۵۸ء

Marfat.com

رشید احمد صدیقی:

"انہوں نے اردو صحافت کو کلاسیکی کا درجہ عطا کیا: مولانا کی تحریر صحافتی نہیں، تصنیفی ہوتی تھی۔ نظر حکیمانہ، انداز خطیبانہ اور آہنگ ملہمانہ۔ ان کی تحریروں، تقریروں نیز ان کے سراپا کا جب بھی خیال آتا ہے تو ایسا محسوس ہونے لگتا ہے جیسے ازمنۂ قدیم میں یونان کے زندہ جاوید رزمیہ نگار مصروف کار ہوں۔ اپنے زمانے اور اپنے دیار میں مولانا یونانی دیوتاؤں سے کم نہ تھے۔"[1]

"تاریخ اردو میں ان کے نام مستقل باب ہی نہیں بلکہ بحیثیت صاحب طرز انشاء پرداز کے ان کے نام کا باب، باب عالی شان ہونا چاہیئے۔ اردو کو انہوں نے ایک مستقل اور بالکل نیا اسلوب بیان عطا کیا ہے۔ یہ بات اور ہے کہ کوئی اور اس اسلوب کا نباهنا اپنے بس میں نہ پائے۔"[2]

مولانا ابو الکلام آزاد جو اپنے قول و فعل میں اقبال کا مردِ مومن نظر آتا ہے۔ وہ بیک وقت لیڈر، ادیب، شاعر، موسیقار، صحافی، سیاستداں اور سپہ سالار ہے۔ اس مجاہد ادیب اور عالم کا انتقال یکم شعبان ۱۳۷۷ھ مطابق ۲۲ فروری ۱۹۵۸ع کو ہوا۔ إنا لله وإنا إليه راجعون۔

طلسم بود و عدم جس کا نام ہے آدم
خدا کا راز ہے، قادر نہیں ہے جس پہ سخن

۱ ـ رشید احمد صدیقی، ماحول آزاد نمبر ۱۹۶۰ع
۲ ـ صدق جدید، لکھنؤ مارچ ۱۹۵۸ع

Marfat.com

﴿۱۴﴾ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی

جب اس انگارۂ خاکی میں ہوتا ہے یقیں پیدا
تو کر لیتا ہے یہ بال و پر روح الامیں پیدا

مولانا مودودی ۲ رجب ۱۳۲۱ھ مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۰۳ء میں حیدرآباد دکن کے شہر اورنگ آباد میں پیدا ہوئے۔ ان کا خاندان دہلی کا تھا لیکن بچپن اورنگ آباد میں گذرا۔ ابتدائی تعلیم مکان پر ہی ہوئی۔ گیارہ سال کی عمر ہوئی تو اسکول میں آٹھویں جماعت میں ڈالا گیا۔

سترہ سال کی عمر میں صحافتی زندگی شروع کی۔ روزنامہ تاج جبل پور، مسلم اور الجمعیۃ دہلی کے ایڈیٹر بنے۔ یہ بات ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۹۲۰ء کی تھی۔ ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۹۲۳ء میں حیدرآباد دکن سے "ترجمان القرآن" جاری کیا۔ ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۹۳۸ء میں علامہ اقبال کی دعوت پر پنجاب میں منتقل ہوگئے۔

مولانا ابو الاعلیٰ مودودی کا شمار بیسویں صدی کے اکابر علمائے اسلام میں ہوتا ہے۔ یہ ایک مفکر، مدبر، عالم، ادیب، خطیب اور صحافی سب کچھ یک وقت تھے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو بیسویں صدی کے بر صغیر ہندوستان کے دو بڑے اسلامی علماء میں بلحاظ جامعیت شخصی، عمق فکری اور صلاحیتِ رہنمائی کی بڑی مماثلت پائی جاتی ہے۔ یہ دونوں کئی اخباروں کے ایڈیٹر بھی رہ چکے ہیں، بے شمار کتابوں کے مصنفین بھی ہیں۔ دونوں اپنی ذہانت، علمیت، خطابت اور کتابت میں معروف اور دینی معاملوں میں ثقہ تھے۔ دونوں قرآن، حدیث اور

Marfat.com

فقہ میں سند رکھتے تھے۔ دونوں نے ترجمہ وتفسیر قرآن لکھی ہیں۔ یہ دونوں عبالقۂ عالم دین اسلامی ابوالکلام آزاد اور ابوالاعلی مودودی تھے —— دونوں شخصیتوں میں اتنی مماثلت ومشابہت تھی پھر بھی ہر ایک کا رنگ جدا تھا —— اسلوب جدا تھا —— ا۔

مولانا مودودی کے بارے میں چند معروف شخصیات کے مختصر اقتباسات دیئے جاتے ہیں:

• آپ قرآن وحدیث پر کامل عبور وکتب دینیہ میں ماہرانہ دست گاہ اور تطبیق اور استنباط پر قدرت تامہ رکھتے ہیں۔•[1]

• وہ صحیح معنوں میں مفکر ملت ہیں۔•[2]

• وہ ایک خدا داد سلیقہ سے سرفراز ہیں۔ مسائل میں ان کی نظر محیط اور ہمہ گیر واقع ہوئی ہے۔•[3]

• ان کا اسلوب تحریر، محکم استدلال، اصولی و بنیادی طریق بحث اور سب سے بڑھکر ان کی سلامت فکر ہماری افتاد طبع اور ذہنی ساخت کے عین مطابق تھی۔•[4]

• یہ حقیقت ہے کہ آپ اس دور کے متکلم اسلام اور ایک بلند پایہ عالم دین ہیں۔•[5]

---

۱ - اسعد گیلانی .... مولانا مودودی سے ملئے
۲ - مولانا عبدالماجد دریابادی .... مولانا مودودی سے ملئے
۳ - مولانا مناظر احسن گیلانی .... مولانا مودودی سے ملئے
۴ - مولانا ابوالحسن علی ندوی .... مولانا مودودی سے ملئے
۵ - مولانا سید سلیمان ندوی ..... مولانا مودودی سے ملئے

Marfat.com

"امام ابن تیمیہ کی صف کے مفکر ہیں۔"[1]

"ان کے معقول ومتین طرز بیان نے اور طریق استدلال نے ملک کے طبقے کو عموماً متأثر کیا۔"[2]

مولانا نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ تالیف و تصنیف میں گزارا۔ ترجمہ و تفسیر قرآن حکیم "تفہیم القرآن" جو تقریباً بتیس (۳۲) سال کے عرصے میں مکمل ہوئی ان کی معروف ترین تصنیف ہے جس کا مکمل تبصرہ اس بحث کا ایک جزو ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل موضوعات پر مختلف کتابیں تصنیف کی ہیں:

الف: اسلام کی تعلیمات

۱ — رسالہ دینیات
۲ — خطبات
۳ — مسئلہ جبروقدر
۴ — رسائل ومسائل (حصہ اول و دوم)
۵ — اسلام میں مرتد کی سزا
۶ — نشان راہ
۷ — سلامتی کا راستہ
۸ — تفہیمات (حصہ اول و دوم)
۹ — اسلامی تہذیب اور اس کے اصول ومبادی
۱۰— اسلامی عبادات پر ایک تحقیقی نظر
۱۱— اسلام کا نظام حیات

۱ ـ ماہنامہ "فاران" صفحہ ۱۷، یکم مئی ۱۹۶۳ء
۲ ـ "فطری حکومت" قاری محمد طیب، ۱۹۳۹ء

Marfat.com

۱۲ — اسلام اور جاہلیت
۱۳ — زندگی بعد موت
۱۴ — دین حق

ب : اسلامی قانون، دستور اور سیاسی نظریات
۱۵ — اسلامی قانون
۱۶ — اسلامی دستور کی بنیادیں
۱۷ — اسلام کا نظریۂ سیاسی
۱۸ — دستوری تجاویز
۱۹ — الجہاد فی الاسلام
۲۰ — اسلامی دستور کی تدوین
۲۱ — ذمیوں کے حقوق
۲۲ — ایک اہم استفتاء
۲۳ — دستوری تجاویز پر تنقید وتبصرہ
۲۴ — اسلامی ریاست

ج : اسلامی اجتماعیات
۲۵ — جہاد فی سبیل اللہ
۲۶ — دعوت اسلامی اور اس کے مطالبات
۲۷ — مسلمانوں کا ماضی، حال اور مستقبل
۲۸ — تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں
۲۹ — تجدید واحیائے دین
۳۰ — تحریک اسلامی کا مقصد تاریخ اور لائحۂ عمل

Marfat.com

۳۱ — ہدایات

۳۲ — شہادت حق

د: سیاسیات

۳۳ — مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش. (حصہ اول، دوم و سوم)

۳۴ — اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے

۳۵ — انتخابی جد وجہد

۳۶ — مخلوط انتخاب

۳۷ — مسئلہ قومیت

۳۸ — مطالبہ نظام اسلامی

۳۹ — ہمارے داخلی اور خارجی مسائل

۴۰ — مشرقی پاکستان کے حالات کا جائزہ

ہ: تعلیمات

۴۱ — تعلیمات

۴۲ — نیا نظام تعلیم

۴۳ — اسلامی نظام تعلیم

۴۴ — خطبہ تقسیم اسناد

و: معاشرہ

۴۵ — پردہ

۴۶ — حقوق الزوجین

۴۷ — اسلام کا اخلاقی نقطہ نظر

۴۸ — مسلم خواتین سے اسلام کے مطالبات

Marfat.com

۴۹ — اسلام اور ضبط ولادت

۵۰ — معراج کی رات

ز: معـــاشیات

۵۱ — انسان کا معاشی مسئلہ اور اس کا اسلامی حل

۵۲ — سود (حصہ اول و دوم)

۵۳ — مسئلہ ملکیت زمین

۵۴ — اسلامی معاشیات کے بنیادی اصول

۵۵ — اسلام اور جدید معاشی نظریات

تصور کیجئے کہ کتنی ہمہ گیر شخصیت ہوگی جس نے مندرجہ بالا مختلف موضوعا
پر کتابیں تصنیف کی ہیں۔ اس بحر العلوم کا ۲۸ شوال ۱۳۹۹ھ مطابق ۲۲ ستم
۱۹۷۹ء میں انتقال ہوا۔ إنا لله وإنا إليه راجعون۔

ارتباطِ حرف ومعنی؟ اختلاط جان وتن
جس طرح اخگر قباپوش اپنی خاکستر سے ہے

بقول کسے، مولانا مودودی محض ایک شخص نہیں، ایک عہد ہیں، ایک تاریخ ہیں
ان کے بارے میں کم سے کم جو کچھ کہا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ کسی بڑ
ملت کو ایسے عبقری افراد روز روز نہیں ملا کرتے۔

عقل کی منزل ہے وہ عشق کا حاصل ہے وہ
حلقۂ آفاق میں گرمئ محفل ہے وہ

امام الہند مولانا ابو الکلام آزاد فرماتے ہیں:
«مولانا ابو الاعلیٰ کی خدمات جلیلہ سے امت مسلمہ کبھی صرفِ نظر نہیں کر سک

Marfat.com

کہ ایسے کارنامے نمایاں تاریخ تجدید اسلام کے ہر باب وفصل کے لئے سرمایہ افتخار بدرجہ عنوان ہیں۔ مولانا گلشن حق کے ان لالہ وسنبل میں سے ہیں جن کی خوشبو سدا بہار ہمیشہ تعفن باطل کو مغلوب کرکے طالبان حق کے دل ودماغ کو معطر کرتی رہتی ہے اور جسے فنا نہیں!۔

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما!۔[۱]

۱۔ مولانا ابوالکلام آزاد

Marfat.com

﴿۱۴﴾ مولانا عبدالماجد دریابادی

اس کا مقام بلند اس کا خیال عظیم
اس کا سرور، اس کا شوق، اس کا نیاز، اس کا ناز
ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب وکار آفریں کار کشا کار ساز

مولانا عبدالماجد ابن مولوی عبدالقادر ابن مفتی مظہر کریم ابن شیخ مخدوم بخش
شعبان ۱۳۱۰ھ مطابق مارچ ۱۸۹۲ء میں لکھیم پور میں پیدا ہوئے۔ اس وقت
ان کے والد وہاں ڈپٹی کلکٹر کے عہدے پر فائز تھے۔ دراصل ان کا آبائی
وطن دریاباد تھا جو فیض آباد اور لکھنؤ کے درمیان واقع ہے۔ ان کا اور ان کے
خاندان کے دیگر افراد کا قیام لکھنؤ میں بھی رہتا تھا۔ ان کے بچپن اور لڑکپن میں
ان کے والد کا تبادلہ ہردوئی، بارہ بنکی، لکھیم پور، گونڈہ، بستی، گورکھپور
فیض آباد اور سیتاپور ضلعوں میں ہوتا رہا۔ اونچے سرکاری عہدے کے علاوہ
ان کے والد کی کچھ زمینداری بھی تھی۔ بڑے نیک اور صالح شخص تھے
حج کے دوران منٰی میں ۱۲ ذی الحجہ مطابق ۱۴ نومبر ۱۹۱۲ء کو طبیعت خراب
ہوئی۔ اونٹ پر ڈال کر مکہ معظمہ لایا گیا جہاں ۱۴ ذی الحجہ اذان فجر کے وقت
انتقال ہوا۔ نماز جنازہ صحن حرم میں ہوئی اور صحابی عبدالرحمن بن ابی بکر کے
پائنیں دفن ہوئے۔

مولانا عبدالماجد کی ابتدائی تعلیم پرانے رواج کے مطابق گھر پر ہی ہوئی دینی

Marfat.com

ان کے اساتذہ میں مولوی حکیم محمد علی اطہر دہلوی کا نام نمایاں ہے۔ قرآن حکیم، عربی، فارسی اور اردو کی تعلیم حاصل کی۔ قرآن حکیم چار سال کی عمر میں شروع کیا اور آٹھ نو سال کی عمر میں ختم کیا۔

۱۳۱۹ھ مطابق ۱۹۰۱ء میں اسکول میں تیسرے درجہ میں داخلہ ہوا۔ ذہانت وفطانت اسکول کے زمانے میں ہی واضح تھی۔ سب اساتذہ ان سے خوش رہتے تھے۔ ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۱۸ء میں میٹرک کا امتحان درجہ دوم میں پاس کرکے کینگ کالج لکھنؤ میں داخل ہوگئے۔ کالج میں انگریزی، فلسفہ، منطق اور نفسیات (سائیکلوجی) سے زیادہ لگاؤ رہا۔ بی اے۔ کے بعد علیگڑھ یونیورسٹی میں داخل ہوئے۔ اپنی «آپ بیتی» میں درج ذیل اساتذہ کا ذکر خاص طور سے کیا ہے:

مولوی حکیم محمد علی اطہر دہلوی، قاضی محمد حسین امرتسری، حکیم مرزا محمد ذکی لکھنوی۔ مولوی سید حیدر حسین لکھنوی۔ مولوی عظمت اللہ فرنگی محلی، مولوی محمد صادق، ماسٹر دولت رام۔ ہیڈ ماسٹر بابوگھمنڈ لال، اف۔ نی۔ رائے، سی۔ جے۔ براؤن، پرنسپل ایم۔ کیمرن جو بعد میں لکھنؤ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہوگئے۔

کالج کی زندگی کے آغاز سے ہی جن حضرات سے روابط شروع ہوگئے اور ان سے ادبی وعلمی فیض حاصل ہوتا رہا ان کے نام مولانا نے اپنی «آپ بیتی» میں تحریر کئے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں:

۱ — مولانا شبلی نعمانی
۲ — مولانا ابوالکلام آزاد
۳ — مولوی عبدالحلیم شرر

Marfat.com

۴ — مرزا محمد هادی رسوا
۵ — پنڈت بشن نرائن در، صدر کانگریس ۱۹۱۱ع ، انگریزی کے ادیب، اردو کے شاعر و ناقد
۶ — بابو گنگا پرشاد ورما، مشہور کانگریسی لیڈر
۷ — پنڈت برج نرائن چکبست
۸ — حامد علی خاں، بیرسٹر، ادیب اور شاعر
۹ — مولانا سید سلیمان ندوی
۱۰ — مہاراجہ سر علی محمد خاں والیٔ محمود آباد
۱۱ — مہدی حسن، صاحبِ «افادات مہدی» ادیب وانشاء پرداز
۱۲ — حاجی ظفرالملک، ایڈیٹر «الناظر»
۱۳ — مولانا شاہ عبدالباری فرنگی محلی
۱۴ — حضرت اکبر الہ آبادی
۱۵ — مولوی عبدالسلام ندوی صاحب «شعر الہند»
۱۶ — مولوی مسعود علی ندوی، منیجر دارالمصنفین اعظم گڑھ
۱۷ — شیخ ولایت علی قدوائی بمبوق
۱۸ چودھری محمد علی ردولوی، ادیب
۱۹ — مولوی عزیز مرزا، پنشنر ہوم سکریٹری دولت آصفیہ، سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ
۲۰ — مولوی سید محفوظ علی بدایونی۔ ادیب
۲۱ — مولانا محمد علی جوہر
۲۲ — ڈاکٹر عبدالستار صدیقی سندیلوی، رٹائرڈ پروفیسر عربی الہ آباد یونیورسٹی
۲۳ — ڈاکٹر سید ظفرالحسن مرحوم، جرمنی میں فلسفہ کے پروفیسر، عالم و فاضل

Marfat.com

مولانا عبد الماجد کا رجحان شروع سے ادبی تھا۔ لکھنے کا شوق بہت تھا۔ بہت کم عمری سے لکھنے کا سلسلہ شروع کردیا تھا۔ بارہ سال کی عمر میں سب سے پہلے روزنامہ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ میں فرضی نام سے پہلا مضمون لکھا اور اس کے ساتھ ہی ان کی صحافت اور ادب کی زندگی کا آغاز ہوگیا۔

، اودھ ، اخبار کے علاوہ سہ روزہ ، ریاض الاخبار ، جو مشہور شاعر ریاض خیرآبادی نکالتے تھے اس میں بھی مضامین دینے شروع کئے۔ پندرہ روزہ ، ضیاء الاسلام ، (امرتسر) میں بھی ان کے مضامین آنے لگے۔ ہفتہ وار ، علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گیزٹ ، ، ہفتہ وار ، البشیر ، اٹاوہ ، ، وکیل ، (امرتسر) میں بھی مستقل لکھنے لگے، یہ ۱۹۰۴ء سے ۱۹۰۸ء کا زمانہ تھا۔

جرمنی کے ڈاکٹر لوئی کوہنی کی ضخیم کتاب پانی کے علاج کا اردو ترجمہ علم شفا بخشی کا عمدہ ریویو لکھا۔ اس کی درخواست کرنے والے کانگریسی لیڈر بابو گنگا پرشاد ورما تھے۔ سہ روزہ انگریزی اخبار ، ایڈوکیٹ ، اور اردو سہ روزہ ، ہندوستانی ، کے کرتا دھرتا مولانا ہی تھے۔ اس زمانے میں سب سے زیادہ مضمون اور کتابوں پر تبصرے ، الناظر ، کے لئے لکھے۔ اس کے بعد الہ آباد کے رسالہ ، ادیب ، اور لکھنؤ کے ، العصر ، کے لئے ' ، الندوہ ، میں جو اس وقت کا ممتاز پرچہ تھا ۱۹۱۱ء سے لکھنا شروع کیا۔ یہ پرچہ مولانا سید سلیمان ندوی کے ہاتھ میں تھا۔ ۱۹۱۳ء سے مولانا نے روز نامہ ، ہمدرد ، دہلی کے لئے لکھنا شروع کیا۔ روز نامہ ، ہمدرد ، مولانا محمد علی جوہر کا تھا۔ یکم اکتوبر ۱۹۱۶ء کو لکھنؤ سے سید جالب دہلوی کی ایڈیٹری میں روز نامہ ، ہمدم ، نکلنا شروع ہوا، اس کے پہلے ہی شمارے میں مولانا عبد الماجد کا طویل مضمون شائع ہوا، اس کے بعد ان کے کثیر مضامین روزنامہ ، ہمدم ، میں آتے رہے۔

Marfat.com

لکھنؤ کے رسالہ «معلومات» میں بھی مقالات لکھتے رہے۔

لکھنؤ کے مشہور شاعر برج نرائن چکبست نے ۱۹۱۸ء میں ماہنامہ «صبح امید» نکالا اس کے اصل ذمہ دار پنڈت کشن پرشاد کول تھے۔ ان سے مولانا کی بہت دوستی تھی اس لئے مقالات «صبح امید» کے لئے بھی لکھتے رہے۔ ایک مضمون «ہندو مصنفین اردو» بہت مقبول ہوا۔

مولانا شبلی کے قائم کئے ہوئے دارالمصنفین اعظم گڑھ سے ماہنامہ «معارف» سید سلیمان ندوی کی ادارت میں ۱۹۱۶ء سے نکلنے لگا۔ اس میں بےشمار مقالے، تبصرے اور ترجمے لکھے۔ اس پرچے سے تعلق ۱۹۵۰ء کے بعد بھی قائم رہا۔ یہاں تک کہ اس پرچہ کی بزم ادارت کی صدارت بھی کی۔

۱۹۲۳ء میں مولوی ظفرالملک علوی کے پرچے «الناظر» کی ادارت بھی کی ۱۹۱۹ - ۲۰ء میں ہفتہ وار «حقیقت» لکھنو کی ادارت میں بھی حصہ لیا۔

۱۹۲۱ - ۲۲ء میں ڈاکٹر مولوی عبدالحق کے رسالہ «اردو» اورنگ آباد میں «کلام اکبر الہ آبادی» پر طویل مقالہ لکھا۔

اس کے علاوہ علی گڑھ کے ماہنامہ «کانفرنس گزٹ»، کیمرج کے اردو ماہنامے «نوائے کیمرج» اور «زمانہ» کانپور اور «کامریڈ» میں مختلف مضامین نکلتے رہے۔ «ہمدرد» کی اشاعت جب مولانا محمد علی نے دوبارہ شروع کی تو اس کی ادارت بھی کرتے رہے۔ غرض ان کا تعلق کئی روز نامہ اخباروں، ہفتہ وار اور ماہانہ پرچوں سے رہا۔

مولانا اپنے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:
«یہ کئی برس کا زمانہ ایسا گزرا کہ میں مصنف سے بڑھ کر مضمون نگار وصحافی تھا»

Marfat.com

خدا معلوم کتنے پرچوں کو پس پردہ میں ہی چلاتا رہا۔"[۱]

۱۹۲۵ء میں خود کی ایڈیٹری میں ایک مستقل ہفتہ وار "سچ" نکالا۔ ۱۹۳۲ء تک پرچہ چلتا رہا۔ اس کے بعد مئی ۱۹۳۵ء میں "صدق" نام سے پرچہ جاری کیا۔ دسمبر ۱۹۵۰ء کو پرچہ کا نام "صدق جدید" رکھ کر نکالا۔ اور یہ پرچہ ان کے بھتیجے اور داماد حکیم حافظ عبدالقوی کی ایڈیٹری میں اب تک نکلتا ہے۔ یہ پرچہ سیاسی، دینی اور ادبی ہے اور اپنی بے باک اور آزاد رائے رکھتا ہے۔

۱۹۲۲ء تک مولانا انگریزی پرچوں کے لئے بےشمار مقالے لکھتے رہے۔ مقالات عموماً فلسفہ، علم النفس، دین، تعلیم اور دوسرے معاشرتی موضوعات پر ہوتے تھے۔ مندرجہ ذیل پرچوں میں اپنے مضامین انگریزی میں بھیجتے تھے:

۱ ــ ماہنامہ "ایسٹ اینڈ ویسٹ" بمبئی

۲ ــ سہ روزہ "ایڈوکیٹ" لکھنؤ

۳ ــ "مسلم ہیرالڈ" الہ آباد

۴ ــ روزنامہ "لیڈر" الہ آباد

۵ ــ "بمبئی کرانیکل" بمبئی

٦ ــ ماہنامہ "ویدک میگزین" دہرہ دون

۷ ــ "انڈین ریویو" مدراس

۸ ــ "تھیاسوفسٹ" مدراس

۹ ــ ہفتہ وار "کامن ویل" مدراس

۱۰ ــ "ماڈرن ریویو" کلکتہ کے لئے مستقل تبصرہ نگاری کیا کرتے تھے۔

۱۔ "آپ بیتی" از مولانا عبدالماجد دریابادی، صفحہ ۲۱۷، مطبوعہ مکتبہ فردوس، مکارم نگر، برولیا، لکھنؤ، ۱۹۷۸ء

Marfat.com

اس کے علاوہ بعد میں «پائنیر»، «اسٹیٹ مین»، «مسلم ریویو» لکھنؤ، «اسلامک ریویو» اور «وائس آف اسلام» کراچی کے لئے کبھی کبھی لکھتے رہے۔

مصنفات دریابادی کی فہرست بھی بہت طویل ہے۔ مولانا نے متعدد کتابیں متنوع موضوعات پر تصنیف کی ہیں۔ اس کے علاوہ اردو اور انگریزی دونوں میں ادبی اور علمی ذخیرہ چھوڑا ہے۔ ابتدائی دور کی اہم کتابوں میں «فلسفۂ جذبات»، «مبادیِ فلسفہ»، «فلسفۂ اجتماع»، «فرائض والدین» اور «خادم تعلیم» اہم ہیں۔ بعنوان «زود پشیماں» ایک ڈرامہ بھی لکھا تھا۔ آپ نے ترجمے بھی کثیر تعداد میں کئے ہیں۔ اہم ترجموں میں «تاریخ اخلاق یورپ»، «مکالمات برکلے» اور «مشاہیر سائنس» ہیں۔

۱۹۲۴ع کے بعد مولانا کو تصوف سے دلچسپی ہوگئی۔ اس زمانے میں «تصوف اسلام» لکھی اور مولانا رومی کی «فیہ ما فیہ» کے حواشی لکھے۔

مارچ ۱۹۲۹ع میں مولانا حج کے لئے تشریف لے گئے۔ اپنے مشاہدات اور تأثرات کو «سفر حجاز» کے نام سے قلمبند کیا۔ حیدر آباد کے قیام کے دوران ۱۹۲۰ع میں «تحفۂ خسروی» اور ۱۹۲۳ع میں «پیام امن» کی تالیف کی۔

مولانا عبدالماجد کو مشہور شاعر اکبر الہ آبادی سے بڑا تعلق تھا ان کی تالیف «اکبر نامہ» اس کا ثبوت ہے۔ مولانا کی خط وکتابت مشہور ادبی اور علمی شخصیات سے ہوتی رہتی تھی۔ ان مکاتیب کی ترتیب وتدوین کرکے اور حواشی لکھ کر «خطوطِ مشاہیر» کے نام سے شائع کیا۔ یہ کتاب ۱۹۲۷ع میں چھپی۔ اس کے علاوہ مولانا اشرف علی تھانوی کے خطوط «حکیم الامت» کے نام سے ۱۹۵۰ع میں، محمد علی جوہر کے خطوط «محمد علی! ذاتی ڈائری کے چند ورق»

Marfat.com

۱۹۵۲ء میں اور سید سلیمان ندوی کے مکاتیب «مکتوب سلیمانی» ۱۹۶۳ء میں شائع ہوئے۔ اس کے علاوہ «قصص ومسائل» اور علم نفس کی کتاب «ہم آپ» بھی شائع ہوئی۔ «مبادیٔ فلسفہ» دو جلدوں میں لکھنؤ یونیورسٹی کے ایم۔اے۔ کورس کے لئے لکھی۔ «سچ» اور «صدق» کے مختلف مضامین اور مقالات کو جمع کر کے «انشائے ماجد» کے نام سے شائع کیا۔ نشری ریڈیائی تقریروں کا مجموعہ «نشریاتِ ماجد» کے نام سے ۱۹۶۳ء میں چھپا۔

آخری دور کی تصنیف میں قرآن کے انگریزی اور اردو ترجمے ہیں۔ اس کے علاوہ قرآن سے متعلق درج ذیل تالیفات قلمبند کیں جو ۱۹۵۵ء سے ۱۹۶۰ء کے مابین شائع ہوئیں:

۱ — الحیوانات فی القرآن یا حیواناتِ قرآنی:
قرآن میں مذکور حیوانات جمل، بقرہ، فیل وغیرہ کے اسماء اور ان کے افعال وصفات کا ایک جامع قاموس بترتیب حروف تہجی۔

۲ — ارض القرآن یا جغرافیۂ قرآنی:
قرآن میں مذکور جغرافیائی مقامات۔ اس میں ملک، شہر، پہاڑ، دریا وغیرہ شامل ہیں جیسے مصر، طور، سینا، کنعان وغیرہ۔

۳ — اعلام القرآن یا قرآنی شخصیات:
۱۵۸ عنوانات کے تحت جن، انس، ملائکہ اور ہر قسم کی قرآنی شخصیات آدم، آزر، فرعون، ابلیس، جبریل، قارون وغیرہ سے متعلق۔

۴ — سیرۃ نبوی قرآنی:
رسول اللہ کی سیرت جو صرف قرآن سے اخذ کر کے لکھی گئی۔

Marfat.com

۵ — بشریتِ انبیاء قرآن مجید میں:

فضائل انبیاء سے متعلق بہت کچھ لکھا گیا لیکن مولانا نے انبیاء کی بشریت کے بارے میں تحریر فرمایا ہے۔

حدیث سے متعلق کتاب "چہل حدیث ولی اللہی" شرح کے ساتھ مرتب کی۔

اپنے تحریری اسلوب کے بارے میں ان کی کتاب "آپ بیتی" کے اقتباسات پیش ہیں: "زندگی کے مختلف دوروں میں متاثر بہتوں کی تحریروں سے رہا ہوں اور شعوری و لاشعوری تقلید خدا معلوم کتنوں کے قلم کی کی ہے۔ بالکل بچپن میں یہ اثر مولوی احسان اللہ عباسی چریاکوٹی ثم گورکھپوری صاحب "الاسلام" و "تاریخ اسلام" وغیرہ تک محدود رہا۔ پھر نمبر مولوی ثناء اللہ امرتسری، مولوی حکیم نورالدین احمدی اور مولوی نذیر احمد دہلوی کا آیا۔ اس کے بعد دور خواجہ غلام الثقلین۔ ظفر خاں اور مولوی عبد اللہ عمادی کا رہا۔ اور محض ادب وزبان کی حیثیت سے قائل محمد حسین آزاد، ابو الکلام آزاد، سجاد حسین (اودھ پنچ)، راشد الخیری، ریاض خیرآبادی، عبد الحلیم شرر، رتن ناتھ سرشار، محمد علی، سید محفوظ علی اور خواجہ حسن نظامی کا رہا ہوں۔ خیر یہ تو سب میرے بڑوں میں ہوئے۔ برابر والوں میں اثر کچھ نہ کچھ مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا مناظر احسن گیلانی، مولانا مودودی، مولانا عبد الباری ندوی اور جہاں تک ادب وانشاء کا تعلق ہے قاضی عبد الغفار، سید ہاشمی فریدآبادی کا قبول کیا ہے بلکہ چھوٹوں میں بھی رشید احمد صدیقی کا۔ اس وقت نام خیال میں یہی آرہے ہیں، ان کے علاوہ بھی کچھ اور ضرور ہونگے۔ پھر بھی اگر کسی کے لئے لفظ استاد کا اطلاق کرسکتا ہوں تو وہ بلاشک وشبہ مولانا شبلی تھے۔ ان کا ممنونِ احسان دل کی گہرائیوں سے ہوں۔ لکھنا لکھانا جو کچھ بھی آیا ان کی نقالی میں آیا۔"[۱]

۱- "آپ بیتی" از مولانا عبدالماجد دریابادی، مکتبہ فردوس، مکارم نگر، برولیا، لکھنؤ، ۱۹۷۸ء

Marfat.com

قارئین کی دلچسپی کے لیے تحریر ہے کہ مولانا عبدالماجد ۱۹۱۸ع سے ۱۹۲۳ع تک کا ہے کا ہے شعر بھی کہتے تھے۔ تخلص ناظر تھا۔ اشعار کا کوئی مجموعہ نہیں ہے۔ در اصل زیادہ سنجیدگی سے کبھی توجہ نہیں دی۔ یہاں چند اشعار پیش ہیں:

شوخیاں تیری نہ ظاہر ہوئیں خود تجھ پر بھی
تجھ کو دھوکے میں تری شرم وحیا نے رکھا
پھر جی میں ہے کہ دیجئے ہمت کا امتحان
انجام کو حوالۂ قسمت کئے ہوئے

۱۹۲۲ع سے نعت کہنے لگے۔ نمونہ درج ہے:

پڑھ صل علیٰ حق کے محبوب کی ہوں باتیں
رحمت کی گھٹائیں ہوں اور نور کی برساتیں
محشر میں اماں پائی صدقے میں درودوں کے
دشواری میں کام آئیں، بھیجی ہوئی سوغاتیں

درج ذیل نعت قوالوں کے ذریعے خوب مشہور ہوئی اور دریاباد میں آج بھی قوال گاتے ہیں:

پڑھتا ہوں محشر میں جب صل علی آیا
رحمت کی گھٹا اٹھی، اور ابر کرم چھایا
چرچے ہیں فرشتوں میں، اور رشک ہے زاہد کو
اس شان سے جنت میں شیدائے نبی آیا
عزت کی طلب چھوڑی، حکمت کا سبق چھوڑا
دنیا سے نظر پھیری، سب کھو کے تجھے پایا
اک عمر کی گمراہی، اک عمر کی سرتابی
جز تیری غلامی کے آخر نہ مفر پایا

Marfat.com

فاسق کی ہے یہ میت ، پر ہے تو تری امت
ہاں ڈال تو دے دامن کا اپنے ذرا سایا

مولانا کو ذوق شعری بہت تھا ۔ ہر اچھے شعر کے گرویدہ ہوجاتے تھے خواہ وہ کسی کا بھی ہو ۔ عموماً فارسی شعراء میں رومی ، عطار ، خسرو ، جامی ، سعدی ، عرفی ، صائب اور حافظ کو پسند کرتے تھے ۔ هندوستان کے فارسی شاعروں میں غالب ، اقبال ، حمید فراہی ، خواجہ عزیز اور عزیز صفی پوری کے مداح تھے ۔ اردو شاعروں کی فہرست تو بہت طویل ہے لیکن خاص طور پر غالب ، حسرت ، حالی ، اکبر ، اقبال ، داغ ، ریاض ، مجذوب ، عزیز لکھنوی اور جوش ملیح آبادی کو پسند کرتے تھے ۔

اپنی کتاب « آپ بیتی » کے باب نمبر پینتالیس (۴۵) میں مولانا نے بعنوان « مؤثر ، محسن ، عزیز شخصیتیں » کے کئی افراد کا ذکر کیا ہے ۔ اس باب کے چند اقتباسات قارئین کی خدمت میں پیش ہیں ، ان میں کئی تاریخی اور ادبی شخصیات کا ذکر ہے :
« محض زبان کی حد تک مرزا محمد ھادی رسوا ، رتن ناتھ سرشار ، ریاض خیرآبادی اور کسی درجہ میں ابوالکلام آزاد ، محمد حسین آزاد اور خواجہ حسن نظامی ہیں ۔

ادبی ومعنوی حیثیتوں سے مولانا شبلی نعمانی ، مولوی نذیر احمد دھلوی ، سر سید احمد خاں اور کسی درجہ میں خواجہ غلام الثقلین اور راشد الخیری ۔

دور الحاد میں میرے گرو سب سے بڑے یہ رہے ہیں ۔ جان اسٹورٹ مل ، ھربرٹ اسپنسر ، تھامس ھنری ھکسلے اور دورِ الحاد کے باھر الگزنڈر بین اور سب سے بڑھکر امریکا کا پروفیسر ولیم جیمس ۔

الحاد اور از سر نو اسلام کے عبوری دور میں بڑی رھنمائی ان سے ملتی رہی :

Marfat.com

حضرت اکبر الہ آبادی، مولانا محمد علی، مولوی محمد علی ایم۔ اے۔ لاہوری (امیر جماعت احمدیہ، لاہور)، ڈاکٹر بھگوان داس (بنارس)، مسز اینی بسنٹ، گاندھی جی اور کسی درجہ میں ٹیگور، تلک، اور آر بندو گھوش۔

روحانی عقیدت چند سال تک ان لوگوں سے زور کے ساتھ رہی:

مولوی عبد الاحد کمنڈوی، مولوی عابد حسین فتح پوری اور مولانا حسین احمد مدنی (ان سے تو باضابطہ بیعت بھی کرلی) اور کسی درجہ میں حضرت اقبال اور مولوی حاجی محمد شفیع بجنوری متوفی اکتوبر ۱۹۵۱ع مطابق ۸ ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ بمقام مکہ معظمہ۔

کالج کے ساتھیوں میں ڈاکٹر سید محمد حفیظ متوفی ۱۹۶۳ع، خان بہادر ظفر حسین خاں متوفی ۱۹۶۰ع، مولوی مسعود علی ندوی، مولانا عبد الباری ندوی اور محمد عمران خاں ندوی بھوپالی۔

معاصرین میں سید سلیمان ندوی اور بعد میں مناظر احسن گیلانی اور حکیم ڈاکٹر سید عبد العلی حسنی (رائے بریلی) اور ان کے چھوٹے بھائی مولانا ابو الحسن علی ندوی۔

محسن شخصیتوں میں بابائے اردو ڈاکٹر عبد الحق، افضل العلماء ڈاکٹر عبد الحق کرنولی، مولوی سید امین الحسن بسمل موہانی، نواب سالار جنگ حیدر آبادی، نواب علی یاور جنگ حیدر آبادی، مہاراجہ محمود آباد، نواب اکبر یار جنگ، سر سعید الملک والیء چھتاری، ملک غلام محمد گورنر جنرل پاکستان، ہوش یار جنگ (ہوش بلگرامی)، سر مرزا اسمعیل میسوری، امین الملک ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صدر جمہوریۂ ہند۔

اس کے علاوہ مولوی صبغت اللہ شہید مرحوم، مولوی جمال میاں، سید جالب دہلوی، انیس احمد عباسی کاکوروی اور حکیم برہم گورکھپوری کے بھی ممنون ہیں۔

Marfat.com

سیاسی زندگی میں کئی سال تک درج ذیل حضرات کا اثر رہا:
مولانا شوکت علی ، ڈاکٹر سید محمود ، شعیب قریشی ، چودھری خلیق الزماں ، عبدالرحمان سندھی (ایڈیٹر مارننگ نیوز) بہادر یارجنگ ، جسٹس کرامت حسین ، خواجہ غلام الثقلین اور صاحبزادہ آفتاب احمد خاں۔

ہم سنوں اور کم سنوں میں دینی اور علمی حیثیت سے مولوی عبدالرحمٰن ندوی نگرامی ڈاکٹر میر ولی الدین حیدرآبادی ، ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدرآبادی ثم فرنساوی ، مولانا ابوالحسن علی ندوی ، مولانا اویس ندوی نگرامی ، مولانا محمد طیب صاحب دیوبندی مولانا امین احسن اصلاحی اور مولانا مودودی ۔ ادبی حیثیت سے رشید صدیقی ، شوکت تھانوی ، خواجہ محمد شفیع دہلوی۔

مولانا علمی وتصنیفی دنیا میں اپنا محسن اول شبلی نعمانی کو مانتے ہیں ۔ ان کی ادبی اور سیاسی مثالی شخصیت محمد علی جوہر اور روحانی رہنما اشرف علی تھانوی —— «آپ بیتی» میں لکھتے ہیں :

«محمد علی اگر میرے محبوب تھے تو اشرف علی میرے مقتدا ومطاع ، محبت کے مرکز اگر وہ تھے تو عقیدت کے مرجع یہ!»

مولانا زندگی بھر لکھتے رہے اور وہ بھی متنوع موضوعات پر ۔ انہوں نے فلسفہ ، علم نفس ، علم اجتماع ، تعلیم ، طب ، دین ، سیاست وغیرہ پر کتابیں تصنیف کی ہیں اور بے شمار ترجمے ، تبصرے اور مقالات مختلف پرچوں اور روزناموں میں دیتے رہے ہیں ۔ یہاں تک کہ ڈرامہ اور شعر بھی لکھے۔ بقول مولانا شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی اس دور میں ادب وانشا کے قلم رو کی حکمرانی نہیں بلکہ اس عہد کی صاحبقرانی ملی تھی ۔

Marfat.com

علوم اسلامی کی طرف مائل ہونے سے پہلے مغربی تہذیب اور ثقافت سے سرتاپا متاثر تھے۔ دراصل انگریزی حکومت — انگریزی تعلیم — انگریزی ماحول —!!! الحاد کی سرحدیں قریب تھیں۔ لیکن اللہ کی شان ہے کچھ ایسے حالات پیش آئے کہ دریا کا رخ بدل گیا — مکمل تقویٰ — دین — اور معرفت —!!!

پردہ اٹھادوں اگر چہرۂ افکار سے
لا نہ سکے گا فرنگ میری نواؤں کی تاب

"مولانا عبد الماجد دریابادی علوم مغربی کے ماہر ہیں۔ تاریخ قدیم و جدید پر بھی ان کی بڑی وسیع نظر ہے۔ بائیبل کے تمام ادوار ان کی نظر میں ہیں۔ فلسفہ ان کا خاص موضوع رہا ہے۔ وہ فلسفۂ جذبات اور فلسفہ اجتماع جیسی کتابوں کے مصنف ہیں۔ وہ ایک عرصۂ دراز تک الحاد وتشکیک کی وادی میں بھی سرگرداں رہ چکے ہیں۔ اور اب —؟ وہ اک مرد مسلماں ہیں — جس دقت نظر سے انہوں نے علوم مغربی سیکھے تھے اس سے زیادہ ژرف نگاہی کے ساتھ انہوں نے علوم اسلامیہ میں دستگاہ حاصل کی۔ اب اسلام ان کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ ان کی زندگی اسلام کے رنگ میں رنگی ہوئی ہے، رچی ہوئی ہے، بسی ہوئی ہے۔"[1]

یہ تبدیلی بتدریج ہوئی اور وہ روحانی رہنما مولانا اشرف علی تھانوی کو مانتے ہیں۔

مٹا دیا میرے ساقی نے عالم من و تو
پلا کے مجھ کو مئے لا الہ الا ھو

جب مولانا عبد الماجد قرآن کا انگریزی ترجمہ مکمل کرچکے تو قرآن کا اردو ترجمہ شروع کیا جسے ۱۹۴۴ع میں مکمل کیا۔ نظر ثانی ۱۹۴۸ع میں اور نظر ثالث ۱۹۵۰ع میں

۱۔ عنایت اللہ، مدیر و ناشر تاج کمپنی کراچی، درگزارش ناشرین، ترجمہ و تفسیر ماجدی مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ع

Marfat.com

ختم ہوئی قرآن حکیم کی طباعت اگست ۱۹۵۲ع میں ہوئی. ترجمۂ قرآن کے مقدمے میں لکھتے ہیں کہ مولانا اشرف علی کے بیان القرآن میں سے پچہتر فی صدی ماخوذ ہے. حالانکہ مولانا عبد الماجد کا ترجمہ بہت متوازن اور زبان کے لحاظ سے کافی فصیح وبلیغ ہے. ان کو اپنے روحانی رہنما مولانا اشرف علی سے کتنی پرخلوص محبت اور عقیدت تھی اس کا اندازہ مندرجہ ذیل عبارت سے ہوگا:

یہ عبارت ان کی تفسیر ماجدی میں سورۃ «العنکبوت» کی آیت نمبر ٦۴

کی تفسیر میں مکتوب ہے.

«غم و حسرت: مولانا اشرف علی تھانوی کا انتقال

آج یوم جمعہ ۱۹ رجب ۱۳٦۲ھ مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۴۳ع جب کہ قلم «ان الدار الاخرۃ لھی الحیوان» کی تلاوت سے فارغ ہوچکا تھا. اطلاع موصول ہوئی کہ مفسر جلیل، امام علم وعرفاں، مجدد وقت، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمت اللہ علیہ نے اپنے وطن تھانہ بھون میں ۱۵-۱٦ رجب (دوشنبہ، سہ شنبہ) کی درمیانی شب میں رحلت فرمائی. انا للہ وانا الیہ راجعون. آہ کہ اس دور کا بہترین مفسر و بہترین فقیہ، بہترین متکلم اور بہترین عارف، درویش اٹھ گیا! آج تک انہیں بزرگ کے افادات مرشد تھانوی «مد ظلہ» «رحمت اللہ علیہ» میں تبدیل کرنا پڑا. آہ! کہ کس دل سے!»[1]

مولانا کا اردو ترجمہ قرآن اور تفسیر ماجدی کا شمار اردو کے جدید ترجموں میں ہوتا ہے. مولانا کا وسیع اورگہرا مغربی ادب وفلسفہ اور انجیل وتورات کا مطالعہ

۱ - مولانا عبد الماجد دریابادی در «تفسیر ماجدی»

Marfat.com

اور اس کے بعد تعالیم اسلام ، قرآن ، حدیث ، شریعت ، فقہ ، عقائد ، تصوف اور سلوک کا گہرا اور دقیق مطالعہ ـــــ دونوں نے ان کے علم و عرفان میں ایک ایسا امتزاج پیدا کردیا تھا جس سے زمانہ حاضرہ کے مشاکل اور مسائل کا وہ بخوبی تجزیہ و تحلیل کرسکتے تھے اور اپنی متوازن اور جامع رائے دے سکتے تھے۔ وہ کاتب بھی تھے اور نقاد بھی۔ ان کے اردو ترجمہ کا تفصیلی تبصرہ اس بحث میں موجود ہے۔ اس اردو ترجمہ وتفسیر سے پیشتر انہوں نے ایک نہایت عمدہ انگریزی ترجمہ بھی کیا ہے اور تفسیر بھی۔ ناچیز نے اس کا بھی مطالعہ کیا ہے اور نجی مکتبہ میں موجود ہے۔ یہ ایڈیشن پہلی بار پانچ ہزار (۵۰۰۰) کی تعداد میں مارچ ۱۹۷۱ء میں تاج کمپنی والوں نے شائع کیا تھا۔ مولانا عبدالماجد نے قرآن کے ترجمے کے مقدمے کے آخر میں بمقام دریاباد ، بارہ بنکی ، بتاریخ دسمبر ۱۹۴۱ء تحریر فرمایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسے ہی انہوں نے انگریزی ترجمہ کا کام مکمل کیا اردو ترجمہ شروع کیا۔ اس لئے کہ بوقت وفات مولانا اشرف علی تھانوی وہ سورۃ «العنکبوت» کی آخری آیات کا ترجمہ کررہے تھے یعنی بیس پارے ختم کرچکے تھے۔ اور واقعی انہوں نے ۱۹۴۴ء میں قرآن حکیم کا اردو ترجمہ مکمل کرلیا تھا۔ وہ اپنے اردو ترجمے میں جا بجا انگریزی ترجمے کے حواشی کے حوالے بھی دیتے ہیں۔ حقیقت میں ان کا انگریزی ترجمہ بھی معرکت الآرا تصنیف ہے۔ انگریزی زبان بہت عمدہ ، اصطلاحات پر پورا عبور ، بندشیں اور جملوں کا ربط خوبصورت۔ بائبل کی زبان استعمال کی ہے جس کا ذکر انہوں نے مقدمے میں کیا ہے۔ تفسیر میں دوسری آسمانی کتابوں کے جا بجا حوالے دیئے ہیں اور مثالیں پیش کی ہیں۔ تقابلی جائزہ بھی ہے۔ جس علمیت سے اردو ترجمے میں عربی اور اردو تراجم اور تفاسیر کے حوالے ہیں اسی طرح انگریزی میں بائبل وغیرہ کے حوالے موجود ہیں۔ مولانا کی علمیت اور اور عظمت کا احساس ان کے دونوں

Marfat.com

ترجمے اور تفسیریں پڑھ کر بخوبی ہو سکتا ہے۔

مولانا عبد الماجد دریابادی کا انتقال چھیاسی (۸۶) سال کی عمر میں جنوری ۱۹۷۸ء میں ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہے مگر اس نقش میں رنگ ثبات دوام
جس کو کیا ہو کسی مرد خدا نے تمام

الناشر
قدیمی کتب خانہ۔ مقابل آرام باغ، کراچی

Marfat.com

فہرست اعلامی

{ ا }

آپ بیتی: ۳۶۳، ۴۷۰، ۴۷۲
آثار الصنادید: ۱۸۹، ۳۹۵، ۳۹۶
آداب القرآن: ۴۲۷
آدم: ۲۲
آربندو گھوش: ۴۷۳
آرٹ پریس لاہور: ۱۳۹
آسان تفسیر: ۱۴۲، ۱۴۴
آسان درس قرآن: ۱۵۱
آسان دید قرآن مجید مترجم: ۱۲۸
آسان قرآن مجید: ۱۴۸
آصف الدولہ: ۱۶۵
آغا شاعر قزلباش دہلوی: ۱۵۹
آغا رفیق بلند شہری: ۱۳۰
آفتاب عالم پریس لاہور: ۱۲۹
آفتاب ہدایت: ۲۵۳، ۲۵۴
آفسٹ پریس کراچی: ۱۴۴
آقا حسن سید: ۱۲۶
آگرہ: ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۵۹
آگرہ اخبار پریس آگرہ: ۱۴۷
آئین اکبری: ۳۹۷

ابان بن سعید بن العاص: ۱۰
ابجد العلوم: ۴۰۷
ابراہیم بن عمر برہان الدین البقاعی: ۶۰
ابر رحمت: ۱۱۳
ابنائے غلام رسول سورتی بمبئی: ۱۵۲
ابن تیمیہ: ۴۷، ۱۳۵، ۴۵۷
ابن الجوزی: ۵۷
ابن جریر: ۱۴۴
ابن حجر: ۴۷
ابن شہریار: ۸۰
ابن قتیبہ: ۵۶، ۷۰
ابن قیم: ۵۶، ۴۳۷
ابو الاسود الدولی: ۵۵
ابو الاعلیٰ مودودی: ۲۷، ۱۱۷، ۱۳۰، ۲۶۷، ۲۷۱، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۶۳، ۴۱۷، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۶۰، ۴۷۰، ۴۷۳، ۴۷۴
ابو الحسن علی بن عیسی الرمانی: ۴۳
ابو الحسن علی ندوی: ۴۷۳ ۴۷۴
ابو الحسن نوری سید شاہ: ۴۳۰
ابو الفضل میرزا ڈاکٹر: ۱۲۲
ابو الکلام آزاد: ۲۷، ۱۱۷، ۱۲۶، ۱۲۷،

Marfat.com

۱۵۱، ۲۷۱، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۷، ۳۳۹،
۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵،
۳۳۷، ۳۳۹، ۴۱۷، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۱
۴۵۲، ۴۵۴، ۴۵۶، ۴۶۰، ۴۶۳، ۴۷۰.
ابوبکر صدیق: ۱۱، ۳۲۰، ۳۲۱
ابو بکر بن العربی قاضی: ۶۰، ۴۷
ابو بکر الباقلانی: ۵۶
ابو بکر السجستانی: ۵۶
ابو بکر محمد بن القاسم الانباری: ۵۶
ابو جعفر احمد بن زبیر الاندلسی: ۶۰
ابو حنیفہ امام: ۴۷
ابو عبید القاسم بن سلام: ۵۶
ابو محمد ابراهیم بن الحکیم عبد العلی آروی: ۱۰۴،
ابو محمد مصلح حیدرآبادی: ۱۳۵، ۱۳۷
ابو محمد عبد الحق حقانی مولانا: ۲۰۱
ابو محمد عبد اللہ محدث چھپراوی: ۲۴۴
ابو یزید بسطامی: ۲۳۹
ابی بن کعب: ۱۰، ۲۷، ۲۸، ۵۵
اتحاد پریس لاہور: ۱۳۹
اتحاف الخلف: ۴۴۵
اثنا عشری پریس دہلی: ۱۲۱
احتشام الحق تھانوی مولانا: ۲۸۸، ۳۷۵
احرار اسلام: ۴۴۶
احسان اللہ محمد عباسی چریاکوٹی: ۱۰۵،
۴۷۰
احسن القری: ۴۱۷
احسن الاخبار: ۴۴۷
احسن الاثاث فی النظر الثانی: ۴۲۷
احسن التفاسیر: ۱۲۲
احسن الفوائد: ۱۲۶
احسن المسالک: ۴۴۳
احمد الدین امرتسری: ۱۲۲
احمد اللہ رئیس امرتسری: ۴۰۰
احمد بن حسن عرشی: ۴۰۵
احمد بن حنبل (امام): ۴۷
احمد بن محمد الشبلی الحضری: ۳۳۵
احمد حسن دہلوی سید: ۱۲۶
احمد حسین مولوی: ۴۴۷
احمد حسین قریشی قلعہ داری: ۱۶۱
احمد حافظ مفتی: ۱۳۱
احمد رضا خاں بریلوی: ۱۲۱، ۱۲۹،
۱۳۳، ۱۴۷، ۲۷۱، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷،
۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۲، ۳۲۳، ۴۲۹،
۴۳۰، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵
احمد سعید دہلوی: ۱۳۱، ۱۳۷، ۲۷۱
۳۰۱، ۳۶۹، ۳۷۱، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶
احمد شاہ پادری ریورنڈ: ۱۲۲
احمد شجاع الایوبی الانصاری حکیم: ۱۳۱
احمد عبد الصمد فاروق چشتی مولانا: ۱۳۵

Marfat.com

احمد علی: ۵۸، ۱۳۲
احمد علی کاکوری منشی: ۴۴۷
احمد علی فتحپوری مولانا: ۴۲۴
احمد یار خان مفتی: ۱۳۲
احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور: ۱۴۰،
۳۲۴
احمدیہ پریس قادیان: ۱۵۳
احمدیہ بک ایجنسی قادیان: ۱۲۴
احمدی پریس بمبئی: ۱۴۷
اخبار اہل حدیث: ۴۰۲
اخبار محمدی: ۳۳۳، ۴۳۶، ۴۴۷
اختر دکن حیدرآباد: ۱۲۳
اختیار الحق: ۲۱۴
اخلاق احمد قاری صدیقی: ۴۲۷
ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد دکن: ۱۶۵،
۱۷۶
ادارہ اشاعت اسلامیات حیدرآباد: ۱۴۸
ادارہ اشاعت دین اجمیری دروازہ دہلی: ۲۲۹
ادارہ ہادی اشرف العلوم دیوبند: ۲۱۹
ادارہ اشرف المواعظ دیوبند: ۴۲۷
ادارہ ترجمان القرآن اچھرہ لاہور: ۳۶۰،
۳۶۲، ۳۶۳
ادارہ تیسیر القرآن: ۱۵۰
ادارہ طلوع اسلام لاہور: ۱۳۶
ادارہ نور الایمان اجمیری گیٹ دہلی: ۲۲۹
ادلہ کاملہ: ۴۱۷
ادیب اخبار الہ آباد: ۴۶۵
اربع قل: ۱۰۳
اردو اورنگ آباد: ۴۶۶
اردو ڈائجسٹ پرنٹرز لاہور: ۳۶۱
اردو کلام الہی: ۱۴۱
اردو گائڈ: ۴۴۷
ارشاد حسین رامپوری: ۲۱۴
ارشد خان محمد بھٹی پروفیسر: ۱۲۷
ارض القرآن: ۴۶۹
ارمغان فرخ: ۴۴۱
ازالۃ الغین عن ذکر ذی القرنین: ۲۱۱
اساس القرآن: ۱۵۳
اسباب بغاوت ہند: ۳۹۷
اسٹیٹ سنٹرل لائبریری حیدرآباد دکن: ۱۰۲
اسٹیٹ مین: ۳۶۴
اسحاق علی سید کانپوری: ۴۲۴
اسحاق منطق مولانا دہلوی: ۴۳۶
اسرارالقرآن: ۱۲۷
اسلام اور جاہلیت: ۴۵۸
اسلام اور جدید معاشی نظریات: ۴۶۰
اسلام اور ضبط ولادت: ۴۶۰
اسلام اور مسیحیت: ۴۰۱
اسلامک ریویو کراچی: ۴۶۰

Marfat.com

اسلام کا اخلاق نقطہ نظر: ۴۵۹
اسلام کا نظام حیات: ۴۵۷
اسلام کا نظریہ سیاسی: ۴۵۸
اسلام میں مرتد کی سزا: ۴۵۷
اسلامی پرنٹنگ پریس دہلی: ۲۱۹
اسلامی پریس کلکتہ: ۱۹۲
اسلامی تعلیم: ۱۴۳
اسلامی توحید اور مذاہب عالم: ۴۴۴
اسلامی تہذیب اور اس کے اصول ومبادی: ۴۵۷
اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے: ۴۵۹
اسلامی دستور کی تدوین: ۴۵۸
اسلامی دستور کی بنیادیں: ۴۵۸
اسلامی ریاست: ۴۵۸
اسلامی عبادات پر ایک تحقیقی نظر: ۴۵۷
اسلامی قانون: ۴۵۸
اسلامی معاشیات کے بنیادی اصول: ۴۶۰
اسلامی نظام تعلیم: ۴۵۹
اسلامیہ سٹیم پریس لاہور: ۱۲۴، ۱۴۳، ۱۴۹
اسماعیل حق شیخ: ۱۵۰
اسماعیل شہید شاہ: ۱۰۶، ۲۸۴، ۲۸۵
اشرف التفاسیر: ۱۳۳
اشرف السوانح: ۴۲۷
اشرف شمسی: ۱۳۸
اشرف علی تھانوی: ۶۹، ۱۲۴، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۹، ۱۳۱، ۱۳۲، ۲۲۳، ۲۵۶، ۲۷۱، ۲۷۸، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۷، ۲۹۸، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۷۶، ۴۱۲، ۴۱۹، ۴۲۱، ۴۲۳، ۴۲۵، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۶۸، ۴۷۶، ۴۷۷
اصح المطابع لکھنؤ: ۱۲۴
اصفہان: ۴۵۲
اصلاح ترجمہ حیرت: ۲۴۱
اصلاح ترجمہ دہلویہ: ۴۲۷
اصول البیان فی توضیح القرآن: ۴۰۱
اعجاز آرٹ پریس سیالکوٹ: ۱۵۰
اعجاز القرآن: ۵۶، ۵۷
اعجاز حسین قریشی: ۳۶۱
اعجاز علی شیخ الحدیث دیو بند: ۲۷۴
اعجاز محمدی پریس آگرہ: ۱۰۸، ۱۱۹
اعجاز نما قرآن مجید: ۱۲۷، ۱۳۰
اعجاز ولی خاں: ۱۲۹
اعراب القرآن: ۵۶
اعزاز علی مولانا: ۴۲۱
اعظم التفاسیر: ۲۷۱
اعلام القرآن یا قرآنی شخصیات: ۳۶۹
اعلام الموقعین عن رب العالمین: ۴۳۷
اعلان الحق: ۴۴۴

Marfat.com

اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام: ۴۳۴
اعمال قرآنی: ۴۲۶
افادات محمودیہ: ۴۱۷
افادۃ الشیوخ بقدر الناسخ والمنسوخ. ۴۰۷
اف. ٹی. رائے: ۴۶۳
افریقہ: ۷۹، ۴۱۸
افصح البیان فی مطالب القرآن: ۱۳۱
افصح الکلام: ۱۳۰، ۱۵۹
افضل المطابع شاہدرہ: ۱۰۰، ۱۳۶
افضل المطابع مرادآباد: ۱۴۳
اقبال علامہ ڈاکٹر: ۳۴۷، ۴۵۴
۴۵۵، ۴۷۲، ۴۷۳
اقبال دکن پریس حیدرآباد: ۱۴۴
اقتدار احمد سہسوانی: ۱۰۶
اقسام القرآن: ۵۶
اکبر الہآبادی: ۴۵۲، ۴۶۴، ۴۶۸، ۴۷۲
۴۷۳
اکبر شاہ خان نجیب آبادی مولانا: ۳۰۶
اکبر علی حیدرآباد: ۱۳۸
اکبر نامہ: ۴۶۸
اکرام الدین حافظ محمد دہلوی: ۱۱۳
اکرام محمدی: ۱۴۶
اکلیل الکرامۃ ۴۰۷
الہی: ۶، ۳۹، ۳۰۲
الأبواب والتراجم: ۴۱۷
الاتقان فی علوم القرآن: ۵۷، ۲۸۴، ۳۶۶
الاحرام: ۳۰۲
الارقم بن ابی الارقم: ۱۰
الازہار النافعہ فی تفسیر سورۃ الفاتحہ: ۱۳۸
الاستغناء فی علوم القرآن: ۵۶
الاسلام: ۴۷۰
الاقلید لادلۃ الاجتہاد والتقلید: ۴۰۷
الاکسیر فی اصول التفسیر: ۴۰۷
الامی والعلی: ۴۳۰
الطاف الرحمن بتفسیر القرآن: ۱۲۵،
۲۷۱، ۳۳۱، ۳۳۲
الطاف حسین حالی: ۳۸۹
الفریڈ گیلوم: ۷۲
الکزنڈر بن: ۴۷۴
اللہ: ۴، ۶، ۷، ۱۳، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰،
۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۹، ۳۰،
۳۱، ۳۶، ۳۹، ۴۱، ۴۵، ۴۷، ۴۹،
۵۱، ۶۰، ۶۱، ۶۵، ۷۳، ۷۵، ۲۱۸،
۲۳۹، ۳۰۲، ۳۲۰، ۳۲۲، ۳۶۷، ۳۶۸،
۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۴
امام الدین امرتسری ریورنڈ ڈاکٹر: ۱۰۷
امام حسن عسکری: ۱۱۸
امام رازی: ۲۱۱
امام غزالی: ۱۶۱
امانت اللہ شیدا: ۹۵

Marfat.com

امپریل پریس لال کنواں دہلی: ۳۱۷
امتیاز علی منشی: ۴۱۸
امجد علی شاہ الہی اودھ نواب: ۹۷
امداد اللہ حاجی مہاجر مکی: ۴۲۳، ۴۲۴
امداد حسین کاظمی: ۱۳۴
امیر الدین محمد پٹیالوی: ۱۱۳
امیر علی سید: ۱۱۸
امیر علی ملیح آبادی: ۲۰۱، ۲۳۷، ۲۳۹، ۲۴۲، ۴۰۹
امین: ۸۳
امین احسن اصلاحی: ۱۳۸، ۱۳۹
امین الحسن بسمل مولوی سید: ۴۷۳
انتخاب الاخوین: ۳۹۵
انتخابِ جد وجہد: ۴۶۱
انتصار الحق: ۲۱۴
انتظام اللہ شہابی: ۱۳۰
انٹر نیشنل پرنٹنگ پریس باغبانپورہ لاہور: ۲۲۷
انجمن خدام الدین لاہور: ۱۲۷، ۲۰۳
انجیل: ۴۷۶
انڈیا آفس لائبریری لندن: ۱۱۲، ۱۱۴
انڈین ریویو مدراس: ۳۶۷
انسان کا معاشی مسئلہ اور اس کا اسلامی حل: ۴۶۰
انشائے ماجد: ۴۶۹
انصاف پریس لاہور: ۱۳۴
انظر شاہ ابن انور شاہ کشمیری: ۴۱۹
انقلاب پریس حیدرآباد دکن: ۱۵۳
انوار السلام پریس امرتسر: ۱۱۹
انوار الساطعہ فی تفسیر سورۃ الواقعہ: ۱۵۱
انوار الحق: ۱۳۹
انوار القرآن: ۱۳۹، ۱۴۰
انوار رضا: ۴۳۰، ۴۳۴
انور شاہ کشمیری: ۱۸۹، ۴۲۱
انور علی لکھنوی مولوی: ۹۷
انوری پریس آگرہ: ۱۰۹
انیس احمد بی.اے. علیگ: ۱۳۹
انیس احمد کاکوری: ۴۷۳
اودھ پنچ لکھنؤ: ۳۶۵
اورنٹیل کالج میگزین لاہور: ۱۴۲، ۱۴۸
اورنگ آباد: ۴۵۷
اویس ندوی نگرامی: ۴۷۴
اہل سنت برقی پریس: ۱۲۱
ایڈوکیٹ لکھنؤ: ۳۶۵، ۳۶۷
ایسٹ اینڈ ویسٹ بمبئی: ۳۶۷
اسلیٹ مین: ۳۶۸
ایشیاٹک سوسائٹی بنگال: ۳۹۷
ایضاح الادلہ: ۴۱۷
ایک اہم استفتاء: ۴۵۸
ایکسپرٹ لیتھو پریس لاہور: ۱۳۶

Marfat.com

ایمان محمدی : ۴۳۸
ایم. کیمرن پرنسپل : ۴۶۳
ایوب محمد مولانا کراچی : ۱۴۰

﴿ ب ﴾

بٹر علی : ۲۰۲
بابا قادری سید بن سید شاہ محمد یوسف
قادری : ۸۵
بابو کھنڈ لال ہیڈ ماسٹر : ۴۶۳
بادشاہی مطبعہ لکھنؤ : ۹۷
بارہ بنکی : ۴۶۲، ۴۷۷
باقر حسین حکیم : ۴۴۰
باقیات ترجمان القرآن : ۳۴۳
بجنور : ۳۸۷، ۳۹۷، ۴۱۱
بحرین : ۱۳
بدر الدین الزرکشی : ۵۷
برأت محمدی : ۴۳۸
برٹش میوزیم لندن : ۹۸، ۱۰۱، ۱۰۵، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰
برج نرائن چکبست پنڈت لکھنوی ۴۶۴
۴۶۶
برمان : ۱۴۵
البرمان : ۴۴۵
برمان التفاسیر بجواب سلطان التفاسیر : ۴۰۴
البرمان علی تجہیل من قال بغیر علم
فی القرآن ، ۲۱۰
البرمان فی علوم القرآن : ۵۷
البرمان فی مناسبة ترتیب سورة القرآن : ۶۰
برمان محمدی : ۴۳۸
برم حکیم گورکھپوری : ۴۷۳
بستان التفاسیر : ۱۰۷
بستی : ۴۶۲
بشارت احمد لاہوری ڈاکٹر : ۱۴۰
بشری : ۵
بشریت انبیاء قرآن مجید میں : ۴۷۰
بشن نرائن درپنڈت : ۴۶۴
البشیر : ۴۴۹، ۴۶۵
بشیر : ۵
بشیر احمد خاں چودھری : ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳
بشیر الدین محمود احمد امیر جماعت قادیان : ۱۳۳
بشیر الدین قنوجی مولانا : ۴۰۹
بشیرالدین مولوی : ۴۴۹
بصائر : ۱۴۵
بغداد : ۴۵۲
البلاغ : ۴۵۰، ۴۵۲
بلال پریس دہلی : ۱۴۲
بمبئی : ۹۶، ۱۵۲
بمبئی کرانیکل : ۴۶۷

Marfat.com

بنات النعش : ۴۱۳
بنارس : ۳۸۷
بنام حیدری : ۱۱۸
بورڈ آف ریونیو : ۴۱۲
بو علی : ۳۹۵
بہاء الدین زکریا ملتانی : ۱۵۲
بہادر علی میر : ۹۵
بہادر یار جنگ : ۴۷۴
بہشتی زیور : ۴۲۶
بھگوان داس بنارسی ڈاکٹر : ۴۷۴
بھوپال : ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۸
بیان السبحان : ۲۷۱
بیان القرآن : ۲۷۱، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰،
۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۴۷۶
البیان فی مقاصد القرآن : ۴۱۸
بیان الفرقان علی علم البیان : ۴۰۳
بیت الحکمت دیوبند : ۱۴۴، ۱۴۸
بیت الحکمت لاہور : ۱۴۸

﴿ پ ﴾

پائنیر لکھنؤ : ۴۶۸
پادری امام الدین : ۲۱۹
پادری علی بخش : ۱۲۷
پارہ عم کی قرآنی کرنیں : ۱۴۲
پاسبان رسالہ : ۱۳۲، ۱۴۳
پرچم پریس کراچی : ۱۶۰
پردہ : ۴۵۹
پرسباناریان : ۹۸
پنجاب : ۴۰۰
پنجاب نیشنل سٹیم پریس لاہور : ۱۳۷
پنج بہادر : ۴۴۱
پنج سورہ : ۱۵۲
پنڈت جواہر لال نہرو : ۴۴۳
پیام امن : ۳۶۸
پیسہ اخبار لاہور : ۴۴۷، ۴۴۹
پیشوا رسالہ دہلی : ۱۴۳
پیغامات یوم رضا : ۴۴۴
پیغام مطبعہ : ۹۸
پیکو آرٹ پریس لاہور : ۱۰۱

﴿ ت ﴾

تاج آفس محمد علی روڈ بمبئی : ۲۶۶
تاج العروس : ۳۶۶
تاج پریس حیدرآباد دکن : ۱۴۷
تاج کمپنی : ۴۷۷
تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی : ۱۷۶، ۱۹۳،
۱۹۴، ۲۴۸، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۸، ۲۶۴،
۲۶۶، ۲۷۶، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰ : ۲۹۶،
۲۹۷، ۳۱۷، ۳۶۸
تاج محل : ۴۴۱

Marfat.com

التاج المکلل: ۳۰۶
تاریخ اخلاق یورپ: ۳۶۸
تاریخ اسلام از احسان اللہ گورکھپوری: ۴۷۰
تاریخ دعوت اسلام: ۴۴۵
تاریخ سرکشی بجنور: ۳۹۷
تاریخ ضلع بجنور: ۳۹۷
تاریخ فیروز شاہی: ۳۹۷
تبصیر الرحمن فی تفسیر القرآن: ۱۵۲
تبیان القرآن: ۱۳۴
التبیان فی علوم القرآن: ۵۷
تبیین الکلام: ۳۹۸
تجدید تصوف وسلوک: ۴۲۷
تجدید تعلیم وتبلیغ: ۴۲۸
تجدید معاشیات: ۴۲۸
تجدید احیائے دین: ۴۵۸
تجوید القرآن: ۴۲۷
تحریک اسلامی کا مقصد اور لائحہ عمل: ۴۵۸
تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں: ۴۵۸
تحفۃ الاسلام: ۱۱۳
تحفہ حسن: ۳۹۵
تحفہ خسروی: ۳۶۸
تحقیق الأنیق فی قصۃ یوسف الصدیق: ۱۵۰
تحقیق الایمان: ۱۰۶
تحقیق لفظ نصاریٰ: ۳۹۷
تذکرہ ابو الکلام آزاد: ۴۳۹
تذکرہ اردو مخطوطات: ۱۱۲
تذکرہ رضا: ۴۳۵
تذکرہ مخطوطات: ۱۶۴
تذکیر الکل بتفسیر الفاتحہ۔ ۱۰۳
ترتیلی اردو ترجمہ: ۳۲۸، ۳۲۹
ترجمان القرآن بلطائف البیان: ۱۰۲، ۴۰۷
ترجمان القرآن رسالہ: ۴۵۵
ترجمۃ القرآن بلا متن: ۱۲۲
ترجمۃ المراح فی التصریف: ۳۰۶
ترجمہ حیرت: ۳۱۴، ۳۲۷
ترجمہ سورہ فاتحہ ومعوذتین: ۱۵۳
ترجمہ قرآن: ۲۰۱، ۲۵۶، ۲۷۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۷
ترجمہ قرآن بین السطور: ۱۲۹
ترجمہ قرآن مع مختصر حواشی: ۱۲۹
ترجمہ قرآن عبد اللہ چکڑالوی: ۱۲۰
ترجمہ قرآن از مولانا حکیم نور الدین: ۱۲۱
ترجمہ قرآن از مولانا محمد اشرفی جیلانی: ۱۲۳
ترجمہ فتح الحمید: ۲۰۱، ۲۶۱، ۲۶۳
ترجمہ موضحۃ الفرقان: ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۶
ترجمہ وتفسیر ابن عباس: ۱۲۵
ترجمہ وتفسیر ام القرآن: ۲۳۶

Marfat.com

ترجمہ وتفسیر قرآن: ۲۰۱، ۴۲۷
ترجمہ وتفسیر اکسیر اعظم: ۲۰۱، ۲۱۳
ترجمہ و تفسیر بیان القرآن: ۲۷۱، ۲۸۰، ۳۲۴، ۳۲۶
ترجمہ وتفسیر بیان السبحان: ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲
ترجمہ و تفسیر ثنائی: ۲۰۱، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۳۶
ترجمہ وتفسیر رؤفی: ۲۰۱، ۲۰۲
ترجمہ وتفسیر غایۃ البرہان: ۲۰۱، ۲۲۴
ترجمہ وتفسیر غرائب القرآن: ۲۰۱، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۶، ۲۴۸
ترجمہ و تفسیر فتح المنان: ۲۰۱، ۲۱۱، ۲۱۶، ۲۱۸، ۲۲۲، ۲۸۴
ترجمہ وتفسیر فیض الکریم: ۲۰۱، ۲۰۷
ترجمہ وتفسیر قادری: ۲۰۱، ۲۱۵
ترجمہ و تفسیر مواہب الرحمن: ۲۰۱، ۲۳۷، ۲۴۲
ترقیم فی قصۃ اصحاب الکہف والرقیم: ۲۱۱
ترک اسلام: ۴۰۲
ترک موالات: ۴۴۶
ترکی: ۴۴۷
ترمذی شریف: ۲۳۸
تسہیل القرآن مع ترجمہ: ۱۲۹، ۲۷۱، ۳۵۴
تسہیل فی جہر التقبل: ۳۹۵
تشریح القرآن: ۱۰۲
تصحیح أبی داؤد: ۴۱۷
تصوف اسلام: ۴۶۸
تصویر القطعات تیسیر بعض العبادات: ۴۲۷
تعلیم الاسلام رسالہ: ۱۱۹
تعلیمات: ۴۶۱
تعلیمات قرآن: ۱۳۰
تعلیم واشاعت قرآن: ۲۴۶
تعلیم الدین: ۴۲۶
تعلیم قرآن: ۱۴۸
تعلیمی پریس لاہور: ۱۳۰
التعوذ فی الاسلام: ۱۴۳
تفریح الجنان فی تفسیر ام القرآن: ۱۴۶
تفسیر ابن جریر الطبری: ۵۶، ۲۷۱
تفسیر ابن حیان: ۵۶، ۳۶۶
تفسیر ابن کثیر: ۲۷۱، ۲۸۴، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۸، ۳۷۱
تفسیر احمد: ۱۲۳
تفسیر ازہری: ۱۴۷
تفسیر اعوذ وبسملہ: ۱۵۳
تفسیر اکسیر اعظم: ۱۰۸
تفسیر اسماعیلی: ۱۱۳
تفسیر پارہ الم: ۱۵۲
تفسیر پارہ الم منظوم: ۱۶۲
تفسیر الألوسی: ۵۶

Marfat.com

تفسیر بیان السبحان: ۱۲۸
تفسیر بیان للناس مع ترجمہ: ۱۲۲
تفسیر الجواہر الفرید فی سورۃ التوحید: ۱۴۳
تفسیر الجلالین: ۵۶، ۹۹، ۱۰۱، ۲۸۴،
۳۷۱
تفسیر الحسنات بآیات تبینات: ۱۳۲
تفسیر الخازن: ۵۶، ۳۷۱
تفسیر المنار: ۲۹۱
تفسیر القرآن: ۱۲۶، ۱۳۰، ۲۰۹، ۲۱۱،
۲۹۲، ۳۹۳
تفسیر القرآن بکلام الرحمن: ۳۰۲، ۳۰۳
تفسیر القرآن رسالہ: ۱۱۹
تفسیر القرآن بآیات القرآن: ۱۱۴
تفسیر القرآن بالقرآن: ۱۱۰، ۲۰۱، ۲۵۹
تفسیر القرآن لتخریج لغات الفرقان: ۹۹
تفسیر القرآن مع ترجمہ فرقان حمید: ۱۲۰
تفسیر القرآن پارہ اول منظوم: ۱۶۳
تفسیر القرطبی: ۵۶، ۳۶۶
تفسیر النسفی: ۵۶
تفسیر بیان القرآن: ۱۲۴، ۱۲۸، ۳۶۶،
۳۷۱
تفسیر بالرائے: ۳۰۳
تفسیر تنزیل: ۸۶
تفسیر پارہ عم: ۱۴۲
تفسیر تفہیم القرآن مع ترجمہ: ۱۳۰، ۲۷۱،
۳۵۵، ۳۵۶، ۳۶۳، ۴۵۷
تفسیر تنویر البیان: ۱۰۸
تفسیر ثنائی: ۱۰۸، ۳۰۳
تفسیر جامع البیان: ۱۴۴
تفسیر طور: ۱۴۸
تفسیر جہاں گیر ترجمہ بلا متن: ۱۴۱
تفسیر حسینی: ۱۰۴، ۱۰۹، ۱۱۹، ۲۱۵،
۳۷۱
تفسیر چغتائی: ۱۵۹
تفسیر خلیلی: ۱۰۴
تفسیر در منثور: ۳۷۱
تفسیر رشیدی: ۱۴۱
تفسیر رفیعی: ۱۱۲، ۱۶۷، ۱۹۴
تفسیر روح المعانی از آلوسی: ۳۶۶
تفسیر زبدۃ البیان: ۱۲۶
تفسیر ستاری: ۱۳۳
تفسیر سراج البیان، ۱۳۵
تفسیر سروری: ۱۱۹
تفسیر سورۃ آل عمران: ۱۴۲
تفسیر سورۃ الفجر منظوم: ۱۶۴
تفسیر سورۃ الجمعہ منظوم: ۱۶۴
تفسیر سورۃ الضحی منظوم: ۱۶۳
تفسیر سورۃ العصر: ۱۴۳، ۱۴۴
تفسیر سورۃ العصر منظوم: ۱۶۴
تفسیر سورۃ الفیل: ۱۶۴

Marfat.com

تفسیر سورۃ النازعات: ۱۶۴
تفسیر سورۃ شفا منظوم: ۱۶۵
تفسیر سورۃ فاتحہ: ۱۴۳، ۱۵۱، ۱۵۲
تفسیر سورۃ فاتحہ منظوم: ۱۶۱، ۱۶۲
تفسیر سورۃ فاتحہ واخلاص منظوم، ۱۶۳
تفسیر سورۃ کہف: ۱۴۱
تفسیر سورۃ مزمل منظوم: ۱۶۲، ۱۶۴
تفسیر یسین منظوم: ۱۶۴
تفسیر سورۃ یوسف: ۴۰۳
تفسیر سورۃ یوسف منظوم: ۱۶۳، ۱۶۴
تفسیر شہید قطب: ۵۶
تفسیر صغیر: ۱۳۳
تفسیر عباسی: ۱۰۹
تفسیر عزیزی: ۱۰۰، ۱۰۴، ۱۰۷
تفسیر فاتحۃ الکتاب: ۱۳۷
تفسیر فاتحۃ الحکیم: ۱۱۴
تفسیر فتح المنان: ۱۰۹
تفسیر فرقان: ۱۵۰
تفسیر فریدی: ۱۱۴
تفسیر فیض الکریم: ۹۹
تفسیر فیض الرحمن: ۱۵۳
تفسیر قادری: ۱۰۳، ۱۱۸، ۱۴۹
تفسیر قرآن: ۱۲۷، ۱۴۳
تفسیر کبیر فخر الدین رازی: ۵۶، ۱۴۱، ۱۵۰، ۲۷۲، ۳۷۱
تفسیر کبیر مع ترجمہ قرآن: ۱۳۳
تفسیر کشاف: ۵۶، ۲۷۲، ۲۸۴، ۳۶۶، ۳۷۱
تفسیر کلبی: ۱۹۲
تفسیر ماجدی مع ترجمہ: ۱۳۱، ۲۷۱، ۴۷۶
تفسیر مجددی مع ترجمہ: ۱۰۱
تفسیر محمدی: ۱۳۲، ۲۷۱، ۳۳۳، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۴۳۶، ۴۳۷
تفسیر مدارک: ۳۷۱، ۳۶۶
تفسیر مرادیہ: ۱۶۹، ۱۷۱
تفسیر مرتضوی منظوم: ۱۶۵
تفسیر معوذتین: ۱۴۵، ۱۵۰
تفسیر مطالب بیضاوی: ۹۹
تفسیر مظہری: ۱۳۳، ۳۶۶، ۳۷۱
تفسیر مقبول: ۱۴۷
تفسیر منحۃ الجلیل: ۱۰۹
تفسیر مواہب الرحمن: ۱۱۸، ۳۶۶
تفسیر نعمانی پنجابی: ۱۴۰
تفسیر نعیمی: ۱۳۳
تفسیر نور: ۱۶۱
تفسیر واضح البیان: ۱۲۶
تفسیر وحیدی مع موضحۃ القرآن: ۲۷۱، ۲۷۲
تفہیمات: ۴۵۹

Marfat.com

التقصیر فی التفسیر: ۱۲۷، ۴۲۷
تکریم الایمان: ۱۰۶
تمہید الفرش فی تجدید العرش: ۴۲۷
تمنا عمادی: ۱۳۰
تنشیط الطبع واجراء السبع: ۴۲۷
تنقیح البیان: ۲۱۰
تنویر الایمان: ۱۰۶
تنویر القرآن علی کنز الایمان: ۱۲۹
تنویر المقیاس: ۳۶۶
توبۃ النصوح: ۴۱۳
التواجہ ما تعلق بالتشابہ: ۴۲۷
توجیہ الایمان: ۱۰۶
توحید محمدی: ۴۳۸
تورات: ۴۷۶
توضیح القرآن: ۱۳۵
توضیح القرآن مع ترجمہ: ۱۲۹
توضیح مجید فی تنقیح کلام اللہ الحمید: ۹۷
تھامس منری مکیلے: ۴۷۲
تھانہ بھون: ۴۲۳، ۴۲۴
تہذیب الاخلاق: ۳۸۸، ۳۹۰، ۳۹۳، ۳۹۸
تہذیب النسوان: ۴۱۸
تھیاسوفسٹ مدراس: ۴۶۷
تیسیر البیان فی ترجمۃ القرآن: ۱۱۸

﴿ ٹ ﴾

ٹیکور: ۴۵۳

﴿ ث ﴾

ثابت بن قیس: ۱۰
ثقافۃ الہند: ۴۵۲
ثناء اللہ امرتسری مولانا: ۱۰۸، ۱۳۰، ۲۰۱، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۳۵، ۲۳۶، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۷۰
ثنائی پریس امرتسر: ۱۳۰

﴿ ج ﴾

جائزہ تراجم قرآنی: ۸۶
جالون: ۴۱۲
جام جم: ۳۹۵
الجامعہ: ۴۵۲
جامع البیان: ۱۳۳
جامع البیان از ابن جریر طبری: ۳۶۶
جامع التفاسیر: ۹۹، ۲۰۱، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۷۱
جامع الشواہد: ۴۲۵
جامع المجددین: ۴۲۷
جامعہ دار السلام عمرآباد: ۱۴۸
جامعہ ملیہ دہلی: ۱۳۵
جالب الجنان فی رسم احرف من القرآن: ۴۳۱
جالب سید دہلوی: ۴۶۵، ۴۷۳

Marfat.com

جامی : ۴۷۲
جان اسٹورٹ مل : ۴۷۲
جاوید بک ڈپو کراچی : ۱۳۶
جدید اردو ٹائپ پریس لاہور : ۱۳۱
جزاء الأعمال : ۳۲۶
جزیرۂ عرب : ۱۱ ، ۱۵
جسٹس کرامت : ۴۷۳
جلاء القلوب بذکر المحبوب : ۳۹۵
جلال الدین البلقینی : ۵۷
جلال الدین السیوطی : ۴۳ ، ۵۷ ، ۶۰ ، ۱۰۰ ، ۱۰۱ ، ۱۱۹ ، ۳۶۷
جلال الدین محلی : ۱۰۰ ، ۱۰۱ ، ۱۱۹
جمال الدین افغانی : ۳۴۷
جمال القرآن : ۳۲۷
جمال میاں مولوی : ۴۷۳
جمع القرآن ہم عزوہ لعثمان : ۴۳۱
الجمعیة : ۴۵۵
الجن والجان علی ما فی القرآن : ۲۱۱ ، ۳۹۹
جنت : ۲۰ ، ۲۱
جنگ انقلاب : ۱۴۸
جواب ترک اسلام : ۴۰۲
جواہر الایقان فی توضیح کنز الایمان : ۱۲۱
جواہر لال نہرو پنڈت : ۴۴۳
جواہر التفسیر ۱۴۳
جواہر القرآن : ۱۱۳
جوش ملیح آبادی : ۴۷۲
جونا گڑھ : ۱۳۱ ، ۴۳۶ ، ۴۳۸ ،
الجہاد فی الاسلام : ۴۵۸
جہاد فی سبیل اللہ : ۴۵۸
جی. اے. اصغر اینڈ کمپنی الہ آباد : ۱۲۲
جید برق پریس دہلی : ۱۲۶ ، ۱۳۱ ، ۱۴۴ ، ۳۳۲
جیمس میسٹن : ۴۲۰

(چ)

چٹان پرنٹنگ پریس لاہور : ۱۵۲
چراغ ابدی : ۱۱۱
چراغ ہدایت : ۱۳۱
چراغ علی مولوی : ۳۹۰ ، ۴۱۳
چشمہ فیض پریس دہلی : ۱۱۳
چشمہ نور پریس امرتسر : ۲۲۷
چودھری خلیق الزماں : ۴۷۴
چودھری غلام رسول اینڈ تاجران کتب لاہور : ۱۳۵
چودھری محمد علی ردولوی : ۴۶۳
چہار مقالہ : ۴۴۳
چہل حدیث ولی اللہی : ۴۷۰

(ح)

حاشیہ الاتفاق فی علوم القرآن : ۴۳۱
حاشیہ الدر المنثور : ۴۳۱

Marfat.com

حاشیہ تفسیر بیضاوی : ۴۳۱
حاشیہ تفسیر خازن : ۴۳۱
حاشیہ عنایت القاضی : ۴۳۱
حاشیہ مختصر المعانی : ۴۱۷
حاشیہ معالم التنزیل : ۴۳۱
حافظ : ۴۷۲
حافظ ابن عبد اللہ : ۱۶۱
حافظ ابن کثیر : ۳۳۹
حافظ بخاری : ۴۴۰
حافظ محمد قاسم : ۱۶۲
حالی مولانا : ۲۰۹، ۳۸۹، ۴۱۳، ۴۷۲
حامد حسن بلگرامی : ۱۳۵
حامد علی خاں نواب : ۴۰۱، ۴۶۶
حامد علی صدیقی : ۴۵۰
الحاوی فی علوم القرآن : ۵٦
حبیب التفاسیر : ۱۴۰
حبیب الرحمن مہتمم مدرسہ دیوبند : ۴۰۲
حبیب اللہ محمد : ۱۴۰
حجاز : ۴۲۹
الحجۃ فی الأسوة : ۴۰۷
حدائق البیان فی معارف القرآن : ۱۰۰
حدیث التفاسیر : ۱۰۸
الحدیث والقرآن : ۴۰۷
الحریۃ فی الاسلام : ۴۴۵
حسرت موہانی : ۳۹۰
حسن بیان : ۱۲۸
حسن عسکری امام : ۱۱۸
حسن علی ملک بی۔ اے۔ علیگ : ۱۴۱
حسن محمد ابو الحسن دہلی : ۱٦۵
حسن نظامی دہلوی خواجہ : ۱۲۷،
۱۴۱، ۴۷۰
حسین احمد مدنی سید : ۲۹۲، ۳۷۲، ۴۲۰،
۴۲۱، ۴۷۳
حسین بن علی ملا : ۲۱۵
حسین بن علی بن ابی طالب : ۴۰۵
حسین بن محسن السبعی : ۴۰۵
حسین علی خاں : ۱۰۲
حسین علی حافظ : ۴۲۳
حسین محمد ابن شیخ تاج محمود صابری : ۱۱۴
حسینی پریس آگرہ : ۹۹
حصول المامول : ۴۰۷
حضرات التجلی من نفحات التحلی
والتخلی : ۴۰۷
حظیرة القدس : ۴۰۷
الحطۃ فی ذکر صحاح الستۃ : ۴۰۷
حفصہ بنت عمر : ۱۲
الحق المبین در رد امہات المؤمنین : ۱۳۹
حق پرکاش : ۲۰۲
الحقوق والفرائض : ۴۱۴، ۴۱۵
حقوق الزوجین : ۴۵۹

Marfat.com

حقوق محمدی: ۴۲۸
حقیقت لکھنؤ: ۴۶۶
حکیم: ۵
حکیم الامت: ۴۲۸، ۴۶۸
حکیم الرحمان رضوی مولوی: ۳۲۲
حکیم برہم گورکھپوری: ۴۴۹، ۳۷۳
حکیم سید محمد حسن امروہی: ۲۰۱، ۲۲۴
حکم عبد الحکیم محمد بن حکیم کاظم علی لکھنوی: ۱۴۴
حکیم محبوب عالم: ۴۴۹
حکیم محمد اشرف کاندھلوی: ۱۶۱
حکیم نور الدین احمدی: ۱۵۲، ۴۷۰
حمائل شریف مترجم اردو: ۹۹
حمایت دکن پریس حیدرآباد: ۱۳۸
حمید الدین فراہی: ۱۳۸: ۴۷۴
حمید اللہ میرٹھی مولوی: ۱۰۸
حمیدیہ پریس دہلی: ۲۱۷، ۳۵۲
حمیدیہ سٹیم پریس لاہور: ۱۳۱، ۲۹۱
حواشی ثانیہ: ۴۰۴
حیات اشرف: ۴۲۷
حیات اعلی: ۴۴۴
حیات المسلمین ۴۲۶
حیات جاوید: ۲۰۹
حیدرآباد: ۴۱۲، ۴۵۷
حیدر حسین پروفیسر: ۹۱
حیدر حسین مولوی سید لکھنؤ: ۴۶۳
حیدر علی مہاجر مولانا: ۴۰۹
حیدری پریس بمبئی: ۹۷، ۱۶۱، ۲۰۲
حیرت مرزا دہلوی: ۱۱۷، ۲۸۳
الحیوانات فی القرآن: ۴۶۹

﴿ خ ﴾

خاتون پاکستان کراچی: ۱۳۰، ۱۶۰
خادم تعلیم: ۴۶۸
خاقانی: ۴۴۳
خالد بن ولید: ۱۰
خالص الاعتقاد: ۴۳۰
خان بہادر ظفر حسین خان: ۳۷۳
خدا: ۲۲، ۲۵، ۲۶
خزائن العرفان: ۱۲۱، ۳۱۷، ۳۱۸
خسرو: ۴۷۲
خصائص مسلم: ۴۴۴
خطبات: ۴۵۷
خطبات احمدیہ: ۳۹۸
خطبات الاحکام: ۴۲۷
خطبۂ تقسیم اسناد: ۴۵۹
خطبات محمدی: ۴۲۷، ۴۲۸
خطوط مشاہیر: ۴۶۸
خلاصہ اشرف السوانح: ۴۲۷
خلاصۃ التفاسیر: ۱۰۵، ۱۲۰، ۲۰۱،

Marfat.com

۲۲۵ ، ۲۲۶، ۳۶۶
خلاصة المنہج: ۱۰۸
الخلافة الکبری: ۱۴۵
خلافت پریس بمبئی: ۳۳۰
خلافت وجزیرۃ العرب: ۴۴۶
خلیق ٹونکی: ۲۲۹
خلیل احمد سہارنپوری: ۲۹۷
خدنگ نظر: ۴۴۷
خواجہ بک ڈپو: ۱۴۲
خواجہ حسن نظامی دہلوی: ۱۲۷ ، ۱۴۱ ، ۲۷۱ ، ۳۲۷ ، ۳۲۸ ، ۴۷۰
خواجہ حمید اللہ مولوی: ۱۴۱
خواجہ غلام الثقلین: ۴۷۰، ۴۷۴
خواجہ محمد شفیع دہلوی: ۴۷۴
خواجہ میر درد: ۳۸۴
خیر المطابع لکھنؤ: ۲۵۸
خیر خواہ اسلام پریس آ گرہ: ۱۲۱

﴿ د ﴾

دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد: ۴۴۷
دائرہ مشیرآباد سوہدرہ: ۱۴۱
دارالاشاعت اسلامیہ لاہور: ۱۳۸
دارالعلوم دیوبند: ۲۹۴ ، ۴۱۹
دارالمصنفین اعظم گڑھ: ۴۶۶
داستان یوسف علیہ السلام: ۱۵۰
داغ: ۴۷۲
درایت محمدی: ۴۳۸
دربار اخبار آ گرہ: ۱۲۷
الدر المکنون فی تفسیر الماعون: ۱۴۶
درگاہ نظام الدین اولیاء: ۳۲۷ ، ۳۲۹
در منثور: ۲۸۴
دریاباد بارہ بنکی: ۳۶۵ ، ۴۶۲
درۃ محمدی: ۴۳۸
دستگیری پریس حیدرآباد ۱۴۰
دستور الارتقاء: ۱۴۷
دستور انقلاب: ۱۴۸
دستوری تجاویز: ۴۵۸
دعوت اسلامی اور اس کے مطالبات: ۴۵۸
دفتر اشاعت علوم علی گڑھ: ۱۶۴
دفتر امت مسلمہ امرتسر: ۱۲۲
دلیل الطالب إلی ارجح المطالب: ۴۰۷
دوزخ: ۴۵
دولت رام ماسٹر: ۴۶۵
دہلی: ۱۱۸ ، ۳۸۷ ، ۴۰۵ ، ۴۴۰
دیدار علی الوری: ۱۴۲
دین حق: ۴۵۸
الدین الخالص: ۴۴۵
دین فطرت اسلام ہے یا مسیحیت: ۴۰۱
الدین القیم: ۴۴۵
دین محمدی: ۴۴۷

Marfat.com

دیوان غزلیات: ۴۴۴

﴿ ڈ ﴾

ڈسٹرکٹ جیل میرٹھ: ۴۳۶

﴿ ذ ﴾

ذاکر حسین ڈاکٹر: ۴۲۵، ۴۳۶، ۴۷۳
ذخیرۂ عقبی: ۱۴۶
ذکاء اللہ: ۴۱۳
الذکر: ۵
ذکری: ۱۴۵
ذوالفقار علی: ۴۱۶، ۴۱۸
ذوالفقار علی مولانا بھوپال: ۱۰۳
ذمیوں کے حقوق: ۴۵۸
ذوالنون مصری: ۲۳۹
ذیل البیان فی تفسیر القرآن: ۱۲۶
ذیل دار پارک فیروز پور روڈ لاہور: ۱۳۲

﴿ ر ﴾

رائل ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ: ۹۶
رابندر بھون نئی دہلی: ۳۴۳
راجپوت پرنٹنگ پریس لاہور: ۱۵۹
راشد الخیری: ۴۷۰
رانی گل بیگم: ۱۴۲
راہ سنت و رد بدعت: ۳۹۶
رتن ناتھ سرشار: ۴۷۰
رحلۃ الصدیق الی بیت العتیق: ۳۰۶
رحمن: ۴
رحمت الرحمان فی تبیین القرآن: ۱۵۳
رحمت خاص تفسیر سورۃ اخلاص منظوم: ۱۶۵
رحیم الدین: ۱۴۲
رزاق پریس حیدرآباد: ۱۵۹
رسائل ومسائل: ۴۵۷
رسالہ احکام طعام اہل کتاب: ۳۹۸
رسالہ ازالۃ الغین عن ذکر ذی القرنین: ۳۹۹
رسالہ انیس القرآن: ۱۳۸
رسالہ ترقیم فی قصۃ اصحاب الکہف والرقیم: ۳۹۹
رسالہ دینیات: ۴۵۷
رسالہ مسلمان سوہدرہ: ۱۴۱
رسم عثمانی: ۵۴
رسول اکرم: ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۵، ۳۹، ۴۱، ۴۲، ۵۲، ۵۵، ۵۸، ۵۹، ۶۵، ۶۶، ۷۵، ۱۲۴، ۱۲۹، ۱۷۴، ۱۷۷، ۲۲۵، ۲۴۹، ۲۶۷، ۲۷۲، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۶۷، ۳۶۸، ۴۳۸، ۴۵۰، ۴۶۹،
رشید احمد مولانا: ۴۲۳، ۴۵۴، ۴۷۰، ۴۷۴
رشید رضا مصری: ۲۹۱، ۳۰۲

Marfat.com

رضا لائبریری رام پور: ۱۷۶
رفاہ عام پریس لاہور: ۱۳۹، ۲۶۴
رفع الخلاف فی حکم الاوقاف: ۴۲۷
رفع الشکوک فی ترجمۃ مسائل السلوک: ۲۸۲
رفع الغواشی عن وجوہ الترجمۃ والحواشی: ۲۳۳، ۳۱۲
رفیع الدین محدث دہلوی: ۸۴، ۸۷، ۹۷، ۱۰۰، ۱۰۴، ۱۰۷، ۱۱۲، ۱۱۹، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۳۱، ۱۳۴، ۱۶۷، ۱۷۲، ۱۷۸، ۱۸۹، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۲۴۴، ۲۵۵، ۲۸۹، ۲۹۷، ۳۲۸، ۳۸۰
رفیع الشان ترجمہ قرآن عظیم: ۳۱۷
رفیق عام پریس لاہور: ۱۳۱
رکن ایمان: ۱۵۱
رنگیلا رسول: ۳۰۲
رویائے صادقہ: ۳۱۳
روح التفاسیر: ۱۵۱
روشن علی حافظ: ۱۲۹
روزنامہ اودھ پنچ لکھنؤ: ۴۶۵
روزنامہ تاج: ۴۵۵
روضۃ الندیۃ: ۴۰۷
رؤف احمد رأفت نقشبندی: ۱۰۱
رومی: ۴۷۲
رہنمائے صحت سب رنگ ڈائجسٹ دہلی: ۳۱۷
ریاض: ۴۷۲
ریاض الاخبار: ۴۶۵
ریاض المرتاض: ۴۰۷
ریاض خیرآبادی: ۴۶۵، ۴۷۰
ریاض دلکشا: ۱۶۴
ریاض ہند پریس امرتسر: ۱۱۴
ریویو آف ریلیجنز: ۱۱۹

(ز)

زاد الآخرت: ۱۵۸، ۱۶۰
زاد السعید: ۴۲۶
زاہد القادری مولوی: ۱۴۲
زبیر بن العوام: ۱۰
زکوٰۃ محمدی: ۴۳۸
زمانہ کانپور: ۴۶۶
زمانہ پریس کانپور: ۱۲۳
زمیندار لاہور: ۱۴۹، ۴۴۹
زندگی بعد موت: ۴۵۸
زود پشیماں: ۴۶۸
زور ڈاکٹر: ۱۱۲، ۱۶۴
الزلال الانقی عن بحر سفینۃ التقی فی علم التفسیر: ۴۴۱
زیادات علی کتب الروایات: ۴۲۷
زید بن ثابت: ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۵۵
زین العابدین سید: ۱۰۳

Marfat.com

زین العابدین شیخ: ۴۰۵

(س)

سائنٹیفک سوسائٹی: ۲۸۹
سالارجنگ میوزیم حیدرآباد: ۹۶
سالارجنگ لائبریری حیدرآباد: ۸۶،
۹۹، ۱۱۱
سالارجنگ نواب حیدرآبادی: ۸۶، ۴۷۵
سالم بن معقل: ۱۰
ساہتیہ اکاڈمی: ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۷، ۳۴۸
سب رنگ ڈائجسٹ قرآن نمبر حصہ
چہارم: ۸۶
سبق الغایات فی نسق الآیات: ۴۲۷
سبل السلام: ۱۳۵
سبیل الرشاد: ۱۳۵
ستیارتھ پرکاش: ۴۰۲
سجاد حسین: ۴۷۲
سجاد حیدر: ۳۹۰
سچ ہفتہ وار: ۳۶۷، ۳۶۹
سحرالبیان: ۱۶۱
سراج الحق مچھلی شہری: ۱۲۴
سراج الدین پبلشر: ۱۳۵
سراج الدین محمد عبد الرؤف: ۱۱۰
سراج المبین: ۱۴۴
السراج الوہاج: ۴۰۷
سرائے میر اعظم گڑھ: ۱۳۹
سر سعید الملک والی چھتاری: ۴۷۳
سر سید احمد خاں: ۱۰۱، ۱۸۹، ۲۰۱،
۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۹، ۲۲۳،
۲۵۴، ۲۸۳، ۳۱۴، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹،
۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵،
۲۹۷، ۱۹۸، ۳۹۹، ۴۰۴، ۴۱۳، ۴۱۵،
۴۲۳
سر مرزا اسماعیل میسوری: ۴۷۳
سر گودھا پاکستان: ۴۰۴
سرور شاہ مولوی: ۱۱۹
سری نگر کشمیر: ۴۰۰
سعادت حسین مولانا: ۴۴۰
سعادت علی: ۴۱۱
سعدی شیخ: ۴۲۵، ۴۷۲
سعودی عرب جدہ: ۴۱۰
سعید احمد اٹاوی: ۴۲۴
سعید احمد خاں: ۱۴۲
سعید بن العاص: ۱۲
سعیدیہ کتب خانہ حیدرآباد دکن: ۹۹
سفر حجاز: ۴۶۰
سفیان بن عیینہ: ۵۵
سکھر جیل: ۱۳۲
سلامتی کا راستہ: ۴۵۷
سلسلۃ المرجان: ۱۳۹

Marfat.com

سلسلة الملوک: ۳۹۶
سلطان التفاسیر: ۱۴۳
سلطان حسین اینڈ سنز: ۱۴۲
سلطان محمد تغلق شاہ: ۲۹۷
سلطان محمد خان بادری: ۱۴۳
سلیمان السوح: ۴۳۰
سلیمان سید ندوی: ۱۸۹، ۳۰۳، ۴۲۴
۴۵۰، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۲
سلیمان قاضی منصور پوری: ۱۴۳
سنی دار الاشاعت اسلام گنج لاہور: ۱۴۳
سوانح اعلیٰ حضرت: ۴۴۴
سوانح سراج الفقہاء: ۴۳۴
سوانح قاسمی: ۴۲۰
سود: ۴۶۰
سوسائٹی اخبار: ۳۹۸
سول اینڈ ملٹری پریس کراچی: ۱۳۰
سہارنپور: ۴۰۰
سیالکوٹ: ۱۰۹
سیتا پور: ۴۶۴
سید ابو رشید خدا بخش رشیدی: ۱۴۱
سید احمد: ۴۴۴
سید الاخبار: ۳۸۷
سید المطابع امروہہ مرادآباد: ۲۲۴
سید جالب دہلوی: ۴۶۵
سید حسن بہاری: ۱۲۱
سید حسین فاروق مودودی: ۳۶۰، ۳۶۲
۳۶۳
سید حمید حافظ امام جامع مسجد
دہلی: ۴۷۲
سید شاہ بدرالدین امیر شریعت بہار: ۲۶۳
سید عبداللہ بن سید بہادر علی: ۱۷۵
سید علی مجتہد بن سید دلدار علی: ۹۷
سید غضنفر علی بی۔ اے۔ ۱۶۲
سید محمد اشرفی جیلانی قادری: ۱۴۳
سید محمد خان: ۳۸۷، ۳۹۵
سید محمود: ۱۴۳
سید محمود ڈاکٹر: ۴۷۴
سید ممتاز علی لاہور: ۲۶۳
سید نجف علی: ۱۹۴
سید نجم الحسن تھانوی: ۱۵۲
سید نذیرحسین محدث دہلوی: ۲۱۳، ۲۱۴
سید وارث علی اکبرآبادی: ۱۵۲
سیرت ابن تیمیہ: ۴۴۶
سیرت ثنائی: ۴۰۴
سیرت نبوی قرآنی: ۴۶۹
سیف محمدی: ۴۳۸
سی۔ جے۔ براؤن: ۴۶۳

﴿ ش ﴾

شاق احمد عثمانی مولوی: ۱۴۳

Marfat.com

شافعی امام: ۵۹
شام: ۱۳
شاہ رؤف احمد رأفت: ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳
شاہ عالم بادشاہ: ۸۷، ۹۵
شاہ عبد الباری فرنگی محلی: ۳۶۴
شاہ غلام مرتضی جنون: ۱۶۵
شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی: ۱۹۲
شاہ محمد: ۱۲۷
شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی: ۲۰۵
شاہ مراد اللہ انصاری قادری سنبھلی: ۱۶۷، ۱۶۹، ۱۷۰
شاہ معین الدین احمد ندوی: ۴۷۴
شبلی نعمانی: ۲۹۰، ۳۱۳، ۳۶۳، ۳۶۶، ۴۷۰، ۴۷۴
شبیر احمد ازہر میرٹھی: ۱۳۸
شبیر احمد عثمانی سید: ۱۲۸، ۲۹۲، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۶، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۲، ۴۲۱
شجاع الدین حیدرآبادی: ۱۱۱
شرف الدین اینڈ سنز بمبئی: ۱۲۲، ۴۰۶
شریف حسین سید: ۱۱۸
شریف خاں حکیم دہلوی: ۸۲
شعبۃ بن الحجاج: ۵۵
شعیب قریشی: ۴۷۴
شمس الاسلام پریس حیدرآباد: ۱۱۸
شمس التواریخ: ۱۵۲
شمس الدین شائق ایزدی: ۱۶۰
شمس اللہ قادری حیدرآبادی: ۱۴۳
شمس پریس دہلی: ۲۴۷
شمع محمدی: ۳۳۸
شوکت علی فہمی: ۱۳۹
شوکت علی مولانا: ۴۷۴
شہاب الدین مولانا: ۱۰۲
شہادتِ حق: ۴۵۹
شیخ حسن قاری: ۴۴۰
شیخ عبد القادر: ۴۴۷
شیخ غلام حسین لاہور: ۱۴۲
شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور: ۱۳۱، ۱۴۸، ۳۴۳
شیراز: ۴۵۲
شیطان: ۱۹، ۴۹

﴿ص﴾

صائب: ۲۷۲
صاحبزادہ آفتاب احمد خان: ۴۷۴
صادق الیقین مولانا کرسوی: ۴۲۴
صبح امید: ۳۶۶
صبحی الصالح ڈاکٹر: ۵۸
صبغت اللہ شہید: ۴۷۴
صحیح البیان فی فضائل القرآن: ۱۲۰

Marfat.com

صدر یار جنگ نواب: ۳۹۰
صدق بک ایجنسی کچہری روڈ لکھنؤ: ۳۶۸
صدق جدید: ۳۶۹، ۴۷۱
صدیق حسن خاں نواب: ۱۰۲، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷
الصراط المستقیم: ۱۴۵
صفدر حسین مودودی سید: ۹۸
صلوٰۃ محمدی: ۳۳۸
صیام محمدی: ۳۳۸

﴿ ض ﴾

ضیاء الاسلام پندرہ روزہ امرتسر: ۳۶۷
ضیاء القرآن: ۱۳۵

﴿ ط ﴾

طاہر الجزائری: ۵۷
طریق محمدی: ۳۳۸
طفیل احمد مولوی ۳۹۰
طور پرنٹنگ پریس سیالکوٹ: ۱۵۲

﴿ ظ ﴾

ظفر الارض: ۳۰۷
ظفر الحسن سید ڈاکٹر: ۳۶۴،
ظفر الملک ایڈیٹر الناظر: ۳۶۴، ۳۶۸
ظفر بک ڈپو سرگودھا: ۱۲۹
ظفر بہادر شاہ: ۲۸۷، ۳۹۵
ظفر علی خاں: ۳۹۰، ۴۴۹، ۴۷۰
ظہور احمد وحشی: ۱۴۴
ظہور الباری اعظمی: ۱۴۴
ظہیر الدین سید بلگرامی: ۱۰۱

﴿ ع ﴾

عائشہ صدیقہ: ۳۲۱
عابد انصاری: ۱۴۴
عابد حسین ڈاکٹر: ۳۹۰
عابد حسین فتحپوری: ۴۷۳
عاشق الٰہی میرٹھی: ۱۱۰، ۲۰۱، ۲۵۶، ۲۵۸
عاشق حسین سیماب اکبرآبادی: ۱۶۰
عالمگیر مذہب اسلام ہے یا مسیحیت: ۳۰۱
عام فہم تفسیر القرآن مع ترجمہ شاہ رفیع الدین: ۱۲۷
عباس علی: ۱۹۲
عبد الاحد: ۲۲۱
عبد الاحد کسمنڈوی مولوی: ۴۷۳
عبد الاول غزنوی: ۱۱۹
عبد الباری فرنگی محلی: ۲۷۱، ۳۶۴
عبد الباری ندوی: ۱۴۴، ۲۸۸، ۳۳۱، ۳۳۲، ۴۲۴، ۴۷۲، ۴۷۳
عبد الجلیل نعمانی: ۱۹۲
عبد الحق: ۸۲، ۸۳، ۸۶، ۸۸، ۸۹، ۱۰۹، ۱۶۵، ۱۷۱، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۷،

Marfat.com

۱۹۸، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۶، ۲۱۸، ۲۲۲،
۳۹۰، ۴۲۷، ۴۵۲، ۴۷۳
عبدالحق ڈاکٹر کرنولی: ۴۷۳
عبدالحق محدث دہلوی: ۲۹۷
عبدالحکیم خان بلیالوی: ۱۱۰: ۲۰۱، ۲۵۹
عبدالحکیم شرف الدین: ۱۲۲، ۲۳۶، ۲۷۲
۳۲۴، ۳۳۲، ۳۳۳، ۴۰۶، ۴۰۷
عبدالحلیم شرر: ۳۹۰، ۴۶۳، ۴۷۰
عبدالحمید ایم۔ اے: ۱۳۰
عبدالحمید فرخ: ۴۴۱
عبدالحی شیخ التفسیر جامعہ ملیہ دہلی: ۳۰۰
عبدالحی شیخ ہیبت اللہ بڈھانوی: ۲۸۵
عبدالحی فرنگی محلی: ۱۲۵
عبدالخالق: ۴۱۱
عبدالخالق اورنگ آبادی: ۴۱۱
عبدالدائم: ۱۲۸، ۲۷۱، ۳۵۰، ۳۵۲
عبدالرحمن بن ابی بکر: ۴۶۲
عبدالرحمان بن الحارث: ۱۲
عبدالرحمان خان منشی: ۴۲۷
عبدالرحمن سندھی: ۴۷۶
عبدالرحمن مبشر: ۱۵۰
عبدالرحمن ندوی نگرامی: ۴۷۳
عبدالرحیم: ۸۰
عبدالرحیم پشاوری مولانا: ۱۳۵
عبدالرحیم شاہ: ۳۸۶
عبدالرحیم مولانا مسجد چینیاں والی
لاہور: ۱۰۶
عبدالرزاق: ۵۵
عبدالرزاق ملیح آبادی: ۱۳۶، ۴۴۱، ۴۵۰
عبدالرشید ازہری: ۲۲۸
عبدالرؤف بن عبدالواحد: ۱۹۴
عبدالستار دہلوی مولانا: ۱۳۳، ۱۳۶
عبدالستار صدیق: ۴۶۴
عبدالسلام بدایونی مولوی: ۱۵۸
عبدالسلام بستوی مولانا: ۲۲۸
عبدالسلام ندوی مولانا: ۴۵۰
عبدالصمد رحمانی: ۲۷۶
عبدالصمد شرف الدین: ۲۷۲
عبدالصمد احمد فاروقی قادری: ۱۳۶
عبدالصمد بن نواب عبدالوہاب خان: ۸۲، ۸۳
عبدالصمد صارم: ۱۳۶
عبدالعدل شاہ دہلوی نقشبندی: ۲۸۴
عبدالعزیز بن عبدالسلام: ۵۶
عبدالعزیز خطیب جامع فرنگ لاہور: ۱۳۰
عبدالعزیز محدث دہلوی: ۱۰۰، ۱۰۷،
۱۱۲، ۱۵۱، ۱۷۲، ۳۸۰، ۳۸۳
عبدالعلی حسنی حکیم ڈاکٹر رائبریلی: ۴۷۳
عبدالعلی رامپوری مولانا: ۴۳۰
عبدالعلیم ساحل کراچی: ۱۴۲
عبدالغفار: ۴۴۷

Marfat.com

عبد الغفار قاضی: ۴۵۳، ۴۷۰
عبد الغفور بخاری: ۱۱۳
عبد الغفور خان مولوی: ۱۰۰
عبد القادر شاہ: ۶۸، ۸۰، ۸۳، ۸۴، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۱۰۰، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۴، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۴، ۱۹۶، ۲۴۴، ۲۵۵، ۲۹۲، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۳۰۲، ۳۰۵، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۸، ۳۶۶، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶
عبد القادر شیخ: ۴۴۷
عبد القادر محمد: ۱۳۶
عبد القادر: ۲۰۵
عبد القادر ہزاروی: ۱۳۶
عبد القوی حافظ: ۴۶۷
عبد القوی حکیم دریابادی: ۲۸۹
عبد القیوم جالندھری: ۲۶۴
عبد الکریم تونسوی بی۔ اے۔لاہور: ۱۴۷
عبد اللطیف: ۴۴۷
عبد اللطیف افغانی اکبرآبادی: ۱۴۷
عبد اللطیف حیدرآبادی: ۲۴۳
عبد اللہ بن الارقم: ۱۰
عبد اللہ بن زبیر: ۱۲، ۵۵
عبد اللہ بن عباس: ۴۵، ۵۵
عبد اللہ بن عمر: ۸۰، ۸۱
عبد اللہ بن مسعود: ۱۰، ۵۵
عبد اللہ چکڑالوی: ۱۲۰
عبد اللہ سندھی: ۱۴۸
عبد اللہ سید: ۹۷
عبد اللہ سید مولوی بن سید بہادر علی: ۱۴۷
عبد اللہ سید شاہ ابو الحسنات نقشبندی حیدرآبادی: ۱۴۷
عبد اللہ عثمان کاندھی جونا گڑھی: ۳۳۵
عبد اللہ عمادی: ۴۵۰، ۴۷۰
عبد اللہ مراد شیخ: ۴۴۰
عبد اللہ منشی: ۴۱۱
عبد اللہ مہاجر مکی: ۴۲۳
عبد اللہ ہوگلی: ۹۶
عبد الماجد بدایونی: ۱۰۹
عبد الماجد دریابادی: ۷۱، ۱۱۷، ۱۲۶، ۱۳۱، ۱۷۲، ۲۲۲، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۳۶، ۲۴۲، ۲۷۱، ۲۸۹، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۵۷، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۷۹، ۴۲۱، ۴۲۴، ۴۵۲، ۴۶۲، ۴۶۵، ۴۶۸، ۴۷۱، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸
عبد المجید: ۴۰۴
عبد المجید باجوڑی: ۱۲۶
عبد المجید خادم سوہدروی: ۱۴۱
عبد المصطفی محمد: ۱۴۷

Marfat.com

عبد المقتدر بدایونی : ۱۰۹
عبد المنان حافظ : ۴۰۰
عبد الواحد خاں سہرامی : ۴۴۱
عبد الواحد کانپوری : ۴۵۰
عبد الوہاب آروی مولانا : ۲۷۴
عبد الوہاب دہلوی مولانا : ۴۳۶
عبید الرحمان قمر مبارکپوری : ۳۳۶، ۳۳۷
۴۳۶
عبید اللہ سندھی مولانا : ۴۲۱
عتبہ بن ربیعہ : ۴۰
عثمان ذوالنورین : ۱۲ ، ۱۳ ، ۵۴ ، ۳۲۰
عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد : ۹۹
عجائب الہند : ۸۰
عجائبات قرآن : ۱۴۱
عرائس البیان فی تفسیر سورۃ الرحمن : ۱۵۱
عراق : ۱۳، ۳۳۷
عرفی : ۴۷۲
عزیز : ۵
عزیز البیان فی تفسیر القرآن : ۱۳۰
عزیز الحسن خواجہ : ۴۲۷
عزیز خواجہ : ۴۷۲
عزیز صفی پوری : ۴۷۲
عزیز لکھنوی : ۴۷۲
عزیز گل مولوی : ۲۹۹
عزیز مرزا : ۳۹۰، ۴۶۴
عزیزی پریس تراوڑی ضلع کرنال : ۲۵۹
عصر جدید کلکتہ : ۱۴۳
العصر : ۴۶۵
عطاء الرحمن صدیق لاہور : ۱۲۶، ۳۵۱
العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ : ۴۳۰
عطار : ۴۷۲
عظمت اللہ فرنگی محلی مولوی : ۴۶۳
عقائد محمدی : ۴۳۸
العلوم الجدیدہ والاسلام : ۴۴۳
علم الدین السخاوی : ۵۶
العلم الخفاق من علم الاشتقاق : ۴۰۷
علم القرآن : ۱۳۸
علم شفا بخشی : ۴۶۵
علم قرأت : ۵۶
علی : ۵۵ ، ۳۲۰
علی احمد خاں دانشمند جالندھری : ۱۴۸
علی بن ابراہیم بن سعید الحوفی : ۵۶، ۵۷
علی بن المدینی : ۵۶
علی بھائی شرف علی بمبئی : ۱۳۵
علی گڑھ : ۳۸۷ ، ۳۹۹
علی گڑھ اسکول : ۳۸۹
علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ پریس : ۳۸۹ ، ۲۱۰
علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ : ۲۸۹ ، ۳۹۹
۴۴۹ ، ۴۶۵
علی گڑھ کالج بک ڈپو : ۲۱۰

Marfat.com

علی گڑھ یونیورسٹی: ۲۶۳
علی محمد خاں سر مہا راجہ: ۲۶۴
علی محمد سید: ۱۰۳
عماد الاسلام پریس: ۱۲۶
عماد الدین اسماعیل بن عمر ابن کثیر: ۳۳۳،
۳۳۵
عماد الملک: ۳۹۰
عمار علی سید: ۱۰۵
عمدۃ البیان: ۱۰۵
عمر بن خطاب: ۱۱، ۲۷، ۲۹، ۳۵،
۳۲۰، ۳۸۰، ۳۸۳
عمر خیام: ۳۳۳
عنایت اللہ مولوی: ۳۹۰
عنوان انقلاب: ۱۴۸
عون الباری: ۴۰۷
عیسیٰ: ۳۸، ۳۲۱

﴿ غ ﴾

غازی پور: ۲۸۷، ۳۸۹
غالب مرزا: ۹۸، ۴۷۲
غایۃ البرھان: ۱۰۴، ۱۱۹
غبار خاطر: ۴۴۶
غرائب القرآن: ۵۶، ۴۱۲
غزالی امام: ۴۲۵
غصن البان المورق: ۴۰۷
غلام احمد پرویز: ۱۲۶
غلام احمد کشفی میر: ۴۸
غلام الثقلین خواجہ: ۴۷۰، ۴۷۴
غلام جیلانی رمتگی شاہ: ۱۴۸
غلام حسن نیازی پشاوری: ۱۲۸
غلام دستگیر رشید ایم۔اے: ۱۴۸
غلام ربانی بی۔ اے۔: ۱۴۹
غلام رسول: ۱۴۳
غلام رسول مہر: ۳۴۳
غلام علی شیخ: ۱۴۸
غلام قصوری: ۴۰۰
غلام قادر: ۱۴۹
غلام محمد مرتضی رمتگی: ۱۶۲
غلام محمد صوفی: ۱۴۹
غلام محمد غوث ترچناپلی مدراس: ۱۴۹
غلام مرتضی پانی پتی: ۴۲۳
غلام مرتضی جنون الہ آبادی: ۱۶۱
غلام مرتضی فیض آبادی: ۱۶۵
غلام مہدی خاں واصف: ۹۹
غلام وارث: ۱۴۳

﴿ ف ﴾

فاتحۃ العلوم: ۱۳۱
فارس: ۷۹
فاروقی پریس دہلی: ۱۰۷

۳۴

Marfat.com

فاضل بریلوی اور ترکِ موالات : ۴۳۴
فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں : ۴۳۵
فاضل بریلوی کا فقہی مقام : ۴۳۵
فتاویٰ : ۴۱۷
فتاویٰ ثنائیہ : ۴۱۴
فتاویٰ عالمگیری : ۴۱۰
فتح البیان فی مقاصد القرآن : ۱۰۳، ۲۰۷
فتح الحمید : ۲۶۳
فتح الرحمان از شاہ ولی اللہ : ۳۶۶، ۳۸۱، ۳۸۳
فتح العزیز : ۳۸۰، ۳۸۳
فتح الکریم پریس بمبئی : ۲۰۲
فتح اللہ کاشانی : ۱۰۸
فتح پور سیکری : ۳۸۷
فتح محمد : ۴۲۳
فتح محمد تائب لکھنوی : ۱۰۵، ۲۰۱، ۲۲۵، ۲۲۶
فتح محمد جالندھری : ۱۱۰، ۱۹۰، ۲۰۱، ۲۶۱، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۹۷
فتح محمد گودمراوی : ۱۶۲
فخرالدین احمد مولوی : ۱۰۴
فخرالدین احمد قادری فرنگی محلی : ۱۰۲، ۲۱۵
فخر الدین امام عمر رازی : ۱۵۰
فخر الدین شیخ الحدیث دار العلوم دیو بند : ۳۷۴، ۴۲۱
فخر الدین ملتانی : ۱۲۴
الفرقان : ۵
الفرانس : ۴۴۷
فرائضِ والدین : ۳۶۸
فرہنگ جدید : ۴۴۴
فرید گنج شکر : ۱۱۴
فضل الرحمان شاہ مرادآبادی : ۴۲۴
فضل الرحمن مولانا : ۱۳۱
فضل اللہ مولوی : ۹۵
فضل حق شیخ خیرآبادی : ۲۸۵
فضل حق الٰہ آبادی : ۴۲۴
فضل داؤد مولانا : ۳۶۳
فقیر اللہ ماسٹر : ۴۲۴
فقیر محمد حسین خاں : ۱۶۵
فقیر محمد عبد التواب چشتی : ۲۲۲
فلسفہ اجتماع : ۳۶۸، ۴۷۵
فلسفہ جذبات : ۳۶۸، ۴۷۵
فنون الافنان فی عجائب علوم القرآن : ۵۷
فوائد الافکار فی اعمال الفرجار : ۲۹۶
فوائد تفسیر عزیزیہ : ۱۱۲
فوائد موضح الفرقان : ۱۲۸
فورٹ ولیم کالج کلکتہ : ۹۵
فیاض دکن پریس حیدرآباد : ۱۱۸
الفوز العظیم : ۱۴۴

Marfat.com

فیروز الدین ڈسکوی سیالکوٹی: ۱۰۷، ۱۲۹، ۱۵۰، ۱۶۲، ۲۷۱، ۳۵۴
فیروز الدین روحی اکبرآبادی: ۱۳۰
فیروز بخت معروف بابی الکلام آزاد: ۴۳۹
فیروز پرنٹنگ پریس لاہور: ۱۵۲
فیروز سنز لاہور: ۱۲۹، ۳۵۴
فیروز شاہ: ۳۹۷
الفیض دار الاشاعت: ۱۲۹
فیض: ۱۶۲
فیض آباد: ۳۶۴
فیض عام پریس علی گڑھ: ۱۴۵
فیوض الرحمان: ۱۵۰
فیوض القرآن: ۱۳۵
فیہ ما فیہ: ۴۷۰

﴿ ق ﴾

قادری پریس محمد علی روڈ بمبئی ۳: ۴۳۵
قاسمی پریس دہلی: ۴۳۶
قاضی عبد الغفار: ۳۵۳
قاضی عیاض: ۴۳
قاضی محمد صبغۃ اللہ واولادہ: ۲۰۱، ۲۰۷، ۲۰۸
قانون التاویل: ۶۰
قانون نشو وارتقا اور قرآن: ۴۴۳
قدسی پرنٹنگ پریس حیدرآباد: ۱۳۰
قدسی پرنٹنگ پریس دہلی: ۱۲۷
قرآن حکیم: ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۲۷، ۳۰، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۹، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۹، ۸۰، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۵، ۱۱۷، ۱۲۲، ۱۲۴، ۱۲۹، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۶۶، ۱۷۷، ۱۸۵، ۱۹۳، ۴۹۴، ۲۰۸، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۴، ۲۶۷، ۲۸۴، ۲۸۷، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۹، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۲۰، ۳۲۲، ۳۲۵، ۳۲۸، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۴۰، ۳۴۵، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۸۰، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۵، ۳۹۰، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۷، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۷، ۴۰۹، ۴۱۲، ۴۱۴، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۲۷، ۴۲۹، ۴۳۷، ۴۴۰، ۴۶۳، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷
القرآن الحکیم مترجم مع حواشی وتفسیر لوامع البیان: ۱۳۲
قرآن شریف مترجم بترجمہ شاہ رفیع الدین: ۱۱۹

Marfat.com

القرآن الحکیم مع ترجمہ وتفسیر : ۳۶۴
قرآن شریف مترجم ومحشیٰ : ۱۱۸
قرآن شریف مترجم مع حاشیہ : ۱۲۱
قرآن شریف مترجم از محمود الحسن شیخ الہند : ۱۲۵
قرآن عظیم : ۱۳۱
القرآن المبین مع ترجمہ تفسیر المتقین : ۱۳۴
قرآن مجید تفسیر بالحدیث برحاشیہ از حیرت دھلوی : ۱۱۷
قرآن مجید مترجم : ۱۱۰ ، ۱۲۳
قرآن مجید مترجم ازنظام الدین نو تنوی : ۱۲۰
قرآن مترجم مع تفسیر حسینی : ۹۹
قرآن مجید مع تفسیر جلالین : ۱۱۰
قرآن مجید منتخب حواشی ثنائی ترجمہ والا : ۱۳۴
قرآن مجید مع فوائد ستاریہ : ۱۳۴
قرآن محل کراچی : ۱۳۲
قرآن وسیرت سوسائٹی حیدرآباد : ۱۴۱
قرآنی اشارات وتواریخ نامہ : ۱۴۱
القرطبی : ۴۳
قرطبہ : ۴۵۲
قریش : ۳۹ ، ۵۲
قصص ومسائل : ۳۶۹
قطب الدین خان بہادر دھلوی : ۲۰۵
قلب القرآن : ۱۴۹ ، ۱۶۲
القول المتین فی تفسیر سورۃ التین : ۱۳۷ ، ۱۵۱
قول متین در ابطال حرکت زمین : ۳۹۶
القول الثابت : ۴۴۳
قید خانہ قلعہ احمد نگر : ۲۳۶
قیامت : ۴۷ ، ۸۶ ، ۸۸ ، ۸۹ ، ۹۱ ، ۲۰۳

﴿ ک ﴾

کاشف الغم : ۱۰۳
کاظم علی : ۹۵
کامریڈ دھلی : ۳۴۹ ، ۳۶۶
کامل شاہ دکھنی : ۹۸
کانپور : ۴۰۱ ، ۴۱۲
کانفرنس گزٹ علی گڑھ : ۳۶۶
کامن ویل مدراس : ۳۶۷
کیرکوثر ایم اے : ۱۶۲
الکتاب : ۵ ، ۶ ، ۱۳ ، ۱۶ ، ۲۰ ، ۲۸
الکتاب والسنۃ : ۴۰۷
کتاب الرحمان : ۴۰۲
کتاب العرائس : ۴۱۰
کتاب اللہ وید ہے یا قرآن : ۴۰۲
کتاب مستطاب : ۱۶۱
کتاب الھدی : ۱۲۵ ، ۲۷۱ ، ۳۳۰
کتابستان الہ آباد : ۱۳۷
کتاب گھر راولپنڈی : ۱۲۹

Marfat.com

کتب خانہ آصفیہ عالی حیدرآباد : ۸۳، ۸۵
۸۶ ، ۸۷ ، ۹۷ ، ۱۰۶ ، ۱۱۱ ، ۱۱۲ ، ۱۱۶ ، ۱۶۴
کتب خانہ امامیہ بمبئی : ۱۱۸
کتب خانہ امین منزل حیدرآباد دکن : ۱۴۰
کتب خانہ بریلی : ۱۲۱
کتب خانہ حسینیہ لاہور : ۱۳۲
کتب خانہ خاص ڈاکٹر عبد الحق
کراچی : ۱۱۱ ، ۱۶۱
کتب خانہ شرقیہ پشاور : ۱۶۳
کتب خانہ علمی کراچی : ۱۶۳
کتب خانہ محمدیہ آگرہ : ۱۵۲
کتب خانہ مسعودیہ دہلی : ۲۲۸
کتب خانہ نعیمیہ دیوبند : ۲۱۹
کتب خانہ نواب سالار جنگ حیدرآباد
دکن : ۱۶۴
کتب خانہ نواب فیلسوف جنگ
حیدرآباد : ۱۱۳
کراچی : ۱۶۰
کرامت علی جونپوری : ۹۷
کرزن گزٹ دہلی : ۱۲۲
کرزن پریس دہلی : ۳۱۴
کرسچین مشن پریس الٰہ آباد : ۱۰۷
کرم شاہ ایم۔اے۔ فاضل جامع ازہر : ۱۳۵
کرنل گرام : ۲۹۷
کریمی پریس حیدرآباد دکن : ۱۲۵ ، ۱۳۲
کریمی پریس لاہور : ۱۵۱ ، ۱۵۳
کششِ مادہ اورکششِ عشق : ۳۴۳
کشف الرحمان مع تیسیر القرآن
تسہیل القرآن : ۱۳۱ ، ۲۷۱
کشف القلوب : ۱۱۸
کشمیر : ۸۰
کشن پرشاد کول : ۳۶۶
کفایت اللہ حاجی : ۳۲۴
کفایت اللہ مولانا : ۳۲۰ ، ۳۲۱
الکلام الاعلیٰ فی تفسیر سورۃ الاعلیٰ : ۱۵۱
کلام الرحمان من سورۃ الملک الی آخر
القرآن : ۱۴۹
کلام علام الغیوب فی احوال یوسف
ابن یعقوب : ۱۳۶
کلکتہ : ۳۳۰ ، ۳۳۱
کلمة الحق : ۳۹۶
کلیات شیخ الہند : ۳۱۷
الکلیل والخاطر العلیل : ۳۰۷
کنز الایمان فی ترجمة البیان : ۱۲۱
کنز الایمان فی ترجمة القرآن : ۱۳۳ ، ۱۴۷ ،
۲۷۱ ، ۳۱۶ ، ۳۱۷ ، ۳۱۸
کنگر آرٹ پریس کراچی : ۱۴۷
کوکب دری : ۹۷
کوہ نور پرنٹنگ پریس دہلی : ۱۳۴ ، ۲۲۹
کیپٹل کوآپریٹو پریس لاہور : ۱۲۸

Marfat.com

کیمائے سعادت : ۲۹۷
کینگ کالج لکھنؤ : ۳۶۳

(گ)

گاندھی جی : ۳۷۳
گل رحیم : ۳۶۳
گلزار احمدی مطبعہ مرادآباد : ۲۱۰
گلستان : ۴۲۵
گلشن ہند پریس آگرہ : ۱۲۵
گوالمنڈی پریس لاہور : ۱۲۷
گورکھپور : ۴۱۲ ، ۳۶۴
گونڈہ : ۳۶۴
گنگا پرشاد ورما : ۴۴۹
گیلانی پریس لاہور : ۱۶۳

(ل)

لائل محمڈنز آف انڈیا : ۲۹۹
لباب : ۲۸۴
لسان الصدق : ۴۴۷
لسان العرب : ۳۶۶
لسان العرفان : ۴۰۷
لطف مولانا شاہ : ۴۲۴
لغات فیروزی : ۱۰۷
لف القماط : ۴۰۷
لکھنؤ : ۳۶۲
لکھنؤ یونیورسٹی : ۳۶۲
لکھیم پور : ۳۶۴
لوامع البیان : ۱۲۵ ، ۱۲۸ ، ۱۳۲
لونی کوهنی ڈاکٹر جرمن : ۳۶۵
لیڈرالہ آباد ۳۶۷

(م)

مآثر الفقہاء المحدثین : ۴۰۷
مآثر صدیق : ۴۰۸
ماڈرن ریویوکلکتہ : ۳۶۷
مالٹا : ۲۹۵ ، ۲۹۹ ، ۳۰۳ ، ۳۰۴ ، ۳۱۷
۴۲۰
الماوردی : ۵۶
ماہرالقادری : ۲۸۹
ماہنامہ فاران کراچی : ۲۸۹
ماہنامہ معارف : ۳۶۶
ماہنامہ مولوی : ۳۵۰ ، ۳۵۱
مباحث فی علوم القرآن : ۵۸
مبادیہ فلسفہ : ۳۶۸ ، ۳۶۹
مبارک : ۵
مترجم ومحشی قرآن حکیم : ۱۲۷
متوسط دو ترجمہ والا قرآن مجید محشیٰ : ۲۷
مجاز القرآن : ۵۶
مجتبائی پریس دہلی : ۱۱۳ ، ۱۶۴ ، ۱۶۵
۲۱۸ ، ۲۷۸

Marfat.com

مجدد اسلام: ۴۳۴
مجذوب: ۴۷۴
مجلس اشاعت اسلام حیدرآباد: ۱۰۶
مجلہ اہلحدیث: ۲۱۳
المجمل المعدد لتالیفات المجدد: ۴۳۵
مجید: ۵
مجید الدین احمد اثر زبیری: ۱۶۱
مجید حسن بجنوری مولانا: ۳۰۳، ۳۰۸
محب حسین حیدرآبادی: ۱۵۰
محبوب المطابع پریس دہلی: ۱۴۱، ۱۰۵
محبوب پرنٹنگ پریس دیوبند: ۲۱۹، ۲۲۲
محبوب ککے زئی: ۱۶۳
محسن الملک نواب: ۲۸۹، ۴۱۳
محصنات: ۴۱۳
محفوظ علی بدایونی سید: ۴۶۴، ۴۷۰
محمد ابراہیم بلیاوی: ۴۲۱
محمد ابراہیم سیالکوٹی: ۱۵۱
محمد ابراہیم مولوی: ۴۴۰
محمد ابو ذر سنبھلی: ۱۱۹
محمد ابو زہرہ: ۵۷
محمد احتشام الدین مرادآبادی: ۱۰۳،
۱۰۸، ۲۰۱، ۲۱۳، ۲۱۴
محمد احمد بن محمد قاسم نانوتوی: ۱۴۳
محمد احمد ابوالحسنات سید قادری: ۱۳۲
محمد احمد مصباحی: ۴۳۵
محمد ادریس کاندھلوی مولانا لاہور: ۱۵۰
محمد ادریس کیف بھوپالی: ۱۶۲
محمد اسحاق مولوی: ۱۵۰، ۴۲۴
محمد اسحاق شاہ: ۳۸۵
محمد اسحاق میر: ۱۲۹
محمد اسماعیل شافعی کوکنی رتنا گیری: ۱۱۳
محمد اسماعیل شیخ الحدیث: ۲۲۹، ۲۳۵
محمد افضل اسماعیل لاہور: ۱۳۱
محمد اکبر ایم۔ اے۔ چودھری: ۳۶۳
محمد اکرم شیخ: ۱۳۸
محمد الخضر حسین: ۷۱
محمد امراؤ حیرت مرزا: ۲۷۱، ۳۱۴
محمد انشاء اللہ مولوی: ۱۲۰، ۲۷۱، ۲۹۱
محمد باقر فضل اللہ خیرآبادی: ۹۰، ۹۱
محمد باقر مولوی: ۱۰۶
محمد بدرالدولہ: ۹۹
محمد بن ابراہیم جوناگڑھی: ۱۳۲، ۲۷۱
۳۳۳، ۳۳۵، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۴۳۶،
۴۳۸
محمد بن خلف اللہ بن المرزبان: ۵۶
محمد بن عبد اللہ ﷺ: ۵، ۳۸، ۳۹، ۴۰
۴۱، ۶۶، ۳۱۹، ۳۲۰
محمد بن علی الأدفوی: ۵۶
محمد بن مسلمہ: ۱۰
محمد پکتھال: ۲۶۶

Marfat.com

محمد ثناء اللہ عثمان مجددی پانی پتی : ۱۳۴
محمد حافظ صالح مفتی : ۳۷۵
محمد حسن حکیم : ۴۱۹
محمد حسن امروہی حکیم : ۱۰۳، ۱۱۹
محمد حسن خاں شیدا : ۱۰۰
محمد حسن صوفی سرہندی : ۱۶۳
محمد حسین آزاد ۴۷۰
محمد حسین امرتسری قاضی : ۴۶۳
محمد حسین قلی خاں : ۱۰۴
محمد حسین نقوی : ۱۰۱
محمد حسین معروف بملن : ۱۰۸
محمد حشمت علی خاں بریلوی رضوی : ۱۲۱
محمد حفیظ ڈاکٹر : ۴۷۳
محمد حنیف ندوی : ۱۰۲ ، ۱۳۵
محمد داؤد : ۱۳۱
محمد داؤد راز عبد اللہ : ۱۳۴، ۲۲۸، ۳۳۵
محمد داؤد گیلانی : ۳۶۱ ، ۳۶۳
محمد رحیم بخش دہلوی : ۱۰۶ ، ۲۴۷
محمد رکانہ لکھنؤ : ۱۱۳
محمد رمضان اکبرآبادی : ۱۲۵
محمد رشید کانپوری مولانا : ۴۲۴
محمد ذکی لکھنوی حکیم : ۴۶۳
محمد سالم قاسمی ۹۰ ، ۱۷۱
محمد سپہ دار خاں دہلوی : ۱۱۳
محمد سعادت اللہ خاں حیدرآباد : ۱۲۵، ۱۴۲
محمد سعید احمد مولوی : ۱۱۲
محمد سعید قادری میر : ۱۲۳
محمد سعید مفتی : ۲۰۷ ، ۲۰۸
محمد سعید : ۳۷۵
محمد سعید اللہ صدیق بن شیخ محمد فخرالدین : ۳۶۰ ، ۳۶۱
محمد سلیمان ڈرمیلوی جہلم : ۱۵۰
محمد سلیمان سلمان قاضی منصورپوری : ۲۲۴
محمد سلیمان فاروق : ۱۲۹
محمد شاہ سید : ۱۰۱
محمد شاہ رامپوری مولانا : ۴۴۰
محمد شریف خاں بن حکیم محمد اکمل خاں : ۸۷، ۸۸
محمد شفیع حاجی بجنوری : ۴۷۳
مح. شفیع دہلوی خواجہ : ۴۷۶
محمد شفیع دیوبندی : ۴۲۴
محمد صادق مولوی : ۴۶۳
محمد صدر الدین خاں : ۴۰۵
محمد طاہر مولانا : ۴۲۰
محمد طیب قاری مہتمم دار العلوم دیوبند : ۳۷۲ ، ۴۱۷ ، ۴۷۴
محمد عبد الباری فرنگی محلی : ۱۲۵
محمد عبد الحی : ۱۴۴ ، ۱۴۵
محمد عبد الرحیم پشاوری مولانا : ۱۴۵
محمد عبد العظیم الزرقانی : ۵۸

Marfat.com

محمد عبد العلی آسی مدراسی: ۲۲۵
محمد عبد المجید: ۱۱۸
محمد عبدہ شیخ: ۴۴۷
محمد عتیق ابوالقاسم لکھنو: ۱۳۱
محمد عتیق فرنگی محلی: ۱۵۱
محمد عثمان سلیم الدین تسلیم جے پوری: ۱۰۲
محمد عمران خاں ندوی بھوپالی: ۴۷۳
محمد عمر مولوی: ۴۴۰
محمد علی: ۱۱۹، ۱۲۸، ۲۷۱، ۳۹۰، ۴۴۹، ۴۷۳
محمد علی ایم۔ اے۔ مولوی لاہوری: ۳۲۴، ۳۲۶، ۴۷۳
محمد علی تحصیل بچھراتوی مرادآبادی: ۲۱۰
محمد علی جوہر: ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۴۷۰، ۴۷۳، ۴۷۴
محمد علی حسن خاں: ۴۰۷، ۴۰۸
محمد علی حکیم اطہر دہلوی: ۴۶۳
محمد علی سلامہ: ۵۷
محمد فاروق: ۲۶۶، ۲۶۷
محمد فاضل حسام الدین: ۱۴۰
محمد فتح الدین ازہر انصاری: ۱۲۳
محمد فتح اللہ قندھاری: ۱۷۶
محمد فیض اللہ خاں نواب سید: ۸۴
محمد فیض اللہ اویسی: ۱۵۰
محمد قاسم نانوتوی: ۱۵۰، ۴۱۶، ۴۱۹
محمد کفایت اللہ مفتی: ۱۹۴، ۲۶۲، ۳۷۱، ۴۲۰، ۴۲۴
محمد مصطفی مولانا حکیم: ۴۲۴
محمد معشوق علی: ۱۰۳
محمد میاں مدراسی: ۳۰۴، ۳۰۶
محمد ہادی رسوا مرزا: ۴۴۱، ۴۶۴
محمد ہارون زندگی پور سید: ۱۱۸
محمد ہاشم علی: ۱۰۰
محمد یعقوب بھٹی: ۱۶۳
محمد یعقوب حافظ: ۱۵۱
محمد یعقوب مولانا: ۴۲۳
محمد یوسف مولانا: ۳۰۴، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳
محمدی اخبار: ۴۳۶
محمدی پرنٹنگ پریس دیوبند: ۲۱۹
محمدی پریس دہلی: ۲۲۱
محمدی پریس رتنا گیری: ۱۱۳
محمدی پریس علی گڑھ: ۱۴۵
محمڈن اینگلو اورینٹل کالج: ۳۸۹
محمڈن ایجوکیشن کانفرنس: ۳۸۹
محمود الحسن شیخ الہند: ۱۲۵، ۱۲۸، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۸، ۲۵۶، ۲۷۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۷، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۹،

Marfat.com

۳۲۰ ، ۳۳۱ ، ۳۳۲ ، ۳۶۵ ، ۳۶۶ ، ۳۷۶ ،
۴۰۲ ، ۴۱۶ ، ۴۱۷ ، ۴۱۸ ، ۴۱۹ ، ۴۲۰ ،
۴۲۲ ، ۴۲۳
محمود الحسن کالیہ ضلع لائل پور : ۹۸
محی الدین احمد قصوری بی۔اے : ۱۵۱
مختار احمد ندوی سلفی : ۲۷۲
مخزن اخبار : ۴۲۸
مدارک التنزیل : ۳۶۶
مدرسہ تائید الاسلام : ۴۰۱
مدرسہ جامع العلوم کانپور : ۴۲۴
مدرسہ دار العلوم دیوبند : ۴۰۰ ، ۴۱۶ ،
۴۱۸ ، ۴۲۳
مدرسہ عالیہ کلکتہ : ۴۱۰
مدرسہ فیض عام کانپور : ۴۰۰ ، ۴۲۴
مدرسہ مسجد اورنگ آباد : ۴۱۱
مدینہ : ۵ ، ۱۳ ، ۶۵
مدینہ اخبار بجنور : ۳۰۴ ، ۳۰۸
مدینہ برقی پریس بجنور : ۱۲۸ ، ۲۹۵ ،
۳۴۲
مدینہ بک ڈپو دہلی : ۲۹۵
مذکرہ علوم القرآن : ۵۸
المرأۃ المسلمہ : ۴۴۴
مرأۃ العروس : ۴۱۳
مرادآباد : ۳۸۷ ، ۳۹۷
مرتضائی پریس آگرہ : ۱۲۳
مرزا ابو الفضل : ۱۱۱ ، ۱۳۷
مرکنٹائل پریس لاہور : ۱۴۳ ، ۱۴۹
مسائل السلوك من كلام ملك الملوك : ۲۸۲
مساوات الہ آباد : ۴۴۹
مسئلہ جبر وقدر : ۴۵۸
مسئلہ ملکیت زمین : ۴۶۰
مسعود احمد قاضی : ۴۱۹
مسعود پبلشنگ ہاؤس دیوبند : ۳۳۷ ، ۳۳۸
مسعود علی ندوی : ۴۶۴ ، ۴۷۳
مسک الختام : ۴۰۷
مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش : ۴۵۹
مسلمانوں کا ماضی ، حال اور مستقبل : ۴۵۸
مسلم خواتین سے اسلام کے مطالبات : ۴۵۹
مسلم رسالہ : ۴۵۷
مسلم ریویو لکھنؤ : ۴۶۸
مسلم علی گڑھ کالج : ۳۸۹
مسلم علی گڑھ یونیورسٹی : ۲۸۹
مسلم گزٹ اخبار لکھنؤ : ۴۴۹
مسلم ہیرالڈ الہ آباد : ۴۶۷
مشتاق احمد انیٹھوی : ۱۵۱
مشرق گورکھپور : ۴۴۹
مشعل نور : ۱۴۸
مشکل القرآن : ۵۶
مشکوۃ الموحدین : ۱۱۳
مشکوۃ شریف : ۲۰۵

Marfat.com

المصباح: ۴۴۷
مصطفیٰ الرافعی: ۵۷
مصطفیٰ بن محمد سعید: ۱۰۵
مطالب الفرقان فی ترجمة القرآن: ۱۰۱
مطالب القرآن: ۱۲۱
مطالعہ قرآن وحدیث: ۱۳۷
المطبعة العربیة الھندیة: ۱۲۲، ۳۴۴
مطبعہ احتشامیہ مرادآباد: ۲۱۳
مطبعہ احمدیہ قادیان: ۱۲۹
مطبعہ احمدی دہلی: ۱۷۵
مطبعہ احمدی لاہور: ۱۲۴
مطبعہ اسلامی لاہور: ۱۳۶
مطبعہ اللہ والا پرنٹرز لاہور: ۳۶۱، ۳۶۳
مطبعہ انصاری دہلی: ۲۴۶
مطبعہ انوار محمدی: ۲۲۵
مطبعہ القرآن والسنة امرتسر: ۱۱۸
مطبعہ پنجاب سیالکوٹ: ۱۱۴
مطبعہ جعفریہ مدراس: ۱۶۴
مطبعہ دین محمد لاہور: ۱۳۰، ۱۳۱
مطبعہ حیدری حیدرآباد: ۱۴۹، ۱۶۳
مطبعہ ستاریة کلکتہ: ۱۶۹
مطبعہ سرور امین پرنٹرز لاہور: ۳۶۲
مطبعہ سکندری بھوپال: ۱۷۶
مطبعہ شجی لمیٹڈ نئی دہلی: ۳۴۳، ۳۴۷
مطبعہ صدیقی: ۱۶۳
مطبعہ طبی کلکتہ: ۱۶۵
مطبعہ عثمانی آگرہ: ۱۵۲
مطبعہ عزیزی مدراس: ۲۰۸
مطبعہ فیض الکریم حیدرآباد: ۲۰۸
مطبعہ قاسمی دیوبند: ۱۴۳
مطبعہ قیومی کانپور: ۳۱۴
مطبعہ کریمی بمبئی: ۱۷۰
مطبعہ کریمی لاہور: ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۵۱، ۳۲۴، ۳۲۵
مطبعہ محبوب علی: ۹۸
مطبعہ معین دکن: ۱۴۰
مطبعہ نعیمی مرادآباد: ۳۱۶، ۳۱۷
مطبعہ ہاشمی واجاب: ۱۹۲
مطلع البدر فی سورة العصر: ۱۴۹
مطلع القمرین: ۴۳۱
مظاہر حق: ۲۰۵
مظفر پرنٹرز لاہور: ۱۵۰
مظہر الحق مولانا: ۴۲۴
مظہر الدین شیرکوٹی: ۱۵۱
مظہر العجائب: ۱۶۳
مظہر العجائب پریس مدراس: ۲۰۸
مظہر علوم: ۱۱۳
معاذ بن جبل: ۱۰
معارف القرآن: ۱۴۲
معاملات الاسرار فی مکاشفات الاخبار: ۱۰

Marfat.com

معالم التنزیل : ۲۸۴
معاویہ بن ابی سفیان : ۱۰
المعتزلۃ : ۴۴۴
معجزنما متوسط قرآن شریف مترجم : ۱۲۵
معجز نما کلاں قرآن شریف مترجم :۱۲٦
معراج کی رات : ۳٦۲
معروف کرخی : ۲۳۹
معزالدین مولانا : ۱٦۳
معلومات رسالہ : ۳٦٦
معلم العلوم حیدرآباد : ۱۵۰
معیار الحق : ۲۱۴
معیار العقول : ۳۹۵
معین الدین : ۱۱۲
معین الدین احمد ندوی : ۲۴۷
مغیرۃ بن شعبۃ : ۱۰
مفاتیح الغیب : ۳٦٦
مفتاح : ۲۰
مفتاح القرآن : ۱۳۸
مفتی محمد اکرام الدین : ۱۱۲
مفتی محمد سعید : ۲۰۷، ۲۰۸
مفتی محمود : ۲۰۷، ۲۰۸
مفہوم القرآن : ۱۳٦، ۱٦۲
مفید عام پریس آگرہ : ۱۰۳، ۱٦۰، ۲۱۱
مفید عام پریس سیالکوٹ : ۱۰٦، ۱۰۷، ۱۳۹، ۱۵۰
مفید عام پریس لاہور : ۱٦۲
مفید عام پریس علی گڑھ : ۱۴۵
مفید عام پریس لکھنؤ : ۱۴۴
مقالات یوم رضا : ۴۴۴
مقبول عام پریس لاہور : ۱۴۲
مقدس رسول : ۴۰۲
مکالمات برکلے : ۳٦۸
مکتبہ ابراھیمیہ حیدرآباد دکن : ۱۲۵، ۱۳۷
مکتبہ انیس بھوپال : ۱٦۲
مکتبہ بزم محمدی : ۴۴۴، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۸
مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور : ۳٦۰، ۳٦۱
مکتبہ جدید پریس لاہور : ۱۳۵
مکتبہ حیدیہ اعظم گڑھ : ۱۳۹
مکتبہ دانش لاہور : ۱۵۰
مکتبہ رحمانیہ لاہور : ۱۴۳
مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ لاہور : ۲۲۷
مکتبہ رشیدیہ کراچی : ۲۷۱
مکتبہ سعودیہ کراچی : ۱۳۳
مکتبہ علیہ حیدرآباد : ۱۴۵
مکتبہ علوی بمبئی : ۱۱۴
مکتبہ نشاۃ ثانیہ حیدرآباد : ۱۴۴
مکتبہ نظامیہ لکھنؤ : ۱۵۱
مکتوبات سلیمانی : ۳٦۹
مکہ مکرمہ : ۵، ۱۲، ۳۵، ٦۵، ۲۳۰، ۲۲۹، ۲۳۰، ۳٦۲، ۴۷۳

Marfat.com

مکرم پور: ۱۳۸
ملا واحدی: ۳۲۷
ملک غلام محمد گورنر جنرل پاکستان: ۴۷۳
ملک امام خان: ۴۰۳
ملیر کینٹ پریس کراچی: ۱۶۱
ممتاز علی ابن ذو الفقار علی: ۴۱۸
مناجات مقبول: ۴۲۶
المنار تفسیر: ۲۹۱، ۴۰۲
مناظر احسن گیلانی: ۴۷۰، ۴۷۳
مناع القطان: ۵۸
مناہل العرفان فی علوم القرآن: ۵۸
منیٰ: ۴۶۲
منتہی الموعظہ: ۱۴۹
منذر احمد نیرہ: ۲۵۴
منشی بلاقی داس: ۱۰۶
منشی نوبت رائے: ۴۴۷
منشی نولکشور: ۲۲۷، ۴۰۹، ۴۱۰
منصورہ سندھ: ۸۰
منصور علی کاتب: ۱۱۲
منظور عام پریس لاہور: ۱۴۲
منہج الفرقان فی علوم القرآن: ۵۷
مواہب الرحمان: ۳۶۶، ۴۰۹، ۴۱۰
موسیٰ: ۲۸
موضحۃ الفرقان: ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۶
موضح فرقان: ۲۷۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴
موضح قرآن: ۱۶۷، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۲۵۶، ۲۹۳، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۳۰۲، ۳۱۰، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۳، ۳۸۵
مولانا بن ہاشم: ۱۰۳
مہاراجہ سر علی محمد خان: ۴۶۴
مہاراجہ محمود آباد: ۴۷۳
مہدی حسن سید: ۳۷۳، ۴۶۴
میاں علی محمد حضرت: ۱۰۲
میر امیر بخش: ۳۲۴
میر غلام احمد کشفی: ۱۳۸
میر قدرت اللہ: ۳۲۵
میر ولی الدین حیدرآبادی: ۴۷۴
میری جسارت: ۱۴۷
میزان الادیان تفسیر القرآن: ۱۴۲
میلادِ محمدی: ۴۲۸
مینجنگ ڈائریکٹر شیخ عنایت اللہ: ۱۷۶
میور پریس دہلی: ۱۴۹
میور پریس محلہ پیپل مہادیو: ۱۰۶

﴿ ن ﴾

ناصر التفاسیر: ۱۵۲
ناصر الدین محمد: ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۱۰، ۳۹۰
ناصر علی: ۱۵۲
الناظر: ۴۶۵، ۴۶۶

Marfat.com

نامی پریس لکھنؤ : ۳۳۲
الناموس المفضل فی تفسیر سورۃ المزمل: ۱۳۹
نثرالمرجان : ۱۴۹
نجف علی سید : ۱۱۲
نجم الھدیٰ فی تفسیر سورۃ النجم : ۱۵۱
الندوۃ : ۳۴۷ ، ۳۶۵
ندوۃ العلماء لکھنؤ : ۴۱۰
نذیر احمد دھلوی مولوی : ۴۷۰
نذیر احمد ڈپٹی : ۱۰۹ ، ۱۳۱ ، ۲۰۱ ، ۲۴۳ ، ۲۴۴ ، ۲۴۵ ، ۲۴۶ ، ۲۴۷ ، ۲۴۸ ، ۲۵۴ ، ۲۵۵ ، ۲۸۳ ، ۳۱۴ ، ۳۸۹ ، ۴۱۱ ، ۴۱۲ ، ۴۱۳ ، ۴۱۴ ، ۴۱۵
نذیر احمد رازی جامعی : ۲۲۹
نذیر الحسن امیٹھوی مولوی : ۴۴۰
نسیم الدین مرادآبادی : ۱۲۱
نشان راہ : ۴۵۷
نشر الطیب : ۴۲۶
نشریات ماجد : ۴۶۹
نصراللہ خاں مولوی : ۴۱۱
نصر اللہ خاں ڈپٹی کلیکٹر بجنور : ۴۱۱
نصرت المطابع : ۲۱۰
نصیحۃ الشیعۃ : ۲۱۳
نظام الدین نونتوی : ۱۲۰
نظامی پریس کانپور : ۲۰۶
نظامی پریس لکھنؤ : ۱۲۰
نظام حیات منظوم : ۱۶۲
نظام حیدرآباد : ۴۱۲
نظم الدرر فی تناسب الآی والسور : ۶۰
نظم البیان فی مطالب القرآن : ۱۶۰
نظم المعانی ترجمہ کلام ربانی : ۱۶۰
نعمت علی پرنٹرز لاہور : ۲۳۷
نقوش الوفا : ۴۰۳
نقوش پریس لاہور : ۱۳۳ ، ۱۳۷ ، ۱۴۸
نقی علی مولوی : ۴۲۹ ، ۴۳۰
نمیقہ در بیان مسئلہ تصور شیخ : ۲۹۶
نواب احمد علی خاں : ۱۵۸
نوائے کیمرج : ۴۶۶
نواب اکبر یارجنگ : ۴۷۳
نواب حامد علی رامپوری : ۱۲۴
نواب سالارجنگ حیدرآبادی : ۴۷۳
نواب علی یارجنگ حیدرآبادی : ۴۷۳
نواب قطب الدین بہادر دھلوی : ۹۹ ، ۲۰۱ ، ۲۰۵
نوبت رائے منشی : ۴۴۷
نور : ۵
نور احمد خاں فریدی : ۱۵۲ ، ۴۴۷
نور اسلام تفسیر منظوم : ۱۶۴
نور افزا متوسط قرآن شریف : ۱۳۲
نور الدین حکیم : ۱۲۱ ، ۱۵۲
نور الایمان : ۲۲۸

Marfat.com

نور الحق منعم قاضی سید : ۸۳
نور الحق فی تفسیر الفلق : ۱۳۹
نور محمد مولانا : ۳۲۷
نور محمد اصح المطابع : ۱۲۵ ، ۱۲۸ ، ۱۶۴
نور ہدایت : ۱۱۰ ، ۲۶۴
نول کشور : ۴۰۹
نول کشور پریس لکھنو : ۱۲۰
نیا نظام تعلیم : ۴۵۹
نیرنگ عالم : ۴۴۶
نیشنل پرنٹنگ پریس دہلی : ۲۲۱
نیشنل ہیرلڈ : ۳۶۴
نیو سنٹرل جیل ملتان : ۳۵۷
نیل المرام : ۱۰۳ ، ۴۰۷

﴿ و ﴾

واجد علی : ۴۲۳
وائس آف اسلام کراچی : ۴۶۸
وارث علی اکبرآبادی : ۱۵۲
واضح البیان فی سورۃ الفاتحہ : ۱۵۱
وجوہ المثانی : ۳۲۷
وجوہ المثانی فی توجیہ الکلمات والمعانی : ۲۸۲
وحدہ خاتم : ۱۵۳
وحید الدین سلیم : ۳۹۰ ، ۴۴۹
وحید الزمان : ۱۱۹ ، ۲۷۱ ، ۲۷۲ ، ۲۷۴ ،
۲۷۶
وحی منظوم : ۱۶۰
وزیر ہند پریس امرتسر : ۱۵۲
وسیم فائن آرٹ پریس دیوبند : ۳۵۱
وصل بلگرامی : ۴۲۵
وطن اخبار لاہور : ۲۹۱
وقارالملک نواب : ۳۹۰
وکیع بن الجراح : ۵۵
وکیل امرتسر : ۴۴۷ ، ۴۶۵
ولایت علی شیخ قدوائی بموق : ۴۶۴
ولی الدین میر ڈاکٹر حیدرآبادی : ۴۷۴
ولی اللہ شاہ : ۸۰ ، ۸۱ ، ۱۰۰ ، ۱۰۴ ، ۱۰۷ ،
۱۰۹ ، ۱۷۲ ، ۱۹۵ ، ۳۸۰ ، ۳۸۳ ، ۴۰۳
ولید بن المغیرۃ : ۴۰
ویدک میگزین : ۴۶۷
ولیم جیمس پروفیسر : ۴۷۲

﴿ ہ ﴾

ہادی التراجم : ۱۴۷
الہادی للحیران فی وادی تفصیل البیان : ۳۲۷
ہادی پریس کلکتہ : ۴۴۷
ہاشمی بک ڈپو کراچی : ۱۳۹
ہاشمی سید فریدآبادی : ۴۷۰
ہٹلر : ۶۹
ہدایات : ۴۵۹
ہدایۃ : ۴۱۰

Marfat.com

ہدی : ۵
ہربرٹ اسپنسر : ۴۷۲
ہردوئی : ۳۶۲
ہفت سورۃ : ۱۴۹ ، ۱۵۲
ہگلی بنگال : ۱۶۹
الہلال : ۴۴۶ ، ۴۴۷ ، ۴۴۸ ، ۴۴۹ ، ۴۵۰ ،
۴۵۱ ، ۴۵۲
الہلال بک ایجنسی لاہور : ۱۳۶
الہلال پریس : ۴۴۸
ہمارے داخلی اور خارجی مسائل : ۴۵۹
ہم آپ : ۳۶۹
ہمدرد : ۴۴۹
ہمدرد روزنامہ دہلی : ۳۶۵ ، ۳۶۶
ہمدرد سٹیم پریس راولپنڈی : ۱۴۸
ہمدم اخبار لکھنؤ : ۳۶۵
ہمیر پور : ۱۲۲
ہنٹر ڈاکٹر : ۳۹۸
ہندوستان : ۷۹ ، ۸۰ ، ۸۱ ، ۹۰ ، ۲۲۵ ،
۳۰۵ ، ۳۰۹ ، ۳۱۰ ، ۳۱۷ ، ۳۱۹
ہندوستان اور افغانی حملہ : ۴۴۶
ہندوستان سٹیم پریس لاہور : ۱۲۰
ہندوستانی لکھنؤ : ۴۴۹ ، ۳۶۵
ہندوستانی پریس لاہور : ۱۶۲
ہود : ۳۶
ہوشیار جنگ ہوش بلگرامی : ۴۷۳
الہیئۃ : ۴۴۴

﴿ ی ﴾

یاد اعلیٰ حضرت : ۴۳۵
یادگار حق القرآن : ۴۲۷
یزید بن ہارون السلمی : ۵۵
یعقوب الرحمن عثمانی مولانا : ۱۵۳
یعقوب حسن : ۹۹
یعقوب حسن سیٹھ مدراسی : ۱۲۵ ، ۲۷۱ ، ۳۳۰
یعقوب علی عرفانی : ۱۵۳
یعوق : ۳۲۱
یغوث : ۳۲۱
یمامہ : ۱۱
یمن : ۱۳
یورپ : ۷۹ ، ۳۱۷
یوسف ثانی : ۱۶۲
یوسف زلیخا : ۸۳
یوسف سلیم چشتی : ۱۰۲
یوسف نامہ : ۱۴۷
یونین پرنٹنگ پریس دہلی : ۲۱۹ ، ۲۲۰
یہود : ۵۲ ، ۸۷

قدیمی کتب خانہ۔ آرام باغ۔ کراچی

Marfat.com

کتابیات

۱۔ اردو کتابیں
۲۔ عربی کتابیں
۳۔ قرآن کے اردو تراجم وتفاسیر
۴۔ کتب لغات
۵۔ مختلف زبانوں میں قرآن کے تراجم
۶۔ انگریزی لغات اور انسائکلوپیڈیا
۷۔ انگریزی کتابیں

Marfat.com

(۱) اردو کتابیں

نمبر	کتاب کا نام	مصنف	ناشر	مطبع	ایڈیشن	سالِ اشاعت	صفحات
۱	اردوئے قدیم	حکیم شمس اللہ قادری	مطبع نولکشور، لکھنؤ	مطبع نولکشور، لکھنؤ	سوم	اکتوبر ۱۹۶۷ء	۶۰
۲	اردو کے اسالیب بیان	ڈاکٹر محی الدین قادری زور	مکتبہ معین الادب، لاہور	....	پنجم	۱۹۶۳ء	۱۲۰
۳	اشرف السوانح حصہ اول	عزیز الحسن	مکتبہ تالیفات اشرفیہ	....	اول	۱۳۵۴ھ ۱۹۳۵ء	۳۱۰
۴	اشرف السوانح حصہ دوم	ایضاً	ایضاً	....	اول	—	۳۶۰
۵	اسلام کا نظام حیات	سید ابوالاعلیٰ مودودی	الاتحاد الاسلامی العالمی امریکہ	....	....	۱۹۷۰ء	۳۸
۶	اسلامی علوم وفنون ہندوستان میں	سید عبدالحی ترجمہ ابوالعرفان ندوی	دارالمصنفین، اعظم گڑھ یوپی	نامی پریس، لکھنؤ	....	۱۳۸۹ھ ۱۹۷۰ء	۳۶۸
۷	اسلامی کتب خانے	محمد زبیر، علی گڑھ	مکتبہ برہان جامع مسجد، دہلی	الجمعیۃ پریس، دہلی	اول	۱۹۶۱ء	۳۳۲
۸	اعجاز قرآن	عبدالمجید شاکر چغتائی	کتب خانہ قاسمی، دیوبند	وسیم فائن آرٹ پریس، دیوبند	....	—	۱۷۰
۹	اعمال قرآنی	مولانا اشرف علی تھانوی	تاج پبلشرز، دہلی	جید پریس، دہلی	....	—	۱۹۰
۱۰	انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر	سید ابوالحسن علی ندوی	ندوۃ العلماء، لکھنؤ	تنویر پریس امین آباد، لکھنؤ	....	۱۳۸۶ھ ۱۹۶۷ء	۳۵۲
۱۱	المبسوط	احمد اللہ جنگ، حیدرآباد دکن	....	اعجاز پریس، حیدرآباد	سوم	۱۳۹۱ھ ۱۹۷۱ء	۵۶۰
۱۲	تاریخ ادب اردو	رام بابو سکسینہ	خازن مشرق اردو بازار، دہلی	سوہ لیتھو پریس، دہلی	اول	۱۹۶۶ء	۸۶۸
۱۳	تاریخ اسلام پر ایک نظر	مولوی محمد عبدالرحمن	ندوۃ المصنفین اردو بازار، دہلی	یونین پرنٹنگ پریس، دہلی	دوم	۱۳۹۳ھ ۱۹۷۳ء	۵۲۸
۱۴	تاریخ اہل حدیث	مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی	مکتبۃ التوحید جامعہ نگر، دہلی	پرنٹ پرنٹرس	دوم	۱۹۷۳ء	۴۳۸
۱۵	تذکرہ	مولانا ابوالکلام آزاد	المکتبہ، کتاب گھر، لاہور	سورا آرٹ پریس، لاہور	....	....	۳۳۶
۱۶	ترجمہ کا فن اور روایت	ڈاکٹر نور نبی	تاج پبلشنگ ہاؤس، دہلی	خواجہ پریس، دہلی	اول	جون ۱۹۶۹ء	۳۳۲
۱۷	جائزہ تراجم قرآن	مولانا محمد سالم قاسمی اور ساتھین	مجلس معارف القرآن، دیوبند	نیشنل پرنٹنگ پریس، دیوبند	اول	جولائی ۱۹۶۸ء	۱۸۸
۱۸	جنت کی کنجی	مولانا احمد سعید	اسلامی اکادمی، لاہور	شاہ اینڈ سنز پرنٹرز	—	....	۲۰۸
۱۹	حجۃ اللہ البالغۃ اردو، حصہ اول	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	ایضاً	حامد اینڈ کمپنی پرنٹرز	....	دسمبر ۱۹۶۷ء	۵۱۳
۲۰	حجۃ اللہ البالغۃ اردو، حصہ دوم	ایضاً	ایضاً	حامد اینڈ کمپنی پرنٹرز	....	دسمبر ۱۹۶۷ء	۵۲۸
۲۱	دوزخ کا کھٹکا	مولانا احمد سعید	مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی	....	....	....	۳۳۲
۲۲	دین کا قرآنی تصور	مولانا صدرالدین اصلاحی	مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی دہلی	جمال پرنٹنگ پریس، دہلی	دوم	اگست ۱۹۶۸ء	۳۳۰
۲۳	دینیات	سید ابوالاعلیٰ مودودی	الاتحاد الاسلامی العالمی، امریکہ	....	....	۱۹۷۰ء	۱۷۹
۲۴	ذکر آزاد	عبدالرزاق ملیح آبادی	دفتر آزاد ہند، کلکتہ	اپالو پریس، کلکتہ	اول	فروری ۱۹۶۰ء	۴۶۹

Marfat.com

نمبر	کتاب کا نام	مصنف	ناشر	مطبع	ایڈیشن	سال اشاعت	صفحات
۲۵	رد فتنہ مودودیت	ڈاکٹر سید انور علی	ادارہ شہادت حق، دہلی	جے۔ کے۔ آفسیٹ پرنٹرز، دہلی	چہارم	جنوری ۱۹۸۰ء	۲۰۸
۲۶	رہنمائے صحت سب رنگ ڈائجسٹ قرآن نمبر حصہ اول	ایڈیٹر نہال عباس عباسی	نہال عباس عباسی	نیو پبلک پریس، دہلی	....	مئی جون ۱۹۷۶ء	۲۴۳
۲۷	ایضاً حصہ دوم	ایضاً	ایضاً	الجمعیۃ پریس، دہلی	....	ستمبر ۱۹۷۶ء	۲۴۳
۲۸	ایضاً حصہ سوم	ایضاً	ایضاً	ایضاً	....	اکتوبر ۱۹۷۶ء	۲۴۳
۲۹	ایضاً حصہ چہارم	ایضاً	ایضاً	ایضاً	....	نومبر ۱۹۷۶ء	۲۴۳
۳۰	ایضاً حصہ پنجم	ایضاً	ایضاً	ایضاً	....	اپریل ۱۹۷۷ء	۲۴۳
۳۱	سوانح قاسمی (تین جلدیں)	سید مناظر احسن گیلانی	دارالعلوم، دیوبند	دارالعلوم، دیوبند	مکمل	۱۳۹۰ھ ۱۹۷۰ء	....
۳۲	شاہ عبد القادر کی قرآن فہمی	محمد فاروق خان	مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی	سبا آفسیٹ پریس، دہلی	اول	ستمبر ۱۹۷۹ء	۱۳۶
۳۳	صحیح بخاری شریف اردو تین جلدات	امام محمد بن اسمعیل بخاری	محمد سعید اینڈ سنز، کراچی	مطبعہ سعیدی قرآن محل، کراچی	....	....	۲۸۰۰
۳۴	غبار خاطر	مولانا ابوالکلام آزاد	ساہتیہ اکادمی، نئی دہلی	جے۔ کے۔ آفسیٹ پرنٹرز، دہلی	دوم	۱۹۷۶ء	۴۱۰
۳۵	فضائل قرآن	مولانا محمد زکریا	مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی	....	—	....	۹۹
۳۶	فہم قرآن	مولانا سعید احمد	ندوۃ المصنفین، دہلی	فوٹو آفسیٹ پرنٹرز	سوم	۱۳۹۳ھ ۱۹۷۳ء	۲۰۰
۳۷	کلیات اقبال	ڈاکٹر محمد اقبال	تاج پبلشنگ ہاؤس، دہلی	الہ آباد پریس، دہلی	....	....	۳۶۳
۳۸	کیا ہم مسلمان ہیں	محمد قطب ترجمہ ساجد الرحمن	ادارہ الحسنات، لاہور	اللہ والا پرنٹرز، لاہور	اول	اگست ۱۹۷۳ء	۲۱۶
۳۹	مبادی اسلام	سید ابوالاعلیٰ مودودی	الاتحاد الاسلامی العالمی، امریکہ	....	....	....	۱۹۲
۴۰	مشکوٰۃ شریف	ترجمہ علامہ آغا رفیق بلند شہری	دار القرآن جامع مسجد، دہلی	وسیم فائن آرٹ پرنٹنگ پریس دیوبند	چہارم	....	۱۰۰۰
۴۱	مقدمہ تاریخ زبان اردو	ڈاکٹر مسعود حسین خان	سرسید بک ڈپو، علی گڑھ	کوہ نور پریس، دہلی	پنجم	....	۳۱۲
۴۲	مولانا ابوالکلام آزاد، فکر و فن	ڈاکٹر ملک زادہ منظور احمد	نسیم بک ڈپو، لکھنؤ	سرفراز قومی پریس، لکھنؤ	اول	دسمبر ۱۹۶۹ء	۶۲۸
۴۳	مولانا مودودی اور تصوف	مولانا شیخ احمد	مکتبہ تجلی، دیوبند	اسلامی پرنٹنگ پریس، دیوبند	اول	مارچ ۱۹۶۶ء	۱۶۸
۴۴	مولانا مودودی اور جماعت اسلامی	ادارہ جماعت اسلامی	ایضاً	ایضاً	—	ستمبر ۱۹۷۰ء	۱۳۶
۴۵	مولانا مودودی سے ملیے	اسد گیلانی	ایضاً	محبوب پرنٹنگ پریس، دیوبند	—	جون ۱۹۶۶ء	۲۹۶
۴۶	مولانا مودودی کے ساتھ میری رفاقت	محمد منظور نعمانی	الفرقان بک ڈپو، لکھنؤ	امی پریس، لکھنؤ	اول	۱۴۰۰ھ ۱۹۸۰ء	۱۶۰
۴۷	نقش دوام	انظر شاہ مسعودی	شاہ بک ڈپو، دیوبند	شیروانی آفسیٹ پرنٹرز، دہلی	—	تقریباً ۱۹۷۸ء	۳۶۳
۴۸	ہندوستان میں وہابی تحریک	ڈاکٹر قیام الدین احمد	نفیس اکادمی، کراچی	سعد آفسیٹ پرنٹرز، کراچی	دوم	جون ۱۹۷۶ء	۳۶۲
۴۹	ہندوستانی مفسرین اور ان کی عربی تفسیریں	ڈاکٹر سالم قدوائی	مکتبہ جامعہ، نئی دہلی	کوہ نور پرنٹنگ پریس، دہلی	اول	اگست ۱۹۷۳ء	۳۵۲
۵۰	یادگار زمانہ ہیں یہ لوگ	سید محمد ازہر شاہ	نسیم اختر، شاہ منزل، دیوبند	محبوب پریس، دیوبند	—	....	۱۶۰

Marfat.com

(۲) عربی کتابیں

نمبر	کتاب کا نام	مصنف	ناشر	مطبع	ایڈیشن	سال اشاعت	صفحات
۱	ابن حنبل ـ حیاته وعصره، آراؤه وفقهه	محمد ابو زهرة	دار الفکر العربی، قاهرة	دار الحلبی للطباعة، قاهرة	—	—	۴۷۸
۲	ابو حنیفة ـ حیاته وعصره، آراؤه وفقهه	ایضاً	ایضاً	دار الاتحاد العربی للطباعة، قاهرة	—	—	۵۳۶
۳	الاتجاهات المنحرفة فی تفسیر القرآن الکریم	دکتور محمد حسین الذهبی	دار الاعتصام	دار العلوم للطباعة	دوم	۱۳۹۸ھ ۱۹۷۸ء	۱۲۰
۴	الاتجاهات الفکرة فی التفسیر	دکتور الصحافة السید زغلول	الهیئة المصریة العامة للکتاب	دار النجاح للطباعة، اسکندریة	دوم	۱۳۹۷ھ ۱۹۷۷ء	۴۳۰
۵	الاتقان فی علوم القرآن جلد اول	جلال الدین عبد الرحمن السیوطی	ایضاً	مطابع المصریة العامة للکتاب	—	۱۳۹۳ھ ۱۹۷۳ء	۳۹۶
۶	الاتقان فی علوم القرآن جلد دوم	ایضاً	ایضاً	ایضاً	—	۱۳۹۵ھ ۱۹۷۵ء	۳۳۸
۷	اجمال البیان فی مباحث من علوم القرآن	عبد الله احمد عثمان احمد	جامعة قاریونس، لیبیا	—	—	۱۳۹۸ھ ۱۹۷۸ء	۱۳۶
۸	الازهر وکتاب دراسات قرآنیة	عبد المتعال الصعیدی	دار الفکر العربی، قاهرة	دار الثقافة العربیة للطباعة، قاهرة	—	—	۸۴
۹	ایجاز البیان فی تاویل ام القرآن	محمد اسحاق صدر الدین القونوی	دائرة المعارف، حیدرآباد دکن	دائرة المعارف، حیدرآباد دکن	دوم	۱۳۶۸ھ ۱۹۳۹ء	۳۰۸
۱۰	اعجاز القرآن	الباقلانی ابو بکر محمد بن الطیب تحقیق السید احمد صقر	دار المعارف کورنیش، القاهرة	دار المعارف کورنیش، القاهرة	—	۱۹۶۳ء	۳۹۳
۱۱	اعجاز القرآن، الاعجاز فی دراسات السابقین	عبد الکریم الخطیب	دار الفکر العربی	....	اول	۱۹۷۳ء	۵۱۱
۱۲	اعجاز القرآن الکریم فی صدق السنة فی العلوم	....	....	....	—	—	—
۱۳	اعجاز القرآن والبلاغة النبویة	مصطفی صادق الرافعی	دار الکتاب العربی، بیروت	—	نہم	۱۳۹۳ھ ۱۹۷۳ء	۳۵۰
۱۴	بحث جدید من القرآن الکریم	محمد صبیح	دار الثقافة العامة	شرکة مطابع الطائف	ششم	۱۳۸۶ھ ۱۹۶۶ء	۲۰۶
۱۵	البرهان فی تجوید القرآن ورسالة فی فضائل القرآن	محمد الصادق قمحاوی	دار القرآن الکریم، بیروت	—	یازدہم	۱۳۹۲ھ ۱۹۷۲ء	۹۳
۱۶	بلاغة القرآن	امام محمد الخضر حسین	علی الرضا التونسی	مطبعة التعاونیة، دمشق	اول	۱۳۹۱ھ ۱۹۷۱ء	۳۲۰
۱۷	البلاغة القرآنیة فی تفسیر الزمخشری	دکتور محمد حسنین ابو موسی	دار الفکر العربی، قاهرة	دار الحلبی للطباعة، قاهرة	—	—	۶۷۳
۱۸	التاج المکلل	صدیق حسن بتصحیح دکتور عبد الحکیم شرف الدین	شرف الدین الکتبی واولاده، بمبئی	شرف الدین الکتبی واولاده، بمبئی	دوم	۱۳۸۳ھ ۱۹۶۳ء	۵۵۰
۱۹	تاریخ توثیق نص القرآن	خالد عبد الرحمن العک	دار الفکر، دمشق	—	—	۱۳۹۷ھ ۱۹۷۷ء	۱۷۳
۲۰	تجرید اسماء الصحابة	الحافظ شمس الدین الذهبی	شرف الدین الکتبی واولاده، بمبئی	شرف الدین الکتبی واولاده، بمبئی	—	۱۳۸۹ھ ۱۹۶۹ء	۳۳۶
۲۱	ترجمة القرآن	دکتور عبد الله شحاتة	دار الاعتصام	دار العلوم للطباعة، قاهرة	—	—	۴۸
۲۲	ترجمات معانی القرآن الکریم	عبد الله عباس الندوی	مکتبة الارشاد، جدة	دار الفتح	اول	۱۳۹۲ھ ۱۹۷۲ء	۱۰۴

Marfat.com

نمبر	كتاب كا نام	مصنف	ناشر	مطبع	الجلد	سال اشاعت	صفحات
٢٣	تسعة عشر دلالات جديدة في اعجاز القرآن	دكتور محمد رشاد خليفة	دار الفكر دمشق	....	اول	—	٣٠
٢٤	التصوير الفني في القرآن	سيد قطب	....	—	---	١٣٨٦هـ ١٩٦٦ع	٢٠٦
٢٥	التفسير ورجاله	محمد الفاضل عاشور	دار الكتب الشرقية	مطبعة الشركة التونسية	دوم	١٣٩٢هـ ١٩٧٢ع	٢٥٨
٢٦	التقويم عام لتواريخ ٢٠٠٠ عام	صالح محمد العجيري	وزارة الاعلام، الكويت	مطبعة حكومة الكويت	اول	١٣٨٤هـ ١٩٦٤ع	٢٥٦
٢٧	التقوى في القرآن	محمد فتحي حافظ قورة	مكتبة النهضة العربية، قاهرة	مطبعة النهضة العربية، قاهرة	اول	١٣٩٠هـ ١٩٧٠ع	٢١٩
٢٨	ثلاث رسائل في اعجاز القرآن	الرماني، الخطابي والجرجاني	دار المعارف، مصر	مطابع دار المعارف، مصر	سوم	١٣٩٦هـ ١٩٧٦ع	٣٣٠
٢٩	الثقافة الاسلامية	دكتور عبد الكريم عثمان	دار الارشاد، بيروت	مطابع مشترق اخوان، بيروت	---	—	٨٠
٣٠	دراسات اسلامية	عبد المتعال الصعيدي	دار الفكر العربي، قاهرة	مطبعة الاعتماد، مصر	اول	—	١٤٣
٣١	دراسات في التفسير	دكتور مصطفى زيد	ايضاً	دار الثقافة العربية للطباعة، قاهرة	---	١٣٩٠هـ ١٩٧٠ع	٣٤٠
٣٢	الزحف على لغة القرآن	احمد عبد الغفور عطار	احمد عبد الغفور عطار، مكة المكرمة	مطابع دار العلم للملايين، بيروت	اول	١٣٨٥هـ ١٩٦٦ع	٣٠٢
٣٣	الشافعي. حياته وعصره، آراؤه وفقهه	محمد ابو زهرة	دار الفكر العربي، قاهرة	دار الحلبي للطباعة، قاهرة	---	—	٤٠٨
٣٤	الشيخ محمد بن عبد الوهاب	احمد حجر محمد آل بوطامي	الدار السلفية، الكويت	المكتب الاسلامي، بيروت	سوم	١٣٩٣هـ ١٩٧٣ع	١٤٣
٣٥	الصبر في القرآن	دكتور يوسف القرضاوي	مكتبة وهبة، قاهرة	دار غريب للطباعة، قاهرة	اول	١٣٩٤هـ ١٩٧٤ع	١١٠
٣٦	طبقات المفسرين	جلال الدين السيوطي	....	E.J. BRILL لائدن	عكسى	١٩٦٠ع	١٨٨
٣٧	الطبيعة البشرية في القرآن الكريم	دكتور لطفي بركات احمد	دار المريخ للنشر، الرياض	مطبعة نهضة، مصر	اول	١٤٠١هـ ١٩٨١ع	١٩٢
٣٨	ظاهرة التكرار في القرآن الكريم	عبد المنعم السيد حسن	مؤلف	دار المطبوعات الدولية، مصر	اول	١٤٠٠هـ ١٩٨٠ع	٣٣٦
٣٩	علم تجويد القرآن	محمد هشام البرهاني	دار الفكر	دار الفكر، دمشق	....	١٤٠٠هـ ١٩٨٠ع	٨٦
٤٠	علوم الحديث ومصطلحه	دكتور صبحي الصالح	دار العلم للملايين، بيروت	مطابع دار العلم للملايين، بيروت	نهم	١٩٧٤ع	٣٣٨
٤١	العلوم الطبيعية في القرآن	يوسف مروه	منشورات مروة العلمية، بيروت	مطابع الوفاء، بيروت	اول	١٣٨٤هـ ١٩٦٤ع	٢٨٢
٤٢	علوم القرآن	احمد عادل كمال	دار الارشاد، بيروت	مطابع مشترق اخوان، بيروت	سوم	١٣٨٨هـ ١٩٦٨ع	١٢٨
٤٣	علوم القرآن والتفسير	دكتور عبد الله شحاتة	دار الاعتصام، القاهرة مصر	دار العلوم للطباعة، القاهرة	---	—	٣٣٦
٤٤	الفصحى لغة القرآن	انور الجندي	دار الكتاب اللبناني، بيروت	مطابع دار الكتاب اللبناني، بيروت	---	—	٣١٠
٤٥	الفوائد المشوق الى علوم القرآن وعلم البيان	علامة شمس الدين ابن القيم	دار الكتب العلمية بيروت، لبنان	....	---	—	٣٦٠
٤٦	القرآن دعوة الحق	محمد الغنيق	ذات السلاسل، الكويت	مطبعة العصرية، الكويت	---	١٣٩٦هـ ١٩٧٦ع	٢٧٠
٤٧	القرآن في شهر القرآن	دكتور عبد الحليم محمود	المكتبة العربية، بيروت	....	---	—	٢٠٣
٤٨	القرآن القول الفصل بين كلام الله وكلام البشر	محمد الغنيق	ذات السلاسل، الكويت	المطبعة العصرية، الكويت	—	١٣٩٤هـ ١٩٧٤ع	١٩٦

Marfat.com

نمبر	کتاب کا نام	مصنف	ناشر	مطبع	ایڈیشن	سال اشاعت	صفحات
٤٩	القرآن، المعجزة الكبرى	محمد ابو زهرة	دار الفكر العربي، قاهرة	دار وهدان للطباعة	اول	١٣٩٠ھ ١٩٧٠ع	٣٣٣
٥٠	القرآن واعجازه العلمي	محمد اسماعيل ابراهيم	ایضاً	دار الثقافة العربية، قاهرة	....	....	١٤٣
٥١	القرآن واعجازه التشريعي	ایضاً	ایضاً	دار الفكر العربي، قاهرة	اول	١٣٩٨ھ ١٩٧٨ع	١٣٣
٥٢	القرآن والدولة	دكتور محمد احمد خلف الله	المؤسسة العربية للدراسات والنشر	....	دوم	١٩٨١ع	١٩٣
٥٣	القرآن والشيطان	فارس محمد ثابت	دار الفكر العربي	—	—	—	١٩٢
٥٤	القرآن والمبشرون	محمد عزة دروزة	المكتب الاسلامي، بيروت	—	سوم	١٣٩٩ھ ١٩٧٩ع	٣٤٣
٥٥	كتابة البحث العلمي ومصادر الدراسات الاسلامية	دكتور عبد الوهاب ابو سليمان	دار الشروق للنشر والتوزيع والطباعة	دار الشراع للطباعة والنشر، بيروت	اول	١٤٠٠ھ ١٩٨٠ع	٦٨٠
٥٦	كما تحدث القرآن	خالد محمد خالد	مكتبة وهبة، قاهرة	مطبعة عنبر، قاهرة	....	١٩٦٢ع	١٤٣
٥٧	لا نسخ في القرآن	دكتور احمد حجازي السقا	دار الفكر العربي، قاهرة	دار الثقافة العربية للطباعة، قاهرة	اول	١٣٩٨ھ ١٩٧٨ع	٣٣٠
٥٨	لمحات في علوم القرآن واتجاهات التفسير	محمد الصباغ	المكتب الاسلامي	....	....	١٣٩٣ھ ١٩٧٣ع	٣٣٠
٥٩	مآخذ على القرآن	محمود شكري الآلوسي	ایضاً	مطبعة المكتب الاسلامي، بيروت	دوم	١٣٩١ھ ١٩٧١ع	١٣٣
٦٠	مباحث في علوم القرآن	دكتور صبحي الصالح	دار العلم للملايين، بيروت	مطابع دار العلم للملايين، بيروت	پنجم	١٩٧٨ع	٣٨٢
٦١	ایضاً	مناع القطان	الشركة المتحدة للتوزيع، بيروت	مؤسسة الرسالة، بيروت	چہارم	١٣٩٦ھ ١٩٧٦ع	٤٠٠
٦٢	مختصر صحيح مسلم	تحقيق محمد ناصر الدين الالباني	وزارة الاوقاف والشئون الاسلامية، الكويت	....	—	...	٣٩٢
٦٣	مشكلات القرآن الكريم	شيخ محمود عبده	دار مكتبة الحياة، بيروت	دار مكتبة الحياة، بيروت الطبعة	—	١٩٦٩ع	١٢٨
٦٤	من الدراسات القرآنية	دكتور عبد العال سالم مكرم	مؤسسة علي جراح الصباح	المطبعة العصرية، الكويت	....	١٣٨٨ھ ١٩٦٨ع	١٣٦
٦٥	مع الله في التصوف والمتصوفين	محمد فتحي حافظ غررة	مكتبة النهضة المصرية، قاهرة	مطبعة الامانة، مصر	اول	١٣٨٦ھ ١٩٦٦ع	١٥٨
٦٦	معترك الأقران في اعجاز القرآن (جلد اول)	السيوطي، جلال الدين عبد الرحمن تحقيق علي محمد البجاوي	دار الفكر العربي، قاهرة	دار الثقافة العربية للطباعة	—	١٩٦٩ع	٩٣٣
٦٧	معالم الشريعة الاسلامية	دكتور صبحي الصالح	دار العلم للملايين، بيروت	....	سوم	١٤٠٠ھ ١٩٨٠ع	٣٣٢
٦٨	مقدمات في علم التفسير	الامام حسن البنا	مكتبة المنار، الكويت	مطابع المكتب الاسلامي، بيروت	—	....	٣٠
٦٩	مقارنة الاديان، الديانات القديمة	الامام محمد ابو زهرة	دار الفكر العربي، قاهرة	دار الاتحاد العربي للطباعة، قاهرة	—	١٣٨٥ھ ١٩٦٥ع	١٢٠
٧٠	من اسرار التعبير القرآني	دكتور محمد ابو موسى	ایضاً	مطبعة السعادة، قاهرة	—	١٣٩٦ھ ١٩٧٦ع	٢٨٨
٧١	من اشعة القرآن	محمد امين زين الدين	دار الزهراء، بيروت	—	—	١٣٩٠ھ ١٩٧٠ع	١٤٠
٧٢	مناهل العرفان في علوم القرآن (جزء اول)	محمد عبد العظيم الزرقاني	دار الفكر العربي، قاهرة	....	—	١٣٦٢ھ ١٩٤٣ع	٢٩٢

Marfat.com

نمبر	کتاب کا نام	مصنف	ناشر	مطبع	الجلد	سال اشاعت	صفحات
٤٣	مناهل العرفان فی علوم القرآن (جزء الثانی)	محمد عبد العظیم الزرقانی	دار الفکر العربی ، قاهرة	....	—	١٣٦٢ھ ١٩٣٣ع	٣٥٢
٤٤	من بلاغة القرآن	احمد احمد بدوی	دار نهضة مصر للطبع والنشر ، قاهرة	دار نهضة مصر للطبع والنشر ، قاهرة	—	١٣٧٠ھ ١٩٥٠ع	٣١٢
٤٥	الموسوعة فی سماحة الاسلام	محمد الصادق عرجون	....	....	—	١٣٩٢ھ ١٩٤٢ع	٥٠٠
٤٦	نحو القرآن	دکتور محمد البهی	مکتبة وهبة ، قاهرة	مطبعة التقدم ، قاهرة	اول	١٣٦٦ھ ١٩٤٦ع	١٣٣
٤٧	نحو منهج التفسیر القرآن	محمد الصادق عرجون	الدار السعودیة للنشر	....	اول	١٣٦٢ھ ١٩٤٣ع	٩٦
٤٨	نظرات فی القرآن	علامه حسن البنا	مکتبة الاعتصام	مطابع المختار الاسلامی ، دار السلام	اول	١٣٦٩ھ ١٩٤٩ع	٢٥٦
٤٩	نظرات استشراقیة فی الاسلام	دکتور محمد غلاب	المؤسسة المصریة العامة للتالیف والنشر	دار الکتاب العربی للطباعة والنشر	—	—	١١٦

Marfat.com

(۳) قرآن کے اردو تراجم وتفاسیر

نمبر	کتاب کا نام	مترجم/مفسر	ناشر	مطبع	ایڈیشن	سال اشاعت	صفحات
		شاہ عبد القادر	تاج کمپنی لمیٹڈ، کراچی، لاہور	....	۲ مختلف	....	—
۱	ترجمہ و تفسیر موضح قرآن	شاہ رفیع الدین مع حواشی	تاج کمپنی لمیٹڈ، کراچی	....	—	...	...
۲	ترجمہ رفیع، موضح قرآن	شاہ عبد القادر	....	....	....	....	...
	....	مولانا ابو محمد عبد الحق حقانی	اشرف العلوم، دیوبند، یوپی	یونین پرنٹنگ پریس لور	—	...	..
۳	ترجمہ وتفسیر فتح المنان (۱-۳)	مولانا ثناء اللہ امرتسری	ادارہ نور الایمان، دہلی	محمدی پرنٹنگ پریس	....	....	...
۴	ترجمہ وتفسیر ثنائی	مرتب محمد داؤد راز عبد اللہ	..	...	....	....	...
	....		....	کو، نور پرنٹنگ پریس، دہلی	—	....	...
	....	....		انٹرنیشنل سیرت پرنٹنگ پریس	...	—	...
۵	ترجمہ وتفسیر مواہب الرحمان (۱-۱۰)	مولانا سید امیر علی ملیح آبادی	مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ، لاہور	باغبانپورہ، لاہور، لور	...	....	....
	....	....	....	نصرت علی پرنٹرز پبلشرز، لاہور	—	—	—
	....	..	....	مطبع قاسمی، دہلی	...	۱۳۹۷ھ ۱۹۷۷ء	—
۶	ترجمہ وتفسیر غرائب القرآن	ڈپٹی نذیر احمد	....	شمسی پریس، دہلی	..	۱۳۲۷ھ ۱۹۰۹ء	...
۷	ترجمہ وتفسیر غرائب القرآن	ڈپٹی نذیر احمد	تاج کمپنی لمیٹڈ، کراچی، لاہور		۶ مختلف	—	....
۸	ترجمہ وتفسیر غرائب القرآن	ڈپٹی نذیر احمد	ایضاً	..	....	—	....
۹	ترجمہ فتح المجید	مولوی فتح محمد جالندھری	ایضاً	....	....	...	..
۱۰	ترجمہ فتح المجید مع ترجمہ انگریزی	مولوی فتح محمد جالندھری مع ترجمہ انگریزی محمد پکتھال	—	....	...	...	...
	....	مولوی فتح محمد جالندھری	تاج آفس، محمد علی روڈ، بمبئی	—	—	...	...
۱۱	ترجمہ فتح المجید	فتح محمد جالندھری مع ترجمہ	....	....	....	—	..
۱۲	ترجمہ فتح المجید مع ترجمہ ہندی	ہندی (رسم الخط دیوناگری)	...	....	...	...	...
	....	محمد فاروق خان	...	گیلانی پریس، لاہور	—	۱۳۴۱ھ ۱۹۲۳ء	...
	..	مولانا وحید الزماں	...	....	...	—	...
۱۳	ترجمہ موضح الفرقان وتفسیر وحیدی	مولانا اشرف علی تھانوی	تاج کمپنی لمیٹڈ، کراچی، لاہور	....	-	۱۳۹۸ھ ۱۹۷۸ء	...
۱۴	ترجمہ وتفسیر بیان القرآن	مولانا اشرف علی تھانوی	تاج کمپنی پبلشرز، دہلی	—	—	۱۳۹۸ھ ۱۹۷۸ء	...
۱۵	ترجمہ وتفسیر بیان القرآن	شیخ الہند مولانا محمود الحسن	مدینہ بک ڈپو، اردو بازار، دہلی	—			
۱۶	ترجمہ موضح فرقان						

Marfat.com

نمبر	کتاب کا نام	مترجم/مفسر	ناشر	مطبع	ایڈیشن	سالِ اشاعت	صفحات
۱۷	ترجمہ موضح قرآن	مولانا محمود الحسن	تاج کمپنی لمیٹڈ، کراچی، لاہور	...	۳ مختلف	....	....
۱۸	کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن	مولانا احمد رضا خان بریلوی	حفیظ بک ڈپو، اردو بازار، دہلی	امپریل پریس، لال کنواں، دہلی	....	...	....
۱۹	کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن	ایضاً	تاج کمپنی لمیٹڈ، کراچی، لاہور	...	۳ مختلف	...	....
۲۰	ترجمہ وتفسیر بیان القرآن (۳-۱)	مولوی محمد علی ایم۔اے۔	احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور	...	اول	۱۳۴۰ھ ۱۹۲۱ء	....
	...	...	...	...	دوم	۱۳۴۱ھ ۱۹۲۲ء	....
	...	...	...	...	سوم	۱۳۴۲ھ ۱۹۲۳ء	....
۲۱	ترجمہ وتفسیر ترجمان القرآن ۲۔۱	مولانا ابوالکلام آزاد	ساہتیہ اکادمی، دہلی	...	اول دوم	۱۹۷۶ء	....
	...	...	...	...	سوم	۱۹۶۸ء	....
	...	...	...	...	چہارم	۱۹۷۰ء	—
۲۲	ترجمہ وتفسیر بیان السبحان	مولانا سید عبدالدائم جلالی	عطاء الرحمان صدیقی	وسیم قاسمی آرٹ پریس اور	....	...	...
	...	...	...	محمدی پرنٹنگ پریس دیوبند، یو پی	اول	...	....
۲۳	ترجمہ وتفسیر تفہیم القرآن ۔ جلد اول	مولانا ابوالاعلیٰ مودودی	مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور	...	تیرھواں	۱۹۷۶ء	....
۲۴	ترجمہ وتفسیر تفہیم القرآن ۔ جلد دوم	ایضاً	ادارہ ترجمان القرآن اچھرہ لاہور	اللہ والا پرنٹرز	نواں	۱۹۷۵ء	....
۲۵	ترجمہ وتفسیر تفہیم القرآن ۔ جلد سوم	ایضاً	مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور	اردو ڈائجسٹ پرنٹرز	ساتواں	۱۳۹۴ھ ۱۹۷۴ء	....
۲۶	ترجمہ وتفسیر تفہیم القرآن ۔ جلد چہارم	ایضاً	ایضاً	..	آٹھواں	۱۹۷۶ء	....
۲۷	ترجمہ وتفسیر تفہیم القرآن ۔ جلد پنجم	ایضاً	ادارہ ترجمان القرآن، لاہور	سرور امین پرنٹرز، لاہور	چھٹا	۱۳۹۶ھ ۱۹۷۶ء	....
۲۸	ترجمہ وتفسیر تفہیم القرآن ۔ جلد ششم	ایضاً	ایضاً	...	پانچواں	۱۳۹۵ھ ۱۹۷۵ء	....
۲۹	ترجمہ وتفسیر ماجدی	مولانا عبدالماجد دریابادی	تاج کمپنی لمیٹڈ، کراچی، لاہور	....	...	۱۹۵۲ء	....
۳۰	مفہوم القرآن (۳-۱)	غلام احمد پرویز	ادارہ طلوع اسلام گلبرگ، لاہور	...	....	۱۹۷۰ء	....
۳۱	تفسیر محمدی	مولوی محمد بن ابراہیم جونا گڑھی	مکتبہ بزم محمدی، بمبئی	...	....	۱۹۰۳ء ۱۹۵۵ء	....
۳۲	قرآن مجید ۔ چار ترجمہ فارسی شیخ سعدی شیرازی	اردو ترجمہ شاہ رفیع الدین دہلوی	صدر الحسن قاسمی	...	...	۱۹۸۲ء	....
	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	شاہ عبدالقادر دہلوی	....	...	...	...	....

Marfat.com

۳۳۔رفیع الشان مترجم قرآن عظیم

مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ ، کراچی

اس قرآن مجید میں مندرجہ ذیل دس علماء کے اردو ترجمے شامل ہیں

۱۔ مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی

۲۔ مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی

۳۔ مولانا محمود حسن دیو بندی

۴۔ مولانا اشرف علی تھانوی

۵۔ مولانا نذیر احمد دہلوی

۶۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی

۷۔ مولانا عاشق الہی میرٹھی

۸۔ مولانا وحید الزماں

۹۔ مولانا فتح محمد جالندھری

۱۰۔ مولانا عبدالماجد دریابادی

(زیر طبع ہے ۔ اب تک پانچ پارہ طبع ہوچکے ہیں)

۳۴ ۔ معجز نما کلاں قرآن شریف مترجم

ترجمہ از شاہ رفیع الدین اور مولانا اشرف تھانوی

ناشر نور محمد مالک کارخانہ تجارت کتب ، جامع مسجد دہلی

۱۳۵۲ھ مطابق ۱۹۳۴ع

۳۵ ۔ أحسن التفاسیر

ترجمہ از شاہ عبدالقادر دہلوی

تفسیر از مولانا سید احمد حسن محدث

ناشر المکتبۃ السلفیۃ ، شیش محل روڈ ، لاہور

۱۳۷۹ھ

Marfat.com

(۲) کتب لغات

۱ — المعجم المفہرس لألفاظ القرآن الکریم (۷۸۲ صفحات)
از محمد فؤاد عبدالباقی
دار الاحیاء التراث العربی ، بیروت
مطبعۃ دار الکتب المصریۃ
۱۲ جمادی الاولی ۱۳۶۴ھ مطابق ۲۵ اپریل ۱۹۴۵ء

۲ — قاموس القرآن او اصلاح بوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم (۴۱۲ صفحات)
از حسن بن محمد دامغانی
دار العلم للملایین ، بیروت
موسسۃ جواد للطباعۃ ، مئی ۱۹۸۰ء

۳ — مختار الصحاح (۷۳۶ صفحات)
از محمد بن ابی بکر بن عبدالقادر الرازی

۴ — تسہیل العربیۃ
از مولانا محمد صاحب و چودھری غلام محمد صاحب بی۔ اے۔
سٹیم پریس قادیان
۲۱ محرم ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۷ مئی ۱۹۳۳ء

۵ — المورد ، قاموس انجلیزی ۔ عربی (۱۱۱۶ صفحات)
المورد ، قاموس عربی ۔ انجلیزی
تالیف منیرالبعلبکی
دار العلم للملایین ، بیروت
المطابع الاھلیۃ اللبنانیۃ
طبع سوم ، ۱۹۷۰

Marfat.com

۶ ـ جامع فیروز اللغات (۱۱۰۶ صفحات)
از مولوی فیروز الدین
جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز دہلی
مہندرا آفسیٹ پریس
اکیسواں نوترمیم ایڈیشن ۱۹۷۹ء (پہلا ایڈیشن ، ۱۹۲۵ء)

۷ ـ القاموس الجدید ، عربی سے اردو (۶۵۶ صفحات)
تالیف مولانا وحید الزمان کیرانوی ، استاذ ادب دارالعلوم ، دیوبند
اشاعت القرآن جامع مسجد ، دہلی
نعمانی پرنٹنگ پریس ، دہلی
طبع اول ، ذی القعدہ ، ۱۳۸۵ ھ مطابق مارچ ۱۹۶۶ء

۸ ـ القاموس الجدید ، اردو سے عربی
تالیف وحید الزماں کیرانوی ، مدرس دارالعلوم ، دیوبند
مکتبۂ اشاعت القرآن ، اردو بازار ، دہلی
یونین پرنٹنگ پریس
طبع دوم ، ذی القعدہ ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۹۶۸ء

۹ ـ لغات کشوری (۸۳۶ صفحات)
از سید تصدیق حسین صاحب (تالیف ۱۸۷۲)
منشی نولکشور پریس ، لکھنؤ
تئیسواں ایڈیشن فروری ۱۹۷۸ء

۱۰ ـ مصباح اللغات ، مکمل عربی اردو ڈکشنری
از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی ، استاد ادب ندوۃ العلماء ، لکھنؤ
مکتبہ برہان اردو بازار ، جامع مسجد ، دہلی
فوٹو آفسیٹ پرنٹرس ، بلیماران ، دہلی
۱۳۹۹ھ مطابق ۱۹۷۹ء

Marfat.com

۱۱ــ المنجد فی اللغة والاعلام

دارالمشرق ، بیروت ، ۱۹۷۳ء

۱۲ــ قاموس العصری ـ عربی ـ انجلیزی

شرکة دار الیاس العصریة ـ القاهرة ۱۹۸۱ء

۱۳ــ فرہنگ آصفیہ ، جلد اول تا چہارم ۱۹۷۴

از خان صاحب مولوی سید احمد دہلوی

نیشنل اکاڈمی ، دریا گنج ، دہلی

۱۴ــ المعجم الوسیط

مجمع اللغة العربیة

الادارة العامة للمعجمات واحیاء التراث

کتب خانہ حسینیہ ، دیوبند ، یوپی

دارالعلم ۳۲۸۶ بلیماران ، دہلی ٦

ربیع الاول ۱۳۹۲ھ مطابق مئی ۱۹۷۲ء

قدیمی کتب خانہ
آرام باغ، کراچی
QADIMI KUTUB KHANA
ARAMBAGH, KARACHI-1

Marfat.com

(٥) مختلف زبانوں میں قرآن کے تراجم

(5) TRANSLATIONS OF THE HOLY QURAN IN VARIOUS LANGUAGES

1	THE HOLY QURAN ... ... (Translation & Commentary into English) Vol. I & II	by Maulana Abdul Majid Daryabadi ...	The Taj Company Limited, Karachi First Edition 5000, March 1971
2	THE HOLY QURAN ... ... (Translation & Commentary into English)	by Maulana Abdullah Yusuf Ali	Darul Arabia, Beirut, Lebanon, 1968
3	THE GLORIOUS QURAN ... ... (Translation & Commentary In English)	by Muhammed Pickthall ...	Taj Company Limited, Karachi, Second Edition
4	THE KORAN ... ... (Translation in English)	by Dr. Mirza Abul Fazl ...	Sharafuddin & Sons, Bombay
5	THE MEANING OF THE QURAN ... ... (Translation & Commentary in English)	by Maulana Abul Ala Maududi Translation by Muhammed Akbar Muradpuri	Second Edition, February 1971
6	AL – FURQAN ... ... (Translation & Commentary in Indonesian)	by Hasan Ibn Ahmed ...	Eighth Edition, 1972
7	AL – KURANI ... ... (Translation in Yoruba)	by A Committee – Nigeria ...	
8	QURANI TAKATIFU ... ... (Translation in Swahili)	by Sheikh Abdullah Saleh Al – Farsy ...	Islamic Foundation Publication 1939, Nairobi, Kenya
9	QURAN MAJEED ... ... (Translation in Hindi & English)	Hindi by Muhamed Farooq Khan English by Muhamed Pickthall	Maktabat – ul Hasanat, Rampur
10	LE SAINT CORAN ... ... (Translation in French)	by Muhamed Hamaedullah ...	Printed in Ankara, Published from Beyruth Eighth Complete Revised Edition 1973

Marfat.com

(6) DICTIONARIES & ENCYCLOPEDIA (موسوعات) انگریزی لغات اور انسائکلوپیڈیا (٦)

1	The Standard English – Urdu Dictionary	by Abdul Haque	J. S. Sant Singh & Sons, Delhi Sham Offset Litho Press
2	Webster's Biographical Dictionary	... ...	G. & C. Merriam Co., Springfield, U. S. A., 1965
3	The Shorter Oxford English Dictionary	... ...	The Oxford University Press, London, 1968
4	Encyclopedia Britannica	... ...	1980
5	Encyclopedia Islamica	... ...	...
6	The New Caxton Encyclopedia	... ...	The Caxton Publishing Company, 1973

(7) ENGLISH REFERENCES انگریزی کتابیں (٧)

1	Introduction to Islam	by Dr. Hamidullah	I. I. F. S. O., 1976
2	The Spirit of Islam	... ...	London – Chattos and Windus
3	Islam The Misunderstood Religion	by Muhammed Qutub ...	Darul Bayan, Kuwait – Sixth Edition, 1964
4	What Islam Is ?	by Muhammed Manzoor Noamani	Acad. of Islamic Research, Lucknow, 4th Edn., 1976
5	The Life of Mohammed – The Prophet of Allah ...	E. Dinet & Sliman ben Ibrahim	Taj Company Limited, Karachi
6	The Holy Bible (Revised Standard Version) ...	... ...	Collins' Clear –Type Press, N. Y. & Glassgow, 1971
7	The Life of Muhammad	by Muhammed Husain Haykel– Translated by I. R. A. al Faruqui	North American Trust Publications Crescent Publishing Company, Aligarh, 1973
8	The Renaissance of Islam	by Adam Mez (in German) Translated by S. K. Bakhsh and D. S. Margoliouth ...	... ...
9	The Literary History of Persia	by E. G. Brown	...
10	A Literary History of Arabs	by A. R. Nicholson	...
11	A History of Urdu Literature	by Grahame Bailey	...

Marfat.com